

# عشق کی پہلی بارش

## مصنف سماء چوہدری

صبح کی پہلی کرن جوں ہی خان حویلی کی درودیوار کو پار کرتی اندر داخل ہوئی پتوں پہ چمکتی شبنم  
نکھار دیتی ہے "ہر گل مہک جاتا جب تازہ ہوا ہر پودے کو کو اور بھی  
جُھو کر جاتی ہے چاروں طرف ایک ناختم ہونے والی خوشبو پھیل جاتی ہے۔

ہوا کا الگ نشہ ہوتا ہے جس میں یہ پھول پودے بھی اپنی ہوش کھودیتے ہیں " گل خان "  
پودوں کو پانی دے رہا تھا، وہ اپنے دھیان اس خوبصورت منظر کو محسوس کر رہا تھا،  
کہ اچانک شروع ہوئی چیخ و پکار پہ پائپ چھوڑ کر حویلی کے گیٹ کی طرف بھاگتا ہے۔  
او خانہ خرابہ تو ہے؟ ہم ڈر گیا۔

گل خان اپنے دل پہ ہاتھ رکھے احمر کو کہہ رہا تھا۔

ابھی ہمارا نازک دل باہر آ جاتا۔۔۔۔۔ بچہ ایسے کام دوبارہ نہیں۔  
گل خان۔۔ کہاں رہ گئے تھے؟ یار گاڑی تو نکلو میں پہلے ہی لیٹ ہو گیا ہوں۔ اب اور ٹائم لگا تو  
میرا نام کٹ جائے گا جلدی چل یار۔  
گل خان پاس آتا ہے اور جلدی سے چابی نکل کر احمر کے ہاتھ پہ رکھ دیتا ہے۔  
یہ لو بابا خود چلے جاو۔۔۔ ہم کو آج بہت کام کرنا ہے  
احمر کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا، کیوں کہ اس کو گاڑی چلانی نہیں آتی تھی،  
گھر میں سب سے چھوٹا ہونے اور اپنے بڑے امی ابا کا لاڈلہ ہونے کی وجہ سے احمر کو انہوں ( )  
نے کبھی ایسے کام کرنے، ہی نہیں دیا اس کا ہر کام گل خان کرتا تھا پھر وہ آنا جانا ہی کیوں نا  
(ہوں گل خان نو کر کم گھر کا فرد زیادہ تھا بلکہ فرد خاص  
او میرے گل بھرے گلداں بلکہ گلستان یار نا کرو ایسے میرے ساتھ۔  
چھوڑ آؤ نا مجھے۔ ننھا سامنہ بنا کر وہ گل خان کو  
آوازیں دیتا رہ گیا پر گل خان تو کب کا جا چکا تھا۔  
-☆☆☆-

بڑی امی۔۔۔ بڑی امی کہاں ہو آپ۔ احمر روتی صورت لے کر ہال میں داخل ہوا۔

ہاں میرے لال بول کیا ہوا میرا احمر میرا بچہ

میں کچن میں ہوں ادھر آ جا۔

۔ بڑی امی گل خان کو بولیں مجھے کالج چھوڑ آئے

احمر دفعہ مار کالج کو آج تو اپنی بڑی امی سے ملا تک نہیں صبح سے راہ دیکھ رہی ہوں یہاں آ۔

شاہ بیگم اپنی گود میں لیے احمر خوب پیار کر رہی تھی۔

امی آپ اس موٹے کدو کے چاؤ کرتے رہنا کچھ کرنے نادینا اس کو۔ ایک کالج جانا ہوتا اس نے

اس پہ بھی پابندی لگا رکھی ہے۔

عقبہ مجھ سے مارنا کھالینا تم خبردار جو میرے بچے کے خلاف بولی تم۔

ہاں ہاں۔۔۔ یہ ہی سب کچھ ہے ہم کو تو ڈاون لوڈ کیا تھا آپ نے۔ عقبہ ناک چڑھاتے کچن سے

باہر نکل جاتی ہے۔

ہاں ہاں فضول باتیں کروالو اس لڑکی سے خود جیسے ساری حویلی کے کام کرتی ہے ملکہ بنی رہتی

ہے۔

عقبہ شاہ بیگم کی چھوٹی بیٹی اور جہان کی اکلوتی بہن تھی۔ شاہ بیگم کے دو ہی بچے تھے مگر یہ بھی (

(سچ تھا کہ وہ احمر کو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز رکھتی تھی  
بڑی امی کالج والوں نے میرا نام کاٹ دینا ہے۔۔ احمر  
دکھی ہوتے کہہ رہا تھا۔

سارے دوست میرا مذاق اڑاتے ہیں کہ کارتک چلانی نہیں آتی  
اور بہن چھوڑنے آتی ہے۔۔

مجھے نہیں پتہ آپ بولو گل خان کو مجھے کلاس دیا کرے۔۔  
اچھا میں کہہ دوں گی جا۔۔ جہان کو بول تجھے چھوڑ آئے۔

نانا میں نہیں جا رہا ان کے کمرے میں۔ وہاں طوفان آیا ہوا ہے  
کیوں کیا ہوا؟؟ احمر نے ڈرتے بات چھپانے کی ناکام کوشش کی مگر چہرے کے تاثرات سے  
پکڑا گیا۔

جہان اور آبریش کی لڑائی ہوئی ہے؟ ہیں۔۔؟؟  
ہیں۔۔ بول بھی یہ ہی نا بڑی امی آپ۔۔ کو کیسے پتہ؟  
شاہ بیگم زوردار قہقہہ لگاتی جا کر ہال میں بیٹھ جاتی ہے۔  
ارے یہ تو ان دونوں کی پیدائش سے چلتا آ رہا ہے کوئی نئی بات تھوڑی ہے۔

جا احمر کپڑے بدل لے تیر آج بھی کالج گیا اور سُن کوئی دوسرا کالج دیکھ لے کیوں کہ ان کالج والوں نے اب تیرا نام کاٹ دیا سمجھ لے عقبہ احمر کو چھڑ رہی ہوتی ہے۔۔  
ہممم لگ تو یہ رہا ہے۔

میرا بیچارہ بچہ! ان دونوں کے ظلم کا شکار بن جاتا ہے شاہ بیگم ابھی تک ہنس رہی تھی۔ آہاں امی ان کے ظلم میں یا آپ کے پیار میں ذرا سوچ لیں نائیک بار عقبہ تو روک ذرا بتاتی ہوں تجھے میں بتاتی ہوں۔  
☆☆☆☆۔

بی بی صاحب باہر افسوس کے لیے عورتیں آئی ہیں کہتی ہیں  
شاہ بیگم سے ملنا ہے بڑا رور رہی ہیں بی بی صاحب۔۔۔ مل لیں  
ایک بار۔

مائی دوپٹے کا ایک کونا منہ میں دبائے بڑے مدھم سے لہجے میں کہتی ہے۔  
مائی۔۔۔۔۔ (شاہ بیگم کی آواز میں بہت طاقت تھی۔

ایسی پر جوش اور بلند آواز کے خان حویلی کے دور و دیوار ہل جاتے تھے جب وہ جلال میں ہوتی  
(تھی

مائی ڈر کے مارے کانپتی پاس آتی ہے۔۔۔۔۔ احمر سو گیا؟ میرے پاس لے کر آؤ اسے۔۔  
بی بی صاحب۔۔۔ وہ۔۔۔ شاہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو ہوتے ہیں مگر وہ دیکھنا نہیں چاہتی  
۔۔۔۔۔ جاوا احمر کو لے کر آؤ میرے پاس سنا نہیں تم نے۔۔۔۔۔ بی بی صاحب احمر بابا کو تو  
بڑے صاحب ساتھ لے گئے ہیں۔۔۔ کہہ رہے تھے باہر جا رہا ہوں۔۔  
تم نے جانے کیسے دیا؟ مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔ آپ سو گئی تھی۔ ڈاکٹر نے روکا تھا کہ اٹھنا  
نہیں بی بی کو۔۔۔ مائی تمام وضاحت دے کر واپس اپنی جگہ پہ کھڑی ہو گئی،  
اچھا۔۔۔۔۔ جاؤ تم۔۔۔۔۔ جی باہر وہ عورتیں۔  
ان سے کہہ دو شاہ بیگم کے پاس کے سوالوں کا جواب نہیں۔  
!! اس حویلی کا ہر فرد زندہ ہے۔۔۔۔۔ ہر فرد۔۔۔۔۔  
دروازے کو بند کے جانا۔۔۔۔۔ مجھے خاموشی چاہیے  
-☆☆☆☆-

خالہ جان۔۔۔ دیکھیں نا اس شان مان کان نے میرے ہاتھ گندے کر دیے۔ میری  
چوڑیاں بھی توڑ دی۔ وہ بازو دیکھا رہی تھی،



8



ہجوم اس حویلی میں لگا رہتا تھا۔

سفید ماربل سے بنی سبزہ زار اور رنگ برنگے پھولوں سے گھری اس وسیع و عریض رقبہ پہ قائم خان حویلی ہر ایک کی توجہ کا مرکز تھی جتنی کشش بیرونی حصے کی تھی، اس سے کئی گنا زیادہ اس کی طرز تعمیر اور حویلی کے اندرونی حصے میں نظر آتی تھی۔۔۔

جیسے حویلی کم کوئی پارک زیادہ ہوا اتنا سبزہ اتنے درخت اس حویلی کو کی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیتے تھے۔۔۔

زمان بہادر احمد خان گاؤں کے بڑے تھے ہر بندہ اپنی اصلاح مشورے کے لیے ان کے پاس آتا تھا۔ وہ بہت نفیس انسان تھے۔ اپنے سے چھوٹوں کو خود اٹھ کر سلام کرتے۔۔ گاؤں کا بچہ بچہ جیسے ان کی گود میں بڑا ہوا ہو۔۔۔۔۔ ہر دل عزیز انسان تھے

وہ کہتے ہیں نا۔۔ "ضرورت سے زیادہ اچھا ہونا ضرورت سے زیادہ دشمنی پیدا کرتا ہے" گاؤں میں مقیم ان کے مخالف کوئی نا کوئی موقع دیکھتے رہتے تھے ان کو تباہ کرنے کے لیے!

مگر۔۔

"اللہ جیسے چاہئے عزت سے نوازے اور جیسے چاہئے ذلت و رسوائی اس کا مقدر بنا دے"

ہمیشہ وہ اپنے عزم میں ناکام ہوتے اور منہ کی کھاتے،

"مگر ہو واجب رخ بدل لے تو بڑے سے بڑا طوفان برپا کرتی ہے"

بہادر احمد خان۔۔ خان حویلی کے مالک جن کو اللہ نے دو بیٹوں سے نوازا ایک حسن احمد خان دوسرا حسین احمد خان۔۔۔۔۔ بہادر احمد خان نے جب اپنے آبائی شہر سے ہجرت کی بات کی تو زمین کے تنازع اور خاندانی دشمنی میں۔ ان کے چھوٹے بیٹے کو اپنی خان سے ہاتھ دھونا پڑے

--

وقت بڑا بے رحم ہوتا ہے کسی کا نہیں ہوتا بس اپنی تیز رفتاری سے سب کو پیچھے چھوڑ دیتا"

ہے؛ یہ بس انسان پہ منحصر ہوتا ہے وہ وقت کے ساتھ چلے یا وقت کے پیچھے، ساتھ چلنے میں

"بھلا ہے ورنہ پیچھے رہنے والے تو اکثر قدموں کی دھول بن جاتے ہیں

بہادر احمد خان نے۔۔۔ اس دن دولا شیئیں اپنے کندھوں پہ اٹھی تھی

ایک اپنے جوان بیٹے کی، دوسرا اپنی بہو کی۔

بوڑھے باپ کے لیے اس سے بڑھ کے اور صدمہ کیا ہوگا کہ جوان اولاد کے ساتھ دو بچوں کی

ماں بھی اس دنیا فانی سے چل بسی۔ بہادر احمد خان اسی غم کی تاب نالا سکا۔ اور جلد ہی اپنے

خالق حقیقی سے جاملا۔

-☆☆☆☆-

شاہین بیگم، جی خان صاحب بولیں ---

بڑا پریشان ہوں کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔

کیا ہوا آپ کو سب ٹھیک ہے نا۔۔۔؟

آئیں یہاں بیٹھے۔۔۔۔۔ ابا حضور جو فیصلہ کر گئے ہیں کیا وہ بچوں کے لیے مناسب ہوگا؟

کیوں نہیں۔۔ شاہین حسن کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے کہتی ہے

ابا حضور نے آج تک جو بھی فیصلہ کیا ہے وہ تاحیات مثبت ثابت ہوا ہے ہر ایک کے لیے۔۔

اور یہ تو پھر گھر کی بات ہے

ہاں تب ہی تو پریشان ہوں، کیا بچے بڑے ہو کر اپنالیں گے

اس رشتے کو؟ وہ مجھے غلط نا سمجھیں کہ بڑے ابو نے شاید دولت کے لیے یہ سب کیا، اس

وقت حسن احمد خان کی آنکھوں میں کرب تھا، دکھ تھا۔۔۔۔۔ اور شاید بہت سے آنسو جو باہر

آنے کو مچل رہے ہوں۔

مرد کو کہاں آزادی ہے سرعام رونے کی؟ مرد کو حق ہی نہیں وہ رو لے۔۔ کیا اس کے دل "

میں درد نہیں یاد درد میں دل نہیں جو موم کا ہو۔۔ جو اپنے اندر کے قید پانی کو آنکھوں جیسا  
"سمندر دے سکے"

حسن کیا ہو گیا؟ سنبھالیں خود کو۔

شاہین تمہارے سامنے ہی رو سکتا ہوں بتا سکتا ہوں کہ حسین اور ابا کے جانے بعد میں کتنا اکیلا  
ہو گیا۔

شاہین کی گود میں سر رکھے وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا اسے چپ کرواتے  
شاہین بھی اپنا ضبط کھو بیٹھی،

کب شام رات اور رات صبح ہو گئی کچھ پتہ ناچلا۔۔۔

-☆☆☆☆-

عقبہ یار میری کتابیں پڑی تھی یہاں تم نے دیکھی تو بتاؤ۔

وہ والی جو اس ٹیبل پہ رکھی تھی؟۔۔۔

ہاں وہی۔۔۔

جو دو یا تین تھی ہاں نا؟؟ ہاں ہاں وہی (آبریش پوری توجہ سے عقبہ کے جواب کا انتظار کر رہی

تھی) بولو بھی اب؟؟

اب کیا؟ عقبہ بڑے مزے سے اپنے کندھے اچکاتی بستر پہ لیٹ گئی،  
ارے میری کتابیں؟؟؟ پر میں نے نہیں دیکھی  
عقبہ میں تمہارا خون پی جاؤں گی۔ (آبریش غصے سے اسکی طرف لپکی او او۔۔۔ مطلب بڑے  
بھائی (جہان) صحیح کہتے ہیں۔  
اب کیا کہتے ہیں تمہارے بڑے بھائی؟؟  
یہ ہی کہ آبریش بھوت ہے۔۔۔ ہا ہا ہا ہا  
عقبہ کی بچی۔۔۔ تو رک ذرا، مطلب اب تو اس سڑے ہوئے پان کا ساتھ دے گی؟؟ نہیں  
آبر۔۔۔ جانی میری اولین ترجیح تیری میری یاری باقی جہان اس سے میری بھی کہاں بنتی  
ہے۔۔۔

دونوں ہاتھ پہ ہاتھ مار کے ہنس پڑی، چل اب بات نابلد بتا بھی  
وہ اُسی جن بابا کے روم میں ہوں گی۔۔۔ کل لے کے گیا تھا،  
(آبریش کی آنکھیں جیسے غصے سے باہر آ گئی ہوں) اس کی اتنی ہمت۔۔۔ میرے کمرے سے  
بنا میری اجازت میرا سامان لے گیا اس کی تو خیر نہیں،  
آبریش جانی میرا انتظار کرنا میں کیمرالے کر آئی،

آبریش۔ حیرانی سے مڑی۔۔ ہیں؟ عکو کیمرہ؟

جانی میں نے اس موٹے کدوا حمر سے شرط لگائی ہے۔۔۔ وہ کہہ رہا تھا اس نے کبھی جن

بھوت نہیں دیکھے۔ میں نے بڑے جوش و ولولے سے کہہ دیا۔۔۔ کہ

کہ؟؟ اب ایسے نادیکھو۔۔۔ میں نے کہہ دیا کہ میں تم کو جن بھوت کیا ان کی لڑائی بھی

دیکھوں گی۔ عقبہ نے کہتے کہتے زبان دانت نیچے دبالی۔۔

مطلب میں اور جہان جن بھوت ہیں؟ آبریش حیران دیکھ رہی تھی۔۔۔ اب عقبہ نے چپل

اتار کے ہاتھ میں پکڑ لی اور بھاگتے بھاگتے کہہ رہی تھی۔۔۔ یہ بات پوری حویلی جاتی ہے۔۔۔

ہاہاہاہا

-☆☆☆☆-

شاہ بیگم (نام شاہین تھا مگر پیار سے سب شاہ کہتے تھے)

نے احمر اور آبریش کو ان کے ماں باپ کی کمی کبھی محسوس نہیں ہونے دی، جب حسین اور

فاطمہ کا انتقال ہوا احمر چند سالوں کا تھا شاہ بیگم نے اس کو ماں بن کے نہیں ماں ہو کے پالا،

فاطمہ، شاہین کی چھوٹی بہن تھی جس کا نکاح اس کی اپنی پسند سے حسین سے کیا تھا۔۔۔۔۔ خالہ

بھی ماں کا مقام رکھتی ہے شاید یہ ہی وہ وجہ تھی کہ بچوں نے کبھی اپنے حقیقی ماں باپ کو اس

طرح یاد نہیں کیا، (احمر کو تو یاد بھی نہیں اس کے ماں باپ دیکھتے کیسے تھے)

جبکہ آبریش کو کچھ ہوش تھا وہ جانتی تھی مگر کبھی اپنے درد کو ظاہر نہیں کیا کہ وہ یاد کرتی ہے اپنے والدین کو مگر اپنی خالہ جو ماں زیادہ تھی۔ ان کی بے پناہ بے شمار محبتوں کا کبھی انکار نہیں کر سکتی تھی۔ وہ ان کو دکھی نہیں کر سکتی تھی۔

اسکی آنکھیں میں ایک بوند آنسو بھی شاہ بیگم کی راتوں کی نیند اڑ دیتا تھا۔۔۔ یہ بات وہ اچھے سے جانتی تھی اسی لیے وہ پیار سے شاہ کو اموں کہتی تھی۔ اور شاہ بیگم اور حسن کے لیے وہ پری تھی

وہ واقعی کسی پری سے کم نہ تھا اپنی صورت اور سیرت دونوں میں کمال تھی۔

درمیانہ قد۔۔ موٹی موٹی آنکھیں جن پہ لمبی پلکوں کا ایک پہرا تھا۔۔ پیارے نین نکش بلکل " اپنی ماں پہ گئی تھی۔ خوبصورت چہرہ جو ایک دم روشن تار تھا، سنہری بال جو دھوپ میں کسی موتی کی طرح چمک اٹھتے تھے، صورت پہ بلا کی معصومیت اور چال مانو کوئی ہرن ہو۔ آ

" واز قدرے مدہم مگر لہجہ دلکش تھا.. جو سننے والے پہ سحر طاری کر دیتا تھا

شاہ بیگم ہر دن اس کی نظر اُترا کرتی تھی۔۔ ایک کالادھاگہ ہمیشہ اسکی نازک کلائی کی زینت بنا رہتا تھا۔۔۔ عقبہ سے زیادہ آبریش کی دیکھ بھال ہوتی تھی، دونوں میں پیارا تاتا تھا کہ کبھی ان باتوں پہ غور نہیں کرتی تھی۔۔۔ اور یہ بات شاہ بیگم کو اطمینان دیتی تھی کہ ان کی ایک نہیں دو دو بیٹیاں ہیں۔۔۔

-☆☆☆☆-

آبریش تو مکمل لڑائی کے موڈ میں جہان کے کمرے میں آئی تھی مگر آگے کا منظر اس کو شرمندہ کر دیتا ہے۔

جہان۔۔! بندہ کبھی شرم کر لے اتنے کپڑے شومارنے کے لیے رکھے ہیں؟ اب ایسے ہی " " باہر مت آ جانا سمجھے۔۔۔ تمہارے کمرے میں تو آنا ہی نہیں چاہیے۔



اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھے وہ جہان کو ملامت زدالہجے میں باتیں سناتی رہی،  
اولڑکی تمہیں ہی حق ہے مجھے ایسے دیکھنے کا، ویسے صحیح وقت پہ آئی ہو، (جہان اب اس کی  
حالت پہ محفوظ ہوتے معنی خیز نظروں سے اس کی جانب دیکھتے کہتا ہے)

!میں سوچ رہا ہوں ان بے جان کپڑوں کو پہنوں یا تمہیں۔۔۔۔۔

جہان۔۔۔ فضول بکو اس ناکیا کرو خبردار جو میرے پاس بھی  
آئے۔۔۔۔۔ (وہ زرب مسکراتے اپنی شرٹ پہنتا ہے)

اچھا بتاؤ کس کام سے آئی تھی؟؟

آئی تو تمہارا سر کھولنے تھی پر اب بڑے بابائیں تو ان کو بتاؤں گی۔۔ تمہاری ساری حرکتوں  
کا (دھمکی آمیز لہجے میں کہتی کمرے سے نکل گئی)

ظالم لڑکی ! -- تڑپالو واپس یہاں ہی آنا ہے سارے بدلے لوں گا تم سے (جہان اسے جاتا  
دیکھ بس یہ ہی کہہ پایا۔)

-☆☆☆☆-

عقبہ مالی آگیا ہے جاو۔۔۔ جہان کو بتاؤ آکر کام کروالے پھر شور شرابہ شروع کر دیتا ہے  
میرے پودے تباہ ہو گئے کوئی پانی نہیں دیتا۔

خود اپنی دیکھ میں مالی سے کام لے پھر ناروتے پھرے۔۔۔ پتہ نہیں ضد کب ختم ہوگی وہی  
بچوں والے کام شاہ بیگم بولتے بولتے اندر چلی گئی،

اچھا امی۔۔۔۔۔ مگر وہ میری بات پہ آئے گا تھوڑی (عقبہ خود سے ہی بات کرتے ہنس  
پڑی) اچھا تو میں کہوں گی بابا جان کہہ رہے ہیں۔۔۔ جلدی آو۔۔۔ پھر آئے گا

واہ عقبہ بڑی چالاک ہو تم۔۔ بڑا کام کرتا ہے تمہارا دماغ  
میری شیرنی آبریش اس کے کندھے پہ شاباشی دیتی کہتی ہے جاو۔۔۔۔۔ میرا بھی بدلہ باقی  
ہے اس سڑے پان سے دونوں مل  
کر اس کا علاج کرتے ہیں، ہا ہا ہا کے اب میرا کام دیکھ آبر۔

جا میری عکو۔۔۔۔۔ جی لے اپنی زندگی۔۔۔۔۔  
احمر دونوں کی خفیہ بات سن کر بلند آواز میں غالب کے شعر کا مصر کہتا ہے۔۔۔ "شرم تم  
" کو پر نہیں آتی

اے چپ تو ہماری چھپ کے باتیں سن رہا تھا؟  
آبریش احمر کو کان سے پکڑ کر گھسیٹے لان میں لے آئی،  
نانا میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ تو میرے مصموم کانوں سے یہ جرم سرزد ہو گیا۔۔۔۔۔ میری  
کوئی غلطی بھوت رانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

20

-☆☆☆☆-

گل خان! جی بڑے صاحب حکم

جہان گھر پہ ہے یا فیکٹری چلا گیا؟

صاحب جہان بابا کی کار تو حویلی میں ہی ہے لگتا ہے آج نہیں گئے، اچھا اس کو بولا کر  
لاؤ کام ہے۔

اچھا بڑے صاحب! حسن احمد خان اخبار پہ نظریں جمائیے پوری توجہ سے خبریں پڑھ رہا تھا  
----- جب دروازے پہ ہلکی سی دس تک ہوئی۔

بابا آپ جاگ رہے ہو؟

ہاں جہان آ جاؤ بیٹا۔ (وہ دروازے سے اندر داخل ہوتا حسن کی برابر والی کرسی پہ

بیٹھ گیا) جی آپ بابا سب خیر ہے نا؟

وہ اپنے باپ کے چہرے کو بڑی غور سے دیکھ رہا تھا۔

ہاں صاحب زادے میں ٹھیک ہوں۔ (اخبار کو ٹیبل پہ رکھ کے وہ جہان کی طرف مڑ گیا) اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ دیتا ہے

بابا۔۔۔ (جہان جلدی سے حسن کے دونوں ہاتھوں کو تھام لیتا ہے اور جھک کر اپنے باپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیتا ہے)

بتائیں نا بابا میرا دل عجیب سا ہو رہا ہے آپ کی صحت ٹھیک ہے نا؟ میں لے جاؤں آپ کو؟؟ (وہ بڑے پیار سے اپنے باپ سے مخاطب تھا)

حسن اپنے بیٹے کی محبت پہ رشک کر رہا تھا، میں ٹھیک ہوں پر میری بات غور سے سُننا جہان تم جانتے ہو جب تمہارے دادا کا انتقال ہوا تم بہت چھوٹے تھے، (حسن جیسے لفظ تلاش رہا ہو)

جہان تمہارے چاچو حسین اور میں بہت اچھے دوست تھے وہ میرا بھائی کم عزیز دوست زیادہ "

تھا، ہماری کوئی بہن نہیں تھی تو ابا کے چاچا زاد بھائی کی بیٹی کو ہم آپا کہتے تھے۔

ان کا اور ہمارا بہت پیار تھا۔۔۔ ابا کی ان کے چاچا زاد بھائی سے گہری دوستی تھی ہمارے گھروں میں آنا جانا بھی بہت تھا کبھی تیرا میرا والی بات دونوں خاندانوں میں آئی ہی نہیں،

مگر وقت جب چال چلتا ہے آپ کی بازی کسی کام نہیں آتی وقت کی چال بہت گہری ہوتی ہے "اگر سمجھے کوئی تو۔۔

حسین خور و خوب شکل نوجوان تھا وہ جب عہد شباب میں داخل ہوا خاندان سے کئی رشتے آئے مگر ابا انکار کر دیتے تھے، حسین ابھی پڑھ رہا تھا شادی جیسے بندھن کو اپنانا نہیں چاہتا تھا۔

اسی دوران ابا کے چاچا زاد نے اپنی چھوٹی بیٹی مریم کا رشتہ حسین کے ساتھ کرنے کی بات چلا دی ابا حضور مکمل طور پہ انکار نہیں کر سکتے تھے رشتہ داری کی بات تھی تو انہوں نے کہہ دیا ابھی میرا لڑکا پڑھ رہا ہے ابھی اس معاملے پہ کچھ کہہ نہیں سکتا، انہی دنوں حسین کا سامنا تمہاری خالہ فاطمہ سے ہوا دونوں میں کب محبت ہو گئی اس کا

علم کسی کو نا ہوا، حسین نے شاہین کو کہا کہ وہ اپنے گھر والوں سے بات کرے وہ فاطمہ سے ہی شادی کرنا چاہتا ہے جب اس بات کا علم ابا حضور کو ہوا انہوں نے حسین سے خود بات کی آخر زندگی اس نے گزارنا تھی

اس شام تمہارے دادا نے مجھے اپنے کمرے میں بلایا تھا اور کہنے لگے حسن میں عجب کشمکش میں مبتلا ہوں، تو میں نے اسے ہی اپنے والد کے ہاتھ پکڑے تھے جہاں ---- جیسے تم نے میرے حسن کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

جو جہاں صاف محسوس کر سکتا تھا۔ اس نے آگے ہو کر اپنے باپ کو گلے لگا لیا۔۔۔ آپ بہت مس کرتے ہیں نا چاچو اور ابو کو (دادا) بابا میں بھی تو آپ کا دوست ہوں۔ ہاں حسن نے اقرار میں سر ہلایا۔۔

پھر کیا ہوا بابا؟ جہاں تب ابانے مجھے سے صرف ایک بات کی۔ "حسن میرے لیے میرے بیٹے سب کچھ ہیں اور ان کی خوشیاں میرا سب سرمایہ، میں کسی بھی قیمت تم دونوں کو دکھی



نہیں دیکھ سکتا ناصر نے اپنی بیٹی کا رشتہ حسین سے کرنے کی بات کی ہے۔  
میں نے کہہ دیا "مگر ابا وہ تو حسین سے عمر میں کافی بڑی ہے۔"

تو تم جانتے ہو ابا حضور نے کیا کہا؟؟ جہان پورا متوجہ تھا،

انہوں نے کہا "حسن ہم پھر نام کے مسلمان ہوئے نا

میں نے کہا ابا حضور وہ کیسے؟؟

ان کو میری (عمر والی) بات بہت ناگوار گزری تھی۔۔ اس بات کا اندازہ میں نے اس کے  
چہرے کی لالی سے لگایا۔۔ میں خاموش ہو گیا۔ تو ابا بولے۔۔۔ حسن: نکاح جیسے بندھن کو  
" عمر، رنگ و صورت سے نہیں سوچتے

جب دو جہانوں کی شان اس کائنات عرض و سما کے خوبصورت خوب سیرت میرے اللہ کے "  
محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتون اول حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ سے  
نکاح فرمایا تھا تو میرے نبی کی عمر پچیس اور خدیجہ کی عمر چالیس سال تھی یہ نکاح اس بات کی  
ضمانت ہے کی نکاح میں عمر کا زیادہ یا کم ہونا کوئی بڑی بات نہیں، جب ایک عورت بڑی عمر کا

مرد اپنا سکتی ہے تو ہمارا مذہب اس بات کی بھی اجازت دیتا ہے مرد بھی بڑی عمر کی عورت کو  
" عزت دے ایسے نکاح میں لے

واہ دادا جان نے بات ہی ختم کر دی (جہان تعریفی انداز میں بولا)۔

ہاں بالکل، حسن اپنے باپ کی بات پہ فخر سے کہتا ہے۔  
مگر مسئلہ عمر کا نہیں لالچ کا تھا چاچا ناصر حسین کے حصے میں آنے والی بے شمار دولت  
دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ اور شرط رکھ رہے تھے نکاح بھی لو اور جائیداد بھی میری بیٹی کے نام  
ہو۔

ابا کا دل اٹھ گیا تھا ان کی اس بات پہ۔ اور صاف انکار کر دیا ہم نے۔ اس انکار نے چاچا ناصر  
کے دل میں اتنی نفرت ڈال دی تھی کہ وہ مرنے مارنے پہ آگئے تھے۔۔۔۔۔ گاؤں میں  
شور شرابہ شروع ہو گیا اب دو گروہ بن گئے تھے۔۔ ایک ابا کی طرف دوسرا کم عقل اور  
اوباش لوگوں کا گروہ چاچا ناصر کی طرف۔

اس آگ کو زیادہ ہوا تب ملی جب فاطمہ اور حسین کی شادی ہو گئی آئے دن ایک طوفان برپا ہوتا تھا۔۔۔ ان دنوں آبریش پیدا ہونے والی تھی جب ناصر چاچا کے آدمیوں نے۔۔۔ ہمارے گاؤں کے ڈیرے کو آگ لگا دی۔۔۔ بہت تماشہ ہوتا تھا جہاں ایسے متوجہ تھا جیسے وہ واقعی کوئی کہانی سن رہا ہو۔

بابا پانی۔۔۔ ہاں۔ حسن پانی کے گھونٹ بھرتا۔۔ اور پھر اپنی بات کو مکمل کرنے لگ گیا۔۔۔ آبریش کی پیدائش پہ ہم سب بہت خوش تھے ابانے پورے گاؤں کی دعوت کی تھی (واہ بھوتنی کے آنے پہ اتنا جوش و خروش) کچھ کہا تم نے۔۔ نہیں آپ بتائیں۔

ہماری کوئی بہن نا تھی پھر میرا بھی پہلا بیٹا تھا تو آبریش ہمارے لیے ایک ایسا تحفہ تھی۔۔۔ جس کا کوئی مول نہیں حسن بہت خوش ہو کر بتا رہا تھا جہاں اپنے باپ کی آنکھوں میں وہ چمک دیکھ رہا تھا۔

تو ناصر دادا نے۔۔۔ چاچو کا قتل کروایا تھا؟

(وہ قدرے حیرت سے پوچھ رہا تھا) حسن کے منہ سے اب الفاظ نکل ہی نہیں رہے۔۔ اک  
چپ لگ گئی تھی۔

بابا بتائیں۔۔۔ ہاں۔۔۔ ناصر چاچا نے حسین کی گاڑی پہ حملہ کروایا تھا۔۔ وہ دن بہت اداس  
تھا نا ختم ہونے والا ایک لمبا دن مگر ہمیں نہیں پتہ تھا اس کی شام اتنی کالی ہو گئی۔۔ میں اپنے  
بھائی کے ساتھ اپنی چھوٹی کو بھی کھودوں گا۔

حسن اپنے آنسو ناروک پایا (حسن نے فاطمہ کو بہن کا درجہ دیا ہوا تھا مگر جب وہ اس کے  
بھائی کے نکاح میں آئی تو فاطمہ سے اس کا بھائی بہن والا تعلق اور بھی پکا ہو گیا۔ حسن پیار  
سے فاطمہ کو چھوٹی کہتا تھا)۔ اک لمبی سانس چھوڑتے حسن نے بتایا۔ حسین ڈیرے گیا تھا  
فضل کی کاشت کے لیے مشینوں کا پتہ کرنے ہماری بہت سی زمینیں تھیں گاؤں میں حسین کو  
بہت شوق تھا مشینوں کے بارے میں جاننا۔ کوئی خرابی ہو جاتی وہی صحیح کرتا تھا۔ ہمارا مفت کا  
انجینئر تھا (بھائی کا ذکر حسن کے چہرے پہ بڑی سی مسکراہٹ کے آتا)

ناصر چاچا کے آدمیوں نے موقع کا فائدہ اٹھایا وہاں فائرنگ شروع کر دی۔۔ مزارے سمت چار  
بندے قتل ہوئے اس دن تمہارے چاچا کے یہاں (حسن سینے پہ ہاتھ بتا رہا تھا) یہاں چار

گولیاں لگی تھی۔۔! اور وہ موقع پہ دم توڑ گیا،

-☆☆☆☆-

-☆☆☆☆-

تمہارے دادا بہت بیمار رہنے تھے اس دن کے بعد۔ جہان انہی دنوں انہوں نے ایک ایسی چیز مانگی مجھ سے میں انکار نہ کر سکا۔

مگر آج میں تم سے مانگ رہا ہوں۔۔ بولیں بابا آپ کے لیے جان بھی حاضر۔۔۔ جہان ابا نے تمہارا اور آبریش کا نکاح بچپن میں کر دیا تھا (یہ بات تھی یا توپ کا گولہ جہان کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا وہ آنکھیں پھاڑے حسن کو دیکھے جا رہا تھا)

اب کمرے میں مکمل خاموشی تھی۔ جہان نے حسن کے ہاتھ سے وہی پانی کا گلاس پڑا اور پینے لگ گیا ایسے جیسے سالوں بعد پانی دیکھا ہو۔ اور کھانس رہا تھا۔

بس بس کیا ہو گیا آرام سے پیو پانی۔ حسن اس کی کمر تھپتھپا رہا تھا۔ ایسی خوفناک خبر پہ بابا کوئی

بھی مر جائے میں تو پھر کھانس رہا ہوں۔۔

بیٹا مجھے تم سے بہت امیدیں ہیں۔۔ تم اس رشتے کو نبھاؤ گے۔

ابا حضور اپنے آخری وقت میں آبریش کو دیکھ کر بہت روتے تھے کہتے تھے میں اپنے حسین کی نشانی باہر نہیں جانے دوں گا۔

مجھے ہر وقت اسکو اپنی نظروں کے سامنے رکھنا ہے۔۔ جبکہ وہ بچوں کے نابالغ نکاح کے سخت خلاف تھے مگر اپنی علالت کے ہاتھوں مجبور تھے جہاں، دن بادن ان کی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی۔

تم سمجھ رہے ہونا؟؟ جی ہاں بابا میں سمجھ رہا ہوں (جہاں نے ایسے جواب دیا جیسے وہ خود کو بھی بتا رہا ہو) پر بابا میری اور اس بھوتنی کی بنتی کب ہے؟

خبردار جو میری بیٹی کے ایسے نام لیے۔۔ اچھا اچھا آبریش کی اور میری ہر وقت تو لڑائی ہوتی ہے۔۔ ہاں تو تم عقل کا مظاہرہ کیا کرو۔ ہیں؟ بابا آپ بھی؟ ہاں

میں بھی۔۔۔ پتہ ہے میرا کلبہ باہر آتا ہے جب آبریش روتی ہے۔۔۔ مجھے لگتا چھوٹی (فاطمہ) ہو جیسے۔۔۔۔ (ہاں ویسے ہے تو کیوٹ جہاں نے دل میں سوچا)۔۔۔

اچھا بابا یہ دھماکہ آمیز خبر آپ کی پیاری پری صاحبہ کو معلوم ہے؟ جہان طنزیہ لہجے میں کہتا ہے۔

نہیں وہ نا سمجھ ہے وقت آنے پہ پتہ چل جائے گا۔  
اچھا تو اس کو بتائیں گا کون؟ (جہان جیسے بات کا مزہ لے رہا)

اس کو میں خود بتاؤں گا تم فکر نا کرو۔۔۔ بس اب سے بڑے ہو جاویہ بچوں کی طرح لڑنا بند کر دو۔ اچھا بابا جیسے آپ کی مرضی۔۔۔ وہ اٹھنے لگا تھا کہ حسن نے کلائی پکڑ لی۔۔۔ وہ اب تمہاری ذمہ داری ہے تمہارے نکاح میں ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ میں بتاؤں عورت کی عزت کیا ہوتی ہے۔۔۔

میرا خون ہو تم۔۔۔ جی بابا آپ فکر نہ کرو مجھے سب سمجھ ہے آپ کو میری طرف سے کبھی شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔۔۔ شاباش میرا فخر ہو تم۔۔۔ جواب۔۔۔ جی بابا۔۔۔  
آج حسن احمد خان نے سکون کا سانس لیا جیسے سر سے ایک بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔ "مگر اک خاموش طوفان اپنی آمد کی اطلاع دے رہا تھا جس کا علم بہت جلد سب کو ہونے والا تھا"

-☆☆☆☆-

وہ دل ہی دل خوش بھی تھا اور چہرے سے حیرانی ٹپک رہی تھی  
اپنے کمرے میں جا کر کپڑے تبدیل کرنے کے بعد وہ بستر پہ لیٹے۔  
سب پرانی باتیں آبریش اور اس کی اتنی لڑائیوں کے بارے میں سوچ رہا تھا۔  
تو کیا یہ وجہ تھی جب وہ ناراض ہوتی میں ساری رات بے چین رہتا تھا۔ نا جانتے بھی میرے  
دل میں آبریش کے لیے جو جذبات تھے مگر ان کو آج نام مل گیا،



وہ ایک ایسے رشتے میں جڑ چکے تھے جس میں برکت ہی برکت ہوتی ہے وہ لڑکی جو  
سُٹاتی، بوکھلاتی باد صبا کے جھونکے کی طرح جہاں کی زندگی میں داخل ہو چکی تھی وہ کوئی اور  
نہیں اس کی بیوی تھی۔۔

اب سے اس ظالم لڑکی کے ساتھ نو لڑائی، نوالجھنا، نو بد تمیزی  
آخر کو میری بیوی ہے وہ۔۔ جہاں ہنس رہا تھا اور سوچ رہا تھا

اللہ پاک کبھی کبھی بنا سوال کے آپ کو کوئی انمول تحفہ ایسے دیتے ہیں کہ آپ جتنا شکر ادا "  
کرو کم ہے

☆☆☆☆-

شام سے ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی بادل چھائے ہوئے تھے موسم بہت دلکش ہو رہا تھا۔۔  
جیسے ابھی بارش ہونے والی ہو۔

آبریش ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی کے چینل بدل رہی ہوتی ہے۔ جہاں پتہ نہیں کب سے  
کچن میں بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا  
اب کچھ لگا بھی لو یا ایسے ہی بدلتی رہو گی۔۔؟  
پیچھے سے ایک بلند آواز آبریش کے کانوں سے ٹکرائی  
"وہ طیش سے پلٹی ہے۔ تو وہ بیٹھا دانت نکل رہا تھا

تم اپنا سپیکر کم نہیں کر سکتے؟ اتنا منہ پھاڑ کر بولنے کی کیا ضرورت ہے؟ میرے کان نہیں بند  
جو ایسے منہ کھل رہے ہو  
برابر سنتا ہے مجھے۔

اچھا میرا نام تو نہیں سنتا تمہیں نا میں نظر آتا ہوں نا میری طرف دیکھتی ہو۔۔ بات کیا ہے آ  
خروہ بڑی معنی خیز نظروں سے دیکھ رہا تھا،

مجھے تم نظر بھی آرہے ہو، نام بھی سن سکتی ہوں اور دیکھ بھی سکتی ہوں۔۔ سخت ہوتے اس  
نے جہان کے ہاتھ پہ ریموٹ مارا، خبردار جو میری چپس کو ہاتھ لگایا۔۔ گندی نیت والے  
سڑے پان

ابھی کچن سے منہ بھر کے آئے ہو، آتے ہی میری تھوڑی سی چپس بھی برداشت نہیں  
ہوئی؟؟

ہاں تو کیا ہوا بندے کا دل کر سکتا ہے دوبارہ کھانے کو۔  
(منہ لبالب بھرے جہان نے دل کی کھی)

تو اپنی بنا لو نا وہ پڑے ہیں آلو، جہان باز آ جاو۔۔ نہیں تو چمٹ کھو گے میرے سے (لہجے میں  
بلا کی تلخی تھی)

کیوں کیوں؟؟ وہ بار بار آبریش کی پلٹ سے چپس اٹھا کر کھا رہا تھا۔۔ جو تمہارا ہے وہ میرا  
بھی ہے۔۔ (جہان آبریش کو بچپن کی بات یاد کروا کر اس کو بلک میل کر رہا تھا) ہا ہا وہ تب

کہ بات تھی اب نہیں مانتی میں۔۔ دفعہ ہٹو یہاں سے،

میں تو مانتا ہوں جو میرا ہے وہ تمہارا ہے (جب سے جہان کو سچائی پتہ چلی تھی وہ ہمیشہ پیار سے رہتا اس کے دل میں اب آبریش کے لیے جذبات کچھ اور تھے)

مانتے رہو تم تو ہو ہی پاگل۔۔ "جن" نا ہو تو آ جاتا ہے میری چیز کھانے (آبریش میں جیسے اپنے بچپن کی روح آ گئی ہو)۔

اچھا سنو! جہان نے قدرے پیار سے کہا،  
ہاں اب کیا ہے؟؟ ختم ہو گئی خالی ہے پلٹ۔

اففف ظالم لڑکی سنا تو کرو میری بات۔

بولو۔۔؟ مجھے چائے بنا دو گی؟؟ (آبریش اس کے منہ کو دیکھ رہی تھی) جہان دوبارہ کہنا جیسے  
اسے یقین نا آیا ہو۔ کان پہ ہاتھ رکھے پھر پوچھ رہی تھی،  
کیا ہو گیا ہے چائے کا کہہ رہا ہوں۔۔ (وہ زچ کر بولا)

نہیں وہ آج کل تم اپنا رعب والا لہجہ بھول گئے ہو نا اسی لیے یقین نہیں آ رہا کہ تم اتنے تمیز  
دار لہجے میں درخواست کر رہے ہو۔

آبریش ہنس آ گئی،

رہنے دو میں عقبہ کو بول دیتا ہوں۔۔

اب بنو مت! تم بھی اچھے سے جانتے ہو، عقبہ بنانے والوں میں سے نہیں پینے والوں میں سے  
ہے۔

، اس سچائی پہ دونوں ہنس پڑے

-☆☆☆☆-

عقبہ نے سیلو لیس شارٹ شرٹ اور ٹائیٹ جنیز پہنی تھی، آبر چل یار مجھے لائبریری جانا ہے،  
کیا شہر بھر کے آوارہ پیچھے لگوانے ہیں؟ (آبریش نے طنزیہ کہا)

ہیں؟ عقبہ ہاتھ گھومتے حیرانی سے اسکو دیکھ رہی تھی

ہیں نہیں۔۔۔۔ ہاں ڈریس بدل لو جا کر۔۔۔ اور اس قسم کے کپڑے تم نے لیے کہاں سے؟

یہ راز کی باتیں ہیں بچہ تم کو سمجھ نہیں آنی،

اچھا اموں کو تو آتی ہیں ابھی آواز دوں گی نا تو یہ تیرا سارا راز باہر آ جانا ہے۔ گویا یہ دھمکی کام کر گئی،

اچھا اچھا گرم کیوں ہوتی ہو پاس آ وبتاؤں کان میں۔۔

وہ پاس گئی تو عقبہ کان میں شروع ہو گئی۔۔۔ توبہ توبہ

عقبہ تم کو آن لائن شرٹ منگواتے کسی نے پکڑا نہیں؟

ناوہ چٹکارے مارتی اپنی بہادری کا اعلان کر رہی تھی،

اور یہ جنیز؟ یہ میں نے دیکھی ہے۔۔ مگر کہاں؟؟

ہاں دیکھی ہو گئی کیوں کہ یہ جہان کی ہے عقبہ قہقہہ مار کے اپنے بستر پہ ڈھیر ہو گئی،

استغفر اللہ! عقبہ اموں بلکل صحیح کہتی ہیں۔۔

یہ ہی کہ عقبہ رانی ہے رانی وہ اپنے آپ سہراتے ہوئے کہتی ہے،

نہیں جی اموں کہتی ہیں، عقبہ کو جو توں کی کمی ہے اب آبریش قہقہے لگا کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔ چل اب بدل ان بے ہودہ کپڑوں کو۔

ہممم اوکے، تھوڑی دیر بعد وہ گلابی رنگ کا سوٹ پہنے باہر آئی واہ بھی واہ اب لگ کو اچھی سلجھی ہوئی عقبہ رانی پہ زور ڈالتے وہ عقبہ کا مذاق اڑا رہی تھی،

چلو اب۔۔۔

اویار تھوڑی دیر انتظار کر لے جہان نے مجھے چائے کا کہا تھا میں بھول گئی۔۔ ابھی آئی بس ورنہ اس نے شروع ہو جانا ہے۔۔ تم جانتی ہو مجھ سے اس کی کائے کائے برداشت نہیں ہوتی، اچھا میرے لیے بھی ایک کپ۔۔۔ اوکے بس آئی میں





ہیں۔ (شاہین نے حسن کے کاندھے پہ سر رکھ دیا) بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔؟ احمر کی وجہ سے پریشان ہوں؟۔

جہان نے اس کا داخلہ کروا دیا ہے؛

یہ تو اچھی بات ہے کم سے کم وہ اپنی پڑھائی پہ توجہ دے سکے گا۔۔۔ وہ تو ہے مگر پاکستان میں رہ کے بھی تو ہو سکتی ہے پڑھائی۔۔۔ اس کے لیے ترکی بھیجنے کی کیا ضرورت تھی؟

بھئی شاہ بیگم آپ ایسے ہی پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔ جہان بھی تو باہر سے پڑھ کے آیا تھا۔۔۔ مگر وہ جہان تھا حسن۔۔۔ یہ احمر

ہے میرا چھوٹا سا بچہ۔۔۔۔۔ جہان نے بہت فیصلہ کیا ہے جاکب رہا ہے ویسے احمر؛ پرسوں جا رہا ہے شاہ بیگم اب رو تو نہیں

خود ہی کہتی ہو میرا احمر اتنا بڑا آدمی بن جائے تو اس کے لیے اس کو جانا ہو گا نا بچوں کے مستقبل کے لیے قربانی دینی پڑتی ہے۔ آپ کی بات درست ہے حسن۔۔۔۔۔ چلو اٹھو اب اندر

چلیں۔۔ ہوا کچھ زیادہ ہی سرد ہے۔۔۔ بچے کہاں گئے؟

اند دہی ہوں گے، عقبہ کا کچھ کریں حسن آپ کی نواب زادی ہر الٹا کام کرنے میں اول نمبر پہ ہوتی ہے۔۔۔ پتہ نہیں اس میں یہ شیطانی روح کہاں سے آ جاتی ہے؟  
ہا ہا ہا اچھا چلو رونق لگی رہتی ہے۔۔۔ میری بیٹی کا ویسے بہت دماغ ہے۔ ہاں بہت ہے شاہ بیگم نے طنز یہ کہا۔۔۔

اچھا حسن! آپ نے جہان کے رویے کو نوٹ کیا ہے؟  
کیا ہوا اب؟ بس میں تو دعا ہی کرتی ہوں۔۔۔ ایسے ہی رہے بہت سلجھ گیا ہے آبریش سے لڑائی ہی نہیں کرتا۔۔۔۔۔ ورنہ میں تو بہت فکر مند تھی، بس دیکھ لیں آخر بیٹا کس کا ہے۔۔۔ جہان بہت سمجھ دار ہے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ اب چلیں؟  
چلیں دونوں اندر چلے گئے۔۔۔۔۔

☆☆☆☆۔

آبریش کچن میں چائے بنا رہی تھی، حسن شاہین کو اندر آتے دیکھ سلام کرتی ہے۔۔۔ حسن

شفقت بھرا ہاتھ سر پہ رکھتے کہتا ہے۔

کہاں گم رہتی ہو۔۔۔ بڑی کیا ہو گئی اپنے بڑے بابا کو بھول گئی؟ (وہ ذرا اثر مندہ سی ہوئی) نہیں بابا ایسی بات نہیں ہے۔۔ آپ مصروف ہوتے ہیں نا انا کام تو بس۔

میرا بیٹا! حسن اسکو سینے سے لگاتے کہتا ہے ایک بات یاد رکھنا "بیٹیوں کے لیے باپ کے پاس وقت ہمیشہ ہوتا ہے" اور تم تو ہماری پری ہو۔ شاہین بھی اب آبریش کے گالوں پہ پیار کرتی ہے۔

اچھا تو میرا بیٹا کیا بنا رہا ہے آج۔۔۔۔ بابا چائے بنا رہی ہوں جہان کی درخواست پہ۔۔۔۔ (درخواست کو بہت لمبا کرتے وہ کہتی ہے) واہ بھئی واہ دشمن پارٹی میں دوستی والا ماحول کیسے پیدا ہو گیا۔ حسن ہنس رہا تھا،۔۔۔ اتنے میں احمر اور عقبہ بھی ہال میں آگئے، سب کو چائے کی طلب لگی تھی،۔۔۔

باآپ کے لیے بھی بنا دوں؟ وہ حسن سے پوچھتی ہے۔  
ہاں بھئی میری بیٹی بنا رہی ہے میں تو ضرور لوں گا۔  
اچھا میں پھر ابھی لائی۔۔

سب خوش گپوں میں لگے ہوئے تھے، احمر کے جانے والی بات پہ شاہ اسے گود میں لیے پیار کر  
رہی تھی۔۔ عقبہ حسن سے اپنے نئے  
نئے کارناموں کے بارے میں بات کرنے میں مصروف تھی،  
ایک بندہ گم تھا۔۔۔ وہ جہان تھا۔۔۔ ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ سب مل کے بیٹھے ہوں،  
کیوں کہ حسن اکثر زمینوں پہ ہوتا تھا اور باقی سب اپنے کاموں میں مصروف وہ صرف  
کھانے کی ٹیبل پہ ایک ساتھ ہوتے تھے یا کسی خاص موقع پہ اور جب ہوتے تھے تو حویلی  
(چہک اٹھتی تھی)

اماں بس بھی کرو اس کدو سے پیار کرنا ہر وقت گود میں لے کے بیٹھی ہوتی ہو عقبہ اپنی باتوں  
سے کہاں باز آنے والی تھی۔ احمر تلمدہ اٹھا میں کدو نہیں ہوں۔۔۔۔۔ تم ایک کدو ہو۔۔۔ احمر

ایک کدو ہے۔۔۔ عقبہ تو ایسے شروع تھی جیسے کوئی س سبق یاد کر رہی ہو۔۔۔۔۔ سب ہنس رہے تھے۔۔

آبریش چائے کے آئی تو سب کی توجہ کامرکز چائے بنی سب کو دینے کے بعد اس کی نظریں جہان کو ڈھونڈ رہی تھی اتنے میں شاہ بیگم کہتی ہیں۔۔ آبریش بیٹا جہان کے کمرے میں دے آ وہاں ہو ہو گا وہ،

جی اموں۔۔۔ وہ انکار کرتے کرتے رہ گئی۔۔۔۔۔ جہان کے کمرے کا نام اس کے لیے کسی عذاب سے کم نہ تھا پھر سے اس شرٹ لیس بندے کو دیکھنا نہیں چاہتی تھی، جب کہ جہان کی بچپن کی عادت تھی وہ اپنے کمرے میں صرف بنیان اور ٹروزر میں ہوتا تھا۔

☆☆☆☆۔

آبریش دستک دیتی ہے مگر کوئی آواز نہیں آتی، وہ پھر دیتی ہے مگر اس دفعہ بھی کوئی آواز نہیں آئی۔ اب وہ آنکھیں بند کیے اندر داخل ہو گئی۔۔۔۔۔ جہان۔۔۔۔۔؟ جہان سن رہے ہو؟ (جہان اندر ہو تو جواب دے) اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر دیکھتی ہے وہ کمرے میں نہیں تھا، لو اب یہ نواب صاحب کہاں چلے گئے۔

(جہان خود جیسے بھی رہتا ہو مگر کمرہ بہت صاف رکھتا تھا۔ ہر چیز اپنی جگہ پہ) رائٹنگ ٹیبل پہ پڑی جہان کی تصویر پہ آبریش کی نظر پڑی ہے۔۔۔ ناچاہتے بھی اسکی تصویر سے نظر نہیں ہٹا پائی۔

(جہان کب کمرے میں آ جاتا ہے اسکو پتہ نہیں چلتا) کبھی اس جیتے جاگتے بندے کو بھی اسی شدت سے دیکھا کرو۔ آواز اتنے پاس سے آئی تھی وہ اگر پلٹتی تو اس کے سینے سے جا لگتی۔ گھبراہٹ میں مڑتو جاتی ہے مگر ہاتھ میں پکڑا چائے کا کپ جہان کے اوپر گر جاتا ہے۔ اس کے سینے اور ہاتھ پہ گرم چائے گرتے ہی سینہ لال ہو گیا تھا، وہ درد میں اپنے ہاتھوں کی انگلیاں دبا رہا تھا۔

آبریش ڈر کے مارے وہاں سے جانے لگتی ہے مگر توازن کھودیتی ہے اس کا پاؤں مڑ جاتا ہے وہ سیدھا جہان کے اوپر گرتی ہے یہ سب اتنا اچانک ہوتا ہے کہ اسکو سبھالنے کا موقع ہی نہیں ملتا، نا ہی کچھ سمجھ آتا ہے، جہان پہلے تو گرم چائے کی وجہ سے تڑپ رہا تھا مگر اب یوں اسکا اچانک باہوں میں آنا، جہان کو سب کچھ بھول جاتا ہے،

آبریش کے سنہری لمبے بال اس کے منہ کو ڈھانپے ہوئے تھے۔ وہ اس کے بالوں کی مدھم سی "خوشبو سے مدہوش ہوا جا رہا تھا، پہلی بار جہان نے آبریش کو اپنی باہوں میں حیا سے بگھلتے دیکھا؛ وہ اس دلکش چہرے سے نظر ہی نہ ہٹا پایا، ادھر آبریش اتنی شرمندہ تھی کہ اٹھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اس کے دل کی دھڑکن اتنی تیز تھی کہ اب محال ہو گیا تھا جہان کی باہوں سے نکلنا وہ تو بس آبریش کو دیکھے جا رہا تھا جیسے بس یہ وقت تھم جائے

جہان۔۔۔۔ (آبریش کی آواز پہ اس نے مدد کی)

تو بہ ظالم لڑکی! مجھے مارنا سکی تو جلانے آگئی

وہ جانتا تھا کہ صرتحال کتنی عجیب ہو گئی اس لیے بات بدلنے کے لیے اس نے واپس لڑائی (

(والا موڈ اپنانا)

وہ بھی جوانی کا رروائی میں بولی۔۔ "مرتے تو نہیں جل ہی جاؤ" کہہ کر رکی نہیں جانے والی تھی  
کہ اپنے ہاتھ کو قید پایا  
(جہان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا) جہان ہاتھ چھوڑو۔۔۔

تم چاہتی ہو میں مرجاؤں؟ وہ سنجیدہ سا ہو گیا۔۔۔ آبریش نے بھی فرار کی راہ چاہی  
جلدی میں "ہاں" کہہ دی۔

اس نے اب ہاتھ چھوڑ دیا تھا چلو تمہاری یہ خواہش بھی پوری کر دوں گا۔ آبریش وہاں سے  
بھاگ کھڑی ہوئی،

-☆☆☆☆-



بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں آ کر وہ اپنی حالت پہ خود کو ملامت کر رہی تھی۔۔۔ (کیا سوچ رہا  
ہوگا میرے بارے میں)

آبریش تو بھی نادیکھ کے نہیں چل سکتی ایک چائے گردی دوسرا خود بھی گر گئی، اتنا جل گیا تھا  
پتہ نہیں اس نے کچھ لگایا بھی ہوگا یا نہیں (آج پہلی بار آبریش کو محسوس ہو رہا تھا وہ جہان کے  
لیے اپنے دل میں نرم گوشہ بھی رکھتی ہے مگر قبول نہیں کر رہی تھی) یہ بس انسانیت ہے  
اور کچھ نہیں مجھے اس سڑے پان کی کوئی فکر نہیں (جیسے خود کو بہلا رہی ہو) مگر کیا خوب کہی  
کسی نے کہ

"عشق اور مُشک چھپائے نہیں چھپتے"

-☆☆☆☆-

کھانا کھاتے وقت بھی جہان وہاں موجود نہیں تھا حسن دو بار اس کا پوچھ چکا تھا کہاں گیا  
ہے؟ مگر وہ گھر پہ نہیں تھا۔

گل خان۔۔۔ جی بڑے صاحب۔۔۔۔ جہان کہاں گیا ہے؟؟

وہ بڑے غصے میں گاڑی لے کر نکلا ہے

ہم کو بھی بتا کے نہیں گیا ہم پوچھتا رہ گیا،

یا اللہ خیر ہو۔۔۔ آپ پریشان نا ہوں شاہ بیگم،

ہم جاتا ہے دیکھنے کے واسطے۔۔۔ نہیں گل خان

رات بہت ہو گئی تم جاو۔۔۔ میں خود جاتا ہوں،

آبریش کے کانوں تک یہ بات پہنچی اس کے دل میں فوری جہان کی باتیں گونج اٹھتی ہے

۔۔۔ کہیں۔۔۔۔ نہیں وہ پاگل ہے مگر اتنا بڑا گدھا نہیں ہے جو ایسے کام کرے گا پھر بھی وہ

فکر مند تھی۔

جہان کا خیال اس کو سونے نہیں دے رہا تھا۔۔۔ وہ پہلے بھی اکثر حویلی دیر سے آتا یا آ

دھی رات کو نکل جاتا مگر آج پہلی بار اس کا دل فکر مند تھا۔۔۔ کیوں وہ بھی نہیں جانتی تھی،

ارے یار۔۔۔ عقبہ نے آبریش کا بازو پکڑ کے اپنے ساتھ لٹا لیا سو جاو آ جائے گا۔۔۔ ہاں آ جائے گا۔۔۔ یہ تم کو ہوا کیا ہے؟ ویسے تو وہ سڑاپاں ہے مگر آج ہیر و کیسے بنا ہوا ہے؟؟؟ عقبہ گال پہ انگلی رکھے سوچ رہی تھی۔

تم بھول رہی ہو عقبہ وہ میرا کزن بھی ہے۔۔۔  
ہاں مگر دشمن زیادہ (عقبہ جیسے یاد کروا رہی ہو)

گاڑی کے ہارن کی آواز آئی آبریش بے ساختہ کھڑکی کی طرف لپکی  
وہ جہان کی کار تھی مگر وہ خون میں لپٹا ہوا تھا۔ جہان  
اسکی زبان سے بس ایک لفظ نکلتا ہے وہ اندھا دھن بھاگتی ہوئی ہال میں آ گئی؛ جہاں سب  
جاگ رہے تھے؛ اموں وہ جہان۔۔۔۔

کیا ہوا آبریش۔۔۔ پیٹا بولو۔۔۔

اتنے میں جہاں اندر آ جاتا ہے۔۔۔۔۔ اس کے کندھے سے خون نکل رہا تھا (گاڑی بھی ٹوٹی تھی) جہاں کو اس حالت میں دیکھ کر شاہ بیگم بے ہوش ہو کر گر گئی۔۔۔ اموں۔۔۔ عقبہ پانی کے کر آؤ۔۔۔ آبریش پیٹا شاہین کو کمرے میں لے جاؤ۔۔۔

جی بابا۔۔۔ مگر اس کی نگاہ اب بھی جہان کے نکلتے خون پہ ہوتی ہے۔۔۔۔۔ اس کے دل کی دھڑکن مانوں کسی تیز رفتار ریل کی طرح ہو جو بے سود بھاگ رہی تھی،  
-☆☆☆☆-

جہان کیا ہوا ہے۔۔۔ کچھ نہیں بابا تھوڑی سی چوٹ ہے۔۔۔  
اتنا خون بہہ گیا اور تم کہہ رہے ہو چھوٹی سی چوٹ۔  
آپ تو ایسے ہی پریشان ہو رہے ہیں میں تو ایک دم ٹھیک ہوں۔  
میں ڈاکٹر کو فون کرتا ہوں۔۔۔ نہیں بابا آپ آرام کریں میں صاف کر لیتا ہوں۔۔۔ کیسے کر لو گے؟ اتنا خون نکل رہا ہے، کبھی میری بات مان لیا کرو۔

نہیں بابا کچھ نہیں ہوا دیکھیں میری طرف (وہ مسکراتے ہوئے اپنے باپ کی پریشانی  
کم کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا)

تم بہت ضدی ہو۔۔ حسن بس یہ کہہ پایا۔  
سو تو میں ہوں۔۔ اچھا بابا میں گاڑی اندر کر آؤں،  
(اتنا کہہ کر وہ سب سے نظر بچاتا بایر نکل گیا)  
گل خان مجھ پہ ناصر دادا کے آدمیوں نے حملہ کیا ہے اس بات کا  
پتہ بابا کو ناچلے اور گاڑی اندر کر دو۔۔۔۔۔ جہان گل خان سے بات کر تھا جب ساری باتیں آ  
بریش سن لیتی ہے

ہممم مجھے پہلے ہی دال میں کچھ کالا لگ رہا تھا،  
تم؟؟ اوہاں۔۔۔ اموں بولا رہی ہیں (ایسے شو کرواتی ہے جیسے کچھ پتہ ہی نا ہو) وہ جہان کو  
دیکھ رہی تھی جو بہت درد میں تھا مگر دیکھا رہا تھا کہ کچھ نہیں ہوا۔

جہان ہممم۔۔۔ درد ہو رہا ہے؟ ہاں وہ اس کی طرف دیکھ کر کہتا ہے  
اس کو صاف تو کرو۔۔۔ ورنہ زخم بڑھ جائے گا۔۔۔ ہاں،

اندر شاہ بیگم کے علاج کے لیے ان کی فیملی ڈاکٹر آئی تھی،  
جہان کے بھی کندھے پہ لگی ہے خون نکل رہا ہے اس کے پٹی کر دو کمرے میں سب موجود تھے  
جب شاہ بیگم اپنی ڈاکٹر کو کہتی ہے۔ جہان عجب نظروں سے اپنی ماں کو دیکھ رہا ہوتا ہے  
آپ جانتی ہیں پھر بھی۔۔۔۔؟

ڈاکٹر پاس آ کر اسکو شرٹ اترنے کا بولتی ہے، تاکہ زخم پہ مرہم لگا سکے (آبریش دل میں  
سوچتی ہاں یہ تو اس کا پسندیدہ کام ہے)

امی لیڈی ڈاکٹر ہیں یہ۔۔۔ سب حیران ہو کر جہان کے منہ کی طرف دیکھتے ہیں۔۔۔ ہاں تو؟ مجھے  
نہیں کروانی پٹی۔۔

وہ تپ کر وہاں سے اٹھ کر چلا گیا، اس کو کیا ہو گیا؟؟ حسن آتے پوچھتا ہیں آپ کے نواب کو شرم آتی ہے لیڈی ڈاکٹر سے۔

سب ہنس رہے تھے۔۔۔ بھئی جب آپ کو پتہ ہے وہ لیڈی ڈاکٹر کو ہاتھ تک نہیں لگانے دیتا تو نا کہتی نا اسے پھر،

اس سارے واقعہ سے ایک بندہ جو سوچوں کے سمندر میں غوطہ کھا رہا تھا وہ آبریش تھی (کیا چیز ہے یہ بندہ)

-☆☆☆☆-

رات کے دفنج رہے تھے اس وقت سب سوچکے تھے مگر آبریش کو نیند نہیں آئی۔۔۔ وہ بہت سے سوالوں کے جواب جاننا چاہتی ہے۔۔۔ ناصر دادا کون ہے؟ اور جہان پہ حملہ کیوں ہوا

؟؟ وہ شرٹ لیس بندہ۔۔ لیڈی ڈاکٹرز سے مدد نہیں لیتا؟؟ پر کیوں؟

وہ اپنے کمرے سے نکلتی تو سامنے جہان کے کمرے میں روشنی دیکھتی ہے، آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے اسکے کمرے کی طرف جاتی ہے، وہ جاگ رہا تھا۔۔،

پتہ نہیں آبریش کے دل میں کیا آتا ہے وہ کچن میں جاتی اور چائے بنا کر لے آتی ہے۔۔ جہان۔۔۔ جاگ رہے ہو؟ ہاں کیا ہوا؟

کچھ نہیں چائے لائی ہوں۔۔۔ واہ۔۔۔ شکر یہ یار بہت طلب ہو رہی تھی۔۔۔ جہان کے چہرے پہ خون ابھی بھی لگا تھا اور شرٹ کے بازو پہ بھی جما ہوا تھا۔

تم کچھ چھپا رہے ہو؟ یہ سوال تھا یا جواب جہان پوچھ رہا تھا۔۔۔ بتاؤ بھی، کچھ نہیں ہے آبریش۔۔۔ اوکے مان لیا مگر میں بھی پتہ چلا کر رہوں گی۔

خون تو صاف کر لیتے، کر دو وہ منہ آگے کر دیتا ہے تو آبریش ٹشو پیپر سے جہان کے چہرے کو



صاف کر دیتی ہے۔۔۔ کیا تم نے کندھے پہ خود پٹی کی۔۔۔؟ ہاں ہو گئی خود سے۔۔۔ بس ہو ہی گئی۔۔۔ اچھا جہان مجھے اک بات بتاؤ، میرے سامنے تم شرٹ پہنتے نہیں اور باقی سے شرم آتی ہے؟؟ وہ میرے لیے نامحرم ہیں، اچھا وہ تو میں بھی ہوں۔ (ہلکا سا لیا ڈوپٹہ جس سے کچھ بال باہر چہرے پہ چھائے تھے جیسے آسمان پہ بادل چھائے ہوں،)

جہان پوری توجہ سے دیکھ رہا تھا،  
تم میں اور باقی سب میں فرق ہے۔۔۔  
اچھا کیا فرق ہے؟

جہان کا دل تو چاہ رہا تھا وہ اس بیوقوف لڑکی کو اپنی باہوں میں لے کر ایسے بتائیں وہ اس کی " کیا ہے، یہ ظالم لڑکی بلا کی خوبصورت ہے اور ہے بھی میری، اسکو کیسے بتاؤں کہ اس کی جگہ میری باہوں میں اور کسی کو حق نہیں وہ مجھے دیکھے یا چھوئے یہ حق میری بیوی کو (ہے، صرف تم کو آبریش

ہیلو --- ہاں بولو بھوتنی --- جہان انی ایم سوری --- وہ چائے، جہان کی شرٹ کے دو بٹن  
کھلے تھے جس سے وہ دیکھ سکتی تھی اس کا سینہ کتنا لال تھا (شاید زخم بھی تھا)

کوئی بات نہیں، (وہ حیران تھی کہ دن بہ دن جہان  
(لڑائی کرنا کم کیا بلکل بھول گیا تھا)

تم ٹھیک نہیں ہو اب مجھے یقین ہو گیا،

جہان قہقہہ لگاتا ہے --- پر کندھے سے خون پھر رسنے لگتا،  
کیا مسئلہ تھا اگر پٹی کروا لیتے --- میں کر لوں گا۔

وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھل رہا ہوتا ہے --- اب شرم نہیں آئے گی؟ بلکل بھی نہیں،  
کیوں؟؟ کہ تم نے بچپن سے مجھے ایسے دیکھا ہے (اب دانت باہر تھے جہان صاحب کے)

تم نا بہت --- وہ کہتے کہتے رک گئی، لاو میں کر دوں؛

جہان کے ہاتھ سے بکس پکڑ کر وہ خود پٹی کرنے لگتی ہے یہ تھوڑا سا لگے گا اوکے؟ جہان اسکا ہاتھ پکڑ لیتا ہے،

وہ پہلی بار خود اس کے پاس آئی تھی۔۔۔ پہلی بار وہ اس کو قریب سے دیکھ رہی تھی،

مضبوط جسامت کا مالک آنکھیں گہری سی، ہونٹ اتنے گلابی جیسے بچوں کے ہوں، کالے " بال۔ آواز اتنی طاقت دار کہ رعب دار لہجے کا مالک لگتا تھا بھرے ہوئے بازو جس سے گزرتی " ہر رگ صاف نظر آرہی تھی

اس سے پہلے کبھی آبریش نے غور ہی نہ کیا تھا وہ کتنا خوش شکل اور ہنڈسم تھا۔۔ جیسا ہر " لڑکی چاہتی ہو بلکل ویسا

کندھے سے زخم صاف کرنے کے بعد وہ پٹی کر دیتی ہے

! کٹ زیادہ گہرا نہیں مگر یہ چاقو سے مارا ہوا لگتا ہے۔۔۔ جہان

آبریش یار تم نے کب سے سی ائی ڈی جوائن کر لی ہے ہر بات کی کھال اُتر رہی ہو۔۔۔ یار  
شیشہ ہے یہ اور کچھ نہیں۔۔۔ ہم۔۔۔ اچھا یہ لو کریم جلے پہ لگا لو۔۔۔ اب تناسب کیا  
ہے یہاں بھی لگا دو۔۔۔ میرے ہاتھ پہ بھی لگی ہے،

آبریش کے دل کی دھڑکن پہلے ہی اسکے اتنا پاس ہونے پہ تیز تھی اب تو اور بھی ہلچل مچا رہی  
تھی۔۔۔

یہاں خود لگا لینا۔ وہ جانے لگتی ہے مگر جہان کے پاؤں میں آیا اس کا دوپٹہ کندھے سے گر جاتا  
ہے وہ پیچھے مڑ کر دیکھتی تک نہیں اور پلٹ کر ایک زوردار تھپڑ رسید کرتی ہے جہاں کی  
گال پہ،

مگر اگلے ہی لمحے اپنی حرکت پہ شرمسار ہو کر رہ جاتی ہے۔۔۔ کیوں کہ جہان کے ہاتھوں میں

ڈبہ ہوتا ہے اور دوپٹہ پاؤں میں اٹکا ہوتا ہے

---

وہ اٹھ کر دوپٹہ آبریش کے کندھوں پہ رکھ دیتا ہے، ہم نے بچپن ساتھ کھیل ایک دوسرے سے لڑ کر گزارا ہے۔ ہم ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔ ہمارا روز آ مناسا منا ہوتا ہے۔ ہم اکٹھے ہر جگہ جاتے ہیں کیا تمہیں میں اتنا گھٹیا اور اخلاقیات سے گرا ہوا لگتا ہوں؟؟ وہ دونوں ہاتھوں سے آبریش کو پکڑے پوچھ رہا تھا، جہان کے چہرے پہ آبریش کی انگلیوں کے نشان صاف نظر آ رہے تھے۔

! وہ میں۔۔۔۔۔ ریلی سوری۔۔۔۔۔ جہان۔۔۔۔۔

اس نے آبریش کو بازو سے پکڑ کر اپنے کمرے سے نکل دیا، آج کے بعد اس کمرے کا رخ بھی

\_\_\_ مت کرنا، تم پہ مجھے پورا حق

(بات کہتے رک گیا جیسے کچھ یاد آ گیا ہو)

پھر زور سے دروازہ بند کر دیا،

-☆☆☆☆-

روئی سی صورت کیوں بنا رکھی ہے؟ ارے احمر پر سوں جا رہا ہے کل سارا دن موج  
مستی کریں گے۔۔۔ عقبہ کبیل سے منہ نکل کر کہہ رہی تھی۔ مگر جب غور کرتی ہے تو آ  
بریش واقعی رو رہی تھی

اوے کیا ہو گیا؟؟ وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ رونے سے اس کو ہچکی بندھ گئی  
کیا ہوا؟ عقبہ جلدی سے کبیل اتر کر بیٹھ گئی اپنے بازو اس کے کندھے پہ حائل کرتے کہتی  
ہے آبریش۔۔۔ طبیعت ٹھیک ہے نا۔۔۔۔۔ عقبہ میں نے جہان کو تھپڑ مار دیا  
ہیں؟؟ (وہ حیران ہو کر منہ کھلے دیکھ رہی تھی)

آبریش تم خواب میں جہان سے لڑ رہی تھی؟؟۔۔۔ خواب بھی مار دھاڑ والے؟؟ انفنف یار  
کوئی پیارا خوبصورت لڑکے کا خواب دیکھو تم خواب میں بھی اس سڑے پان کو دیکھتی ہو؟

نہیں عقبہ۔۔۔ سچی مچی والا (اب آبریش پوری کہانی سن رہی تھی) سُنا کر پھر رونے لگ گئی۔۔۔

چلو تمہارا بدلہ پورا ہو گیا۔ (عقبہ دانت نکل کر کہتی ہے)

نہیں عقبہ اس کو مارنا تھوڑی تھا۔۔،

ہممم ایک تو وہ بیچارہ آج بری طرح زخمی ہو کر آیا۔۔

دوسرا تم نے اس کی دھلائی کر دی۔۔ غصہ تو ہو گا نا! بر،

مگر آج والا غصہ اس کا کبھی ختم نہیں ہو گا۔۔۔

ہو جائے گا یا ر۔۔ تم لوگوں کا گزار ہے ایک دوسرے کے بنا؟؟؟

اس بات پہ اس کے دل میں عجب سی کیفیت پیدا ہوئی،

— کیوں؟ شاید جان کر انجان تھے دونوں

-☆☆☆☆-

اذان کی آواز پہ آبریش کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے ٹائم دیکھا تو تہجد کا وقت تھا۔۔۔ نماز کے لیے وضو کیا اور اپنے والدین کے حق میں دعا کی۔۔

عقبہ ٹانگے پھیلانے سو رہی تھی، اسکا کنبل ٹھیک کیا۔۔ اور کمرے سے نکل کر لان میں واک کرنے کا سوچتی ہے، مگر سیڑھیوں کی طرف سے آتی کچھ سرگوشیوں کی وجہ سے رک گئی۔ کون ہو سکتا ہے وہاں وہ بھی اس وقت؟۔۔۔۔

وہ آگے بڑھتی ہے تو گل خان، مائی سے باتیں کر رہا تھا وہ بس وہاں سے واپس مڑی ہی تھی کہ جہان کے نام پہ اس کے کان کھڑے ہو گئے۔

گل خان۔۔ کہہ رہا تھا "بڑے خان صاحب نے اپنے آخری وقت میں اگر نکاح والی بات نا کی ہوتی تو شاید (چھوٹے) حسن احمد خان کبھی بھی اتنے کم عمر بچوں کا نکاح نا کرواتے

آبریش کے قدموں تلے زمین نکل جاتی۔



وہ صرف نکاح کے نام سے اتنی گم سم ہوئی یا جہان کے (   
 (نکاح کا سن کر وہ خود بھی سمجھ نہیں پاتی

اب مائی کہہ رہی تھی "مگر بڑے خان کے فیصلے سے کون انکار کر سکتا تھا۔۔۔ پر دیکھو یہ   
 "دونوں اب تک ویسے ہی لڑائی کرتے ہیں۔۔۔ ان کو پتہ بھی نہیں دونوں میاں بیوی ہیں

آبریش تو جیسے گرنے والی تھی۔۔۔ وہ لوگ کیا بات کر رہے تھے۔۔۔ وہ باتیں جو ان کو پتہ   
 تھی مجھے اور جہان کو نہیں؟؟۔۔۔ یا اللہ۔۔۔ منہ پہ ہاتھ رکھے وہ واپس اپنے   
 کمرے میں چلی گئی جائے نماز واپس بچھا کر وہ بیٹھ گئی،

بہت سے سوال اس کے دماغ میں گھوم رہے ہوتے ہیں۔۔۔ میں کس سے پوچھو ساری بات   
 ؟اموں نے بتایا نہیں۔۔۔ بابا نے بھی نہیں پر کیوں؟ دادا ابا نے ایسا کیوں کیا؟ اس سب   
 باتوں سے بڑھ کر۔۔۔ کیا جہان جانتا ہے؟ اف۔۔۔ وہ خود سے بہت سے سوال کر کے خود   
 ہی ان کے جواب دے رہی تھی۔۔۔ خود کو مطمئن کر رہی تھی۔

ضرور اس سب کے پیچھے کوئی بڑا راز ہے مگر کیا۔۔۔؟ میں جہان سے نظریں کیسے ملوں گی  
۔۔۔ اب جب وہ میرا۔۔۔ کہتے وہ رک گئی۔۔۔ (آبریش کا دل جہان سے نکاح پہ عجیب پر سکون  
ساتھا مگر وہ مان نہیں رہی تھی ایسا کیوں ہے) ہزاروں سوالوں پہ کوئی ایک جواب بھی نہ تھا  
۔۔۔۔۔ وہ وہاں ہی لیٹ کر سو گئی،

-☆☆☆☆-

سویرے ناشتے کی میز پہ سب تھے۔۔۔ وہ جہان کو اب دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ اور وہ وہاں  
تھا بھی نہیں۔

اچانک سے ایک بڑا سا بیگ اس کی ساتھ والی کرسی پہ پڑا دیکھائی دیا اور جب منہ اوپر کرتی  
ہے۔۔۔ تو جہان کھڑا تھا  
فوری منہ دوسری طرف کر لیتی ہے۔۔۔۔۔

ارے جہان احمر کے جانے میں ایک دن ہے ابھی تم ابھی سے لے  
آئے سامان جمع کر کے (شاہ بیگم شکوہ بھری نگاہوں سے جہان کو دیکھ کر کہتی ہے) نہیں امی  
یہ احمر کا نہیں میرا سامان ہے۔۔۔۔۔ تمہارا؟

اب حسن بھی جہان کی بات پہ متوجہ تھا۔۔۔۔۔  
ہاں جی میرا۔۔۔ میں اسلام آباد جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ پر کیوں؟  
سب حیران ہو کر دیکھ رہے تھے بابا وہ فیکٹری کا کام تھا کچھ لوگ آ رہے ہیں جرمنی سے اس نے  
ملنا ہے سوچا میں چلا جاؤں۔ جو س کا گلاس پکڑے بتا رہا تھا،

مگر بیٹا ہر بار تو نوید جاتا ہے نا۔۔۔ تم نا جاو۔۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا جہان جائے۔۔۔ مگر جہان  
جب کچھ کہہ دے وہ ہر حال میں

کرتا تھا وہ ضدی تھا یہ بات پوری حویلی جانتی تھیں۔۔۔۔۔ بابا ضروری ہے اچھا بھئی۔۔۔ دیکھ  
دے چکا سوچ لو، وہاں کے ہو کر مت رہ جانا۔۔۔ امی آیا کروں گا۔۔۔۔۔ وہ سب کو وضاحت  
تھا مگر کیوں جا رہا ہے آب ریش اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

ان ساری باتوں میں اس نے آبریش کو دیکھا تک نہیں تھا جیسے وہ میز پہ تھی ہی نہیں۔ پہلی بار اس کا یوں نظر انداز کرنا۔۔ آبریش کو محسوس ہوا، اتنا کہ وہ اٹھ کر چلی گئی۔۔

کب جا رہے ہو۔۔ عقبہ نے پوچھا۔

ابھی نکل رہا ہوں۔۔۔ اچھا پھر تو کام نہیں آوگے

مجھے آج لائبریری چھوڑ آؤ کل بھی نہیں جا ہوا، پھر وہاں سے نکل جانا۔

ہممم۔۔ کیا ہم بتاؤ بھی (عقبہ اس کے سر پہ سوار تھی)

اچھا جاشیطانی عورت لے آ اپنا مال متاع۔۔۔ وہ زچ کر بولتا ہے

اوکے۔۔ ابھی آئی دیکھو نکل نا جانا بابا بولیں اس کو۔

ہاں ہاں جاؤ اپنا بیگ لے آؤ نہیں جاتا میں روکے ہوئے ہوں۔

-☆☆☆☆-

آبریش چل آ چلتے ہیں کل بھی نہیں جاہوا۔

کہاں؟

لاہیری یار۔۔ جہان کو روک کے آئی ہوں چل اب جلدی کر اس نے بھاگ جانا نہیں تو  
(جہان کا نام سن کر وہ کچھ بولتی نہیں)

چلو۔۔۔۔ میں ہاں تم۔۔۔۔ چلو میں کوئی انکار نہیں سن رہی۔۔  
عقبہ اس کو ساتھ لے آئی۔۔

جہان تب بھی ایسے دیکھتا نہیں، خیر سے جانا بچوں۔۔۔  
اوکے بابا۔۔۔۔ عقبہ پیچھے بیٹھ جاتی ہے۔۔۔ اور آبریش جو ہمیشہ آگے والی سیٹ پہ ہوتی  
تھی۔۔ آج کچھ جھک رہی تھی، تو وہ بھی عقبہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔

میں کوئی تم لوگوں کا ڈرائیور ہوں؟ اب کیا ہے؟ جہان عقبہ بنائے بولی (پھر شاید یاد آگیا)  
اواچھا آبر جا آگے، میرا دل خراب ہوتا ہے، عقبہ نے نیا شوشہ چھوڑ دیا،  
کچھ نہیں ہوگا تمہارے دل کو آگے آو۔۔۔۔۔  
آبر لیش کو گاڑی میں اپنا آپ نا ہوتا محسوس ہو رہا تھا،  
کار اسٹارٹ کرتے جہان کی نگاہ بیک مرر پر پڑی، ایسے اپنا  
آپ بے اختیار محسوس ہوا

On Fri, 08 Feb 2019, 4:16 PM samaachaudharyinfo

<[samaachaudharyinfo@gmail.com](mailto:samaachaudharyinfo@gmail.com)> wrote:

"ناول" عشق کی پہلی بارش

رائٹر سماء چوہدری

☆☆☆☆

صبح کی پہلی کرن جوں ہی خان حویلی کی در و دیوار کو پار کرتی اندر داخل ہوئی پتوں پہ چمکتی شبنم  
کو اور بھی

نکھار دیتی ہے "ہر گل مہک جاتا جب تازہ ہوا ہر پودے کو  
چُھو کر جاتی ہے چاروں طرف ایک ناختم ہونے والی خوشبو پھیل جاتی ہے۔

ہوا کا الگ نشہ ہوتا ہے جس میں یہ پھول پودے بھی اپنی ہوش کھودیتے ہیں " گل خان "  
پودوں کو پانی دے رہا تھا، وہ اپنے دھیان اس خوبصورت منظر کو محسوس کر رہا تھا،  
کہ اچانک شروع ہوئی چیخ و پکار پہ پائپ چھوڑ کر حویلی کے گیٹ کی طرف بھاگتا ہے۔

او خانہ خرابہ تو ہے؟ ہم ڈر گیا۔

گل خان اپنے دل پہ ہاتھ رکھے احمر کو کہہ رہا تھا۔  
ابھی ہمارا نازک دل باہر آ جاتا۔۔۔۔ بچہ ایسے کام دوبارہ نہیں۔

گل خان۔۔ کہاں رہ گئے تھے؟ یار گاڑی تو نکلو میں پہلے ہی لیٹ ہو گیا ہوں۔ اب اور ٹائم لگا تو میرا نام کٹ جائے گا جلدی چل یار۔

گل خان پاس آتا ہے اور جلدی سے چابی نکل کر احمر کے ہاتھ پہ رکھ دیتا ہے۔

یہ لو بابا خود چلے جاو۔۔۔ ہم کو آج بہت کام کرنا ہے

احمر کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا، کیوں کہ اس کو گاڑی چلانی نہیں آتی تھی،

گھر میں سب سے چھوٹا ہونے اور اپنے بڑے امی ابا کا لاڈلہ ہونے کی وجہ سے احمر کو انہوں نے کبھی ایسے کام کرنے، ہی نہیں دیا اس کا ہر کام گل خان کرتا تھا پھر وہ آنا جانا ہی کیوں نا (ہوں گل خان نو کر کم گھر کا فرد زیادہ تھا بلکہ فرد خاص

او میرے گل بھرے گلداں بلکہ گلستان یار نا کرو ایسے میرے ساتھ۔



چھوڑ آؤ نا مجھے۔ ننھا سامنہ بنا کروہ گل خان کو  
آوازیں دیتا رہ گیا پر گل خان تو کب کا جا چکا تھا۔

-☆☆☆-

بڑی امی۔۔۔ بڑی امی کہاں ہو آپ۔ احمر روتی صورت لے کر ہال میں داخل ہوا۔  
ہاں میرے لال بول کیا ہوا میرا احمر میرا بچہ  
میں کچن میں ہوں ادھر آ جا۔

۔ بڑی امی گل خان کو بولیں مجھے کالج چھوڑ آئے

احمر دفعہ مار کالج کو آج تو اپنی بڑی امی سے ملا تک نہیں صبح سے راہ دیکھ رہی ہوں یہاں آ۔

شاہ بیگم اپنی گود میں لیے احمر خوب پیار کر رہی تھی۔

امی آپ اس موٹے کدو کے چاؤ کرتے رہنا کچھ کرنے نادرینا اس کو۔ ایک کالج جانا ہوتا اس نے اس پہ بھی پابندی لگا رکھی ہے۔

عقبہ مجھ سے مارنا کھالینا تم خبردار جو میرے بچے کے خلاف بولی تم۔

ہاں ہاں۔۔ یہ ہی سب کچھ ہے ہم کو تو ڈاؤن لوڈ کیا تھا آپ نے۔ عقبہ ناک چڑھاتے کچن سے باہر نکل جاتی ہے۔

ہاں ہاں فضول باتیں کروالو اس لڑکی سے خود جیسے ساری حویلی کے کام کرتی ہے ملکہ بنی رہتی ہے۔

عقبہ شاہ بیگم کی چھوٹی بیٹی اور جہان کی اکلوتی بہن تھی۔ شاہ بیگم کے دو ہی بچے تھے مگر یہ بھی (

(سچ تھا کہ وہ احمر کو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز رکھتی تھی

بڑی امی کالج والوں نے میرا نام کاٹ دینا ہے۔۔ احمر

دکھی ہوتے کہہ رہا تھا۔

سارے دوست میرا مذاق اڑاتے ہیں کہ کار تک چلانی نہیں آتی

اور بہن چھوڑنے آتی ہے۔۔

مجھے نہیں پتہ آپ بولو گل خان کو مجھے کلاس دیا کرے۔۔

اچھا میں کہہ دوں گی جا۔۔ جہان کو بول تجھے چھوڑ آئے۔

نانا میں نہیں جا رہا ان کے کمرے میں۔ وہاں طوفان آیا ہوا ہے

کیوں کیا ہوا؟؟؟ احمر نے ڈرتے بات چھپانے کی ناکام کوشش کی مگر چہرے کے تاثرات سے

پکڑا گیا۔

جہان اور آبریش کی لڑائی ہوئی ہے؟ ہیں۔۔؟؟

ہیں۔۔ بول بھی یہ ہی نابڑی امی آپ۔۔ کو کیسے پتہ؟  
شاہ بیگم زوردار تہتہ لگاتی جا کر ہال میں بیٹھ جاتی ہے۔  
ارے یہ تو ان دونوں کی پیدائش سے چلتا آ رہا ہے کوئی نئی بات تھوڑی ہے۔

جا احمر کپڑے بدل لے تیرا آج بھی کالج گیا اور سُن کوئی دوسرا کالج دیکھ لے کیوں کہ ان کالج  
والوں نے اب تیرا نام کاٹ دیا سمجھ لے عقبہ احمر کو چھڑ رہی ہوتی ہے۔۔

ہممم لگ تو یہ رہا ہے۔

میرا بیچار بچہ! ان دونوں کے ظلم کا شکار بن جاتا ہے شاہ بیگم ابھی تک ہنس رہی تھی۔ آہاں امی  
ان کے ظلم میں یا آپ کے پیار میں ذرا سوچ لیں نائیک بار  
عقبہ تو روک ذرا بتاتی ہوں تجھے میں بتاتی ہوں۔

☆☆☆☆-

بی بی صاحب باہر افسوس کے لیے عورتیں آئی ہیں کہتی ہیں  
شاہ بیگم سے ملنا ہے بڑا رو رہی ہیں بی بی صاحب۔۔۔ مل لیں  
ایک بار۔

مائی دوپٹے کا ایک کونا منہ میں دبائے بڑے مدھم سے لہجے میں کہتی ہے۔  
مائی۔۔۔۔۔ (شاہ بیگم کی آواز میں بہت طاقت تھی۔

ایسی پر جوش اور بلند آواز کے خان حویلی کے دور و دیوار ہل جاتے تھے جب وہ جلال میں ہوتی  
(تھی

مائی ڈر کے مارے کانپتی پاس آتی ہے۔۔۔۔۔ احمر سو گیا؟ میرے پاس لے کر آؤ اسے۔۔

بی بی صاحب۔۔۔ وہ۔۔۔ شاہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو ہوتے ہیں مگر وہ دیکھنا نہیں چاہتی  
۔۔۔۔۔ جاوا احمر کو لے کر آؤ میرے پاس سنا نہیں تم نے۔۔۔ بی بی صاحب احمر بابا کو تو  
بڑے صاحب ساتھ لے گئے ہیں۔۔۔ کہہ رہے تھے باہر جا رہا ہوں۔۔

78

امی میری کوئی غلطی نہیں۔۔۔۔۔ یہ میرا نام کیوں ایسے لیتی ہے  
جہان نام ہے میرا۔ جہان حسن احمد خان،

شاہ بیگم ہنستے آبریش کو اپنی گود میں بیٹھالیتی ہے۔  
میری پری کے ہاتھ کیوں خراب کیے بولو جہان،

امی آپ بھی؟ ہر وقت اس کو پری پری اور مجھے جن بابا کہتی رہتی ہیں۔ میں آپ سے بات  
ہی نہیں کروں گا۔

جہان وہ پیار سے کہتی ہے کیا ہو گیا تمہیں ایسے بات نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔۔ آبریش شاہ  
بیگم کی گود میں بیٹھی جہان کو انگلیاں دیکھا رہی ہوتی ہے،

ہاں اب آنا میرے ساتھ کھیلنے، جہان منہ بنائے چلا جاتا ہے۔





—☆☆☆☆—

سفید ماربل سے بنی سبزہ زار اور رنگ برنگے پھولوں سے گھری اس وسیع و عریض رقبہ پہ قائم خان حویلی ہر ایک کی توجہ کا مرکز تھی جتنی کشش بیرونی حصے کی تھی، اس سے کئی گنا زیادہ اس کی طرز تعمیر اور حویلی کے اندرونی حصے میں نظر آتی تھی۔۔۔

جیسے حویلی کم کوئی پارک زیادہ ہوا اتنا سبزہ اتنے درخت اس حویلی کو کی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیتے تھے۔۔۔

زمان بہادر احمد خان گاؤں کے بڑے تھے ہر بندہ اپنی اصلاح مشورے کے لیے ان کے پاس آتا تھا۔ وہ بہت نفیس انسان تھے۔ اپنے سے چھوٹوں کو خود اٹھ کر سلام کرتے۔۔ گاؤں کا بچہ بچہ جیسے ان کی گود میں بڑا ہوا ہو۔۔۔۔۔ ہر دل عزیز انسان تھے

وہ کہتے ہیں نا۔۔ "ضرورت سے زیادہ اچھا ہونا ضرورت سے زیادہ دشمنی پیدا کرتا ہے" گاؤں میں مقیم ان کے مخالف کوئی نا کوئی موقع دیکھتے رہتے تھے ان کو تباہ کرنے کے لیے! مگر۔۔

"اللہ جیسے چائے عزت سے نوازے اور جیسے چائے ذلت و رسوائی اس کا مقدر بنا دے"

ہمیشہ وہ اپنے عزم میں ناکام ہوتے اور منہ کی کھاتے،

"مگر ہو واجب رخ بدل لے تو بڑے سے بڑا طوفان برپا کرتی ہے"

بہادر احمد خان۔۔ خان حویلی کے مالک جن کو اللہ نے دو بیٹوں سے نوازا ایک حسن احمد خان

دوسرا حسین احمد خان۔۔۔۔۔ بہادر احمد خان نے جب اپنے آبائی شہر سے ہجرت کی بات کی تو زمین کے تنازع اور خاندانی دشمنی میں۔ ان کے چھوٹے بیٹے کو اپنی خان سے ہاتھ دھونا پڑے

--

وقت بڑا بے رحم ہوتا ہے کسی کا نہیں ہوتا بس اپنی تیز رفتاری سے سب کو پیچھے چھوڑ دیتا " ہے؛ یہ بس انسان پہ منحصر ہوتا ہے وہ وقت کے ساتھ چلے یا وقت کے پیچھے، ساتھ چلنے میں "بھلا ہے ورنہ پیچھے رہنے والے تو اکثر قدموں کی دھول بن جاتے ہیں

بہادر احمد خان نے۔۔۔۔۔ اس دن دولا شیئیں اپنے کندھوں پہ اٹھی تھی ایک اپنے جوان بیٹے کی، دوسرا اپنی بہو کی۔

بوڑھے باپ کے لیے اس سے بڑھ کے اور صدمہ کیا ہوگا کہ جوان اولاد کے ساتھ دو بچوں کی ماں بھی اس دنیا فانی سے چل بسی۔ بہادر احمد خان اسی غم کی تاب نالا سکا۔ اور جلد ہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔

-☆☆☆☆-

شاہین بیگم، جی خان صاحب بولیں ---

بڑا پریشان ہوں کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔

کیا ہوا آپ کو سب ٹھیک ہے نا۔۔۔؟

آئیں یہاں بیٹھے۔۔۔۔۔ ابا حضور جو فیصلہ کر گئے ہیں کیا وہ بچوں کے لیے مناسب ہوگا؟

کیوں نہیں۔۔ شاہین حسن کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے کہتی ہے

ابا حضور نے آج تک جو بھی فیصلہ کیا ہے وہ تاحیات مثبت ثابت ہوا ہے ہر ایک کے لیے۔۔

اور یہ تو پھر گھر کی بات ہے

ہاں تب ہی تو پریشان ہوں، کیا بچے بڑے ہو کر اپنائیں گے

اس رشتے کو؟ وہ مجھے غلط نا سمجھیں کہ بڑے ابو نے شاید دولت کے لیے یہ سب کیا، اس

وقت حسن احمد خان کی آنکھوں میں کرب تھا، دکھ تھا۔۔۔۔۔ اور شاید بہت سے آنسو جو باہر

آنے کو مچل رہے ہوں۔

مرد کو کہاں آزادی ہے سرعام رونے کی؟ مرد کو حق ہی نہیں وہ رولے۔۔ کیا اس کے دل "میں درد نہیں یاد درد میں دل نہیں جو موم کا ہو۔۔ جو اپنے اندر کے قید پانی کو آنکھوں جیسا "سمندر دے سکے

حسن کیا ہو گیا؟ سنبھالیں خود کو۔

شاہین تمہارے سامنے ہی رو سکتا ہوں بتا سکتا ہوں کہ حسین اور ابا کے جانے بعد میں کتنا اکیلا ہو گیا۔

شاہین کی گود میں سر رکھے وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا اسے چپ کرواتے شاہین بھی اپنا ضبط کھو بیٹھی،

کب شام رات اور رات صبح ہو گئی کچھ پتہ ناچلا۔۔۔

-☆☆☆☆-

عقبہ یار میری کتابیں پڑی تھی یہاں تم نے دیکھی تو بتاؤ۔

وہ والی جو اس ٹیبل پہ رکھی تھی؟۔۔۔۔

ہاں وہی۔۔۔۔

جو دو یا تین تھی ہاں نا؟؟ ہاں ہاں وہی (آبریش پوری توجہ سے عقبہ کے جواب کا انتظار کر رہی

تھی) بولو بھی اب؟؟

اب کیا؟ عقبہ بڑے مزے سے اپنے کندھے اچکاتی بستر پہ لیٹ گئی،

ارے میری کتابیں؟؟؟ پر میں نے نہیں دیکھی

عقبہ میں تمہارا خون پی جاؤں گی۔ (آبریش غصے سے اسکی طرف لپکی او او۔۔۔۔ مطلب بڑے

بھائی (جہان) صحیح کہتے ہیں۔

اب کیا کہتے ہیں تمہارے بڑے بھائی؟؟

یہ ہی کہ آبریش بھوت ہے۔۔۔ ہاہاہاہا

عقبہ کی بچی۔۔۔ تو رک ذرا، مطلب اب تو اس سڑے ہوئے پان کا ساتھ دے گی؟؟ نہیں  
آبر۔۔۔ جانی میری اولین ترجیح تیری میری یاری باقی جہان اس سے میری بھی کہاں بنتی  
ہے۔۔

دونوں ہاتھ پہ ہاتھ مار کے ہنس پڑی، چل اب بات نابدل بتا بھی  
وہ اُسی جن بابا کے روم میں ہوں گی۔۔۔ کل لے کے گیا تھا،  
(آبریش کی آنکھیں جیسے غصے سے باہر آ گئی ہوں) اس کی اتنی ہمت۔۔۔ میرے کمرے سے  
بنا میری اجازت میرا سامان لے گیا اس کی تو خیر نہیں،

آبریش جانی میرا انتظار کرنا میں کیمرالے کر آئی،  
آبریش۔ حیرانی سے مڑی۔۔۔ ہیں؟ عکو کیمرہ؟

جانی میں نے اس موٹے کدواحمر سے شرط لگائی ہے۔۔۔ وہ کہہ رہا تھا اس نے کبھی جن  
بھوت نہیں دیکھے۔ میں نے بڑے جوش و ولولے سے کہہ دیا۔۔۔ کہ

کہ؟؟ اب ایسے نادیکھو۔۔۔ میں نے کہہ دیا کہ میں تم کو جن بھوت کیا ان کی لڑائی بھی  
دیکھوں گی۔ عقبہ نے کہتے کہتے زبان دانت نیچے دبالی۔۔۔

مطلب میں اور جہان جن بھوت ہیں؟ آبریش حیران دیکھ رہی تھی۔۔۔ اب عقبہ نے چپل  
اتار کے ہاتھ میں پکڑ لی اور بھاگتے بھاگتے کہہ رہی تھی۔۔۔ یہ بات پوری حویلی جاتی ہے۔۔۔  
ہاہاہاہا

-☆☆☆☆-

شاہ بیگم (نام شاہین تھا مگر پیار سے سب شاہ کہتے تھے)  
نے احمر اور آبریش کو ان کے ماں باپ کی کمی کبھی محسوس نہیں ہونے دی، جب حسین اور



فاطمہ کا انتقال ہوا احمر چند سالوں کا تھا شاہ بیگم نے اس کو ماں بن کے نہیں ماں ہو کے پالا،

فاطمہ، شاہین کی چھوٹی بہن تھی جس کا نکاح اس کی اپنی پسند سے حسین سے کیا تھا۔۔۔۔۔ خالہ بھی ماں کا مقام رکھتی ہے شاید یہ ہی وہ وجہ تھی کہ بچوں نے کبھی اپنے حقیقی ماں باپ کو اس طرح یاد نہیں کیا، (احمر کو تو یاد بھی نہیں اس کے ماں باپ دیکھتے کیسے تھے)

جبکہ آبریش کو کچھ ہوش تھا وہ جانتی تھی مگر کبھی اپنے درد کو ظاہر نہیں کیا کہ وہ یاد کرتی ہے اپنے والدین کو مگر اپنی خالہ جو ماں زیادہ تھی۔ ان کی بے پناہ بے شمار محبتوں کا کبھی انکار نہیں کر سکتی تھی۔ وہ ان کو دکھی نہیں کر سکتی تھی۔

اسکی آنکھیں میں ایک بوند آنسو بھی شاہ بیگم کی راتوں کی نیند اڑ دیتا تھا۔۔۔ یہ بات وہ اچھے سے جانتی تھی اسی لیے وہ پیار سے شاہ کو اموں کہتی تھی۔ اور شاہ بیگم اور حسن کے لیے وہ پری تھی

وہ واقعی کسی پری سے کم نہ تھا اپنی صورت اور سیرت دونوں میں کمال تھی۔

درمیانہ قد۔۔ موٹی موٹی آنکھیں جن پہ لمبی پلکوں کا ایک پہرا تھا۔۔ پیارے نین نکش بلکل " اپنی ماں پہ گئی تھی۔ خوبصورت چہرہ جو ایک دم روشن تار تھا، سنہری بال جو دھوپ میں کسی موتی کی طرح چمک اٹھتے تھے، صورت پہ بلا کی معصومیت اور چال مانو کوئی ہرن ہو۔ آ " واز قدرے مدھم مگر لہجہ دلکش تھا.. جو سننے والے پہ سحر طاری کر دیتا تھا

شاہ بیگم ہر دن اس کی نظر اُترا کرتی تھی۔۔ ایک کالادھاگہ ہمیشہ اسکی نازک کلائی کی زینت بنارہتا تھا۔۔ عقبہ سے زیادہ آبریش کی دیکھ بھال ہوتی تھی، دونوں میں پیارا تنا تھا کہ کبھی ان باتوں پہ غور نہیں کرتی تھی۔۔ اور یہ بات شاہ بیگم کو اطمینان دیتی تھی کہ ان کی ایک نہیں دو دو بیٹیاں ہیں۔۔

-☆☆☆☆-

آبریش تو مکمل لڑائی کے موڈ میں جہان کے کمرے میں آئی تھی مگر آگے کا منظر اس کو

شرمندہ کر دیتا ہے۔

جہان۔۔! بندہ کبھی شرم کر لے اتنے کپڑے شو مارنے کے لیے رکھے ہیں؟ اب ایسے ہی " باہر مت آ جانا سمجھے۔۔۔ تمہارے کمرے میں تو آنا ہی نہیں چاہیے۔

اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھے وہ جہان کو ملامت زدالہجے میں باتیں سناتی رہی،  
اولڑکی تمہیں ہی حق ہے مجھے ایسے دیکھنے کا، ویسے صحیح وقت پہ آئی ہو، (جہان اب اس کی  
حالت پہ محفوظ ہوتے معنی خیز نظروں سے اس کی جانب دیکھتے کہتا ہے)

!میں سوچ رہا ہوں ان بے جان کپڑوں کو پہنوں یا تمہیں۔۔۔۔۔

جہان۔۔ فضول بکو اس ناکیا کرو خبردار جو میرے پاس بھی  
آئے۔۔۔۔۔ (وہ زرب مسکراتے اپنی شرٹ پہنتا ہے)

اچھا بتاؤ کس کام سے آئی تھی؟؟

آئی تو تمہارا سر کھولنے تھی پر اب بڑے بابا آئیں تو ان کو بتاؤں گی۔۔ تمہاری ساری حرکتوں کا (دھمکی آمیز لہجے میں کہتی کمرے سے نکل گئی)

ظالم لڑکی!۔۔ تڑپا لو واپس یہاں ہی آنا ہے سارے بدلے لوں گا تم سے (جہان اسے جاتا دیکھ بس یہ ہی کہہ پایا۔)

-☆☆☆☆-

عقبہ مالی آگیا ہے جاو۔۔ جہان کو بتاؤ آکر کام کروالے پھر شور شرابہ شروع کر دیتا ہے میرے پودے تباہ ہو گئے کوئی پانی نہیں دیتا۔

خود اپنی دیکھ میں مالی سے کام لے پھر ناروتے پھرے۔۔ پتہ نہیں ضد کب ختم ہوگی وہی



اے چپ تو ہماری چھپ کے باتیں سن رہا تھا؟  
آبریش احمر کو کان سے پکڑ کر گھیٹے لان میں لے آئی،  
نانا میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ تو میرے مضموم کانوں سے یہ جرم سرزد ہو گیا۔۔۔ میری  
کوئی غلطی بھوت رانی۔۔۔۔۔۔

شرم کرو احمر تمہاری ایک ہی بہن ہے۔۔۔ اس کو بھوت کہہ رہے ہو۔۔ (عقبہ نے جلتی میں تیل ڈالا مگر اٹا ہو گیا ایک سے مراد احمر اور آبریش اپنی جنگ بھول کر غصے بھری نظروں سے عقبہ کو دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔ میں نے کیا کیا اب؟؟

او او۔۔۔ میرا مطلب بڑی بہن یاروں میں تو چھوٹی ہوں نا۔۔۔ عقبہ منہ سوار تے اپنی بات کو گول کر جاتی ہے۔۔۔۔

تم لوگ شروع کرو کہاں پہ تھے تم لوگ؟؟ احمر بیچارہ شروع ہو جاتا ہے۔۔۔۔ آپی میرا کان پکڑے مجھے ڈانٹ رہی تھی۔۔۔۔

—☆☆☆☆—

بابا آپ جاگ رہے ہو؟

ہاں جہان آ جاو بیٹا۔ (وہ دروازے سے اندر داخل ہوتا حسن کی برابر والی کرسی پہ

بیٹھ گیا) جی آپ بابا سب خیر ہے نا؟

وہ اپنے باپ کے چہرے کو بڑی غور سے دیکھ رہا تھا۔

ہاں صاحب زادے میں ٹھیک ہوں۔ (اخبار کو ٹیبل پہ رکھ کے وہ جہان کی طرف مڑ گیا) اس

کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ دیتا ہے

بابا۔۔۔ (جہان جلدی سے حسن کے دونوں ہاتھوں کو تھام لیتا ہے

(اور جھک کر اپنے باپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیتا ہے

بتائیں نا بابا میرا دل عجیب سا ہو رہا ہے آپ کی صحت ٹھیک ہے نا؟ میں لے جاؤں آپ کو

؟؟ (وہ بڑے پیار سے اپنے باپ سے مخاطب تھا)



حسن اپنے بیٹے کی محبت پہ رشک کر رہا تھا، میں ٹھیک ہوں پر میری بات غور سے سُننا جہان تم جانتے ہو جب تمہارے دادا کا انتقال ہوا تم بہت چھوٹے تھے، (حسن جیسے لفظ تلاش رہا ہو)

جہان تمہارے چاچو حسین اور میں بہت اچھے دوست تھے وہ میرا بھائی کم عزیز دوست زیادہ " تھا، ہماری کوئی بہن نہیں تھی تو ابا کے چاچا زاد بھائی کی بیٹی کو ہم آپا کہتے تھے۔

ان کا اور ہمارا بہت پیار تھا۔۔۔ ابا کی ان کے چاچا زاد بھائی سے گہری دوستی تھی ہمارے گھروں میں آنا جانا بھی بہت تھا کبھی تیرا میرا والی بات دونوں خاندانوں میں آئی ہی نہیں،

مگر وقت جب چال چلتا ہے آپ کی بازی کسی کام نہیں آتی وقت کی چال بہت گہری ہوتی " ہے "اگر سمجھے کوئی تو۔۔

حسین خوب رو خوب شکل نوجوان تھا وہ جب عہد شباب میں داخل ہوا خاندان سے کئی رشتے آئے مگر ابا انکار کر دیتے تھے، حسین ابھی پڑھ رہا تھا شادی جیسے بندھن کو اپنا نہیں چاہتا تھا۔

اسی دوران اباکے چاچا زاد نے اپنی چھوٹی بیٹی مریم کا رشتہ حسین کے ساتھ کرنے کی بات چلا دی اباحضور مکمل طور پہ انکار نہیں کر سکتے تھے رشتہ داری کی بات تھی تو انہوں نے کہہ دیا ابھی میرا لڑکا پڑھ رہا ہے ابھی اس معاملے پہ کچھ کہہ نہیں سکتا،

انہی دنوں حسین کا سامنا تمہاری خالہ فاطمہ سے ہوا دونوں میں کب محبت ہو گئی اس کا علم کسی کو نا ہوا، حسین نے شاہین کو کہا کہ وہ اپنے گھر والوں سے بات کرے وہ فاطمہ سے ہی شادی کرنا چاہتا ہے جب اس بات کا علم اباحضور کو ہوا انہوں نے حسین سے خود بات کی آخر زندگی اس نے گزارنا تھی

اس شام تمہارے دادا نے مجھے اپنے کمرے میں بلایا تھا اور کہنے لگے حسن میں عجب کشمکش میں مبتلا ہوں، تو میں نے اسے ہی اپنے والد کے ہاتھ پکڑے تھے جہاں ---- جیسے تم نے میرے حسن کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

جو جہاں صاف محسوس کر سکتا تھا۔ اس نے آگے ہو کر اپنے باپ کو گلے لگا لیا۔۔۔ آپ بہت مس کرتے ہیں نا چاچو اور ابو کو (دادا) بابا میں بھی تو آپ کا دوست ہوں۔ ہاں

حسن نے اقرار میں سر ہلایا۔

پھر کیا ہوا بابا؟ جہان تب ابانے مجھے سے صرف ایک بات کی۔ "حسن میرے لیے میرے بیٹے سب کچھ ہیں اور ان کی خوشیاں میرا سب سرمایہ، میں کسی بھی قیمت تم دونوں کو دکھی نہیں دیکھ سکتا ناصر نے اپنی بیٹی کا رشتہ حسین سے کرنے کی بات کی ہے۔ میں نے کہہ دیا" مگر اب وہ تو حسین سے عمر میں کافی بڑی ہے۔

تو تم جانتے ہو اباحضور نے کیا کہا؟؟ جہان پورا متوجہ تھا، انہوں نے کہا "حسن ہم پھر نام کے مسلمان ہوئے نا میں نے کہا اباحضور وہ کیسے؟؟

ان کو میری (عمر والی) بات بہت ناگوار گزری تھی۔ اس بات کا اندازہ میں نے اس کے چہرے کی لالی سے لگایا۔ میں خاموش ہو گیا۔ تو ابابولے۔۔ حسن: نکاح جیسے بندھن کو "عمر، رنگ و صورت سے نہیں سوچتے

جب دو جہانوں کی شان اس کائنات عرض و سما کے خوبصورت خوب سیرت میرے اللہ کے " محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتون اول حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ سے نکاح فرمایا تھا تو میرے نبی کی عمر پچیس اور خدیجہ کی عمر چالیس سال تھی یہ نکاح اس بات کی ضمانت ہے کہ نکاح میں عمر کا زیادہ یا کم ہونا کوئی بڑی بات نہیں، جب ایک عورت بڑی عمر کا مرد اپنا سکتی ہے تو ہمارا مذہب اس بات کی بھی اجازت دیتا ہے مرد بھی بڑی عمر کی عورت کو " عزت دے ایسے نکاح میں لے

واہ دادا جان نے بات ہی ختم کر دی (جہان تعریفی انداز میں بولا)۔

ہاں بالکل، حسن اپنے باپ کی بات پہ فخر سے کہتا ہے۔  
مگر مسئلہ عمر کا نہیں لالچ کا تھا چاچا ناصر حسین کے حصے میں آنے والی بے شمار دولت دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ اور شرط رکھ رہے تھے نکاح بھی لو اور جائیداد بھی میری بیٹی کے نام ہو۔

ابا کا دل اٹھ گیا تھا ان کی اس بات پہ۔ اور صاف انکار کر دیا ہم نے۔ اس انکار نے چاچا ناصر کے دل میں اتنی نفرت ڈال دی تھی کہ وہ مرنے مارنے پہ آگئے تھے۔۔۔۔۔ گاؤں میں شور شرابہ شروع ہو گیا اب دو گروہ بن گئے تھے۔۔ ایک ابا کی طرف دوسرا کم عقل اور اوباش لوگوں کا گروہ چاچا ناصر کی طرف۔

اس آگ کو زیادہ ہوا تب ملی جب فاطمہ اور حسین کی شادی ہو گئی آئے دن ایک طوفان برپا ہوتا تھا۔۔ ان دنوں آبریش پیدا ہونے والی تھی جب ناصر چاچا کے آدمیوں نے۔ ہمارے گاؤں کے ڈیرے کو آگ لگا دی۔۔۔۔ بہت تماشہ ہوتا تھا جہاں ایسے متوجہ تھا جیسے وہ واقعی کوئی کہانی سن رہا ہو۔

بابا پانی۔۔۔ ہاں۔ حسن پانی کے گھونٹ بھرتا۔۔ اور پھر اپنی بات کو مکمل کرنے لگ گیا۔۔۔ آبریش کی پیدائش پہ ہم سب بہت خوش تھے ابانے پورے گاؤں کی دعوت کی تھی (واہ بھوتنی کے آنے پہ اتنا جوش و خروش) کچھ کہا تم نے۔۔ نہیں آپ بتائیں۔

ہماری کوئی بہن نا تھی پھر میرا بھی پہلا بیٹا تھا تو آبریش ہمارے لیے ایک ایسا تحفہ تھی۔۔  
جس کا کوئی مول نہیں حسن بہت خوش ہو کر بتا رہا تھا جہاں اپنے باپ کی آنکھوں میں وہ  
چمک دیکھ رہا تھا۔

تو ناصر دادا نے۔۔۔ چاچو کا قتل کروایا تھا؟

(وہ قدرے حیرت سے پوچھ رہا تھا) حسن کے منہ سے اب الفاظ نکل ہی نہیں رہے۔۔ اک  
چپ لگ گئی تھی۔

بابا بتائیں۔۔۔ ہاں۔۔۔ ناصر چاچا نے حسین کی گاڑی پہ حملہ کروایا تھا۔۔ وہ دن بہت اداس  
تھا نا ختم ہونے والا ایک لمبا دن مگر ہمیں نہیں پتہ تھا اس کی شام اتنی کالی ہو گئی۔۔ میں اپنے  
بھائی کے ساتھ اپنی چھوٹی کو بھی کھودوں گا۔

حسن اپنے آنسو نارو ک پایا (حسن نے فاطمہ کو بہن کا درجہ دیا ہوا تھا مگر جب وہ اس کے  
بھائی کے نکاح میں آئی تو فاطمہ سے اس کا بھائی بہن والا تعلق اور بھی پکا ہو گیا۔ حسن پیار  
سے فاطمہ کو چھوٹی کہتا تھا)۔ اک لمبی سانس چھوڑتے حسن نے بتایا۔ حسین ڈیرے گیا تھا  
فضل کی کاشت کے لیے مشینوں کا پتہ کرنے ہماری بہت سی زمینیں تھیں گاؤں میں حسین کو

بہت شوق تھا مشینوں کے بارے میں جاننا۔ کوئی خرابی ہو جاتی وہی صحیح کرتا تھا۔ ہمارا مفت کا انجینئر تھا (بھائی کا ذکر حسن کے چہرے پہ بڑی سی مسکراہٹ کے آتا)

ناصر چاچا کے آدمیوں نے موقع کا فائدہ اٹھایا وہاں فائرنگ شروع کر دی۔۔ مزارے سمت چار بندے قتل ہوئے اس دن تمہارے چاچا کے یہاں (حسن سینے پہ ہاتھ بتا رہا تھا) یہاں چار گولیاں لگی تھی۔۔! اور وہ موقع پہ دم توڑ گیا،

-☆☆☆☆-

-☆☆☆☆-

تمہارے دادا بہت بیمار رہنے تھے اس دن کے بعد۔ جہان انہی دنوں انہوں نے ایک ایسی چیز مانگی مجھ سے میں انکار نہ کر سکا۔

مگر آج میں تم سے مانگ رہا ہوں۔۔ بولیں بابا آپ کے لیے جان بھی حاضر۔۔۔ جہان ابا نے تمہارا اور آبرو لیش کا نکاح بچپن میں کروا دیا تھا (یہ بات تھی یا توپ کا گولہ جہان کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا وہ آنکھیں پھاڑے حسن کو دیکھے جا رہا تھا)

اب کمرے میں مکمل خاموشی تھی۔ جہان نے حسن کے ہاتھ سے وہی پانی کا گلاس پڑا اور  
پینے لگ گیا ایسے جیسے سالوں بعد پانی دیکھا ہو۔ اور کھانس رہا تھا۔

بس بس کیا ہو گیا آرام سے پیو پانی۔ حسن اس کی کمر تھپتھپا رہا تھا۔ ایسی خوفناک خبر پہ بابا کوئی  
بھی مر جائے میں تو پھر کھانس رہا ہوں۔۔

بیٹا مجھے تم سے بہت امیدیں ہیں۔۔ تم اس رشتے کو نبھاؤ گے۔

ابا حضور اپنے آخری وقت میں آبریش کو دیکھ کر بہت روتے تھے کہتے تھے میں اپنے حسین کی  
نشانی باہر نہیں جانے دوں گا۔

مجھے ہر وقت اسکو اپنی نظروں کے سامنے رکھنا ہے۔۔ جبکہ وہ بچوں کے نابالغ نکاح کے سخت  
خلاف تھے مگر اپنی علالت کے ہاتھوں مجبور تھے جہان، دن بادن ان کی حالت خراب ہوتی جا  
رہی تھی۔

تم سمجھ رہے ہونا؟؟ جی ہاں بابا میں سمجھ رہا ہوں (جہاں نے ایسے جواب دیا جیسے وہ خود کو



بھی بتا رہا ہو) پر بابا میری اور اس بھوتنی کی بنتی کب ہے؟

خبردار جو میری بیٹی کے ایسے نام لیے۔۔ اچھا اچھا آبریش کی اور  
میری ہر وقت تو لڑائی ہوتی ہے۔۔۔ ہاں تو تم عقل کا مظاہرہ کیا کرو۔ ہیں؟ بابا آپ بھی؟ ہاں  
میں بھی۔۔۔ پتہ ہے میرا کلبہ باہر آتا ہے جب آبریش روتی ہے۔۔۔ مجھے لگتا چھوٹی (فاطمہ) ہو  
جیسے۔۔۔۔ (ہاں ویسے ہے تو کیوٹ جہاں نے دل میں سوچا)۔۔

اچھا بابا یہ دھماکہ آمیز خبر آپ کی پیاری پری صاحبہ کو معلوم ہے؟ جہان طنزیہ لہجے میں کہتا  
ہے۔

نہیں وہ نا سمجھ ہے وقت آنے پہ پتہ چل جائے گا۔  
اچھا تو اس کو بتائیں گا کون؟ (جہان جیسے بات کا مزہ لے رہا)

اس کو میں خود بتاؤں گا تم فکر نا کرو۔۔ بس اب سے بڑے ہو جاویہ بچوں کی طرح لڑنا بند کر

دو۔ اچھا بابا جیسے آپ کی مرضی۔۔ وہ اٹھنے لگا تھا کہ حسن نے کلائی پکڑ لی۔۔۔ وہ اب تمہاری ذمہ داری ہے تمہارے نکاح میں ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ میں بتاؤں عورت کی عزت کیا ہوتی ہے۔۔

میرا خون ہو تم۔۔ جی بابا آپ فکر نہ کرو مجھے سب سمجھ ہے آپ کو میری طرف سے کبھی شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔۔ شاباش میرا فخر ہو تم۔۔۔ جاو اب۔۔۔ جی بابا۔  
آج حسن احمد خان نے سکون کا سانس لیا جیسے سر سے ایک بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔ "مگر اک خاموش طوفان اپنی آمد کی اطلاع دے رہا تھا جس کا علم بہت جلد سب کو ہونے والا تھا"

-☆☆☆☆-

وہ دل ہی دل خوش بھی تھا اور چہرے سے حیرانی ٹپک رہی تھی  
اپنے کمرے میں جا کر کپڑے تبدیل کرنے کے بعد وہ بستر پہ لیٹے۔

سب پرانی باتیں آبریش اور اس کی اتنی لڑائیوں کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

تو کیا یہ وجہ تھی جب وہ ناراض ہوتی میں ساری رات بے چین رہتا تھا۔ نا جانتے بھی میرے دل میں آبریش کے لیے جو جذبات تھے مگر ان کو آج نام مل گیا،

وہ ایک ایسے رشتے میں جڑ چکے تھے جس میں برکت ہی برکت ہوتی ہے وہ لڑکی جو سٹیٹاتی، بوکھلاتی باد صبا کے جھونکے کی طرح جہاں کی زندگی میں داخل ہو چکی تھی وہ کوئی اور نہیں اس کی بیوی تھی۔۔

اب سے اس ظالم لڑکی کے ساتھ نو لڑائی، نوالجھنا، نو بد تمیزی  
آخر کو میری بیوی ہے وہ۔۔ جہاں ہنس رہا تھا اور سوچ رہا تھا

اللہ پاک کبھی کبھی بنا سوال کے آپ کو کوئی انمول تحفہ ایسے دیتے ہیں کہ آپ جتنا شکر ادا " کرو کم ہے

☆☆☆☆-

شام سے ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی بادل چھائے ہوئے تھے موسم بہت دلکش ہو رہا تھا۔  
جیسے ابھی بارش ہونے والی ہو۔

آبریش ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی کے چینل بدل رہی ہوتی ہے۔ جہاں پتہ نہیں کب سے  
کچن میں بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا  
اب کچھ لگا بھی لویا ایسے ہی بدلتی رہو گی۔؟  
پچھے سے ایک بلند آواز آبریش کے کانوں سے ٹکرائی  
"وہ طیش سے پلٹی ہے۔ تو وہ بیٹھا دانت نکل رہا تھا

تم اپنا سپیکر کم نہیں کر سکتے؟ اتنا منہ پھاڑ کر بولنے کی کیا ضرورت ہے؟ میرے کان نہیں بند  
جو ایسے منہ کھل رہے ہو  
برابر سنتا ہے مجھے۔

اچھا میرا نام تو نہیں سنتا تمہیں نام میں نظر آتا ہوں نام میری طرف دیکھتی ہو۔۔ بات کیا ہے آ  
خر وہ بڑی معنی خیز نظروں سے دیکھ رہا تھا،

مجھے تم نظر بھی آرہے ہو، نام بھی سن سکتی ہوں اور دیکھ بھی سکتی ہوں۔۔ سخت ہوتے اس  
نے جہان کے ہاتھ پہ ریموٹ مارا، خبردار جو میری چپس کو ہاتھ لگایا۔۔ گندی نیت والے  
سڑے پان

ابھی کچن سے منہ بھر کے آئے ہو، آتے ہی میری تھوڑی سی چپس بھی برداشت نہیں  
ہوئی؟؟

ہاں تو کیا ہوا بندے کا دل کر سکتا ہے دوبارہ کھانے کو۔  
(منہ لبالب بھرے جہان نے دل کی کہی)

تو اپنی بنا لو نا وہ پڑے ہیں آلو، جہان باز آ جاو۔۔ نہیں تو چمٹ کھو گے میرے سے (لہجے میں

بلا کی تلخی تھی)

کیوں کیوں؟؟ وہ بار بار آبریش کی پلٹ سے چپس اٹھا کر کھارہا تھا۔۔۔ جو تمہارا ہے وہ میرا بھی ہے۔۔ (جہان آبریش کو بچپن کی بات یاد کروا کر اس کو بلک میل کر رہا تھا) ہا ہا وہ تب کہ بات تھی اب نہیں مانتی میں۔۔ دفعہ ہٹو یہاں سے،

میں تو مانتا ہوں جو میرا ہے وہ تمہارا ہے (جب سے جہان کو سچائی پتہ چلی تھی وہ ہمیشہ پیار سے رہتا اس کے دل میں اب آبریش کے لیے جذبات کچھ اور تھے)

مانتے رہو تم تو ہو ہی پاگل۔۔ "جن" نا ہو تو آ جاتا ہے میری چیز کھانے (آبریش میں جیسے اپنے بچپن کی روح آ گئی ہو)۔

اچھا سنو! جہان نے قدرے پیار سے کہا،  
ہاں اب کیا ہے؟؟ ختم ہو گئی خالی ہے پلٹ۔

اففف ظالم لڑکی سنا تو کرو میری بات۔

بولو۔۔؟ مجھے چائے بنا دو گی؟؟ (آبریش اس کے منہ کو دیکھ رہی تھی) جہان دوبارہ کہنا جیسے

اسے یقین نا آیا ہو۔ کان پہ ہاتھ رکھے پھر پوچھ رہی تھی،

کیا ہو گیا ہے چائے کا کہہ رہا ہوں۔۔ (وہ زچ کر بولا)

نہیں وہ آج کل تم اپنا رعب والا لہجہ بھول گئے ہونا اسی لیے یقین نہیں آ رہا کہ تم اتنے تمیز

دار لہجے میں درخواست کر رہے ہو۔

آبریش ہنس آ گئی،

رہنے دو میں عقبہ کو بول دیتا ہوں۔۔

اب بنو مت! تم بھی اچھے سے جانتے ہو، عقبہ بنانے والوں میں سے نہیں پینے والوں میں سے

ہے۔

، اس سچائی پہ دونوں ہنس پڑے

-☆☆☆☆-

عقبہ نے سیلولیس شارٹ شرٹ اور ٹائیٹ جنیز پہنی تھی، آبر چل یار مجھے لائبریری جانا ہے،  
کیا شہر بھر کے آوارہ پیچھے لگوانے ہیں؟ (آبر لیش نے طنزیہ کہا)

ہیں؟ عقبہ ہاتھ گھومتے حیرانی سے اسکو دیکھ رہی تھی

ہیں نہیں۔۔۔۔ ہاں ڈریس بدلوا کر۔۔۔ اور اس قسم کے کپڑے تم نے لیے کہاں سے؟

یہ راز کی باتیں ہیں بچہ تم کو سمجھ نہیں آئی،

اچھا اموں کو تو آتی ہیں ابھی آواز دوں گی نا تو یہ تیرا سارا راز باہر آ جانا ہے۔ گویا یہ دھمکی کام  
کر گئی،

اچھا اچھا گرم کیوں ہوتی ہو پاس آو بتاؤں کان میں۔۔

وہ پاس گئی تو عقبہ کان میں شروع ہو گئی۔۔۔ توبہ توبہ



عقبہ تم کو آن لائن شرٹ منگواتے کسی نے پکڑا نہیں؟  
ناوہ چٹکارے مارتی اپنی بہادری کا اعلان کر رہی تھی،

اور یہ جنیز؟ یہ میں نے دیکھی ہے۔۔ مگر کہاں؟؟  
ہاں دیکھی ہو گئی کیوں کہ یہ جہان کی ہے عقبہ قہقہہ مار کے اپنے بستر پہ ڈھیر ہو گئی،

استغفر اللہ! عقبہ اموں بالکل صحیح کہتی ہیں۔۔  
یہ ہی کہ عقبہ رانی ہے رانی وہ اپنے آپ سہراتے ہوئے کہتی ہے،

نہیں جی اموں کہتی ہیں، عقبہ کو جو توں کی کمی ہے اب آبریش قہقہے لگا کر لوٹ پوٹ ہو رہی  
تھی۔۔ چل اب بدل ان بے ہودہ کپڑوں کو۔

ہممم اوکے، تھوڑی دیر بعد وہ گلابی رنگ کا سوٹ پہنے باہر آئی واہ بھی واہ اب لگ کو اچھی  
سلجھی ہوئی عقبہ رانی پہ زور ڈالتے وہ عقبہ کا مذاق اڑا رہی تھی،

چلو اب۔۔۔

اویار تھوڑی دیر انتظار کر لے جہان نے مجھے چائے کا کہا تھا میں بھول گئی۔۔ ابھی آئی بس  
ورنہ اس نے شروع ہو جانا ہے۔۔۔ تم جانتی ہو مجھ سے اس کی کائے کائے برداشت نہیں ہوتی،  
اچھا میرے لیے بھی ایک کپ۔۔۔ اوکے بس آئی میں

-☆☆☆☆-

-☆☆☆☆-

شاہین جی خان صاحب بولیں، ارے اب کیا آپ ہمارا نام بھی نہیں لیں گی؟ (شکایت بھرے  
انداز حسن شاہین سے گلہ کرتا ہے)

----

میں نے ایسا کب کہا؟

آج لان میں بیٹھی ہو خیر ہے؟

ہاں حسن موسم بہت اچھا ہو گیا ہے ابھی بتا رہے تھے لاہور میں بارشیں شروع ہو گئی ہیں





چلیں دونوں اندر چلے گئے۔۔۔۔۔

☆☆☆☆-

آبریش کچن میں چائے بنا رہی تھی، حسن شاہین کو اندر آتے دیکھ سلام کرتی ہے۔۔۔ حسن شفقت بھرا ہاتھ سر پہ رکھتے کہتا ہے۔

کہاں گم رہتی ہو۔۔۔ بڑی کیا ہو گئی اپنے بڑے بابا کو بھول گئی؟ (وہ ذرا شرمندہ سی ہوئی) نہیں بابا ایسی بات نہیں ہے۔ آپ مصروف ہوتے ہیں نا اتنا کام تو بس۔

میرا بیٹا! حسن اسکو سینے سے لگاتے کہتا ہے ایک بات یاد رکھنا "بیٹیوں کے لیے باپ کے پاس وقت ہمیشہ ہوتا ہے" اور تم تو ہماری پری ہو۔ شاہین بھی اب آبریش کے گالوں پہ پیار کرتی ہے۔

اچھا تو میرا بیٹا کیا بنا رہا ہے آج۔۔۔۔۔ بابا چائے بنا رہی ہوں جہان کی درخواست

پہ۔۔۔۔ (درخواست کو بہت لمبا کرتے وہ کہتی ہے) واہ بھئی واہ دشمن پارٹی میں دوستی والا  
ماحول کیسے پیدا ہو گیا۔ حسن ہنس رہا تھا،۔۔۔۔ اتنے میں احمر اور عقبہ بھی ہال میں آگئے،  
سب کو چائے کی طلب لگی تھی،۔۔۔۔

بابا آپ کے لیے بھی بنا دوں؟ وہ حسن سے پوچھتی ہے۔  
ہاں بھئی میری بیٹی بنا رہی ہے میں تو ضرور لوں گا۔  
اچھا میں پھر ابھی لائی۔۔۔

سب خوش گپوں میں لگے ہوئے تھے، احمر کے جانے والی بات پہ شاہ اسے گود میں لیے پیار کر  
رہی تھی۔۔۔ عقبہ حسن سے اپنے نئے

نئے کارناموں کے بارے میں بات کرنے میں مصروف تھی،  
ایک بندہ گم تھا۔۔۔ وہ جہان تھا۔۔۔ ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ سب مل کے بیٹھے ہوں،  
کیوں کہ حسن اکثر زمینوں پہ ہوتا تھا اور باقی سب اپنے کاموں میں مصروف وہ صرف  
کھانے کی ٹیبل پہ ایک ساتھ ہوتے تھے یا کسی خاص موقع پہ اور جب ہوتے تھے تو حویلی

(چہک اٹھتی تھی

اماں بس بھی کرو اس کدو سے پیار کرنا ہر وقت گود میں لے کے بیٹھی ہوتی ہو عقبہ اپنی باتوں  
سے کہاں باز آنے والی تھی۔ احمر تلملہ اٹھا میں کدو نہیں ہوں۔۔۔۔۔ تم ایک کدو ہو۔۔۔۔۔ احمر  
ایک کدو ہے۔۔۔۔۔ عقبہ تو ایسے شروع تھیں جیسے کوئی س سبق یاد کر رہی ہو۔۔۔۔۔ سب ہنس  
رہے تھے۔۔۔

آبریش چائے کے آئی تو سب کی توجہ کا مرکز چائے بنی سب کو دینے کے بعد اس کی نظریں  
جہان کو ڈھونڈ رہی تھی اتنے میں شاہ  
بیگم کہتی ہیں۔۔۔ آبریش بیٹا جہان کے کمرے میں دے آؤ وہاں ہو ہو گا وہ،

جی اموں۔۔۔ وہ انکار کرتے کرتے رہ گئی۔۔۔۔۔ جہان کے کمرے کا نام اس کے لیے کسی  
عذاب سے کم نہ تھا پھر سے اس شرٹ لیس بندے کو دیکھنا نہیں چاہتی تھی،  
جب کہ جہان کی بچپن کی عادت تھی وہ اپنے کمرے میں صرف بنیان اور ٹرورز میں ہوتا

تھا۔

☆☆☆☆۔

آبریش دستک دیتی ہے مگر کوئی آواز نہیں آتی، وہ پھر دیتی ہے مگر اس دفعہ بھی کوئی آواز نہیں آئی۔ اب وہ آنکھیں بند کیے اندر داخل ہو گئی۔۔۔۔۔ جہان۔۔۔۔۔؟ جہان سن رہے ہو؟ (جہان اندر ہو تو جواب دے) اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر دیکھتی ہے وہ کمرے میں نہیں تھا، لو اب یہ نواب صاحب کہاں چلے گئے۔

(جہان خود جیسے بھی رہتا ہو مگر کمرہ بہت صاف رکھتا تھا۔ ہر چیز اپنی جگہ پہ) رائٹنگ ٹیبل پہ پڑی جہان کی تصویر پہ آبریش کی نظر پڑی ہے۔۔۔ ناچاہتے بھی اسکی تصویر سے نظر نہیں ہٹا پائی۔

(جہان کب کمرے میں آ جاتا ہے اسکو پتہ نہیں چلتا) کبھی اس جیتے جاگتے بندے کو بھی اسی



شدت سے دیکھا کرو۔ آواز اتنے پاس سے آئی تھی وہ اگر پلٹتی تو اس کے سینے سے جا لگتی۔  
گھبراہٹ میں مڑتو جاتی ہے مگر ہاتھ میں پکڑا چائے کا کپ جہان کے اوپر گر جاتا ہے۔ اس کے  
سینے اور ہاتھ پہ گرم چائے گرتے ہی سینہ لال ہو گیا تھا، وہ درد میں اپنے ہاتھوں کی انگلیاں دبا  
رہا تھا۔

آبریش ڈر کے مارے وہاں سے جانے لگتی ہے مگر توازن کھودیتی ہے اس کا پاؤں مڑ جاتا ہے وہ  
سیدھا جہان کے اوپر گرتی ہے یہ سب اتنا اچانک ہوتا ہے کہ اسکو سبھالنے کا موقع ہی نہیں ملتا، نا  
ہی کچھ سمجھ آتا ہے، جہان پہلے تو گرم چائے کی وجہ سے تڑپ رہا تھا مگر اب یوں اسکا اچانک  
باہوں میں آنا، جہان کو سب کچھ بھول جاتا ہے،

آبریش کے سنہری لمبے بال اس کے منہ کو ڈھانپے ہوئے تھے۔ وہ اس کے بالوں کی مدھم سی "  
خوشبو سے مدہوش ہوا جا رہا تھا، پہلی بار جہان نے آبریش کو اپنی باہوں میں حیا سے پگھلتے  
دیکھا؛ وہ اس دلکش چہرے سے نظر ہی نہ ہٹا پایا، ادھر آبریش اتنی شرمندہ تھی کہ اٹھنے کی  
ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اس کے دل کی دھڑکن اتنی تیز تھی کہ اب محال ہو گیا تھا جہان  
"کی باہوں سے نکلنا وہ تو بس آبریش کو دیکھے جا رہا تھا جیسے بس یہ وقت تھم جائے

جہان۔۔۔۔ (آبریش کی آواز پہ اس نے مدد کی)  
توبہ ظالم لڑکی! مجھے مارنا سکی تو جلانے آگئی  
وہ جانتا تھا کہ صرت حال کتنی عجیب ہو گئی اس لیے بات بدلنے کے لیے اس نے واپس لڑائی (   
(والا موڈ اپنانا

وہ بھی جوابی کارروائی میں بولی۔۔۔ "مرتے تو نہیں جل ہی جاؤ" کہہ کر رکی نہیں جانے والی تھی  
کہ اپنے ہاتھ کو قید پایا  
(جہان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا) جہان ہاتھ چھوڑو۔۔۔

تم چاہتی ہو میں مرجاؤں؟ وہ سنجیدہ سا ہو گیا۔۔۔۔ آبریش نے بھی فرار کی راہ چاہی  
جلدی میں "ہاں" کہہ دی۔

اس نے اب ہاتھ چھوڑ دیا تھا چلو تمہاری یہ خواہش بھی پوری کر دوں گا۔ آبریش وہاں سے

بھاگ کھڑی ہوئی،

-☆☆☆☆-

بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں آ کر وہ اپنی حالت پہ خود کو ملامت کر رہی تھی۔۔۔ (کیا سوچ رہا  
ہوگا میرے بارے میں)

آبریش تو بھی نادیکھ کے نہیں چل سکتی ایک چائے گردی دوسرا خود بھی گر گئی، اتنا جل گیا تھا  
پتہ نہیں اس نے کچھ لگایا بھی ہوگا یا نہیں (آج پہلی بار آبریش کو محسوس ہو رہا تھا وہ جہان کے  
لیے اپنے دل میں نرم گوشہ بھی رکھتی ہے مگر قبول نہیں کر رہی تھی) یہ بس انسانیت ہے  
اور کچھ نہیں مجھے اس سڑے پان کی کوئی فکر نہیں (جیسے خود کو بہلا رہی ہو) مگر کیا خوب کہی  
کسی نے کہ

"عشق اور مُشک چھپائے نہیں چھپتے"

۔☆☆☆☆۔

کھانا کھاتے وقت بھی جہان وہاں موجود نہیں تھا حسن دو بار اس کا پوچھ چکا تھا کہاں گیا ہے؟ مگر وہ گھر پہ نہیں تھا۔

گل خان۔۔۔جی بڑے صاحب۔۔۔جہان کہاں گیا ہے؟؟

وہ بڑے غصے میں گاڑی لے کر نکلا ہے

ہم کو بھی بتا کے نہیں گیا ہم پوچھتا رہ گیا،

یا اللہ خیر ہو۔۔۔آپ پریشان نا ہوں شاہ بیگم،

ہم جاتا ہے دیکھنے کے واسطے۔۔۔نہیں گل خان

رات بہت ہو گئی تم جاو۔۔۔میں خود جاتا ہوں،

آبریش کے کانوں تک یہ بات پہنچی اس کے دل میں فوری جہان کی باتیں گونج اٹھتی ہے

--- کہیں --- نہیں وہ پاگل ہے مگر اتنا بڑا گدھا نہیں ہے جو ایسے کام کرے گا پھر بھی وہ  
فکر مند تھی۔

جہان کا خیال اس کو سونے نہیں دے رہا تھا۔۔۔ وہ پہلے بھی اکثر حویلی دیر سے آتا یا  
دھڑی رات کو نکل جاتا مگر آج پہلی بار اس کا دل فکر مند تھا۔۔۔ کیوں وہ بھی نہیں جانتی  
تھی،

ارے یار۔۔۔ عقبہ نے آبریش کا بازو پکڑ کے اپنے ساتھ لٹا لیا سو جاو آ جائے گا۔۔۔ ہاں آ  
جائے گا۔۔۔ یہ تم کو ہوا کیا ہے؟ ویسے تو وہ سڑاپاں ہے مگر آج ہیرو کیسے بنا ہوا ہے؟؟؟ عقبہ  
گال پہ انگلی رکھے سوچ رہی تھی۔

تم بھول رہی ہو عقبہ وہ میرا کزن بھی ہے۔۔۔  
ہاں مگر دشمن زیادہ (عقبہ جیسے یاد کروا رہی ہو)

گاڑی کے ہارن کی آواز آئی آبریش بے ساختہ کھڑکی کی طرف لپکی  
وہ جہان کی کار تھی مگر وہ خون میں لپٹا ہوا تھا۔ جہان  
اسکی زبان سے بس ایک لفظ نکلتا ہے وہ اندھا دھن بھاگتی ہوئی ہال میں آگئی؛ جہاں سب  
جاگ رہے تھے؛ اموں وہ جہان۔۔۔۔  
کیا ہوا آبریش۔۔۔ بیٹا بولو۔۔۔

اتنے میں جہاں اندر آ جاتا ہے۔۔۔۔۔ اس کے کندھے سے خون نکل رہا تھا (گاڑی بھی ٹوٹی  
تھی) جہاں کو اس حالت میں دیکھ کر شاہ بیگم بے ہوش ہو کر گر گئی۔۔۔ اموں۔۔۔ عقبہ  
پانی کے کراؤ۔۔۔ آبریش بیٹا شاہین کو کمرے میں لے جاو۔۔۔

جی بابا۔۔۔ مگر اس کی نگاہ اب بھی جہان کے نکلتے خون پہ ہوتی ہے۔۔۔۔۔ اس کے دل کی  
دھڑکن مانوں کسی تیز رفتار ریل کی طرح ہو جو بے سود بھاگ رہی تھی،  
-☆☆☆☆-

جہان کیا ہوا ہے۔۔۔ کچھ نہیں بابا تھوڑی سی چوٹ ہے۔۔۔

اتنا خون بہہ گیا اور تم کہہ رہے ہو چھوٹی سی چوٹ۔  
آپ تو ایسے ہی پریشان ہو رہے ہیں میں تو ایک دم ٹھیک ہوں۔  
میں ڈاکٹر کو فون کرتا ہوں۔۔۔ نہیں بابا آپ آرام کریں میں صاف کر لیتا ہوں۔۔۔ کیسے  
کر لو گے؟ اتنا خون نکل رہا ہے، کبھی میری بات مان لیا کرو۔

نہیں بابا کچھ نہیں ہوا دیکھیں میری طرف (وہ مسکراتے ہوئے اپنے باپ کی پریشانی  
کم کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا)

تم بہت ضدی ہو۔۔ حسن بس یہ کہہ پایا۔  
سو تو میں ہوں۔۔ اچھا بابا میں گاڑی اندر کر آؤں،  
(اتنا کہہ کر وہ سب سے نظر بچاتا باپ نکل گیا)  
گل خان مجھ پہ ناصر دادا کے آدمیوں نے حملہ کیا ہے اس بات کا  
پتہ بابا کو ناچلے اور گاڑی اندر کر دو۔۔۔۔۔ جہان گل خان سے بات کر تھا جب ساری باتیں آ  
بریش سن لیتی ہے

ہممم مجھے پہلے ہی دال میں کچھ کالا لگ رہا تھا،

تم؟؟ اوہاں۔۔۔ اموں بولا رہی ہیں (ایسے شو کرواتی ہے جیسے کچھ پتہ ہی ناہو) وہ جہان کو دیکھ رہی تھی جو بہت درد میں تھا مگر دیکھا رہا تھا کہ کچھ نہیں ہوا۔

جہان ہممم۔۔۔ درد ہو رہا ہے؟ ہاں وہ اس کی طرف دیکھ کر کہتا ہے  
اس کو صاف تو کرو۔۔۔ ورنہ زخم بڑھ جائے گا۔۔۔ ہاں،

اندر شاہ بیگم کے علاج کے لیے ان کی فیملی ڈاکٹر آئی تھی،  
جہان کے بھی کندھے پہ لگی ہے خون نکل رہا ہے اس کے پٹی کر دو کمرے میں سب موجود تھے  
جب شاہ بیگم اپنی ڈاکٹر کو کہتی ہے۔ جہان عجب نظروں سے اپنی ماں کو دیکھ رہا ہوتا ہے  
آپ جانتی ہیں پھر بھی۔۔۔۔؟

ڈاکٹر پاس آ کر اسکو شرٹ اتارنے کا بولتی ہے، تاکہ زخم پہ مرہم لگا سکے (آبریش دل میں



سوچتی ہاں یہ تو اس کا پسندیدہ کام ہے)

امی لیڈی ڈاکٹر ہیں یہ۔۔۔ سب حیران ہو کر جہان کے منہ کی طرف دیکھتے ہیں۔۔۔ ہاں تو؟  
مجھے نہیں کروانی پٹی۔۔

وہ تپ کر وہاں سے اٹھ کر چلا گیا، اس کو کیا ہو گیا؟؟ حسن آتے پوچھتا ہیں آپ کے نواب کو  
شرم آتی ہے لیڈی ڈاکٹر سے۔

سب ہنس رہے تھے۔۔۔ بھئی جب آپ کو پتہ ہے وہ لیڈی ڈاکٹر کو ہاتھ تک نہیں لگانے دیتا  
تو نا کہتی نا اسے پھر،

اس سارے واقعہ سے ایک بندہ جو سوچوں کے سمندر میں عوطہ کھا رہا تھا وہ آبریش تھی (کیا  
چیز ہے یہ بندہ)

-☆☆☆☆-

رات کے دفنج رہے تھے اس وقت سب سوچکے تھے مگر آبریش کو نیند نہیں آئی۔۔۔ وہ بہت سے سوالوں کے جواب جاننا چاہتی ہے۔۔۔ ناصر دادا کون ہے؟ اور جہان پہ حملہ کیوں ہوا؟؟ وہ شرٹ لیس بندہ۔۔۔ لیڈی ڈاکٹرز سے مدد نہیں لیتا؟؟ پر کیوں؟

وہ اپنے کمرے سے نکلتی تو سامنے جہان کے کمرے میں روشنی دیکھتی ہے، آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے اسکے کمرے کی طرف جاتی ہے، وہ جاگ رہا تھا۔۔۔

پتہ نہیں آبریش کے دل میں کیا آتا ہے وہ کچن میں جاتی اور چائے بنا کر لے آتی ہے۔۔۔ جہان۔۔۔ ہاں۔۔۔ جاگ رہے ہو؟ ہاں کیا ہوا؟

کچھ نہیں چائے لائی ہوں۔۔۔ واہ۔۔۔ شکریہ یار بہت طلب ہو رہی تھی۔۔۔ جہان کے چہرے پہ خون ابھی بھی لگا تھا اور شرٹ کے بازو پہ بھی جما ہوا تھا۔

تم کچھ چھپا رہے ہو؟ یہ سوال تھا یا جواب جہان پوچھ رہا تھا۔۔۔ بتاؤ بھی، کچھ نہیں ہے آبریش  
۔۔۔ اوکے مان لیا مگر میں بھی پتہ چلا کر رہوں گی۔

خون تو صاف کر لیتے، کر دو وہ منہ آگے کر دیتا ہے تو آبریش ٹشو پیپر سے جہان کے چہرے کو  
صاف کر دیتی ہے۔۔۔ کیا تم نے کندھے پہ خود پٹی کی۔۔۔؟ ہاں ہو گئی خود سے۔۔۔ بس ہو  
ہی گئی۔۔۔ اچھا جہان مجھے اک بات بتاؤ، میرے سامنے تم شرٹ پہنتے نہیں اور باقی  
سے شرم آتی ہے؟؟ وہ میرے لیے نامحرم ہیں،  
اچھا وہ تو میں بھی ہوں۔ (ہلکا سا لیا ڈوپٹہ جس سے کچھ بال باہر چہرے پہ چھائے تھے جیسے  
آسمان پہ بادل چھائے ہوں،)

جہان پوری توجہ سے دیکھ رہا تھا،  
تم میں اور باقی سب میں فرق ہے۔۔۔،  
اچھا کیا فرق ہے؟

جہان کا دل توجہ رہا تھا وہ اس بیوقوف لڑکی کو اپنی باہوں میں لے کر ایسے بتائیں وہ اس کی "

کیا ہے، یہ ظالم لڑکی بلا کی خوبصورت ہے اور ہے بھی میری، اسکو کیسے بتاؤں کہ اس کی جگہ  
میری باہوں میں اور کسی کو حق نہیں وہ مجھے دیکھے یا چھوئے یہ حق میری بیوی کو  
(ہے، صرف تم کو آبریش

ہیلو --- ہاں بولو بھوتنی --- جہان انی ایم سوری --- وہ چائے، جہان کی شرٹ کے دو بٹن  
کھلے تھے جس سے وہ دیکھ سکتی تھی اس کا سینہ کتنا لال تھا (شاید زخم بھی تھا)

کوئی بات نہیں، (وہ حیران تھی کہ دن بہ دن جہان  
(لڑائی کرنا کم کیا بلکل بھول گیا تھا

تم ٹھیک نہیں ہو اب مجھے یقین ہو گیا،

جہان قہقہہ لگاتا ہے --- پر کندھے سے خون پھر رسنے لگتا،  
کیا مسئلہ تھا اگر پٹی کروا لیتے --- میں کر لوں گا۔

وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھل رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اب شرم نہیں آئے گی؟ بالکل بھی نہیں،  
کیوں؟؟ کہ تم نے بچپن سے مجھے ایسے دیکھا ہے (اب دانت باہر تھے جہان صاحب کے)

تم نا بہت۔۔۔۔۔ وہ کہتے کہتے رک گئی، لاو میں کر دوں؛

جہان کے ہاتھ سے بکس پکڑ کر وہ خود پٹی کرنے لگتی ہے یہ تھوڑا سا لگے گا اوکے؟ جہان اسکا  
ہاتھ پکڑ لیتا ہے،

وہ پہلی بار خود اس کے پاس آئی تھی۔۔۔ پہلی بار وہ اس کو قریب سے دیکھ رہی تھی،

مضبوط جسامت کا مالک آنکھیں گہری سی، ہونٹ اتنے گلابی جیسے بچوں کے ہوں، کالے "  
بال۔ آواز اتنی طاقت دار کہ رعب دار لہجے کا مالک لگتا تھا بھرے ہوئے بازو جس سے گزرتی  
" ہر رگ صاف نظر آرہی تھی

اس سے پہلے کبھی آبریش نے غور ہی نہ کیا تھا وہ کتنا خوش شکل اور ہنڈسم تھا۔۔ جیسا ہر " لڑکی چاہتی ہو بلکل ویسا

کندھے سے زخم صاف کرنے کے بعد وہ پٹی کر دیتی ہے  
! کٹ زیادہ گہرا نہیں مگر یہ چاقو سے مارا ہوا لگتا ہے۔۔۔ جہاں

آبریش یار تم نے کب سے سی ای ڈی جوائن کر لی ہے ہر بات کی کھال اتر رہی ہو۔۔ یار  
شیشہ ہے یہ اور کچھ نہیں۔۔۔ ہم۔۔۔ اچھا یہ لو کریم جلے پہ لگا لو۔۔ اب تناسب کیا  
ہے یہاں بھی لگا دو۔۔۔ میرے ہاتھ پہ بھی لگی ہے،

آبریش کے دل کی دھڑکن پہلے ہی اسکے اتنا پاس ہونے پہ تیز تھی اب تو اور بھی ہلچل مچا رہی  
تھی۔،

یہاں خود لگا لینا۔ وہ جانے لگتی ہے مگر جہاں کے پاؤں میں آیا اس کا دوپٹہ کندھے سے گر جاتا

ہے وہ پیچھے مڑ کر دیکھتی تک نہیں اور پلٹ کر ایک زوردار تھپڑ رسید کرتی ہے جہاں کی گال پہ،

مگر اگلے ہی لمحے اپنی حرکت پہ شرمسار ہو کر رہ جاتی ہے۔۔۔ کیوں کہ جہان کے ہاتھوں میں ڈبہ ہوتا ہے اور دوپٹہ پاؤں میں اٹکا ہوتا ہے

وہ اٹھ کر دوپٹہ آبریش کے کندھوں پہ رکھ دیتا ہے، ہم نے بچپن ساتھ کھیل ایک دوسرے سے لڑ کر گزارا ہے۔ ہم ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔ ہمارا روز آ منسا منسا ہوتا ہے۔ ہم اکٹھے ہر جگہ جاتے ہیں کیا تمہیں میں اتنا گھٹیا اور اخلاقیات سے گرا ہوا لگتا ہوں؟؟ وہ دونوں ہاتھوں سے آبریش کو پکڑے پوچھ رہا تھا، جہان کے چہرے پہ آبریش کی انگلیوں کے نشان صاف نظر آرہے تھے۔

! وہ میں۔۔۔۔۔ ریلی سوری۔۔۔۔۔ جہان۔۔۔۔۔

اس نے آبریش کو بازو سے پکڑ کر اپنے کمرے سے نکل دیا، آج کے بعد اس کمرے کا رخ بھی

\_\_\_ مت کرنا، تم پہ مجھے پورا حق  
(بات کہتے رک گیا جیسے کچھ یاد آ گیا ہو)  
پھر زور سے دروازہ بند کر دیا،

-☆☆☆☆-

روئی سی صورت کیوں بنا رکھی ہے؟ ارے احمر پر سوں جا رہا ہے کل سارا دن موج  
مستی کریں گے۔۔۔ عقبہ کبیل سے منہ نکل کر کہہ رہی تھی۔ مگر جب غور کرتی ہے تو آ  
بریش واقعی رو رہی تھی

اوے کیا ہو گیا؟؟ وہ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ رونے سے اس کو ہچکی بندھ گئی  
کیا ہوا؟ عقبہ جلدی سے کبیل اتر کر بیٹھ گئی اپنے بازو اس کے کندھے پہ حائل کرتے کہتی  
ہے آبریش۔۔۔ طبیعت ٹھیک ہے نا۔۔۔۔۔ عقبہ میں نے جہان کو تھپڑ مار دیا  
ہیں؟؟ (وہ حیران ہو کر منہ کھلے دیکھ رہی تھی)



آبریش تم خواب میں جہان سے لڑ رہی تھی؟؟۔۔ خواب بھی مار دھاڑ والے؟؟ انفنف یار  
کوئی پیارا خوبصورت لڑکے کا خواب دیکھو تم خواب میں بھی اس سڑے پان کو دیکھتی ہو؟

نہیں عقبہ۔۔ سچی مچی والا (اب آبریش پوری کہانی سنارہی تھی) سُنا کر پھر رونے لگ گئی۔۔

چلو تمہارا بدلہ پورا ہو گیا۔ (عقبہ دانت نکل کر کہتی ہے)

نہیں عقبہ اس کو مارنا تھوڑی تھا۔۔،

ہممم ایک تو وہ بیچارہ آج بری طرح زخمی ہو کر آیا۔۔

دوسرا تم نے اس کی دھلائی کر دی۔۔ غصہ تو ہو گا نا ابر،

مگر آج والا غصہ اس کا کبھی ختم نہیں ہوگا۔۔

ہو جائے گا یار۔۔ تم لوگوں کا گزار ہے ایک دوسرے کے بنا؟؟؟

اس بات پہ اس کے دل میں عجب سی کیفیت پیدا ہوئی،

\_\_\_ کیوں؟ شاید جان کر انجان تھے دونوں

-☆☆☆☆-

اذان کی آواز پہ آب ریش کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے ٹائم دیکھا تو تہجد کا وقت تھا۔۔۔ نماز کے لیے وضو کیا اور اپنے والدین کے حق میں دعا کی۔۔۔  
عقبہ ٹانگے پھیلائے سو رہی تھی، اسکا کمبل ٹھیک کیا۔۔۔ اور کمرے سے نکل کر لان میں واک کرنے کا سوچتی ہے، مگر سیڑھیوں کی طرف سے آتی کچھ سرگوشیوں کی وجہ سے رک گئی۔  
کون ہو سکتا ہے وہاں وہ بھی اس وقت؟۔۔۔۔۔

وہ آگے بڑھتی ہے تو گل خان، مائی سے باتیں کر رہا تھا  
وہ بس وہاں سے واپس مڑی ہی تھی کہ جہان کے نام پہ  
اس کے کان کھڑے ہو گئے۔

گل خان۔۔ کہہ رہا تھا "بڑے خان صاحب نے اپنے آخری وقت میں اگر نکاح والی بات نا  
" کی ہوتی تو شاید (چھوٹے) حسن احمد خان کبھی بھی اتنے کم عمر بچوں کا نکاح نا کرواتے

آبریش کے قدموں تلے زمین نکل جاتی۔

وہ صرف نکاح کے نام سے اتنی گم سم ہوئی یا جہان کے (

نکاح کا سن کر وہ خود بھی سمجھ نہیں پاتی

اب مائی کہہ رہی تھی "مگر بڑے خان کے فیصلے سے کون انکار کر سکتا تھا۔۔۔ پر دیکھو یہ  
"دونوں اب تک ویسے ہی لڑائی کرتے ہیں۔۔ ان کو پتہ بھی نہیں دونوں میاں بیوی ہیں

آبریش تو جیسے گرنے والی تھی۔۔۔ وہ لوگ کیا بات کر رہے تھے۔۔۔ وہ باتیں جو ان کو پتہ

تھی مجھے اور جہان کو نہیں؟؟۔۔۔ یا اللہ۔۔۔ منہ پہ ہاتھ رکھے وہ واپس اپنے

کمرے میں چلی گئی جائے نماز واپس بچھا کر وہ بیٹھ گئی،

بہت سے سوال اس کے دماغ میں گھوم رہے ہوتے ہیں۔۔ میں کس سے پوچھو ساری بات  
؟ اموں نے بتایا نہیں۔۔ بابا نے بھی نہیں پر کیوں؟ دادا! بابا نے ایسا کیوں کیا؟ اس سب  
باتوں سے بڑھ کر۔۔ کیا جہان جانتا ہے؟ اف۔۔۔ وہ خود سے بہت سے سوال کر کے خود  
ہی ان کے جواب دے رہی تھی۔۔۔ خود کو مطمئن کر رہی تھی۔

ضرور اس سب کے پیچھے کوئی بڑا راز ہے مگر کیا۔۔؟ میں جہان سے نظریں کیسے ملوں گی  
۔۔۔ اب جب وہ میرا۔۔ کہتے وہ رک گئی۔۔۔ (آبریش کا دل جہان سے نکاح پہ عجیب پر سکون  
ساتھا مگر وہ مان نہیں رہی تھی ایسا کیوں ہے) ہزاروں سوالوں پہ کوئی ایک جواب بھی نہ تھا  
۔۔۔۔۔ وہ وہاں ہی لیٹ کر سو گئی،

-☆☆☆☆-

سویرے ناشتے کی میز پہ سب تھے۔۔۔ وہ جہان کو اب دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ اور وہ وہاں  
تھا بھی نہیں۔

اچانک سے ایک بڑا سا بیگ اس کی ساتھ والی کرسی پہ پڑا دیکھائی دیا اور جب منہ اوپر کرتی ہے۔۔۔ تو جہان کھڑا تھا  
فوری منہ دوسری طرف کر لیتی ہے۔۔۔۔۔۔

ارے جہان احمر کے جانے میں ایک دن ہے ابھی تم ابھی سے لے  
آئے سامان جمع کر کے (شاہ بیگم شکوہ بھری نگاہوں سے جہان کو دیکھ کر کہتی ہے) نہیں امی  
یہ احمر کا نہیں میرا سامان ہے۔۔۔۔۔ تمہارا؟

اب حسن بھی جہان کی بات پہ متوجہ تھا۔۔۔۔۔  
ہاں جی میرا۔۔ میں اسلام آباد جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ پر کیوں؟  
سب حیران ہو کر دیکھ رہے تھے بابا وہ فیکٹری کا کام تھا کچھ لوگ آ رہے ہیں جرمنی سے اس نے  
ملنا ہے سوچا میں چلا جاؤں۔ جو س کا گلاس پکڑے بتا رہا تھا،

مگر بیٹا ہر بار تو نوید جاتا ہے نا۔۔۔ تم نا جاو۔۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا جہان جائے۔۔۔ مگر جہان

جب کچھ کہہ دے وہ ہر حال میں

کرتا تھا وہ ضدی تھا یہ بات پوری حویلی جانتی تھی۔۔۔۔۔ بابا ضروری ہے اچھا بھئی۔۔ دیکھ  
سوچ لو، وہاں کے ہو کر مت رہ جانا۔۔ امی آیا کروں گا۔۔۔۔۔ وہ سب کو وضاحت دے چکا  
تھا مگر کیوں جا رہا ہے آبریش اچھے سے جانتی تھی۔۔

ان ساری باتوں میں اس نے آبریش کو دیکھا تک نہیں تھا جیسے وہ میز پہ تھی ہی نہیں۔ پہلی  
بار اس کا یوں نظر انداز کرنا۔۔ آبریش کو محسوس ہوا، اتنا کہ وہ اٹھ کر چلی گئی۔۔

کب جا رہے ہو۔۔ عقبہ نے پوچھا۔

ابھی نکل رہا ہوں۔۔۔ اچھا پھر تو کام نہیں آوگے

مجھے آج لائبریری چھوڑ آؤ کل بھی نہیں جا ہوا، پھر وہاں سے نکل جانا۔

ہممم۔۔ کیا ہممت بتاؤ بھی (عقبہ اس کے سر پہ سوار تھی)

اچھا جاشیطانی عورت لے آ اپنا مال متاع۔۔۔ وہ زچ کر بولتا ہے

اوکے۔۔ ابھی آئی دیکھو نکل نا جانا بابا بولیں اس کو۔  
ہاں ہاں جاوا اپنا بیگ لے آؤ نہیں جاتا میں روکے ہوئے ہوں۔

۔☆☆☆☆۔

آبریش چل آ چلتے ہیں کل بھی نہیں جا ہوا۔  
کہاں؟  
لاہریری یار۔۔ جہان کو روک کے آئی ہوں چل اب جلدی کر اس نے بھاگ جانا نہیں تو  
(جہان کا نام سن کر وہ کچھ بولتی نہیں)

چلو۔۔۔ میں ہاں تم۔۔۔ چلو میں کوئی انکار نہیں سن رہی۔۔  
عقبہ اس کو ساتھ لے آئی۔۔

جہان تب بھی ایسے دیکھتا نہیں، خیر سے جانا بچوں۔۔۔

اوکے بابا۔۔۔۔۔ عقبہ پیچھے بیٹھ جاتی ہے۔۔۔ اور آبریش جو ہمیشہ آگے والی سیٹ پہ ہوتی تھی۔۔۔ آج کچھ جھک رہی تھی، تو وہ بھی عقبہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔

میں کوئی تم لوگوں کا ڈرائیور ہوں؟ اب کیا ہے؟ جہان عقبہ بنائے بولی (پھر شاید یاد آگیا)  
اواچھا آبر جا آگے، میرا دل خراب ہوتا ہے، عقبہ نے نیا شوشہ چھوڑ دیا،  
کچھ نہیں ہوگا تمہارے دل کو آگے آو۔۔۔۔۔

آبریش کو گاڑی میں اپنا آپ نا ہوتا محسوس ہو رہا تھا،  
کار اسٹارٹ کرتے جہان کی نگاہ بیک مرر پر پڑی، ایسے اپنا  
آپ بے اختیار محسوس ہوا

آبریش نے سیاہ رنگ کا سوٹ پہنا تھا۔ ہلکا سا دوپٹہ سر پہ۔۔۔ بال باہر اس کے چہرے کو چھو  
رہے تھے۔ اس کا گوارا رنگ اس کتنا چمک رہا تھا وہ خود جانتی ہی نا تھی۔



افس کوئی اتنا دلکش کیسے ہو سکتا ہے وہ دل ہی دل اس پہ لٹو ہو رہا تھا۔۔۔ ظالم لڑکی! پتہ نہیں اس کو اس سے دور جانا کتنا

مشکل ہے۔ (وہ من ہی من سب کہہ رہا تھا)۔

جہان کے ہاتھ وہیل اسٹیرنگ کو تھامے اور نگاہیں ونڈا سکرین کے پار تھی۔۔ مگر ذہن میں وہ پورے استحقاق سمیت براجمان تھی۔ اک ہی لمحے دغا دیتے دل پہ وہ حیرت زور تھا کہ جھنجھلا بھی ناپایا۔

جہان۔۔۔۔۔ ہاں وہ باہر دیکھتے بولا (جہان مسلسل خاموش تھا)

عقبہ نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی۔۔۔ تم چپ ہو یا گاڑی ساؤنڈ پروف ہے۔

کوئی آواز ہی نہیں آرہی مجھے۔

تمہاری کان بند ہیں عقبہ۔۔ جہان نے زبردست مسکراتے ہوئے کہا۔ ہا ہا بہت بڑا جوک مارا ہے۔۔۔ آبریش تمہارے دانت میں درد ہے؟

نہیں تو وہ فوری بولی۔۔۔ تو بول کیوں نہیں رہی۔

عقبہ آج کیا شکایت ڈے ہے؟ ہاں نا تم دونوں بات ہی نہیں کر رہے۔۔۔ مجھے بور سفر سے نفرت ہے۔

جہان عقبہ کی طرف مڑ کر کہتا ہے اب ایسے سفر کی عادت ڈال لو۔

آبریش جہان کو دیکھ رہی تھی۔ کیا واقعی یہ مجھے سے بات نہیں کرے گا؟ وہ خود سے لڑائی لڑ رہی ہو جیسے۔۔

چلو وہ سامنے لا بیری ہے وہاں تک پیدل چلے جانا مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ جہان نے سڑک کے ایک کونے پہ گاڑی روک دی۔۔۔ آبریش جہان سے بات کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی جہان ناراض ہو کر اسلام آباد جائے۔۔۔ کب واپس آئے پتہ نہیں

-----

او کے عقبہ نے گاڑی کے روکتے ہی فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا اور

چل پڑی۔۔۔ جہان۔۔۔ اس نے ہمت جمع کر کے کہا۔۔۔

مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔ اس نے اتنے تلخ لہجے میں کہا

(جہان کے ایسے بات کرنے پہ اس کا دل کٹ سا گیا)

آبریش بھی گاڑی سے اتر جاتی ہے۔ عقبہ تو لا بیری پہنچ گئی تھی۔

وہ اکیلے سڑک کے کنارے کھڑی اپنا دوپٹہ درست کرتی اور جانے لگتی ہے۔۔۔ جہان گاڑی کو

موڑ رہا ہوتا ہے کہ اس کی نظر سڑک پہ کھڑے اوباش قسم کے لڑکوں پہ پڑتی ہے جو مسلسل

آبریش کو دیکھ کر بات کر رہے اور ہاتھ پہ ہاتھ مار کر ہنس رہے ہوتے ہیں۔

وہ ان کا ارادہ جان جاتا ہے اس لیے گاڑی روک دیتا ہے۔۔۔ آبریش اپنے دھیان جا رہی

ہوتی ہے۔۔۔ ایک لڑکا سامنے سے آتا ہے اور اس کا کاڈو پٹہ پکڑ لیتا ہے وہ پوری طاقت سے کھینچتا

ہے۔۔ آبریش پوری مذمت کر رہی تھی۔ اتنے میں ایک زوردار لات اس لڑکے کے پیٹ پہ لگتے وہ گر جاتا ہے۔۔ باقی سب ہوشیار ہو جاتے ہیں۔۔۔

آبریش کے ساتھ ایسا کبھی لہوا نہیں وہ اتنا ڈر جاتی ہے کہ جہان کو سامنے دیکھ کر اس کے سینے سے لگ جاتی ہے۔۔۔ وہ اس کا دوپٹہ صحیح کرتا ہے۔۔ سر پہ ہاتھ پھیرتا ہے میں ہوں یہاں۔۔ رو نہیں۔۔۔ جہان وہ۔۔ ہاں میں ہوں۔۔

تم جاو گاڑی میں وہ چابی اس کو دیتے وہاں سے جانے کی تلقین کرتا مگر تم۔۔۔ میں آتا ہوں جاو۔۔ جہان اسے خود سے الگ کرتے بہت پیار سے کہتا ہے۔ وہ پاس کھڑی گاڑی میں بیٹھ کر کار اندر سے لاک کر لیتی ہے۔

وہ لڑکے اب باری باری جہان کے ادھر گرد گھوم رہے تھے

آبریش دیکھ کر پریشان ہو رہی تھی۔۔ جہان کو پہلے ہی چوٹ لگی ہے اب میری وجہ سے پھر۔  
بڑے بڑے آنسو اس کی گالوں سے گر رہے ہوتے تھے۔

مگر باہر کا منظر اس کی سوچ اور فکر کے برعکس ہوتا ہے جہان اتنا مارتا ہے ان لڑکوں کو۔ کہ  
سب بھاگ جاتے ہیں سوائے ایک کے۔ جہان اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹا ہوا اس کو سڑک کے  
درمیان لے آتا ہے۔۔۔ اور اتنا مارتا ہے۔۔۔ اس لڑکے کے منہ سے خون نکل رہا ہوتا ہے  
۔۔۔ آس پاس لوگوں کا ہجوم جمع ہو گیا۔ سب کہتے ہیں چھوڑ دو وہ مر جائے گا۔۔۔ مگر جہان  
کہاں اس کو چھوڑنے والا۔۔ مار مار کے اس کے جسم کا حال کر دیتا ہے۔۔۔۔۔ وہ ساتھ  
ساتھ کچھ بول بھی رہا تھا۔۔ آبریش یہ سب دیکھ کر گاڑی سے باہر آ جاتی ہے۔۔۔ اگر وہ  
مر گیا،

جہان اسے چھوڑ دو پلینز۔۔۔ جہان کہاں سننے والا تھا آج کسی کی۔۔۔۔۔ جہان ایک جملہ جو  
آبریش کی آنکھوں میں آنسو روکنے نہیں دے رہا تھا وہ بار بار کہہ رہا تھا۔ "تمہاری ہمت کیسے  
ہوئی اسے ہاتھ لگانے کی؟ ہاں۔ یہ ہاتھ تھا نا یہ والا۔۔ چھو بھی کیسے تم نے؟ اور اس کا ہاتھ  
"توڑ دیتا ہے"

آبریش نے تو کبھی اس جہان کو نہیں دیکھا تھا جو اس کے لیے واقعی کسی کی جان لے سکتا تھا۔۔۔ وہ ڈری سہمی یہ سب دیکھ رہی تھی،

لوگ اب پکڑ کر جہان کو پیچھے کت رہے تھے۔ میں نہیں چھوڑوں گا اس کو اس کی ہمت کیسے ہوئی۔۔۔ جہان کی آگ اگلتی آنکھیں۔۔ اس کے کندھے سے چھلنی چھلنی بہتا خون۔۔

آبریش کا دل بند کر رہا تھا۔۔۔ جہان اسے چھوڑ دو۔۔ آبریش سامنے کھڑی تھی اسے آوازیں دی رہی تھی وہ ذرا ہوش میں آیا۔

وہ لڑکا اپنے ٹوٹے ہاتھ سے اب آبریش سے معافی مانگ رہا تھا۔ باجی مجھے بچالو۔۔۔ رو کو اپنے شوہر کو۔ وہ وہاں سے بھاگ گیا۔۔۔ مگر جہان اور آبریش ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

---

شوہر۔۔۔۔۔ ہاں وہ میرا شوہر ہی تو ہے۔۔۔۔۔ آبریش دل میں سوچتی ہے۔۔۔۔۔ اور جہان " " بھی زرب کہتا ہے میری بیوی ہی ہے۔۔۔۔۔

چلو وہ جہان کا بازو پکڑ لیتی ہے۔۔۔۔۔ رونا تو بند کرو۔۔۔۔۔ وہ اس کے چہرے پہ بہتے پانی کو دیکھ کر کہتا ہے۔

- تم۔۔۔۔۔ تم پاگل ہو۔۔۔۔۔ یو قوف ہو۔۔۔۔۔ تم ایک نمبر کے گدھے ہو جہان۔۔۔۔۔ آبریش اُسے ڈانٹ رہی تھی۔۔۔۔۔ تم میں عقل بھی ہے؟ کیوں الجھے ان سے۔۔۔۔۔ ایسے لڑکوں پاس چاقو ہوتے ہیں اگر لگ جاتا؟ تم۔۔۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ جہان کو کیا کہے کیا نہیں اس لڑکے پاس بندوق تھی وہ چل جاتی۔۔۔۔۔ اس کی روتی صورت اور مسلسل ڈانٹ پہ جہان اس کو دوبارہ اپنی باہوں کے حصار میں لے لیتا ہے۔۔۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ کوئی بندوق نہیں ہے۔۔۔۔۔ ناگولی چلی۔۔۔۔۔ محسوس کرو میری سانس چل رہی ہے۔۔۔۔۔ آبریش میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ مگر اب آبریش ٹھیک نہیں تھی۔۔۔۔۔ اس کے سینے سے لگی وہ رو رہی تھی۔۔۔۔۔ اس نے بچوں کی طرح جہان کی شرٹ کو کالر سے پکڑا ہوا تھا ایک ہاتھ کی انگلیاں

جہان کے سینے کو چھو رہی تھی وہ اس کی دھڑکن سن بھی رہی تھی اور محسوس بھی کر رہی تھی۔

تم واپس ایسے لوگوں سے نہیں الجھنا وعدہ کرو۔۔۔ جہان۔ ہاں۔۔۔ اب آبریش کچھ چپ ہوئی تو اپنے آپ کو جہان کی باہوں میں پا کر شرم سے پانی پانی ہو گئی۔ کیا وہ ایسے۔۔۔۔۔ وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹ جاتی ہے۔۔۔ جہان اپنا منہ آگے کر کے کہتا اب بانیں گال پہ تھپڑ مارنا پہلے کا نشان ابھی باقی ہے۔۔۔۔۔ آبریش بے اختیار ہنس پڑی۔۔۔ وہ بھی اسے دیکھ مسکرا دیا۔

ایم سوری۔۔۔ کس بات کے لیے؟ وہ رات۔۔۔ اچھا وہ۔۔۔ ہمدم میں سوچ کے بتاؤں گا کہ تم کو معاف کرنا بھی ہے یا نہیں۔۔۔ تمہارے کندھے سے خون نکل رہا ہے۔۔۔۔۔ تھوڑا سا ہے۔۔۔ تھوڑا نہیں ہے۔۔۔ زخم میں نے دیکھا ہے۔۔۔ وہ جہان کی بات کاٹ کر کہتی ہے۔۔۔



کوئی بات نہیں۔

بات ہے وہ سامنے ہسپتال ہے چلو۔ تم نے رات بھی اپنی من مانی کی تھی۔۔۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑے بڑے حق سے چل رہی ہوتی

ہے۔۔۔۔۔ آبریش وہاں اس وقت کوئی میل ڈاکٹر نہیں ہوگا۔۔۔ ہوگا چلو۔۔۔ وہ اسے پکڑ کر لے جاتی ہے۔۔۔ مگر خود باہر رک جاتی ہے اور جہان اندر کمرے میں چلا جاتا ہے۔

آبریش اپنے خیال میں گم تھی جب ایک نرس اس کو کہتی ہے جو آپ کے ساتھ آئیں ہیں وہ آپ کے شوہر ہیں؟

آبریش چونک کر اس نرس کا منہ دیکھتی رہ جاتی ہے نہ ہاں کر پاتی ہے ناہی مکمل نا۔ کیا ہوا انکو؟

پٹی نہیں کروارہے آپ خود کردوان کے خون بہت نکل رہا ہے ان کو کمزوری ہو جانی ہے۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر کمرے کی طرف بھاگتی ہے۔۔۔ وہ اندر آتی ہے تو جہان نیم بے ہوشی کے

عالم میں ہوتا ہے۔۔۔ کیا ہوا ہے ابھی تو ٹھیک تھا۔ میں ابھی لے کر آئی ہوں۔ قدرے پریشان ہوتی وہ بھاگ کر پوچھتی ہے۔۔

میڈم ان کا خون بہت نکل چکا ہے کمزوری ہو جاتی ہے۔۔۔۔ ان کے کندھے پہ گہرا چاقو کا نشان ہے اور زخم نے زہر کا اثر لے لیا ہے۔۔۔۔ زہر کا نام سن کر آبریش کا رنگ اڑ جاتا ہے۔۔۔ ڈاکٹر۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟ ایسے زخم کا زہر ہوتا ہے اس کو فوری علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔۔ مگر یہ پٹی نہیں کروار ہے علاج کیسے ممکن ہے؟؟

وہ نیم زد آنکھوں سے صرف آبریش کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ آبریش مجھے اس سے نہیں۔۔۔۔۔۔ ہاں میں کر رہی ہوں۔۔ میں تو کر سکتی ہوں نا۔۔۔؟؟ جہان آنکھیں مت بند کرنا۔۔۔۔ وہ پاس آ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔ اور اس کی شرٹ کے بٹن کھلتی ہے۔۔ آبریش کو اس وقت صرف جہان صحیح چاہیے ہوتا ہے۔۔ آج ایسے جہان سے کوئی الجھن کوئی خوف محسوس نہیں ہوا۔۔

کیا صرف اس لیے کہ وہ جان چکی تھی دونوں کا رشتہ ---؟ جہاں آنکھیں مت بند کرنا  
-اوکے؟

-☆☆☆☆-

عقبہ اپنی دھن میں مگن کتابیں لے کر جب واپس مڑ کر دیکھتی ہے  
وہاں آبریش ہوتی ہی نہیں --- وہ چاروں طرف اس کو ڈھونڈتی ہے۔ کال کرتی ہے۔۔۔ مگر  
آبریش کا موبائل کار میں پڑا ہوتا بار بار فون کرنے اور جواب ناملنے پہ عقبہ ڈر جاتی ہے۔  
! باہر آ کر دیکھ رہی ہوتی مگر وہاں آبریش ہو تو ملے نا۔۔۔۔۔

عقبہ ہر طرف دیکھ کر گل خان کو فون کرتی ہے۔۔۔۔۔ اب جاؤ گی تو راستے میں نظر رکھوں  
گی شاید مل جائے۔۔۔ وہ من ہی من لگی تھی۔۔۔۔۔ اگر یہ لڑکی ناملی تو میرا قتل وجہ ہے

--

-☆☆☆☆-

جہان کا سر آبریش کے کاندھے پہ تھا۔

اسکے سر پہ ہاتھ رکھے وہ اس کو بستر پہ لیٹا رہی تھی۔ مگر ہاتھ جہان کے سر کے نیچے رہ جاتا ہے، وہ نکلتی تو جہان اٹھ جاتا۔۔۔ اگر ہاتھ سر کے نیچے رکھے رہنے دیتی تو خود اس کے بلکل اوپر تھی، اسکی شرٹ کے سب بٹن کھلے تھے،

وہ عجیب کشمکش میں مبتلا ہوتی ہے۔۔۔ گزارتے لوگوں کا سوچ کر وہ زور سے اپنا ہاتھ کھینچتی ہے۔۔۔ اور اسکی آنکھ کھل جاتی ہے۔۔۔۔ اور سامنے آبریش کا رویا چہرہ پا کر، وہ بستر سے اٹھ کر کب ڈراپ نکل دیتا ہے (سب اتنا چانک کرتا ہے) نرس کو پتہ ہی نہیں چلتا۔

مجھے اسلام آباد جانا تھا۔۔۔ ٹائم دیکھو۔۔۔ تم نے مجھے اٹھایا

کیوں نہیں؟ میں نے کہا تھا مجھے یہاں نہیں آنا۔

وہ عجیب ضد پہ آگیا تھا۔

جس کو سنبھالنا اب آبریش کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔۔

وہ زچ جاتی ہے تم ہر وقت ہوا کے گھوڑے پہ کیوں سوار ہوتے ہو۔؟

چلو یہاں سے وہ اسکو بازو پکڑے کمرے سے نکل جاتا ہے،

جہان۔۔۔۔! بعد میں آبریش (اسکی ساری باتوں پہ اب خاموشی چھا گئی) اپنی انگلی اس کی

ہونٹوں پہ رکھتے گر جتی آواز میں کہتا ہے

ابھی چلو یہاں سے، کوئی سوال جواب نہیں۔۔

-☆☆☆☆-

! یا اللہ میں ننھی سی جان، میری حفاظت فرما

اب اتنی بڑی لڑکی اگر گم جائے اس میں میری غلطی ہے؟

(آسمان کی طرف اشارہ کیے عقبہ خود کلامی میں مصروف تھی)

عقبہ یار تو گئی۔۔۔ ہائے میں نے ابھی دیکھا ہی کیا ہے؟ زندگی

زندگی تو نے کیا کیا۔۔۔ ہائے غم دے دیا، عقبہ گانے گارہی تھی۔۔۔

میں کیا کروں وہ جن (جہان) بھی بھاگ گیا اسلام آباد ادھر ابر (بھوتنی) بھی گم۔۔۔ میں کیلی  
میں کیلی ہو گئی،

ہائے میرا تودل ڈوب رہا ہے۔۔۔ وہ گانوں کا ڈیسک لگائے اس پریشانی کو بھی اینجوائے کر رہی  
تھی، سجاد علی سہی گانا بنایا ہے۔

"میں ڈوب رہا ہوں ابھی ڈوبا تو نہیں ہوں"

ہمت سے کام لو۔۔۔ اتنا پیارا موسم ہو گیا ہے۔ ایک کپ چائے مار لوں وید سموسہ مزہ آجائے  
گا۔ ویسے بھی سڑک کے پکوان کا اپنا مزہ۔۔۔ (وہ سب کچھ بھول بھال کر چائے اور سموسے کھا  
رہی تھی) کچھ پلان بھی بنالوں ورنہ مامانے آج مجھے چھوڑنا نہیں،

-☆☆☆☆-

حسن بچیاں ابھی تک نہیں آئی موسم دیکھو باہر، گل کو بولو دیکھے ان کو۔۔

آپ فکر مند ناہوں آتی ہوں گی۔

کیسے ناہوں؟ حسن آج کل کے حالات کا پتہ ہے نا آپ کو۔ پھر ہمارے دشمن کم ہیں کیا؟

شاہ بیگم اب اس کو اصل بات یاد کروا رہی تھی۔

اس بات پہ حسن بھی ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔۔

اچھا میں جاتا ہوں۔۔ آپ پریشان نا ہو۔

-☆☆☆☆-

ادھر نا ختم ہونے والی جنگ کا اعلان دوبارہ ہو چکا تھا۔

تم نے "ایم بی اے کر کے غلطی کی لگتا ہے تم نے کیا ہے؟ تم ایک نمبر کے احمق ہو جہان۔۔۔  
ایسے کوئی آتا ہے؟ بندہ آس پاس دیکھ لے۔۔ نام "جن" ہے کام بھی وہی کرنے ہوتے ہیں۔

وہ (تیز) سپیڈ سے گاڑی چلا رہا تھا۔

مجھے مرنا نہیں ہے ابھی۔ تم کو بہت شوق ہے نا۔۔ خود مر و مجھے ابھی اتر دو جہان۔

کیوں میرے ساتھ ہی چلو ورنہ مس کرو گی اگر میں مر گیا۔

کچھ بھی بکواس مت شروع کیا کرو۔۔۔ (وہ جل کر بولی)

بکواس تھوڑی ہے سچ ہے۔ (جہان بھی اسکو جلا رہا تھا)



رفتار کم کرو بارش ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ جہان میں تم سے کہہ رہی ہوں۔

(آبریش چلا رہی تھی مگر اگلے ہی پل چپ ہو گئی،)

اس کالال ہوتا چہرہ۔۔۔ گلے کی پھولتی رگیں۔۔۔ بازو سے نس کا بڑھ جانا اس بات کی علامت تھا کہ وہ اب پھوٹنے والا ہے۔

جہان سنو! "شش۔۔۔ وہ اپنی انگلی اس کے ہونٹوں پہ رکھ دیتا

ہے ایک لفظ اور نہیں۔۔۔ چپ مطلب چپ۔۔۔ تم اب بولی تو میں کسی اور طریقہ سے چپ کروانا جانتا ہوں۔

وہ اپنے چہرے پہ جمی جہان کی نظروں کو سمجھ جاتی ہے۔ اور منہ دوسری طرف کرتے کہتی ہے۔۔۔۔۔ جہان آگے دیکھو۔۔

سامنے سے آتی بس ان کی کار میں لگنے ہی والی ہوتی ہے کہ جہاں حواس باختہ ہو کر موڑ کچے  
راستے کی طرف کاٹ لیتا ہے۔

مٹی کی زیادتی سے گاڑی بند ہو گئی تھی۔

آگیا سکون؟ آبریش بڑی مشکل اپنی ہنسی روکتی ہے۔

ہاں آگیا۔۔ اور کچھ محترمہ آپکو کہنا ہو؟

اب بندر جیسے منہ نابناو۔۔ باہر نکل کر دیکھو۔۔۔ بچاری کار کا کیا حال کیا ہے تم نے،

اففف۔۔۔ تم باہر نا آنا یہ علاقہ ویران سا ہے۔۔۔ وہ آبریش کو تلقین کرتا خود باہر نکلتا  
ہے۔۔۔ مگر کار بری طرح گرم کو چکی تھی ہے۔ مٹی کا ایک طوفان انجھن کو جام کر دیتا

ہے۔۔۔ سونے پہ سہاگہ۔۔۔ بارش اور تیز شروع ہو جاتی ہے۔۔۔ اتنی تیز بارش ہر منظر پہ  
دھند چھا جاتی ہے۔۔۔ کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔

وہ۔۔۔ کار میں واپس آ جاتا ہے۔۔۔ یار موبائل بھی تو بند ہو گئے۔۔۔  
تمہارا چل رہا ہے؟ پتہ نہیں۔۔۔ وہ اب اپنا دیکھ رہی تھی جس پہ (عقبہ کی دس مس کال اور  
بہت سے میسج تھے)

او۔۔۔ میں اس کو بھول ہی گئی۔۔۔ جہان عقبہ کے میسج اور کال،  
وہ فون آگے کیے اسکو دیکھا رہی تھی،

وہ ڈاکو رانی۔۔۔ اپنا آپ دیکھ لے گی۔۔۔ اس کی فکر نا کرو۔۔۔ کہیں بیٹھی کھا پی رہی ہو گی۔

ہیں۔؟ (آبریش منہ کھلے اس دیکھ رہی تھی وہ پرسکون ہو کر بتا رہا تھا) تمہاری بہن ہے وہ۔

تم کو غلط فہمی ہے۔۔ وہ لڑکی کے روپ میں لڑکا ہے۔۔ جہان اس انداز میں کہتا ہے آبریش  
دانت نکل کر ہنستی ہے۔

اچھا اس وقت یہاں کوئی ملنا بھی نہیں۔۔۔ اور فون بند بارش تیز۔۔۔ علاقہ بہت ویران سا  
ہے تو ہم باہر کسی کی مدد نہیں لے سکتے۔۔۔ اچھا ہوگا ابھی رات یہاں ہی رک جائیں۔

یہاں کار میں؟ چاروں طرف دیکھ کر وہ پوچھ رہی تھی۔

نہیں اس محل میں۔۔ پاگل ہو گئی ہو ظاہر ہے کار کا کہہ رہا ہوں۔۔ "اس سے پہلے آ"  
بریش کچھ کہتی جہان خود کہہ دیتا ہے فکر نا کرو۔۔۔ تم کار میں سو جانا میں باہر ہوں گا۔۔۔ وہ  
نظر اٹھا کر اس کو دیکھتی ضرور ہے اور بنا کچھ کہے۔ سیٹ ڈاون کر کے لیٹ جاتی ہے۔۔۔ مگر  
سوچوں میں گم تھی (اگر جہان جانتا کہ میں اس کی کیا ہوں۔ ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔ تو بھی وہ  
باہر جاتا)

موسم خراب ہے اور جہان ! (وہ سب باتیں پھر سوچنے لگ جاتی ہے)

ادھر جہان بھی صرف اس کے بارے میں ہی سوچ رہا ہوتا ہے۔۔۔ پاگل ہے پر کیوٹ ہے۔۔۔  
اوپر سے ہے بھی میری۔۔۔ بہت مشکل ہوتا جا رہا ہے اس ظالم لڑکی سے دور رہنا۔ وہ تو جانتی  
"بھی نہیں ہمارا رشتہ کیا ہے۔"

دونوں جان کر انجان ہوتے ہیں اپنے رشتے کے سچ سے وہ سچ جسکا باہر آنا بہت ضروری ہوتا  
'جا رہا تھا'

☆ ☆ ☆ ☆ -

آبریش کی کب آنکھ لگ جاتی اس کو کوئی ہوش نہیں ہوتا مگر کار میں جہان کو ناپا کر اور خوف زدا ہو جاتی ہے۔

وہ یہ ہی سوچ رہی تھی کہ رات تک وہ خود کار میں آجائے گا۔ مگر وہ ہوتا ہی نہیں۔

تو کیا جہان باہر۔۔ یا اللہ۔۔ یہ کیا ہو گیا۔۔ اتنا تیز طوفان تھا وہ باہر رہا پوری رات سردی میں۔۔ آبریش باہر اسے کھڑا دیکھتی ہے تو جان میں کچھ جان آتی ہے۔۔

جہان۔۔ جہان۔۔! (وہ مسلسل کانپ رہا تھا) ہمممم۔۔

یہ کیا ہو گیا۔۔ وہ پاس جا کر جب اس کے بازو پہ اپنی انگلی رکھتی ہے جہان۔

ارے زندہ ہوں میں۔۔۔ تم نے تو کوئی کسرنا چھوڑی پر بچ گیا میں۔۔ وہ شرمندگی بھری نظریں اٹھا ہی نہیں پاتی۔۔ تو تم آ جاتے میں تو سو گئی تھی۔ مجھے پتہ بھی نہیں چلا،

ہاں آ جاتا کہ مجھے پہ گھٹیا کے ساتھ بد کردار ہونے کا ٹیگ بھی لگ جاتا۔۔ (وہ تڑپ کر اس کی طرف دیکھتی ہے مگر وہ نظریں چورا جاتا ہے۔) جہان تمہیں بخار ہو گیا ہے۔

ہاں ساری رات اب بندے کو ٹھنڈی ہوا تیز بارش میں رکھوں گی وہ بیمار ہو ہوگا۔۔۔ اوپر سے بندہ پہلے ہی چوٹ کھائے ہوئے تھا۔ جہاں وہ سامنے والے گھر چلیں تم کپڑے بدل لو ورنہ اور ٹھنڈ لگ جانی۔

تمہیں جیسے بہت فکر ہے میری وہ پیار بھرا شکوہ کر رہا تھا۔۔۔ انسانیت بھی کوئی چیز ! ہے بھوتنی

اچھا نا۔۔۔ میری آنکھ لگ گئی تھی۔

بڑی بے خبر ہو تم ویسے طنز پہ طنز کر رہا تھا۔ تم مجھے بھول کر سو گئی؟ اور اگر اس وقت میں تمہیں مردہ حالت میں ملتا تو۔؟

تو کیا یہاں ہی جنازہ کروادیتی (وہ جہان کی حالت سے محفوظ ہوتے کہتی ہے)۔۔۔ توبہ ظالم لڑکی۔۔۔ کوئی بات نہیں کر لو کہہ لو جو بھی کہنا کرنا ہے۔ بہت یاد آنے والا ہوں تمہیں۔

(کیا تھا اس گہری آنکھوں میں جو آبریش دل ہار رہی تھی)

جہان تمہارے وہم ہیں سارے۔۔

میرے وہم و خیال تو بہت غضب کے ہیں لڑکی کبھی موقع ملا تو بتاؤں گا عجب کشش تھی اس کی مسکراہٹ میں۔۔ جو وہ نظر نہیں ملا پائی۔

وہ یک ٹکٹ آبریش کو دیکھ رہا تھا۔۔ اس بال جو تیز ہوا کی تاب نہ لاتے ہوئے اس کے وجود سے لپٹ رہے تھے۔۔۔ جہان ان بالوں سے جل رہا تھا۔۔۔

آبریش! ہممم بولو۔ یار بال تو ہٹالو۔۔ کیا ہے اب؟ وہ تنگ نظروں سے بولی۔۔ جہان تمہارے مسئلے ختم ہی نہیں ہوتے کبھی یہ کبھی وہ۔۔۔۔ اب میرے بالوں پہ شروع ہو جاؤ تم۔۔

کیا ہے کیوں آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہے ہو۔۔؟؟

کیوں؟ میری اپنی ذاتی آنکھیں ہیں جہاں میرا دل کھول کر دیکھوں گا تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔۔ (وہ بھی اب لڑائی کے موڈ میں آچکا تھا)۔ ہاں ہے مسئلہ! مجھے الجھن ہو رہی ہے آبریش زچ کر بولی۔۔



حد ہو گئی بھئی۔ اچھا چلو اب وہ سامنے گھر سا کچھ ہے۔۔ جہان تم واقعی اندھے ہو گئے ہو۔ وہ قہقہہ لگاتے کہتی ہے۔۔۔ وہ گھر ہی ہے تو بہ عقبہ کو یہ قیمتی خبر میں خود جا کر دوں گی کہ اُس کے جہان بھائی صاحب عرف عام سڑاپاں اندھے بھی ہیں۔۔ ہاہاہا۔۔

آبریش باز آ جاوا چھا میں ذرا خاندانی مرد ہوں باہر اپنی عورتوں سے لڑائی کرنا مجھے شوبہ نہیں دیتا وہ بڑے ٹھاٹھ سے کہتا ہے۔۔۔

اللہ! جہان بندہ جھوٹ بولتے کچھ سوچ ہی لے وہ اپنے دونوں ہاتھ کانوں کو لگائے کہتی ہے۔ تمہیں کوئی شک ہے؟ سو فیصد یقین ہے مجھے جہان احمد خان۔ افف نالیا کرو میرا پورا نام۔۔۔ بندے کے ارمان جاگ جاتے ہیں۔

اپنے اس مسخرے پن سے باہر آو گھر کال کرو پریشان ہو رہیں ہوں گے سب۔۔۔ کرتا ہوں پہلے گاڑی سے میری نئی شرٹ نکل دو۔۔ وہ حکمانہ انداز میں کہتا ہے۔۔

خود کام کرو اپنے۔۔ اچھا زیادہ بنو مت تم جانتی ہو مجھے ٹھنڈ لگی ہے بخار ہے۔۔ (وہ کچھ سنجیدہ لگ رہا تھا تو آبریش نے بھی بات کو زیادہ طول نہیں دیا)  
کونسی والی چاہیے۔۔ وہ اس کا بیگ کھولے پوچھ رہی تھی۔

کوئی بھی جو ہاتھ آئے۔۔۔ تم یہ بھی لے کر جا رہے ہو آبریش کے ہاتھ اب اپنا دیا تحفہ تھا وہ شرٹ جو اس نے جہان کو سا لگرہ پہ دی تھی۔۔۔ وہ کچھ مسکرائی اور پھر جہان کی طرف متوجہ ہو گئی۔ بتاؤ۔۔ ہاں لے جا رہا ہوں سنا ہے وہاں زیادہ سردی ہے۔۔

مگر تمہیں تو یہ شرٹ پسند نہیں تھی آج تک میں نے تم پہ یہ پہنی ہوئی نہیں دیکھی۔۔۔ وہ بھی مکمل تفتیشی افسر بنی ہوئی تھی۔۔

تم نا۔۔! جہان اس کی باتوں کے جواب میں اس کے ہاتھ سے پکڑ کر وہی شرٹ پہن لیتا ہے۔۔۔ اب خوش؟ شاید۔

-☆☆☆-

شاہ بیگم وقفے وقفے سے عقبہ کی کلاس لگا رہی تھی۔"

اور وہ مسلسل اپنی صفائی پیش کر رہی تھی۔۔

اس صورتحال سے پریشان احمر اپنے کمرے میں جانے کی تیاری میں تھا۔۔ کیوں کہ اسنے کل (جانا تھا)

حسن کچھ پتہ چلا؟ وہ ابھی حویلی کے دروازے پہ ہوتا ہے جب شاہ بیگم مخاطب کرتی ہے۔  
ہاں جی میری بات ہو گئی بچے خیریت سے ہیں جہان کی گاڑی خراب ہو گئی تھی۔۔۔ اس لیے  
وقت لگ گیا ابھی نکلے ہیں وہاں سے۔

شکر اللہ پاک کا! میں نوافل ادا کر لوں۔

جی بیوی صاحبہ جائیں۔۔ شاہ بیگم جاتے جاتے ایک ذرودار جو تا عقبہ کے مارتی ہیں اس کی وجہ سے یہ سب ہوا پتہ نہیں کب مجھے اللہ ایک عقل مند سمجھی ہوئی لڑکی سے نوازے گا۔۔

ماما۔۔ آس پاس دیکھیں وہ لڑکی یہاں ہی ہے عقبہ کہاں باز آنے والی تھی اپنی حرکات سے "۔۔ تم رکو ذرا بتاتی ہوں میں۔۔

" روک جا او دل دیوانے پوچھو تو میں ذرا۔۔۔ "

(عقبہ کی موسیقی بھی ساتھ جاری تھی اور شاہ بیگم کی نہ ختم ہونے والی ڈانٹ بھی)

احمر کی مدد کر دو میرے بچے نے آج چلے جانا۔ اچھا ماما،

وہاں ہی جا رہی ہوں۔۔

-☆☆☆☆-

ناصر صاحب کب تک آپ اس دشمنی میں جلتے رہیں گے؟ گاؤں میں کوئی بھی فرد آپ کی اس دشمنی سے خوش نہیں ہے۔۔ اچھا خاصہ ماحول جو سوگوار بنادیا آپ دونوں خاندان کی آپسی رنجش نے۔۔ کب ختم ہوگا یہ سب؟

وکیل صاحب آپ اپنا کام کریں۔۔ مجھے مشورے کی ضرورت نہیں ہے۔ (ناصر اپنی رعب دار آواز میں گرجا)

بڑے خان آپ کی بوڑھی ہڈیوں میں اب طاقت ہے؟ اپنے بچوں کا جنازہ اٹھانے کی؟  
یہ تم کس لہجے میں ہم سے مخاطب ہو میاں؟ ناصر غصے سے بھری آواز میں کانپتے جسم سے بول رہا تھا۔۔

بڑے خان آپ کا نمک کھایا ہے۔۔ کبھی غلط مشورہ دیا ہو یا کوئی ایسا کام جس سے آپ کو نقصان اٹھانا پڑا ہو تو بتائیں۔۔ آپ کی اس رنجش میں صرف آپ کو خسارہ ہوا ہے الیکشن کمیشن نے اس بار آپ کا نام نکل دیا سٹ سے۔۔ گاؤں والوں سے آپ کی بنتی نہیں۔۔ جب سے آپ پہ حسین احمد خان قتل کیس کی سماعت الٹی پڑی ہے ساری بازی پلٹ گئی۔۔ اب جو تھوڑی بہت گاؤں میں زمین اور بڑی حویلی آپ کے پاس ہے وہ بھی ہاتھ سے نکل جانی ہے خان صاحب سوچیں میری بات پہ غور کریں حسن خان سے دوستی کا ہاتھ بڑھائیں آپ کو فائدہ ہے۔۔ ووٹ لینے میں بھی اور گاؤں کی طاقت واپس پانے میں بڑا مددگار ثابت ہو گا یہ قدم۔۔ اس کی آج بھی بڑی مانی جاتی ہے گاؤں کے سارے لوگ اس کے ساتھ ہیں۔۔

ہممم اپنے بوڑھے کمزور ہاتھوں پہ ہاتھ رکھے ناصر کافی دیر سوچتا رہا۔۔ مجھے ہار منظور نہیں جب میری بیٹی نے اس حسین کے لیے اپنی جان دے دی۔۔ تو میں نے معاملہ برابر کر دیا قہقہہ لگاتے اپنی جیت پہ سرشار ہوتے ناصر نے کہا۔۔ میرے گھر سے تو ایک جنازہ نکلا خان حویلی

سے تین جنازے تین وکیل سن رہا ہے تو (تین اپنی انگلی کے اشارے سے وہ بار بار بتا اور دیکھا رہا تھا)۔۔ نکلے تھے۔۔ تب میری روح کو سکون آیا تھا۔

خان صاحب آپ کیوں میری بات نہیں سمجھ رہے۔۔ وکیل عارف اقبال اپنی بات کی وضاحت پیش کر رہے تھے۔۔ مگر ناصر پہ کسی بات کا اثر نہیں ہو رہا تھا۔

جب بدلے کی آگ اتنی پر جوش اور بلند ہو تب اکثر انسان اپنی لگائی آگ میں خود جل کر "راکھ ہو جاتا ہے اور خاک بھی نہیں ملتی

کچھ ایسا ہی ناصر کے ساتھ ہونے والا تھا۔" یہ آنے والے طوفان کی خاموشی تھیں جو بنا کسی "چاپ کے بڑھتی جا رہی تھی

وکیل۔۔! جی بولیں خان صاحب۔۔ بھئی میں نے سُنا ہے حسن کا ایک ہی لڑکا ہے۔۔ بڑا  
پڑھ لکھ گیا ہے۔۔ مجھے اس کے بارے میں معلومات چاہیئے اپنا ایک بندہ اس کے پیچھے لگا دے  
سن رہا ہے نا؟

جی خان صاحب جیسا آپ کا دل کرے۔۔ عارف اقبال بھی ناصر کی باتوں سے اکتا چکا تھا اور  
مارے خوف کے جتنا جلدی ہو حویلی سے نکلنا چاہتا تھا۔۔ ناصر کی آدم پر خار حویلی میں کبھی  
بھی گولیاں برسات کی طرح برس سکتی تھی اس بات کا یقین اسے دس سال ناصر کے لیے کام  
! کرتے ہو چکا تھا۔۔

-☆☆☆☆-

یہ گاڑی نہیں چلنی۔۔ (انتھک محنت کے بعد اس نے علان کیا)



تواب۔۔؟ (آبریش رونی صورت بنائے پوچھ رہی تھی) افس لڑکی تم منہ سہی کرو یہاں سے ہم بس پہ جائیں گے۔

بس پہ؟ ہاں تو اور کیا جہاز آئے گا میڈم آپ کو یہاں سے لے جانے کے لیے؟  
کبھی انسانوں کی طرح اچھے طریقے سے بات کر لیا کرو۔  
(آبریش غصیلی آنکھ جہان پہ ڈالے کہتی ہے)

جب میں بہت پیار سے بات کروں گا تمہیں وہ بالکل بھی ہضم نہیں ہونا۔۔۔ وہ نا جانے کیا سوچ کر آبریش کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔ جہان جتنے قدم اس کی طرف بڑھا رہا تھا وہ اتنے ہی قدم پیچھے ہو رہی تھی۔

دونوں اس بات سے بے خبر کہ سڑک پہ گاڑیوں کا اک کارواں ہے جو اپنی تیز رفتار سے منزل کی طرف گامزن ہے۔ آبریش اب پیچھے ہوتے ہوتے سڑک کے کنارے پہ آ گئی تھی۔

جہان کی نظر رفتار سے آتے ٹرک پہ پڑتی ہے جس کا ڈرائیور شاید سو رہا تھا اس چیز کا اندازہ  
ٹرک کی بے جارفتار سے لگایا جاسکتا تھا۔۔۔ آبریش۔۔۔ وہ بے ساختہ اسکی طرف لپکا اور ایک  
جھٹکے سے ایسے اپنی آؤر کھینچ لیتا ہے۔۔۔ وہ بوکھلاتی ہوئی اس کے کشادہ سینے میں سما جاتی ہے۔  
جہان کا ایک ہاتھ اس کے سر پہ اور دوسرا اسکی کمر پہ تھا۔ گرفت اتنی مضبوط تھی کہ وہ اس کے  
حصار میں تلملاتی ہوئی اپنا آپ بے اختیار ہوتا محسوس کرتی ہے۔۔۔ جہان کی کیفیت اس پل  
اُسے خود سمجھ نہیں آتی۔۔۔ تم ٹھیک ہو؟ لگی تو نہیں؟ آبریش کے چہرے کو ہاتھوں میں لیے  
وہ یوں سوال کر رہا تھا جیسے بہت جان سے پیارا فرد اپنے پیارے کے کھوجانے کے احساس میں  
اپنی ذہنی حالت کھودیتا ہو۔۔۔

آبریش نے تو کبھی اس کا یہ رخ دیکھا ہی نا تھا کیا وہ اتنا خیال رکھنے والا تھا؟۔۔۔ اس بات پہ کیا وہ  
خوش ہوتی یا پریشان۔۔۔ آخر ان میں ایک رشتہ تھا۔

نا ختم ہونے والا ایک مضبوط رشتہ جو شاید جتنا مضبوط نظر آتا ہے اتنا ہی کمزور بھی ہوتا جو " تین لفظوں پہ جوڑ جاتا ہے اور انہی تین لفظوں پہ وہ دو لوگ جو اس رشتے کو سنبھال نہیں پاتے ٹوٹ جاتا ہے

صرف تین لفظ نامحرم کو محرم بنا دیتے ہیں، کون دیتا ہے کسی کو اپنا آپ وہ بھی یوں؟۔ "یہ" لفظوں کا کھیل آخر کو ایک نسل کی بنیاد رکھتا ہے "آبریش دل ہی دل اسلامی تعلیمات پہ رشک کر رہی تھی وہاں ہی یہ بھی سوچ رہی تھی۔۔ (مجھے جہان سے محبت تو نہیں ہے۔۔ کیسے وہ اس رشتے کا مان رکھے گی۔؟)

جہان اسے ہلاتے ہوتے پوچھ رہا تھا بولو میں کب سے پوچھ رہا ہوں۔۔ تمہیں لگی تو نہیں۔۔ نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔ پکا؟ ہاں۔۔۔ بس چند لفظ جو ادا ہوئے۔۔

مجھے جہان کے ساتھ اور نہیں روکنا میرا دماغ پھٹ جائے گا۔۔ کیا ہے۔۔ کیوں وہ بار بار ( میرے اس قدر قریب آ جاتا ہے میں چاہ کر بھی اسے الگ نہیں کر پاتی۔ جانتی ہوں وہ کبھی مجھے نقصان نہیں پہنچے گا وہ کبھی میری عزت مجروح نہیں کرے گا۔ کبھی میری اجازت کے بغیر ) مجھے ہاتھ نہیں لگائے گا پھر یا اللہ کیوں تو ایسے حالات بنا رہا ہے

وہ جنگ کر رہی تھی خود سے۔ سامان لے کر آتا ہوں یہاں سے ہی بس میں بیٹھ جائیں گے۔۔ اوکے ؟

وہ نظریں چور رہی تھی۔۔ ہم اوکے۔۔

اب یہاں سے جانا مت ابھی آیا۔۔ جہان پاس ہی کھڑی گاڑی سے اپنا سارا سامان نکل لیتا ہے۔۔ یہ لو۔۔ کیا ہے ؟ سردی ہو رہی ہے پہن لو میری جیکٹ ہے فکرنا کرو ابھی میں نے پہنی نہیں ہے نئی ہے۔۔ وہ خود ہی ساری وضاحت دیتے آبریش کی طرف جیکٹ کرتا ہے۔

وہ بنا کسی سوال کے فوراً پہن لیتی ہے۔ اتنے میں بس آ جاتی ہے۔ سنو تم نے پہلے کبھی بس کا سفر کیا ہے؟ (جہان اسے سے پوچھ رہا تھا) آبریش انکار میں سر ہلاتی ہے۔

اچھا چلو میرا ہاتھ پکڑ لو اور جب میں بس میں چڑھنے لگوں میرے ساتھ ساتھ رہنا۔ اک تو وہ پہلے مسلسل اس قرب پہ اپنے خدا سے سوال زد تھی اوپر سے جہان کی نئی فرمائش پہ وہ کھا جانے والی نگاہ کبھی جہان پہ ڈالتی ہے تو کبھی اس کی گرفت میں آئے اپنے ہاتھ پہ۔

یا اللہ آپ میرا کیوں اتنا امتحان لے رہے ہو۔۔۔

او میڈم۔۔ ظالم لڑکی تیار رہو بس اگئی۔۔ اتنا ہجوم شور شرابہ وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔۔۔

مجھے سے نہیں ہوگا جہان۔۔ کیوں

تم لوگوں کا خیال نکل دو میں ہوں نا؟

اس کی ہمسری میں کھڑا وہ بندہ۔۔ جو اس کا محافظ تھا۔۔ اللہ کی طرف سے دیا ہوا اس کا تاج "

"۔۔ شوہر کو مجازی خدا اسی لیے کہا جاتا ہے وہ عورت کے سر کا تاج ہوتا ہے

"محافظ، طاقت دار ہو تو عورت ہر طوفان کا مقابلہ کر لیتی ہے"

وہ صرف جہان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ کچھ کہا تم نے؟ آبریش تمہاری طبیعت آج ٹھیک نہیں لگ رہی میں مسلسل بول رہا ہوں تم ہر منٹ میں کھو جاتی ہو۔۔ کیا ہے؟ کچھ چاہیے کوئی پریشانی ہے؟ احمر کا تو نہیں سوچ رہی؟ اس کے جانے میں وقت ہے ہم نے تب تک گھر پہنچ جانا ہے۔۔ اور میں ہوں ناساتھ تم کیوں اتنا سوچ رہی ہو؟ وہ تم کیا کہتی تھی مجھے۔۔ جن بابا۔ جہان مسکراتے ہوئے اپنے بچپن کی باتیں یاد دلاتا ہے تاکہ آبریش کا دھیان اور طرف جائے۔۔

وہ تو تم اب بھی ہو جہان۔۔ اس دفعہ آبریش بھی ہنس دیتی ہے۔۔ اوکے اب دوسری بس آ رہی ہے مجھے فالو کرنا۔

ہم اوکے۔ اب بس جو آتی ہے وہ آدھی خالی تھی۔ رش کم ہوتا ہے تو جہان آبریش کا ہاتھ  
تھامے چڑھ جاتا ہے۔۔۔ مجھے ونڈو کی طرف بیٹھا ہے۔۔ اوکے بیٹھ جاو۔۔ وہ بھی اب ضد  
نہیں کرتا کیوں کہ وہ اپنی کار میں نہیں بلکہ بس میں ہوتے ہیں ورنہ دونوں میں ہمیشہ اسی بات  
پہ جنگ ہوتی تھی۔۔

وہ جوں ہی اپنی سیٹ پہ بیٹھی سامنے چند لڑکے ہوتے ہیں جو یوں دیکھ رہے تھے کہ موقع ملے  
اور کھا ہی جائے اسے۔۔ وہ سڑک والا لڑکا فوری آبریش کے دماغ میں آیا ایک مختصر سی  
مسکان آئی اور کب چلی گئی پتہ بھی ناچلا۔۔

جہان۔۔ وہ اپنا رخ اسکی طرف کرتے پوچھتی ہے تم نے اس لڑکے کا ہاتھ کیوں توڑا؟ آبریش  
تم چیخ کیوں رہی ہو۔۔۔ بتاؤ نا۔۔ جہان کان پہ ہاتھ رکھ کر پوچھ رہا تھا۔۔

یار بس ابھی چلی نہیں اتنی خاموشی ہے لوگ سو رہے ہیں تم اتنا کیوں چیخ رہی ہو۔۔۔ وہ  
سامنے دیکھو۔۔ آبریش اشارہ کرتی ہے۔ ان کی تو۔۔ (جہان اٹھنے ہی والا تھا وہ اسکا ہاتھ پکڑ لیتی

ہے) نامارناور نہ بس بھی گئی اور جگہ بھی۔۔ اس لیے اتنی اونچی آواز میں بول رہی ہوں تاکہ تمہارا کارنامہ سن کر وہ جان لیں یہ بندہ کسی کو مار بھی سکتا ہے۔

جہان کے ہونٹ اس کے بالوں کو چھو رہے تھے۔۔ "ہوا کی سازش بھی کمال تھی۔۔" ہاں میں کسی کو بھی مار سکتا ہوں جو تمہیں ہرٹ کرے گا وہ جان سے جائے گا" منہ توڑ دیتا میں اس کا اگر تم سامنے نا آتی۔۔۔ (جہان پھر گرم ہو رہا تھا)

اس کی آنکھوں کی تپش آبریش کا دل محسوس کر رہا تھا۔ ہمارا گاؤں یہاں آس پاس ہی ہے نا؟ وہ موضوع بدلنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ہاں یہاں ہی ہے۔۔۔ جہان مجھے ماما پاپا کی قبر پہ جانا تھا۔۔۔۔

دل تو میرا بھی بہت ہے چاچو کی قبر پہ جاؤں۔۔۔ مگر حالات اجازت نہیں دیتے ہم گاؤں جائیں۔۔۔ میں آیا تھا ویسے قل شریف پڑھ کے پھول ڈال کر گیا تھا۔



فوری آبریش کے دل دماغ میں ساری باتیں واپس چل پڑی۔۔ جہان اس رات مجھ سے ناراض ہو کر تم گاؤں گئے تھے۔۔۔؟

ہاں تم سے ناراض تو تھا مگر تمہارے جانے کے بعد مجھے کسی انجان نمبر سے کال آئی کہ قبرستان میں کچھ لوگوں نے چاچو لوگوں کی قبر سے مٹی نکال لی میں فوری بھاگا۔۔ مگر وہاں کچھ اور ہی معاملہ نکلا۔۔ ایک منٹ (وہ بات کرتے روک گیا) تم کیوں سب پوچھ رہی ہو؟

ایسے ہی۔۔۔ ہاں ایسے ہی۔۔ (جہان اسکا چہرہ پڑھ رہا تھا)

خبردار جو تم نے گاؤں کا سوچا بھی۔ اب سو جاو کچھ دیر ایک دو گھنٹے لگ جانے کو۔  
اوکے میرا ہاتھ چھوڑ دو اب۔۔ جہان کی گرفت میں اس کا ہاتھ پورا لال ہو چکا تھا۔ محترمہ آ پ بھول رہی ہیں آپ نے میرا ہاتھ پکڑا ہے ڈر کے مارے۔۔ میں نے نہیں۔  
جہان پلینز۔۔۔ وہ درخواستی لہجے میں کہتی ہے۔

اواچھالو چھوڑ دیا۔۔ اب خوش۔۔ ہمم

-☆☆☆☆-

حسن صاحب آپ کو کچھ کرنا چاہے اب خاموشی اختیار کرنا سب کے لیے بھاری ثابت ہوگا۔  
دن بہ دن گاؤں والوں پہ ظلم ہو رہا ہے۔۔ ناصر خان کے بندے کتوں کی طرح پورے گاؤں  
میں چکر لگا رہے ہیں۔ بڑی حویلی میں بھی شور مچا ہوا ہے مزارے خوف سے باہر جھانک نہیں  
سکتے۔۔ ابھی پرسوں ہماری شہر والی فیکٹری سے چند مشکوک لوگ پکڑے گئے ہیں پولیس  
سٹیشن سے مجھے ایس ایچ او نعمان کی کال آئی انہوں نے بتایا تفتیش کے دوران پتہ چلا ہے وہ  
ناصر خان کے آدمی ہیں۔۔ تو میں فوری آپ کی طرف بھاگتا آیا ہوں تاکہ اطلاع دے سکوں  
حالات بہت خراب ہوتے جا رہے ہیں حسن صاحب۔ (حبیب اللہ جو خان حویلی کے پرانے  
وکیل اور بزنس رپورٹر تھے۔ کب کیا، کہاں کیسے کرنا ہے یہ حبیب اللہ سے بہتر کوئی نہیں جانتا  
تھا)

حسن جو خاموشی سے سارا مسئلہ سن رہا تھا اب کچھ پریشان تھا۔ تو کیا کرنا چاہیے ؟

پہلے تو جہان کو یہاں بلائیں مجھے اس سے کچھ معاملات پہ تفصیلی بات کرنا ہے تاکہ اس کے علم میں ہو ساری بات۔

نہیں حبیب اللہ آج نہیں۔۔۔ حسن انکار کس بات پہ؟ جب تم نے اسے بتایا ہے سب کچھ پھر  
ڈر کس بات کا؟ حبیب اللہ میں نے اسے ساری بات نہیں بتائی۔۔۔ یہ نہیں بتایا کہ اس کی جان  
کو خطرہ ہے۔۔۔ نہیں بتایا کہ ہر دن دسوں آدمی اس کا پیچھا کرتے ہیں۔۔۔ تم کیا سمجھتے ہو یہ سب  
اتنا آسان ہے۔۔۔ میں نے اسے ہمیشہ اس سب باتوں سے جدا رکھا ہے۔۔۔ میرا خاندان ایک  
بار تباہ ہو چکا میں اپنے بچوں پہ برا سا یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

تو اس کے لیے ضروری ہے بچوں کو ساری بات کا علم ہو۔۔ ان کو بتا دو حسن۔۔ ورنہ بہت دیر ہو جائے گی۔۔ بہت دیر حبیب اللہ نے اپنی بات پہ زور ڈالتے کہا اور اٹھ کر چلا گیا۔۔

-☆☆☆☆-

وہ عالم بے خودی میں کب جہان کے کاندھے پہ سر رکھے سو گئی۔ اس بات سے جہان بھی بے خبر تھا کیونکہ وہ بھی اس کا ہاتھ تھامے سوچ کا تھا۔

بس تیز ہارن بجاتی اپنے سٹاپ پہ روکی تو دونوں کی آنکھ کھل گئی۔ آبریش نے ہڑبھڑا کر اپنا ہاتھ کھینچ لیا مگر اس کی توجہ کا مرکز جہان کے ہاتھ میں پہنی وہ انگوٹھی بنی جیسے شاید وہ جانتی تھی۔ ایک دھندلی سی یاد اسے ماضی میں لے گئی۔۔ تو وہ پوچھے بنا نارہ سکی۔

تم نے یہ کہاں سے لی؟ وہ اسکی انگلی پکڑے تفتیشی انداز میں پوچھ رہی تھی۔۔ آبریش۔۔ یار  
تم چاہتی کیا ہو؟ وہ سوالیہ نظروں سے دیکھتی ہے اب کیا؟ کبھی کہتی ہو ہاتھ چھوڑ دو کبھی خود  
میرا ہاتھ پکڑ لیتی ہو یہ ماجرہ کیا ہے؟

اففف۔۔۔ وہ تپتی ہوئی اسکا ہاتھ اٹھا کر مارتی ہے۔۔ تم۔۔ ہاں میں۔۔ بولو بولو جہان اب اپنا  
چہرہ اسے کے کانوں کے برابر لا کر کہتا ہے کہوں نا کیا کہنا ہے؟

تم کوئی حد کے بے شرم بندے ہو جہان۔۔ تو وہ قہقہہ لگائے بنا نہیں رہتا۔۔ شکریہ شکریہ اس  
کرم نوازی کا۔۔ بھلا آپ سے اچھا مجھے کوئی جان سکتا ہے۔۔

وہ مسلسل اسے تنگ کر رہا تھا۔۔ وہ منہ بناتی اور کیا نا کرتی۔ "محال ہو چکا تھا یہ سفر جو کہنے کو محض  
" چند گھنٹے تھے مگر مسافت کہ منزل کا نام و نشان ہی گم تھا

وہ چپ چاپ اپنی سیٹ سے سر لگائے دوبارہ آنکھیں موند لیتی ہے۔۔۔ اب بس میں صرف خاموشی تھی۔۔۔ جہان بھی فون پہ اپنے اسلام آباد والے پروجیکٹ پہ بات کر رہا تھا۔۔۔ تب اس نے سکون کا سانس لیا کہ اس جن بابا سے کچھ منٹ ہی سہی جان بچی۔

ہلکی سے آواز میں بج رہی وہ دھن جو بہت میٹھی تھی جہان کی درخواست پہ آواز بلند ہو چکی تھی۔

مجھ سے پہلی سی محبت مری محبوب نہ مانگ  
میں نے سمجھا تھا کہ تو ہے تو درخشاں ہے حیات  
تیرا غم ہے تو غم دہر کا جھگڑا کیا ہے  
تیری صورت سے ہے عالم میں بہاروں کو ثبات  
تیری آنکھوں کے سوا دنیا میں رکھا کیا ہے؟

تو جو مل جائے تو تقدیر نگوں ہو جائے

یوں نہ تھا، میں نے فقط چاہا تھا یوں ہو جائے

وہ ساتھ ساتھ گا بھی رہا تھا۔ اب وہ حیران تھی کہ جہان کو شاعری میں کب سے دلچسپی ہونے لگی۔ (جہاں تک اسے یاد تھا وہ ہمیشہ اس سے لڑائی کرتا تھا جب بھی وہ اپنی من پسند غزلیں سنا کرتی تھی)

اب آبریش کا غصہ سات آسمانوں پہ تھا۔۔ وہ مارے غصے کے اسکا کالر پکڑ کر اپنی طرف کھینچتی ہے۔۔ دو غلے انسان مگر اگلے ہی پل جہان اسی غزل کے اشعار پڑھتا ہے۔۔

لوٹ جاتی ہے ادھر کو بھی نظر کیا کیجے

اب بھی دلکش ہے ترا حسن مگر کیا کیجے

اس کے بال جو کھل چکے تھے اور ہوا کی زد میں لہر رہے تھے وہ جہان کے چہرے پہ لپٹ رہے تھے۔۔ جیسے وہ بڑے پیار سے ہٹا رہا تھا۔۔ آب ریش اس کی انگلیوں کا لمس اپنے بالوں پہ تو کیا چہرے پہ محسوس کر رہی تھی۔۔ دونوں کی نظریں ایک دوسرے کو دیکھ رہی ہوتی ہیں۔۔ اس نے جھٹ سے اسکا کالر چھوڑ دیا۔ اور پیچھے ہو گئی

جہان ایک سر د آہ بھرتے اپنی حالت کو اک شعر کی نظر کر دیتا ہے۔۔۔

دل سے میرے لگانہ تیرا دل ہزار حیف۔۔

!! یہ شیشہ اک عمر سے مشتاقِ سِنگ تھا



جسکا مطلب آبریش اچھے سے جانتی تھی۔۔ (تو کیا وہ وہی کہہ رہا تھا جو آبریش سمجھ کر انجان بن رہی تھی یا کچھ اور بات تھی جس کی خبر اسے نا تھی۔۔)

-☆☆☆-

حسن کیا ہوا بچے ابھی تک نہیں آئے، احمر کے جانے کا بھی وقت ہو گیا ہے۔ گل خان چار بار پوچھ چکا کہ سامان گاڑی میں رکھ دوں یا نہیں۔ اوپر سے اس عقبہ نے ناک میں دم کیا ہوا اتنا تیز و الم کیا ہوا ہے کہ پوری حویلی پریشان ہے اس کے گندے سروں سے۔۔

حسن۔۔ ہم آپ کب آئی؟ سب خیر ہے؟ حسن چونک کر پوچھتا ہے۔۔ شاہ بیگم اب کرسی پاس کر کے بیٹھ جاتی ہے۔۔ کوئی پریشانی ہے؟ صبح سے حویلی میں ہو باہر نہیں آئے آج گاؤں بھی نہیں گئے بس لا بیریری میں خود کو بند کر کے بیٹھے ہو۔۔ سب خیر ہے نا؟

شاہ حسن کے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کر کہہ رہی تھی کہیں بخار تو نہیں ہو گیا آپ کو۔۔؟ میں ٹھیک ہوں شاہین۔

آپ بالکل بھی ٹھیک نہیں لگ رہے حسن اسی لیے پوچھ رہی ہوں بتائیں کیا بات ہے۔ حبیب اللہ کو میں نے بڑی جلدی میں جاتے دیکھا تھا کچھ اندازہ تو مجھے ہو گیا تھا۔۔ اب آپ بتائیں اصل بات۔

شاہین ہماری فیکٹری سے ناصر چاچا کے آدمی پکڑے گئے ہیں۔۔ گاؤں کے حالات بھی بہت برے ہو گئے بڑی حویلی میں آئے دن دنگے فساد ہو رہے ہیں ابا حضور کے پرانے مزارے جو حویلی کی دیکھ بھال کرتے ہیں بہت تنگ ہیں اس ساری صورتحال سے۔ اوپر سے الیکشن سر پہ ہے۔۔ کوئی بھی ناصر چاچا کو ووٹ دینے کے حق میں نہیں۔۔ لوگ چاہتے ہیں میں اس دفعہ الیکشن کمیشن سے اپنی آزاد ٹکٹ لوں اور گاؤں والوں کے ساتھ مل کر آس پاس کے دیہاتوں سے کھڑا ہوں۔ تاکہ وہ خواب پورا ہو سکے جو ابا حضور کا تھا۔ لوگ آج بھی ان سے محبت کرتے ہیں۔

تو اس میں سوچنے والی کیا بات ہے حسن میں بھی چاہتی ہوں ہمارے آبائی گاؤں میں سکون ہو وہی امن وامان ہو جو ابا کے وقت تھا۔ شاہین میں بھی یہی چاہتا ہوں مگر ناصر چاہا بھند ہیں زمینوں کے معاملے کو لے کر۔۔ اگر وہ میرے نام ہوتی میں اپنے بچوں کا صدقہ سمجھ کر ان کے منہ پر مارتا مگر میرے حسین میرے جان سے عزیز بھائی کی وہ نشانی ہے جس پہ صرف اس کے بچوں کا حق ہے۔۔ میں کیسے وہ زمین دے دوں۔۔؟

میں آپ کی حالت سمجھ سکتی ہوں مگر زمین کا وہ ایک ٹکڑا ہمارے بچوں سے قیمتی نہیں۔۔ آ بریش اور جہان آتے ہوں گے آپ احمر سے اور آ بریش سے بات کریں انہیں بتائیں کیوں کہ اب وہ جانے کا حق رکھتے ہیں ان کو پتہ ہونا چاہیے یہ سب باتیں،

آپ کی بات بجا مگر۔۔۔، کچھ نہیں ہوگا حسن (شاہ بیگم اپنے شوہر کے ہاتھ پکڑ کر حوصلہ دیتی ہے۔ میں آپ کے ساتھ ہوں۔)

اللہ پاک نے اس خوبصورت رشتے کو پیدا کیا ہے دونوں ایک دوسرے کا لباس بھی ہیں اور " طاقت بھی میاں بیوی کے رشتے کی کشش ہی کچھ اور ہوتی ہے۔

اس رشتے میں دوستی محبت سے زیادہ ضروری ہے کیونکہ بعض اوقات محبت بھی وہ مراحل طے نہیں کرتی جو شادی شدہ زندگی میں دوسی کرتی ہے۔ ہمسفر اگر اچھا دوست ہو تو کسی " دوسرے دوست کی ضرورت باقی نہیں رہتی

اس بات کا احساس حسن کو شاہین کی رفاقت میں ہو چکا تھا جو با وفا بیوی ہونے ساتھ ایک مثبت اصلاح دینے والی دوست بھی تھی۔۔ جس کے ساتھ حسن اپنے پر مسئلے پہ کھل کر بات کرتا تھا اور وہ بڑی ذہانت سے ہر مسئلے کو منٹوں میں حل کر دیتی۔

عورت کو جہاں گہرداری کی سمجھ ہونی چاہیے وہاں ہی اپنے مرد کے شانہ بشانہ ہر معاملے پہ " کھل کے بات کرنی اپنی رائے دینی اور حالات کی پرکھ بھی ہونی چاہیے، مرد کا دل صرف اچھے " کھانے بنا کر ہی نہیں جیتا جاتا بلکہ اچھی دوست بن کر بھی جیتا جاتا ہے

اگر حسن، شاہین سے مطمئن تھا تو وہ بھی اپنے شوہر پہ جان نچھاور کرتی تھی۔ شاہ بیگم کا ساتھ حسن کو بڑی سے بڑی مصیبت میں اس گھنے درخت کی مانند لگتا تھا جسکو دھوپ چھو بھی نہ سکے۔

دنیا کا پہلا خوبصورت رشتہ، ماں باپ کا رشتہ ہے مگر دوسرا "

" سب سے پیارا، خوبصورت ترین رشتہ میاں بیوی کا ہے

-☆☆☆-

احمر چل ایک سیلفی ہو جائے پھر پتہ نہیں کب تو مجھ جیسی عظیم ہستی سے ملے۔

کیوں آپ میری واپسی تک اللہ کو پیاری کو جائیں گی؟

وہ شاہانہ انداز میں اپنی قدر و قیمت کا اعلان کرتی ہے مگر دوسرے کی لمحے کھلے منہ احمر کو دیکھتی رہ جاتی ہے۔

گستاخ لڑکے اتنی بری بات سوچتے کچھ حیا کرو۔ احمر کیا ہو گیا اپنے صدمے میں کیوں مجھ غریب کو اٹھا رہے ہو میں ننھی جان ابھی دیکھا ہی کیا ہے۔؟؟

(احمر بھی تھوڑا اپنی پریشانی سے باہر آتا ہے) عقبہ باجی آپ نے سب دیکھ تو لیا ہے۔۔ ارے کہاں۔ ابھی اس جن اور بھوتنی کی شادی دیکھنا باقی ہے۔۔۔ ہاں جہان کا میں کچھ کہہ نہیں سکتی پر ابر میری جان اس کی شادی پہ تو میں نے ڈانس کرنا۔۔ ہائے وہ گانا سنا تم نے احمر بڑا ہی کمال ہے ہائے اک بار سنا میرا تو دل آگیا۔۔

عقبہ باجی آپ کامر گانے پہ دل آجاتا ہے وہ جیسے اسے کچھ یاد کروا رہا ہو۔۔۔ ہی ہی ہی۔۔۔  
احمر بھول جانے اس بات کو ارے وہ گانا ہی تھا مجھے نہیں پتہ اس میں بچوں کی آوازیں کس نے  
ریکارڈ کی تھی۔

عقبہ باجی جانے بھی دیں اب آپ سے بہتر یہ کام اور کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔ ہاے تجھے کتنا یقین  
ہے مجھ پہ احمر میرے بھائی۔۔۔ وہ احمر کو گالوں پہ پیار کرتے کہتی ہے۔

مگر اس رات بابا کے دوست کا وہ کالا سا بچہ۔۔۔ بچہ؟ احمر اس کی بات واپس دوہراتا ہے۔۔۔ وہ  
اچھا خاصہ لڑکا تھا اور اچھا لڑکا تھا وہ باجی۔۔۔ احمر آنکھ مار کر کہتا ہے۔

ارے میرا مطلب لڑکا ہی۔۔۔ کہاں کا اچھا تھا؟ بد تمیز تھا پورا ارے مجھے یعنی عقبہ حسن احمد خان  
کو آ کر کہتا ہے آپ مجھے اچھی لگتی ہیں۔ توف گلہ ناد بادوں ایسے کارٹون کا۔۔۔ احمر بڑی مشکل  
سے اپنی ہنسی روک رہا تھا مگر عقبہ کے اٹے سیدھے منہ بنانے پہ کنٹرول نا کر سکا۔۔۔ ہاں تو اب  
ہنس لے۔۔۔

اب وہ کالا بچہ میرا مطلب لڑکا سفید ہو گیا ہے بندہ باہر سے پڑھ کے آیا ہے اور بڑے بابا کو پسند بھی ہے۔

ہو مجھے کیا۔ وہ شان بے نیازی میں صوفے پہ بیٹھ گئی۔۔

اچھا عقبہ باجی۔۔ ہم میری بہن کا شوہر میرا کیا لگا؟ ارے سمپل وہ تمہاری بہن کا شوہر لگا تو تمہارا بھی۔۔۔ ہیں؟ تمہارا کیا لگا؟ عقبہ بھی اس سے پوچھتی ہے۔

ہو نہ اب میں بلال کو کیا کہہ کر مخاطب کروں گا۔۔ احمر شرارتی انداز میں کہتا ہے۔۔ عقبہ اس کا مطلب سمجھ جاتی ہے۔۔ احمر کے بچے تو آج گیا تیرا خاتمہ آج میرے ہاتھوں وجہ ہو گیا!۔ اب احمر آگے آگے اور عقبہ اس کے پیچھے تھی۔۔۔

-☆☆☆☆-



آبریش اپنا سامان سمٹ لو ہمارا سٹاپ آگیا ہے۔ اوکے تم بھی اپنا بیگ بند کرو پھر کوئی چیز یہاں چھوڑ جاو گے تو اسلام آباد جا کر کال پہ کال مت کرنا ورنہ میں بلاک کر دوں گی۔

انف تم کوئی موقع ہاتھ سے جاننے بھی دیا کرو، بس ہے یہ یار۔

پتہ ہے مجھے تم زیادہ سمجھ دار بنا کرو۔ عقل سے خالی ہو یہ بات میں جانتی ہوں

ہا ہا بہت بڑی بات کی تم نے۔۔ وہ بھی فوری پلٹ کر جواب دیتا ہے۔ آبریش اپنا دوپٹہ صحیح کرتی ہے اور موبائل پکڑ کر جانے لگتی ہے جب سامان سے لاوے جہان پہ نظر پڑتی ہے تو بڑی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پہ آتی ہے۔ تم ایسے اچھے لگتے ہو۔

(وہ لاپرواہی میں کہتا ہے) چلو کسی صورت اچھا تو لگا۔

جہان یہ تمہارا روم نہیں ہے اور ناہم حویلی میں ہیں۔ ہاں میں جانتا

ہوں۔۔ جانتے ہو؟ ہاں آبریش۔۔ اچھا تو اپنی شرٹ کے بٹن بند کر لو کھلا گریبان اچھا نہیں لگتا،

آبریش کی باتوں کے جواب میں وہ اپنے دونوں ہاتھ آگے کر دیتا ہے جن میں سامان ہوتا ہے۔ یہ نیک کام تم کو ہی کرنا ہوگا۔

کب تک؟ یہ سوال ہے جہاں بھی سوال کے جواب میں سوال کرتا ہے۔ تو وہ ایک گہری نظر اس پہ ڈالتی ہے۔

دس سال کے بچے کو بھی اپنی شرٹ کے بٹن بند کرنا آتے ہیں اور ایک تم ہو جس نے عادت " ڈال لی کوئی کر دے تو اچھا ورنہ ایسے ہی بہتر ہے۔۔ اسلام آباد میں کیا کرو گے؟

وہاں کی تب سوچوں گا ابھی تم کر رہی ہو یا یوں ہی اس کھڑی بس میں میری کلاس لگانی ہے۔۔؟

ہم اپنی آنکھیں بند کرو۔۔ ہیں؟ چونک کر آبریش کو دیکھتے اسے اپنی سماعت پہ یقین نہیں کر رہا تھا۔۔ جہاں آنکھیں بند کرو۔۔ ورنہ یوں ہی حویلی جانا کھلے گریبان کے ساتھ۔

تمہیں کیا مسئلہ ہے میری آنکھوں سے؟

کر رہے ہو یا نہیں؟۔۔ اوکے بابالو کر لی بند وہ تھوڑا پاس جا کر اس کی شرٹ کے بٹن بند کر دیتی ہے مگر دل ہی دل اسے اسی نام سے پکارتی ہے۔ (شرٹ لیس بندہ)

آپ کی اجازت سے اب میں اپنی نگاہیں کھل کر دنیا دیکھ سکتا ہوں؟ جہاں تابعداری بجالاتے اس سے پوچھ رہا ہوتا ہے۔۔۔

ہاں۔ بس اتنا سا جواب؟

On Mon, 20 May 2019, 11:10 PM Urdu Novels Official

<[samaachaudharyinfo@gmail.com](mailto:samaachaudharyinfo@gmail.com)> wrote:

"ناول" عشق کی پہلی بارش

رائٹر سماء چوہدری

☆☆☆☆

صبح کی پہلی کرن جوں ہی خان حویلی کی در و دیوار کو پار کرتی اندر داخل ہوئی پتوں پہ چمکتی شبنم

کو اور بھی

نکھار دیتی ہے "ہر گل مہک جاتا جب تازہ ہوا ہر پودے کو

جھو کر جاتی ہے چاروں طرف ایک ناختم ہونے والی خوشبو پھیل جاتی ہے۔

ہوا کا الگ نشہ ہوتا ہے جس میں یہ پھول پودے بھی اپنی ہوش کھو دیتے ہیں "گل خان"

پودوں کو پانی دے رہا تھا، وہ اپنے دھیان اس خوبصورت منظر کو محسوس کر رہا تھا،

کہ اچانک شروع ہوئی چیخ و پکار پہ پائپ چھوڑ کر حویلی کے گیٹ کی طرف بھاگتا ہے۔

او خانہ خرابہ تو ہے؟ ہم ڈر گیا۔

گل خان اپنے دل پہ ہاتھ رکھے احمر کو کہہ رہا تھا۔

ابھی ہمارا نازک دل باہر آ جاتا۔۔۔۔۔ بچہ ایسے کام دوبارہ نہیں۔

گل خان۔۔ کہاں رہ گئے تھے؟ یار گاڑی تو نکلو میں پہلے ہی لیٹ ہو گیا ہوں۔ اب اور ٹائم لگا تو

میرا نام کٹ جائے گا جلدی چل یار۔

گل خان پاس آتا ہے اور جلدی سے چابی نکل کر احمر کے ہاتھ پہ رکھ دیتا ہے۔

یہ لو بابا خود چلے جاو۔۔۔ ہم کو آج بہت کام کرنا ہے

احمر کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا، کیوں کہ اس کو گاڑی چلانی نہیں آتی تھی،

گھر میں سب سے چھوٹا ہونے اور اپنے بڑے امی ابا کا لاڈلہ ہونے کی وجہ سے احمر کو انہوں نے  
بھی ایسے کام کرنے، ہی نہیں دیا اس کا ہر کام گل خان کرتا تھا پھر وہ آنا جانا ہی کیوں نا  
(ہوں گل خان نو کر کم گھر کا فرد زیادہ تھا بلکہ فرد خاص

او میرے گل بھرے گلداں بلکہ گلستان یار نا کرو ایسے میرے ساتھ۔

چھوڑ آؤ نا مجھے۔ ننھا سامنہ بنا کروہ گل خان کو  
آوازیں دیتا رہ گیا پر گل خان تو کب کا جا چکا تھا۔

-☆☆☆-

بڑی امی۔۔۔ بڑی امی کہاں ہو آپ۔ احمر روتی صورت لے کر ہال میں داخل ہوا۔  
ہاں میرے لال بول کیا ہوا میرا احمر میرا بچہ

میں کچن میں ہوں ادھر آ جا۔

.. بڑی امی گل خان کو بولیں مجھے کالج چھوڑ آئے

احمر دفعہ مار کالج کو آج تو اپنی بڑی امی سے ملا تک نہیں صبح سے راہ دیکھ رہی ہوں یہاں آ۔

شاہ بیگم اپنی گود میں لیے احمر خوب پیار کر رہی تھی۔

امی آپ اس موٹے کدو کے چاؤ کرتے رہنا کچھ کرنے نا دینا اس کو۔ ایک کالج جانا ہوتا اس نے اس پہ بھی پابندی لگا رکھی ہے۔

عقبہ مجھ سے مار نا کھا لینا تم خبردار جو میرے بچے کے خلاف بولی تم۔

ہاں ہاں۔۔ یہ ہی سب کچھ ہے ہم کو تو ڈاون لوڈ کیا تھا آپ نے۔ عقبہ ناک چڑھاتے کچن سے

باہر نکل جاتی ہے۔

ہاں ہاں فضول باتیں کروالو اس لڑکی سے خود جیسے ساری حویلی کے کام کرتی ہے ملکہ بنی رہتی ہے۔

عقبہ شاہ بیگم کی چھوٹی بیٹی اور جہان کی اکلوتی بہن تھی۔ شاہ بیگم کے دو ہی بچے تھے مگر یہ بھی (بچہ تھا کہ وہ احمر کو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز رکھتی تھی

بڑی امی کالج والوں نے میرا نام کاٹ دینا ہے۔۔ احمر دکھی ہوتے کہہ رہا تھا۔

سارے دوست میرا مذاق اڑاتے ہیں کہ کار تک چلانی نہیں آتی اور بہن چھوڑنے آتی ہے۔۔

مجھے نہی پتہ آپ بولو گل خان کو مجھے کلاس دیا کرے۔۔  
اچھا میں کہہ دوں گی جا۔۔ جہان کو بول تجھے چھوڑ آئے۔



نانا میں نہیں جا رہا ان کے کمرے میں۔ وہاں طوفان آیا ہوا ہے  
کیوں کیا ہوا؟؟؟ احمر نے ڈرتے بات چھپانے کی ناکام کوشش کی مگر چہرے کے تاثرات سے  
پکڑا گیا۔

جہان اور آبریش کی لڑائی ہوئی ہے؟ ہیں۔؟؟  
ہیں۔۔ بول بھی یہ ہی نابڑی امی آپ۔۔ کو کیسے پتہ؟  
شاہ بیگم زوردار قہقہہ لگاتی جا کر ہال میں بیٹھ جاتی ہے۔  
ارے یہ تو ان دونوں کی پیدائش سے چلتا آ رہا ہے کوئی نئی بات تھوڑی ہے۔

جا احمر کپڑے بدل لے تیرا آج بھی کالج گیا اور سُن کوئی دوسرا کالج دیکھ لے کیوں کہ ان کالج  
والوں نے اب تیرا نام کاٹ دیا سمجھ لے عقبہ احمر کو چھڑ رہی ہوتی ہے۔۔

ہممم لگ تو یہ رہا ہے۔

میرا بیچارہ بچہ! ان دونوں کے ظلم کا شکار بن جاتا ہے شاہ بیگم ابھی تک ہنس رہی تھی۔ آہاں امی  
ان کے ظلم میں یا آپ کے پیار میں ذرا سوچ لیں نا ایک بار  
عقبہ تو روک ذرا بتاتی ہوں تجھے میں بتاتی ہوں۔

☆☆☆☆۔

بی بی صاحب باہر افسوس کے لیے عورتیں آئی ہیں کہتی ہیں  
شاہ بیگم سے ملنا ہے بڑا رورہی ہیں بی بی صاحب۔۔۔ مل لیں  
ایک بار۔

مائی دوپٹے کا ایک کونا منہ میں دبائے بڑے مدھم سے لہجے میں کہتی ہے۔  
مائی۔۔۔۔۔ (شاہ بیگم کی آواز میں بہت طاقت تھی۔

ایسی پر جوش اور بلند آواز کے خان حویلی کے دور و دیوار ہل جاتے تھے جب وہ جلال میں ہوتی  
(تھی

مائی ڈر کے مارے کانپتی پاس آتی ہے۔۔۔۔۔ احمر سو گیا؟ میرے پاس لے کر آؤ اسے۔۔

بی بی صاحب۔۔۔ وہ۔۔۔ شاہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو ہوتے ہیں مگر وہ دیکھنا نہیں چاہتی  
۔۔۔۔۔ جاوا احمر کو لے کر آو میرے پاس سنا نہیں تم نے۔۔۔ بی بی صاحب احمر بابا کو تو  
بڑے صاحب ساتھ لے گئے ہیں۔۔۔ کہہ رہے تھے باہر جا رہا ہوں۔۔

تم نے جانے کیسے دیا؟ مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔ آپ سو گئی تھی۔ ڈاکٹر نے روکا تھا کہ اٹھنا  
نہیں بی بی کو۔۔۔ مائی تمام وضاحت دے کر واپس اپنی جگہ پہ کھڑی ہو گئی،

اچھا۔۔۔ جاو تم۔۔۔۔۔ جی باہر وہ عورتیں۔  
ان سے کہہ دو شاہ بیگم کے پاس کے سوالوں کا جواب نہیں۔  
!! اس حویلی کا ہر فرد زندہ ہے۔۔۔۔۔ ہر فرد۔۔۔۔۔  
دروازے کو بند کے جانا۔۔۔۔۔ مجھے خاموشی چاہیے

-☆☆☆☆-

خالہ جان۔۔۔ دیکھیں نا اس شان مان کان نے میرے ہاتھ گندے کر دیے۔ میری چوڑیاں  
بھی توڑ دی۔ وہ بازو دیکھا رہی تھی،

امی میری کوئی غلطی نہیں۔۔۔۔۔ یہ میرا نام کیوں ایسے لیتی ہے  
جہان نام ہے میرا۔ جہان حسن احمد خان،

شاہ بیگم ہنستے آبریش کو اپنی گود میں بیٹھا لیتی ہے۔  
میری پری کے ہاتھ کیوں خراب کیے بولو جہان،

امی آپ بھی؟ ہر وقت اس کو پری پری اور مجھے جن بابا کہتی رہتی ہیں۔ میں آپ سے بات  
ہی نہیں کروں گا۔

جہان وہ پیار سے کہتی ہے کیا ہو گیا تمہیں ایسے بات نہیں کرتے ----- آبریش شاہ  
بیگم کی گود میں بیٹھیں جہان کو انگلیاں دیکھا رہی ہوتی ہے،

ہاں اب آنا میرے ساتھ کھیلنے، جہان منہ بنائے چلا جاتا ہے۔

آبریش میری پری۔ اب جہان آپ سے بات نہیں کرے گا تو کس کے ساتھ مستی کرو گی  
؟؟ خالہ۔۔۔ نا۔۔۔ تم مجھے بڑی ماما کہا کرو یا جیسے جہان کہتا ہے نا امی۔۔۔ ویسے کہا کرو۔۔۔

جاو شاہ اش جا کے دوستی کرو اس سے۔۔۔۔۔ ہممم آبریش نا چاہتے بڑے بڑے من سے  
شاہ بیگم کی گود سے نکل کر۔۔۔۔۔ جہان کے کمرے کی طرف جاتی ہے۔

جہان موڈ بنائے اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑا ہوتا ہے۔  
تم نے گر جانا ہے! آبریش آتے ہی ایک نئی پیشن گوئی کرتی ہے۔۔۔



سفید ماربل سے بنی سبزہ زار اور رنگ برنگے پھولوں سے گھری اس وسیع و عریض رقبے پہ قائم خان حویلی ہر ایک کی توجہ کا مرکز تھی جتنی کشش بیرونی حصے کی تھی، اس سے کئی گنا زیادہ اس کی طرز تعمیر اور حویلی کے اندرونی حصے میں نظر آتی تھی۔۔۔

جیسے حویلی کم کوئی پارک زیادہ ہو اتنا سبزہ اتنے درخت اس حویلی کو کی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیتے تھے۔۔۔

زمان بہادر احمد خان گاؤں کے بڑے تھے ہر بندہ اپنی اصلاح مشورے کے لیے ان کے پاس آتا تھا۔ وہ بہت نفیس انسان تھے۔ اپنے سے چھوٹوں کو خود اٹھ کر سلام کرتے۔۔۔ گاؤں کا بچہ بچہ جیسے ان کی گود میں بڑا ہوا ہو۔۔۔۔۔۔ ہر دل عزیز انسان تھے

وہ کہتے ہیں نا۔۔ "ضرورت سے زیادہ اچھا ہونا ضرورت سے زیادہ دشمنی پیدا کرتا ہے" گاؤں میں مقیم ان کے مخالف کوئی نا کوئی موقع دیکھتے رہتے تھے ان کو تباہ کرنے کے لیے!

مگر۔۔۔

"اللہ جیسے چائیے عزت سے نوازے اور جیسے چائیے ذلت و رسوائی اس کا مقدر بنا دے"  
ہمیشہ وہ اپنے عزم میں ناکام ہوتے اور منہ کی کھاتے،  
"مگر ہوا جب رخ بدل لے تو بڑے سے بڑا طوفان برپا کرتی ہے"

بہادر احمد خان۔۔ خان حویلی کے مالک جن کو اللہ نے دو بیٹوں سے نوازا ایک حسن احمد خان  
دوسرا حسین احمد خان۔۔۔۔۔ بہادر احمد خان نے جب اپنے آبائی شہر سے ہجرت کی بات کی تو  
زمین کے تنازع اور خاندانی دشمنی میں۔ ان کے چھوٹے بیٹے کو اپنی خان سے ہاتھ دھونا پڑے  
۔۔

وقت بڑا بے رحم ہوتا ہے کسی کا نہیں ہوتا بس اپنی تیز رفتاری سے سب کو پیچھے چھوڑ دیتا"  
ہے: یہ بس انسان پہ منحصر ہوتا ہے وہ وقت کے ساتھ چلے یا وقت کے پیچھے، ساتھ چلنے میں  
"بھلا ہے ورنہ پیچھے رہنے والے تو اکثر قدموں کی دھول بن جاتے ہیں



بہادر احمد خان نے۔۔۔ اس دن دولا شیں اپنے کندھوں پہ اٹھی تھی  
ایک اپنے جوان بیٹے کی، دوسرا اپنی بہو کی۔

بوڑھے باپ کے لیے اس سے بڑھ کے اور صدمہ کیا ہوگا کہ جوان اولاد کے ساتھ دو بچوں کی  
ماں بھی اس دنیا فانی سے چل بسی۔ بہادر احمد خان اسی غم کی تاب نالا سکا۔ اور جلد ہی اپنے  
خالق حقیقی سے جا ملا۔

-☆☆☆☆-

شاہین بیگم، جی خان صاحب بولیں۔۔۔  
بڑا پریشان ہوں کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔  
کیا ہوا آپ کو سب ٹھیک ہے نا۔۔۔؟  
آئیں یہاں بیٹھے۔۔۔۔ ابا حضور جو فیصلہ کر گئے ہیں کیا وہ بچوں کے لیے مناسب ہوگا؟

کیوں نہیں۔۔ شاہین حسن کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے کہتی ہے

ابا حضور نے آج تک جو بھی فیصلہ کیا ہے وہ تاحیات مثبت ثابت ہوا ہے ہر ایک کے لیے۔۔  
اور یہ تو پھر گھر کی بات ہے

ہاں تب ہی تو پریشان ہوں، کیا بچے بڑے ہو کر اپنائیں گے  
اس رشتے کو؟ وہ مجھے غلط نا سمجھیں کہ بڑے ابو نے شاید دولت کے لیے یہ سب کیا، اس  
وقت حسن احمد خان کی آنکھوں میں کرب تھا، دکھ تھا۔۔۔ اور شاید بہت سے آنسو جو باہر  
آنے کو مچل رہے ہوں۔

مرد کو کہاں آزادی ہے سر عام رونے کی؟ مرد کو حق ہی نہیں وہ رولے۔۔ کیا اس کے دل "  
میں درد نہیں یاد درد میں دل نہیں جو موم کا ہو۔۔ جو اپنے اندر کے قید پانی کو آنکھوں جیسا  
"سمندر دے سکے

حسن کیا ہو گیا؟ سنبھالیں خود کو۔  
شاہین تمہارے سامنے ہی رو سکتا ہوں بتا سکتا ہوں کہ حسین اور ابا کے جانے بعد میں کتنا اکیلا

ہو گیا۔

شاہین کی گود میں سر رکھے وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا اسے چپ کرواتے  
شاہین بھی اپنا ضبط کھو بیٹھی،

کب شام رات اور رات صبح ہو گئی کچھ پتہ ناچلا۔۔۔

-☆☆☆☆-

عقبہ یار میری کتابیں پڑی تھی یہاں تم نے دیکھی تو بتاؤ۔  
وہ والی جو اس ٹیبل پہ رکھی تھی؟۔۔۔

ہاں وہی۔۔۔

جو دو یا تین تھی ہاں نا؟؟ ہاں ہاں وہی (آبریش پوری توجہ سے عقبہ کے جواب کا انتظار کر رہی  
تھی) بولو بھی اب؟؟

اب کیا؟ عقبہ بڑے مزے سے اپنے کندھے اچکاتی بستر پہ لیٹ گئی،  
ارے میری کتابیں؟؟؟ پر میں نے نہیں دیکھی

عقبہ میں تمہارا خون پی جاؤں گی۔ (آبریش غصے سے اسکی طرف لپکی اواو۔۔۔۔۔ مطلب بڑے  
بھائی (جہان) صحیح کہتے ہیں۔

اب کیا کہتے ہیں تمہارے بڑے بھائی؟؟  
یہ ہی کہ آبریش بھوت ہے۔۔۔۔۔ ہاہاہاہا

عقبہ کی بچی۔۔۔۔۔ تو رک ذرا، مطلب اب تو اس سڑے ہوئے پان کا ساتھ دے گی؟؟ نہیں  
آبر۔۔۔۔۔ جانی میری اولین ترجیح تیری میری یاری باقی جہان اس سے میری بھی کہاں بنتی  
ہے۔۔۔

دونوں ہاتھ پہ ہاتھ مار کے ہنس پڑی، چل اب بات نابل بتا بھی

وہ اُسی جن بابا کے روم میں ہوں گی۔۔۔ کل لے کے گیا تھا،  
(آبریش کی آنکھیں جیسے غصے سے باہر آ گئی ہوں) اس کی اتنی ہمت۔۔۔ میرے کمرے سے  
بنا میری اجازت میرا سامان لے گیا اس کی تو خیر نہیں،

آبریش جانی میرا انتظار کرنا میں کیمرالے کر آئی،  
آبریش۔ حیرانی سے مڑی۔۔۔ ہیں؟ علو کیمرالے؟  
جانی میں نے اس موٹے کدوا حمر سے شرط لگائی ہے۔۔۔ وہ کہہ رہا تھا اس نے کبھی جن  
بھوت نہیں دیکھے۔ میں نے بڑے جوش و ولولے سے کہہ دیا۔۔۔ کہ

کہ؟؟ اب ایسے نادیکھو۔۔۔ میں نے کہہ دیا کہ میں تم کو جن بھوت کیا ان کی لڑائی بھی  
دیکھوں گی۔ عقبہ نے کہتے کہتے زبان دانت نیچے دبالی۔۔۔

مطلب میں اور جہان جن بھوت ہیں؟ آبریش حیران دیکھ رہی تھی۔۔۔ اب عقبہ نے چپل  
اتار کے ہاتھ میں پکڑ لی اور بھاگتے بھاگتے کہہ رہی تھی۔۔۔ یہ بات پوری حویلی جاتی ہے۔۔۔

بابا بابا

-☆☆☆☆-

شاہ بیگم (نام شاہین تھا مگر پیار سے سب شاہ کہتے تھے)  
نے احمر اور آبریش کو ان کے ماں باپ کی کمی کبھی محسوس نہیں ہونے دی، جب حسین اور  
فاطمہ کا انتقال ہوا احمر چند سالوں کا تھا شاہ بیگم نے اس کو ماں بن کے نہیں ماں ہو کے پالا،

فاطمہ، شاہین کی چھوٹی بہن تھی جس کا نکاح اس کی اپنی پسند سے حسین سے کیا تھا۔۔۔۔۔ خالہ  
بھی ماں کا مقام رکھتی ہے شاید یہ ہی وہ وجہ تھی کہ بچوں نے کبھی اپنے حقیقی ماں باپ کو اس  
طرح یاد نہیں کیا، (احمر کو تو یاد بھی نہیں اس کے ماں باپ دیکھتے کیسے تھے)

جبکہ آبریش کو کچھ ہوش تھا وہ جانتی تھی مگر کبھی اپنے درد کو ظاہر نہیں کیا کہ وہ یاد کرتی ہے  
اپنے والدین کو مگر اپنی خالہ جو ماں زیادہ تھی۔ ان کی بے پناہ بے شمار محبتوں کا کبھی انکار

نہیں کر سکتی تھی۔ وہ ان کو دکھی نہیں کر سکتی تھی۔

اسکی آنکھیں میں ایک بوند آنسو بھی شاہ بیگم کی راتوں کی نینداڑ دیتا تھا۔۔۔ یہ بات وہ اچھے سے جانتی تھی اسی لیے وہ پیار سے شاہ کو اموں کہتی تھی۔ اور شاہ بیگم اور حسن کے لیے وہ پری تھی

وہ واقعی کسی پری سے کم نہ تھا اپنی صورت اور سیرت دونوں میں کمال تھی۔

درمیانہ قد۔۔ موٹی موٹی آنکھیں جن پہ لمبی پلکوں کا ایک پہرا تھا۔۔ پیارے نین نکش بلکل " اپنی ماں پہ گئی تھی۔ خوبصورت چہرہ جو ایک دم روشن تار تھا، سنہری بال جو دھوپ میں کسی موتی کی طرح چمک اٹھتے تھے، صورت پہ بلا کی معصومیت اور چال مانو کوئی ہرن ہو۔ آ " واز قدرے مدھم مگر لہجہ دلکش تھا.. جو سننے والے پہ سحر طاری کر دیتا تھا

شاہ بیگم ہر دن اس کی نظر اُترا کرتی تھی۔۔ ایک کالا دھاگہ ہمیشہ اسکی نازک کلائی کی زینت بنا رہتا تھا۔۔ عقبہ سے زیادہ آبریش کی دیکھ بھال ہوتی تھی، دونوں میں پیار اتنا تھا کہ کبھی ان

باتوں پہ غور نہیں کرتی تھی۔۔۔ اور یہ بات شاہ بیگم کو اطمینان دیتی تھی کہ ان کی ایک نہیں دو دو بیٹیاں ہیں۔۔۔

-☆☆☆☆-

آبریش تو مکمل لڑائی کے موڈ میں جہان کے کمرے میں آئی تھی مگر آگے کا منظر اس کو شرمندہ کر دیتا ہے۔

جہان۔۔۔! بندہ کبھی شرم کر لے اتنے کپڑے شومارنے کے لیے رکھے ہیں؟ اب ایسے ہی " باہر مت آ جانا سمجھے۔۔۔ تمہارے کمرے میں تو آنا ہی نہیں چاہیے۔

اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھے وہ جہان کو ملامت زدالہجے میں باتیں سناتی رہی، او لڑکی تمہیں ہی حق ہے مجھے ایسے دیکھنے کا، ویسے صحیح وقت پہ آئی ہو، (جہان اب اس کی حالت پہ محفوظ ہوتے معنی خیز نظروں سے اس کی جانب دیکھتے کہتا ہے)



! میں سوچ رہا ہوں ان بے جان کپڑوں کو پہنوں یا تمہیں۔۔۔۔۔

جہان۔۔۔ فضول بکواس ناکیا کرو خبردار جو میرے پاس بھی  
آئے۔۔۔۔۔ (وہ زرب مسکراتے اپنی شرٹ پہنتا ہے)

اچھا بتاؤ کس کام سے آئی تھی؟؟

آئی تو تمہارا سر کھولنے تھی پر اب بڑے بابائیں تو ان کو بتاؤں گی۔۔ تمہاری ساری حرکتوں  
کا (دھمکی آمیز لہجے میں کہتی کمرے سے نکل گئی)

ظالم لڑکی!۔۔ تڑپالو واپس یہاں ہی آنا ہے سارے بدلے لوں گا تم سے (جہان اسے جاتا  
دیکھ بس یہ ہی کہہ پایا۔)

-☆☆☆☆-

عقبہ مالی آگیا ہے جاو۔۔۔ جہان کو بتاؤ آکر کام کروالے پھر شور شرابہ شروع کر دیتا ہے  
میرے پودے تباہ ہو گئے کوئی پانی نہیں دیتا۔

خود اپنی دیکھ میں مالی سے کام لے پھر ناروتے پھرے۔۔۔ پتہ نہیں ضد کب ختم ہوگی وہی  
بچوں والے کام شاہ بیگم بولتے بولتے اندر چلی گئی،

اچھا امی۔۔۔۔۔ مگر وہ میری بات پہ آئے گا تھوڑی (عقبہ خود سے ہی بات کرتے ہنس  
پڑی) اچھا تو میں کہوں گی بابا جان کہہ رہے ہیں۔۔۔ جلدی آو۔۔۔ پھر آئے گا

واہ عقبہ بڑی چالاک ہو تم۔۔۔ بڑا کام کرتا ہے تمہارا دماغ  
میری شیرنی آبریش اس کے کندھے پہ شاباشی دیتی کہتی ہے جاو۔۔۔۔۔ میرا بھی بدلہ باقی  
ہے اس سڑے پان سے دونوں مل





صاحب جہان بابا کی کار تو حویلی میں ہی ہے لگتا ہے آج نہیں گئے، اچھا اس کو بولا کر  
لاؤ کام ہے۔

اچھا بڑے صاحب! حسن احمد خان اخبار پہ نظریں جمائیے پوری توجہ سے خبریں پڑھ رہا تھا  
----- جب دروازے پہ ہلکی سی دس تک ہوئی۔

بابا آپ جاگ رہے ہو؟

ہاں جہان آ جاؤ بیٹا۔ (وہ دروازے سے اندر داخل ہوتا حسن کی برابر والی کرسی پہ

بیٹھ گیا) جی آپ بابا سب خیر ہے نا؟

وہ اپنے باپ کے چہرے کو بڑی غور سے دیکھ رہا تھا۔

ہاں صاحب زادے میں ٹھیک ہوں۔ (اخبار کو ٹیبل پہ رکھ کے وہ جہان کی طرف مڑ گیا) اس

کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ دیتا ہے

بابا۔۔۔ (جہان جلدی سے حسن کے دونوں ہاتھوں کو تھام لیتا ہے  
(اور جھک کر اپنے باپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیتا ہے

بتائیں نابا میرا دل عجیب سا ہو رہا ہے آپ کی صحت ٹھیک ہے نا؟ میں لے جاؤں آپ کو  
؟؟ (وہ بڑے پیار سے اپنے باپ سے مخاطب تھا)

حسن اپنے بیٹے کی محبت پہ رشک کر رہا تھا، میں ٹھیک ہوں پر میری بات غور سے سُننا جہان  
تم جانتے ہو جب تمہارے دادا کا انتقال ہوا تم بہت چھوٹے تھے، (حسن جیسے لفظ تلاش رہا ہو)

جہان تمہارے چاچو حسین اور میں بہت اچھے دوست تھے وہ میرا بھائی کم عزیز دوست زیادہ "  
تھا، ہماری کوئی بہن نہیں تھی تو ابا کے چاچا زاد بھائی کی بیٹی کو ہم آپا کہتے تھے۔  
ان کا اور ہمارا بہت پیار تھا۔۔۔ ابا کی انکے چاچا زاد بھائی سے گہری دوستی تھی ہمارے  
گھروں میں آنا جانا بھی بہت تھا کبھی تیرا میرا والی بات دونوں خاندانوں میں آئی ہی نہیں،

مگر وقت جب چال چلتا ہے آپ کی بازی کسی کام نہیں آتی وقت کی چال بہت گہری ہوتی ہے " اگر سمجھے کوئی تو۔۔

حسین خور و خوب شکل نوجوان تھا وہ جب عہد شباب میں داخل ہوا خاندان سے کئی رشتے آئے مگر ابا انکار کر دیتے تھے، حسین ابھی پڑھ رہا تھا شادی جیسے بندھن کو اپنانا نہیں چاہتا تھا۔

اسی دوران ابا کے چاچا زاد نے اپنی چھوٹی بیٹی مریم کا رشتہ حسین کے ساتھ کرنے کی بات چلا دی ابا حضور مکمل طور پہ انکار نہیں کر سکتے تھے رشتے داری کی بات تھی تو انہوں نے کہہ دیا ابھی میرا لڑکا پڑھ رہا ہے ابھی اس معاملے پہ کچھ کہہ نہیں سکتا،

انہی دنوں حسین کا سامنا تمہاری خالہ فاطمہ سے ہوا دونوں میں کب محبت ہو گئی اس کا علم کسی کو نا ہوا، حسین نے شاہین کو کہا کہ وہ اپنے گھر والوں سے بات کرے وہ فاطمہ سے ہی شادی کرنا چاہتا ہے جب اس بات کا علم ابا حضور کو ہوا انہوں نے حسین سے خود بات کی آخر زندگی اس نے گزارنا تھی

اس شام تمہارے دادا نے مجھے اپنے کمرے میں بلایا تھا اور کہنے لگے حسن میں عجب کشمکش میں مبتلا ہوں، تو میں نے اسے ہی اپنے والد کے ہاتھ پکڑے تھے جہاں ----- جیسے تم نے میرے حسن کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

جو جہاں صاف محسوس کر سکتا تھا۔ اس نے آگے ہو کر اپنے باپ کو گلے لگالیا۔۔۔ آپ بہت مس کرتے ہیں نا چاچو اور ابو کو (دادا) بابا میں بھی تو آپ کا دوست ہوں۔ ہاں حسن نے اقرار میں سر ہلایا۔۔

پھر کیا ہوا بابا؟ جہاں تب ابانے مجھے سے صرف ایک بات کی۔ "حسن میرے لیے میرے بیٹے سب کچھ ہیں اور ان کی خوشیاں میرا سب سرمایہ، میں کسی بھی قیمت تم دونوں کو دکھی نہیں دیکھ سکتا ناصر نے اپنی بیٹی کا رشتہ حسین سے کرنے کی بات کی ہے۔ میں نے کہہ دیا "مگر بابا وہ تو حسین سے عمر میں کافی بڑی ہے۔

تو تم جانتے ہو اباحضور نے کیا کہا؟؟ جہاں پورا متوجہ تھا،



انہوں نے کہا "حسن ہم پھر نام کے مسلمان ہوئے نا

میں نے کہا ابا حضور وہ کیسے؟؟

ان کو میری (عمر والی) بات بہت ناگوار گزری تھی۔۔ اس بات کا اندازہ میں نے اس کے چہرے کی لالی سے لگایا۔۔ میں خاموش ہو گیا۔ تو ابا بولے۔۔۔ حسن: نکاح جیسے بندھن کو " عمر، رنگ و صورت سے نہیں سوچتے

جب دو جہانوں کی شان اس کائنات عرض و سما کے خوبصورت خوب سیرت میرے اللہ کے " محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتون اول حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ سے نکاح فرمایا تھا تو میرے نبی کی عمر پچیس اور خدیجہ کی عمر چالیس سال تھی یہ نکاح اس بات کی ضمانت ہے کہ نکاح میں عمر کا زیادہ یا کم ہونا کوئی بڑی بات نہیں، جب ایک عورت بڑی عمر کا مرد اپنا سکتی ہے تو ہمارا مذہب اس بات کی بھی اجازت دیتا ہے مرد بھی بڑی عمر کی عورت کو " عزت دے ایسے نکاح میں لے

واہ دادا جان نے بات ہی ختم کر دی (جہان تعریفی انداز میں بولا)۔

ہاں بلکل، حسن اپنے باپ کی بات پہ فخر سے کہتا ہے۔  
مگر مسئلہ عمر کا نہیں لالچ کا تھا چاچا ناصر حسین کے حصے میں آنے والی بے شمار دولت  
دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ اور شرط رکھ رہے تھے نکاح بھی لو اور جائیداد بھی میری بیٹی کے نام  
ہو۔

ابا کا دل اٹھ گیا تھا ان کی اس بات پہ۔ اور صاف انکار کر دیا ہم نے۔ اس انکار نے چاچا ناصر  
کے دل میں اتنی نفرت ڈال دی تھی کہ وہ مرنے مارنے پہ آگئے تھے۔۔۔۔۔ گاؤں میں  
شور شرابہ شروع ہو گیا اب دو گروہ بن گئے تھے۔۔ ایک ابا کی طرف دوسرا کم عقل اور  
اوباش لوگوں کا گروہ چاچا ناصر کی طرف۔

اس آگ کو زیادہ ہوا تب ملی جب فاطمہ اور حسین کی شادی ہو گئی آئے دن ایک طوفان  
برپا ہوتا تھا۔ ان دنوں آب ریش پیدا ہونے والی تھی جب ناصر چاچا کے آدمیوں نے۔  
ہمارے گاؤں کے ڈیرے کو آگ لگادی۔۔۔ بہت تماشہ ہوتا تھا جہاں ایسے متوجہ تھا جیسے

وہ واقعی کوئی کہانی سن رہا ہو۔

بابا پانی۔۔۔ ہاں۔ حسن پانی کے گھونٹ بھرتا۔۔ اور پھر اپنی بات کو مکمل کرنے لگ گیا۔۔۔ آبریش کی پیدائش پہ ہم سب بہت خوش تھے ابانے پورے گاؤں کی دعوت کی تھی (واہ بھوتنی کے آنے پہ اتنا جوش و خروش) کچھ کہا تم نے۔۔ نہیں آپ بتائیں۔

ہماری کوئی بہن نا تھی پھر میرا بھی پہلا بیٹا تھا تو آبریش ہمارے لیے ایک ایسا تحفہ تھی۔۔۔ جس کا کوئی مول نہیں حسن بہت خوش ہو کر بتا رہا تھا جہان اپنے باپ کی آنکھوں میں وہ چمک دیکھ رہا تھا۔

تو ناصر دادا نے۔۔۔ چاچو کا قتل کروایا تھا؟

(وہ قدرے حیرت سے پوچھ رہا تھا) حسن کے منہ سے اب الفاظ نکل ہی نہیں رہے۔۔ اک چپ لگ گئی تھی۔

بابا بتائیں۔۔۔ ہاں۔۔۔ ناصر چاچا نے حسین کی گاڑی پہ حملہ کروایا تھا۔۔ وہ دن بہت اداس تھا نا ختم ہونے والا ایک لمبا دن مگر ہمیں نہیں پتہ تھا اس کی شام اتنی کالی ہو گئی۔۔۔ میں اپنے

بھائی کے ساتھ اپنی چھوٹی کو بھی کھودوں گا۔

حسن اپنے آنسو ناروک پایا (حسن نے فاطمہ کو بہن کا درجہ دیا ہوا تھا مگر جب وہ اس کے بھائی کے نکاح میں آئی تو فاطمہ سے اس کا بھائی بہن والا تعلق اور بھی پکا ہو گیا۔ حسن پیار سے فاطمہ کو چھوٹی کہتا تھا)۔ اک لمبی سانس چھوڑتے حسن نے بتایا۔ حسین ڈیرے گیا تھا فضل کی کاشت کے لیے مشینوں کا پتہ کرنے ہماری بہت سی زمینیں تھیں گاؤں میں حسین کو بہت شوق تھا مشینوں کے بارے میں جاننا۔ کوئی خرابی ہو جاتی وہی صحیح کرتا تھا۔ ہمارا مفت کا انجینئر تھا (بھائی کا ذکر حسن کے چہرے پہ بڑی سی مسکراہٹ کے آتا)

ناصر چاچا کے آدمیوں نے موقع کا فائدہ اٹھایا وہاں فائرنگ شروع کر دی۔۔ مزارے سمت چار بندے قتل ہوئے اس دن تمہارے چاچا کے یہاں (حسن سینے پہ ہاتھ بتا رہا تھا) یہاں چار گولیاں لگی تھیں۔۔! اور وہ موقع پہ دم توڑ گیا،

-☆☆☆☆-

-☆☆☆☆-

تمہارے دادا بہت بیمار رہنے تھے اس دن کے بعد۔ جہان انہی دنوں انہوں نے ایک ایسی چیز

مانگی مجھ سے میں انکارنا کر سکا۔

مگر آج میں تم سے مانگ رہا ہوں۔۔ بولیں بابا آپ کے لیے جان بھی حاضر۔۔۔ جہان ابا نے تمہارا اور آبریش کا نکاح بچپن میں کروا دیا تھا (یہ بات تھی یا توپ کا گولہ جہان کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا وہ آنکھیں پھاڑے حسن کو دیکھے جا رہا تھا)

اب کمرے میں مکمل خاموشی تھی۔ جہان نے حسن کے ہاتھ سے وہی پانی کا گلاس پڑا اور پینے لگ گیا ایسے جیسے سالوں بعد پانی دیکھا ہو۔ اور کھانس رہا تھا۔

بس بس کیا ہو گیا آرام سے پیو پانی۔ حسن اس کی کمر تھپتھپا رہا تھا۔ ایسی خوفناک خبر پہ بابا کوئی بھی مر جائے میں تو پھر کھانس رہا ہوں۔۔

بیٹا مجھے تم سے بہت امیدیں ہیں۔۔ تم اس رشتے کو نبھاؤ گے۔

ابا حضور اپنے آخری وقت میں آبریش کو دیکھ کر بہت روتے تھے کہتے تھے میں اپنے حسین کی

نشانی باہر نہیں جانے دوں گا۔

مجھے ہر وقت اسکو اپنی نظروں کے سامنے رکھنا ہے۔۔ جبکہ وہ بچوں کے نابالغ نکاح کے سخت خلاف تھے مگر اپنی علالت کے ہاتھوں مجبور تھے جہاں، دن بادن ان کی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی۔

تم سمجھ رہے ہونا؟؟ جی ہاں بابا میں سمجھ رہا ہوں (جہاں نے ایسے جواب دیا جیسے وہ خود کو بھی بتا رہا ہو) پر بابا میری اور اس بھوتنی کی بنتی کب ہے؟

خبردار جو میری بیٹی کے ایسے نام لیے۔۔ اچھا اچھا آبریش کی اور میری ہر وقت تو لڑائی ہوتی ہے۔۔ ہاں تو تم عقل کا مظاہرہ کیا کرو۔ ہیں؟ بابا آپ بھی؟ ہاں میں بھی۔۔ پتہ ہے میرا کلبہ باہر آتا ہے جب آبریش روتی ہے۔۔ مجھے لگتا چھوٹی (فاطمہ) ہو جیسے۔۔۔۔ (ہاں ویسے ہے تو کیوٹ جہاں نے دل میں سوچا)۔۔

اچھا بابا یہ دھماکہ آمیز خبر آپ کی پیاری پری صاحبہ کو معلوم ہے؟ جہاں طنزیہ لہجے میں کہتا

ہے۔

نہیں وہ نا سمجھ ہے وقت آنے پہ پتہ چل جائے گا۔  
اچھا تو اس کو بتائیں گا کون؟ (جہان جیسے بات کا مزہ لے رہا)

اس کو میں خود بتاؤں گا تم فکر نہ کرو۔۔۔ بس اب سے بڑے ہو جاویہ بچوں کی طرح لڑنا بند کر دو۔ اچھا بابا جیسے آپ کی مرضی۔۔۔ وہ اٹھنے لگا تھا کہ حسن نے کلائی پکڑ لی۔۔۔ وہ اب تمہاری ذمہ داری ہے تمہارے نکاح میں ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ میں بتاؤں عورت کی عزت کیا ہوتی ہے۔۔۔

میرا خون ہو تم۔۔۔ جی بابا آپ فکر نہ کرو مجھے سب سمجھ ہے آپ کو میری طرف سے کبھی شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔۔۔ شاباش میرا فخر ہو تم۔۔۔ جاو اب۔۔۔ جی بابا۔  
آج حسن احمد خان نے سکون کا سانس لیا جیسے سر سے ایک بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔ "مگر اک خاموش طوفان اپنی آمد کی اطلاع دے رہا تھا جس کا علم بہت جلد سب کو ہونے والا

"تھا

-☆☆☆☆-

وہ دل ہی دل خوش بھی تھا اور چہرے سے حیرانی ٹپک رہی تھی  
اپنے کمرے میں جا کر کپڑے تبدیل کرنے کے بعد وہ بستر پہ لیٹے۔  
سب پرانی باتیں آبریش اور اس کی اتنی لڑائیوں کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

تو کیا یہ وجہ تھی جب وہ ناراض ہوتی میں ساری رات بے چین رہتا تھا۔ نا جانتے بھی میرے  
دل میں آبریش کے لیے جو جذبات تھے مگر ان کو آج نام مل گیا،

وہ ایک ایسے رشتے میں جڑ چکے تھے جس میں برکت ہی برکت ہوتی ہے وہ لڑکی جو  
سُپٹاتی، بوکھلاتی باد صبا کے جھونکے کی طرح جہاں کی زندگی میں داخل ہو چکی تھی وہ کوئی اور  
نہیں اس کی بیوی تھی۔۔



اب سے اس ظالم لڑکی کے ساتھ نو لڑائی، نوا لچھنا، نو بد تمیزی  
آخر کو میری بیوی ہے وہ۔۔ جہان ہنس رہا تھا اور سوچ رہا تھا

اللہ پاک کبھی کبھی بنا سوال کے آپ کو کوئی انمول تحفہ ایسے دیتے ہیں کہ آپ جتنا شکر ادا "  
کرو کم ہے

☆☆☆☆-

شام سے ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی بادل چھائے ہوئے تھے موسم بہت دلکش ہو رہا تھا۔۔  
جیسے ابھی بارش ہونے والی ہو۔

آبریش ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی کے چینل بدل رہی ہوتی ہے۔ جہان پتہ نہیں کب سے  
کچن میں بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا  
اب کچھ لگا بھی لو یا ایسے ہی بدلتی رہو گی۔۔ ؟

پیچھے سے ایک بلند آواز آبریش کے کانوں سے ٹکرائی  
"وہ طیش سے پلٹی ہے۔ تو وہ بیٹھا دانت نکل رہا تھا

تم اپنا سپیکر کم نہیں کر سکتے؟ اتنا منہ پھاڑ کر بولنے کی کیا ضرورت ہے؟ میرے کان نہیں بند  
جو ایسے منہ کھل رہے ہو  
برابر سنتا ہے مجھے۔

اچھا میرا نام تو نہیں سنتا تمہیں نام میں نظر آتا ہوں نامیری طرف دیکھتی ہو۔۔ بات کیا ہے آ  
خروہ بڑی معنی خیز نظروں سے دیکھ رہا تھا،

مجھے تم نظر بھی آرہے ہو، نام بھی سن سکتی ہوں اور دیکھ بھی سکتی ہوں۔۔ سخت ہوتے اس  
نے جہان کے ہاتھ پہ ریموٹ مارا، خبردار جو میری چپس کو ہاتھ لگایا۔۔ گندی نیت والے  
سڑے پان

ابھی کچن سے منہ بھر کے آئے ہو، آتے ہی میری تھوڑی سی چپس بھی برداشت نہیں

ہوئی؟؟

ہاں تو کیا ہوا بندے کا دل کر سکتا ہے دوبارہ کھانے کو۔

(منہ لبالب بھرے جہان نے دل کی کھی)

تو اپنی بنا لو نا وہ پڑے ہیں آلو، جہان باز آ جاو۔۔ نہیں تو چمٹ کھو گے میرے سے (لہجے میں

بلا کی تلخی تھی)

کیوں کیوں؟؟ وہ بار بار آبریش کی پلٹ سے چسپ اٹھا کر کھا رہا تھا۔۔۔ جو تمہارا ہے وہ میرا بھی ہے۔۔ (جہان آبریش کو بچپن کی بات یاد کروا کر اس کو بلک میل کر رہا تھا) ہا ہا وہ تب کہ بات تھی اب نہیں مانتی میں۔۔ دفعہ ہٹو یہاں سے،

میں تو مانتا ہوں جو میرا ہے وہ تمہارا ہے (جب سے جہان کو سچائی پتہ چلی تھی وہ ہمیشہ پیار سے رہتا اس کے دل میں اب آبریش کے لیے جذبات کچھ اور تھے)

مانتے رہو تم تو ہو ہی پاگل۔۔ "جن" نا ہو تو آ جاتا ہے میری چیز کھانے (آبریش میں جیسے اپنے بچپن کی روح آ گئی ہو)۔

اچھا سنو! جہان نے قدرے پیار سے کہا،  
ہاں اب کیا ہے؟؟ ختم ہو گئی خالی ہے پلٹ۔  
انفنف ظالم لڑکی سنا تو کرو میری بات۔  
بولو۔۔؟ مجھے چائے بنا دو گی؟؟ (آبریش اس کے منہ کو دیکھ رہی تھی) جہان دوبارہ کہنا جیسے  
اسے یقین نا آیا ہو۔ کان پہ ہاتھ رکھے پھر پوچھ رہی تھی،  
کیا ہو گیا ہے چائے کا کہہ رہا ہوں۔۔ (وہ زچ کر بولا)

نہیں وہ آج کل تم اپنا رعب والا لہجہ بھول گئے ہو نا اسی لیے یقین نہیں آ رہا کہ تم اتنے تمیز  
دار لہجے میں درخواست کر رہے ہو۔  
آبریش ہنس آ گئی،

رہنے دو میں عقبہ کو بول دیتا ہوں۔۔

اب بنو مت! تم بھی اچھے سے جانتے ہو، عقبہ بنانے والوں میں سے نہیں پینے والوں میں سے ہے۔

، اس سچائی پہ دونوں ہنس پڑے

-☆☆☆☆-

عقبہ نے سلیو لیس شارٹ شرٹ اور ٹائیٹ جنیز پہنی تھی، آبر چل یار مجھے لائبریری جانا ہے، کیا شہر بھر کے آوارہ پیچھے لگوانے ہیں؟ (آبر لیش نے طنز یہ کہا)

ہیں؟ عقبہ ہاتھ گھومتے حیرانی سے اسکو دیکھ رہی تھی

ہیں نہیں۔۔۔ ہاں ڈریس بدلو جا کر۔۔۔ اور اس قسم کے کپڑے تم نے لیے کہاں سے؟

یہ راز کی باتیں ہیں بچہ تم کو سمجھ نہیں آئی،  
اچھا اموں کو تو آتی ہیں ابھی آواز دوں گی نا تو یہ تیرا سارا راز باہر آ جانا ہے۔ گویا یہ دھمکی کام  
کر گئی،

اچھا اچھا گرم کیوں ہوتی ہو پاس آ وبتاؤں کان میں۔۔  
وہ پاس گئی تو عقبہ کان میں شروع ہو گئی۔۔۔ توبہ توبہ  
عقبہ تم کو آن لائن شرٹ منگواتے کسی نے پکڑا نہیں؟  
ناوہ چٹکارے مارتی اپنی بہادری کا اعلان کر رہی تھی،

اور یہ جنیز؟ یہ میں نے دیکھی ہے۔۔ مگر کہاں؟؟  
ہاں دیکھی ہو گئی کیوں کہ یہ جہان کی ہے عقبہ قہقہہ مار کے اپنے بستر پہ ڈھیر ہو گئی،

استغفر اللہ! عقبہ اموں بالکل صحیح کہتی ہیں۔۔  
یہ ہی کہ عقبہ رانی ہے رانی وہ اپنے آپ سہراتے ہوئے کہتی ہے،

نہیں جی اموں کہتی ہیں، عقبہ کو جوتوں کی کمی ہے اب آبریش قہقہے لگا کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔ چل اب بدل ان بے ہودہ کپڑوں کو۔

ہممم اوکے، تھوڑی دیر بعد وہ گلابی رنگ کا سوٹ پہنے باہر آئی واہ بھی واہ اب لگ کو اچھی سلجھی ہوئی عقبہ رانی پہ زور ڈالتے وہ عقبہ کا مذاق اڑا رہی تھی،

چلو اب۔۔۔

اویار تھوڑی دیر انتظار کر لے جہان نے مجھے چائے کا کہا تھا میں بھول گئی۔۔ ابھی آئی بس ورنہ اس نے شروع ہو جانا ہے۔۔ تم جانتی ہو مجھ سے اس کی کائے کائے برداشت نہیں ہوتی، اچھا میرے لیے بھی ایک کپ۔۔۔ اوکے بس آئی میں

-☆☆☆☆-

-☆☆☆☆-

\_\_\_\_\_



یہ تو اچھی بات ہے کم سے کم وہ اپنی پڑھائی پہ توجہ دے سکے گا۔۔۔ وہ تو ہے مگر پاکستان میں رہ کے بھی تو ہو سکتی ہے پڑھائی۔۔۔ اس کے لیے ترکی بھیجنے کی کیا ضرورت تھی؟

بھئی شاہ بیگم آپ ایسے ہی پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔ جہان بھی تو باہر سے پڑھ کے آیا تھا۔۔۔ مگر وہ جہان تھا حسن۔۔۔ یہ احمر

ہے میرا چھوٹا سا بچہ۔۔۔۔۔ جہان نے بہت فیصلہ کیا ہے جاکب رہا ہے ویسے احمر؛ پرسوں جا رہا ہے شاہ بیگم اب رو تو نہیں

خود ہی کہتی ہو میرا احمر اتنا بڑا آدمی بن جائے تو اس کے لیے اس کو جانا ہو گا نا بچوں کے مستقبل کے لیے قربانی دینی پڑتی ہے۔ آپ کی بات درست ہے حسن۔۔۔۔۔ چلو اٹھو اب اندر چلیں۔۔۔۔۔ ہوا کچھ زیادہ ہی سرد ہے۔۔۔۔۔ بچے کہاں گے؟

اند دہی ہوں گے، عقبہ کا کچھ کریں حسن آپ کی نواب زادی ہر الٹا کام کرنے میں اول نمبر پہ ہوتی ہے۔۔۔۔۔ پتہ نہیں اس میں یہ شیطانی روح کہاں سے آ جاتی ہے؟

ہاہا اچھا چلو رونق لگی رہتی ہے۔۔۔ میری بیٹی کا ویسے بہت دماغ ہے۔ ہاں بہت ہے شاہ بیگم  
نے طنزیہ کہا۔۔۔

اچھا حسن! آپ نے جہان کے رویے کو نوٹ کیا ہے؟  
کیا ہوا اب؟ بس میں تو دعا ہی کرتی ہوں۔۔۔ ایسے ہی رہے بہت سلجھ گیا ہے آبریش سے لڑائی  
ہی نہیں کرتا۔۔۔۔۔ ورنہ میں تو بہت فکر مند تھی، بس دیکھ لیں آخر بیٹا کس کا ہے۔۔۔ جہان  
بہت سمجھ دار ہے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ اب چلیں؟  
چلیں دونوں اندر چلے گئے۔۔۔۔۔

☆☆☆☆۔

آبریش کچن میں چائے بنا رہی تھی، حسن شاہین کو اندر آتے دیکھ سلام کرتی ہے۔۔۔ حسن  
شفقت بھرا ہاتھ سر پہ رکھتے کہتا ہے۔

کہاں گم رہتی ہو۔۔۔ بڑی کیا ہو گئی اپنے بڑے بابا کو بھول گئی؟ (وہ ذرا شرمندہ سی  
ہوئی) نہیں بابا ایسی بات نہیں ہے۔ آپ مصروف ہوتے ہیں نا اتنا کام تو بس۔

میرا بیٹا! حسن اسکو سینے سے لگاتے کہتا ہے ایک بات یاد رکھنا "بیٹیوں کے لیے باپ کے پاس وقت ہمیشہ ہوتا ہے" اور تم تو ہماری پری ہو۔ شاہین بھی اب آبریش کے گالوں پہ پیار کرتی ہے۔

اچھا تو میرا بیٹا کیا بنا رہا ہے آج۔۔۔۔۔ بابا چائے بنا رہی ہوں جہان کی درخواست پہ۔۔۔۔۔ (درخواست کو بہت لمبا کرتے وہ کہتی ہے) واہ بھئی واہ دشمن پارٹی میں دوستی والا ماحول کیسے پیدا ہو گیا۔ حسن ہنس رہا تھا،۔۔۔۔۔ اتنے میں احمر اور عقبہ بھی ہال میں آگئے، سب کو چائے کی طلب لگی تھی،۔۔۔۔۔

بابا آپ کے لیے بھی بنادوں؟ وہ حسن سے پوچھتی ہے۔  
ہاں بھئی میری بیٹی بنا رہی ہے میں تو ضرور لوں گا۔  
اچھا میں پھر ابھی لائی۔۔۔

سب خوش گپوں میں لگے ہوئے تھے، احمر کے جانے والی بات پہ شاہ اسے گود میں لیے پیار کر رہی تھی۔۔ عقبہ حسن سے اپنے نئے

نئے کارناموں کے بارے میں بات کرنے میں مصروف تھی،  
ایک بندہ گم تھا۔۔۔ وہ جہان تھا۔۔۔ ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ سب مل کے بیٹھے ہوں،  
کیوں کہ حسن اکثر زمینوں پہ ہوتا تھا اور باقی سب اپنے کاموں میں مصروف وہ صرف)  
کھانے کی ٹیبل پہ ایک ساتھ ہوتے تھے یا کسی خاص موقع پہ اور جب ہوتے تھے تو حویلی  
(چمک اٹھتی تھی

اماں بس بھی کرو اس کدو سے پیار کرنا ہر وقت گود میں لے کے بیٹھی ہوتی ہو عقبہ اپنی باتوں  
سے کہاں باز آنے والی تھی۔ احمر تلمد اٹھا میں کدو نہیں ہوں۔۔۔۔ تم ایک کدو ہو۔۔ احمر  
ایک کدو ہے۔۔۔ عقبہ تو ایسے شروع تھیں جیسے کوئی س سبق یاد کر رہی ہو۔۔۔۔ سب ہنس  
رہے تھے۔۔

آبریش چائے کے آئی تو سب کی توجہ کا مرکز چائے بنی سب کو دینے کے بعد اس کی نظریں

جہان کو ڈھونڈ رہی تھی اتنے میں شاہ  
بیگم کہتی ہیں۔۔۔ آبریش پیٹا جہان کے کمرے میں دے آو وہاں ہو ہو گا وہ،

جی اموں۔۔۔ وہ انکار کرتے کرتے رہ گئی۔۔۔۔۔ جہان کے کمرے کا نام اس کے لیے کسی  
عذاب سے کم نہ تھا پھر سے اس شرٹ لیس بندے کو دیکھنا نہیں چاہتی تھی،  
جب کہ جہان کی بچپن کی عادت تھی وہ اپنے کمرے میں صرف بنیان اور ٹروزر میں ہوتا  
تھا۔

☆☆☆☆-

آبریش دستک دیتی ہے مگر کوئی آواز نہیں آتی، وہ پھر دیتی ہے مگر اس دفعہ بھی کوئی آواز  
نہیں آئی۔ اب وہ آنکھیں بند کیے اندر داخل ہو گئی۔۔۔۔۔ جہان۔۔۔۔۔؟ جہان سن رہے ہو؟  
(جہان اندر ہو تو جواب دے) اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر دیکھتی ہے وہ کمرے میں نہیں تھا،  
لو اب یہ نواب صاحب کہاں چلے گئے۔

(جہان خود جیسے بھی رہتا ہو مگر کمرہ بہت صاف رکھتا تھا۔ ہر چیز اپنی جگہ پہ) رائٹنگ ٹیبل پہ  
پڑی جہان کی تصویر پہ آبریش کی نظر پڑی ہے۔۔۔ ناچاہتے بھی اسکی تصویر سے نظر نہیں ہٹا  
پائی۔

(جہان کب کمرے میں آ جاتا ہے اسکو پتہ نہیں چلتا) کبھی اس جیتے جاگتے بندے کو بھی اسی  
شدت سے دیکھا کرو۔ آواز اتنے پاس سے آئی تھی وہ اگر پلٹتی تو اس کے سینے سے جا لگتی۔  
گھبراہٹ میں مڑتو جاتی ہے مگر ہاتھ میں پکڑا چائے کا کپ جہان کے اوپر گر جاتا ہے۔ اس کے  
سینے اور ہاتھ پہ گرم چائے گرتے ہی سینہ لال ہو گیا تھا، وہ درد میں اپنے ہاتھوں کی انگلیاں دبا  
رہا تھا۔

آبریش ڈر کے مارے وہاں سے جانے لگتی ہے مگر توازن کھودیتی ہے اس کا پاؤں مڑ جاتا ہے وہ  
سیدھا جہان کے اوپر گرتی ہے یہ سب اتنا اچانک ہوتا ہے کہ اسکو سبھالنے کا موقع ہی نہیں ملتا، نا  
ہی کچھ سمجھ آتا ہے، جہان پہلے تو گرم چائے کی وجہ سے تڑپ رہا تھا مگر اب یوں اسکا اچانک

باہوں میں آنا، جہان کو سب کچھ بھول جاتا ہے،  
آبریش کے سنہری لمبے بال اس کے منہ کو ڈھانپے ہوئے تھے۔ وہ اس کے بالوں کی مدھم سی "  
خوشبو سے مدہوش ہوا جا رہا تھا، پہلی بار جہان نے آبریش کو اپنی باہوں میں حیا سے بگھلتے  
دیکھا؛ وہ اس دلکش چہرے سے نظر ہی نہ ہٹا پایا، ادھر آبریش اتنی شرمندہ تھی کہ اٹھنے کی  
ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اس کے دل کی دھڑکن اتنی تیز تھی کہ اب محال ہو گیا تھا جہان  
"کی باہوں سے نکلنا وہ تو بس آبریش کو دیکھے جا رہا تھا جیسے بس یہ وقت ختم جائے

جہان۔۔۔۔ (آبریش کی آواز پہ اس نے مدد کی)  
تو بہ ظالم لڑکی! مجھے مارنا سکی تو جلانے آگئی  
وہ جانتا تھا کہ صرت حال کتنی عجیب ہو گئی اس لیے بات بدلنے کے لیے اس نے واپس لڑائی (   
(والا موڈ اپنانا)

وہ بھی جوابی کارروائی میں بولی۔۔۔ "مرتے تو نہیں جل ہی جاؤ" کہہ کر رکی نہیں جانے والی تھی  
کہ اپنے ہاتھ کو قید پایا

(جہان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا) جہان ہاتھ چھوڑو۔۔۔

تم چاہتی ہو میں مر جاؤں؟ وہ سنجیدہ سا ہو گیا۔۔۔۔۔ آبریش نے بھی فرار کی راہ چاہی  
جلدی میں "ہاں" کہہ دی۔

اس نے اب ہاتھ چھوڑ دیا تھا چلو تمہاری یہ خواہش بھی پوری کر دوں گا۔ آبریش وہاں سے  
بھاگ کھڑی ہوئی،

-☆☆☆☆-

بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں آ کر وہ اپنی حالت پہ خود کو ملامت کر رہی تھی۔۔۔ (کیا سوچ رہا  
ہوگا میرے بارے میں)

آبریش تو بھی نادیکھ کے نہیں چل سکتی ایک چائے گردی دوسرا خود بھی گر گئی، اتنا جل گیا تھا



پتہ نہیں اس نے کچھ لگایا بھی ہو گا یا نہیں (آج پہلی بار آبریش کو محسوس ہو رہا تھا وہ جہان کے لیے اپنے دل میں نرم گوشہ بھی رکھتی ہے مگر قبول نہیں کر رہی تھی) یہ بس انسانیت ہے اور کچھ نہیں مجھے اس سڑے پان کی کوئی فکر نہیں (جیسے خود کو بہلا رہی ہو) مگر کیا خوب کبھی کسی نے کہ

"عشق اور مُشک چھپائے نہیں چھپتے"

-☆☆☆☆-

کھانا کھاتے وقت بھی جہان وہاں موجود نہیں تھا حسن دوبار اس کا پوچھ چکا تھا کہاں گیا ہے؟ مگر وہ گھر پہ نہیں تھا۔

گل خان۔۔۔ جی بڑے صاحب۔۔۔ جہان کہاں گیا ہے؟؟

وہ بڑے غصے میں گاڑی لے کر نکلا ہے

ہم کو بھی بتا کے نہیں گیا ہم پوچھتا رہ گیا،

یا اللہ خیر ہو۔۔۔ آپ پریشان ناہوں شاہ بیگم،  
ہم جاتا ہے دیکھنے کے واسطے۔۔۔ نہیں گل خان  
رات بہت ہو گئی تم جاو۔۔۔ میں خود جاتا ہوں،

آبریش کے کانوں تک یہ بات پہنچی اس کے دل میں فوری جہان کی باتیں گونج اٹھتی ہے  
۔۔۔ کہیں۔۔۔۔ نہیں وہ پاگل ہے مگر اتنا بڑا گدھا نہیں ہے جو ایسے کام کرے گا پھر بھی وہ  
فکر مند تھی۔

جہان کا خیال اس کو سونے نہیں دے رہا تھا۔۔۔ وہ پہلے بھی اکثر حویلی دیر سے آتا یا آ  
دھی رات کو نکل جاتا مگر آج پہلی بار اس کا دل فکر مند تھا۔۔۔ کیوں وہ بھی نہیں جانتی  
تھی،

ارے یار۔۔۔ عقبہ نے آبریش کا بازو پکڑ کے اپنے ساتھ لٹا لیا سو جاو آ جائے گا۔۔۔ ہاں آ

جائے گا۔۔۔ یہ تم کو ہوا کیا ہے؟ ویسے تو وہ سڑاپان ہے مگر آج ہیر و کیسے بنا ہوا ہے؟؟؟ عقبہ  
گال پہ انگلی رکھے سوچ رہی تھی۔

تم بھول رہی ہو عقبہ وہ میرا کزن بھی ہے۔۔  
ہاں مگر دشمن زیادہ (عقبہ جیسے یاد کروا رہی ہو)

گاڑی کے ہارن کی آواز آئی آبریش بے ساختہ کھڑکی کی طرف لپکی  
وہ جہان کی کار تھی مگر وہ خون میں لپٹا ہوا تھا۔ جہان  
اسکی زبان سے بس ایک لفظ نکلتا ہے وہ اندھا دھن بھاگتی ہوئی ہال میں آگئی؛ جہاں سب  
جاگ رہے تھے؛ اموں وہ جہان۔۔۔۔  
کیا ہوا آبریش۔۔۔ بیٹا بولو۔۔۔

اتنے میں جہاں اندر آ جاتا ہے۔۔۔۔۔ اس کے کندھے سے خون نکل رہا تھا (گاڑی بھی ٹوٹی  
تھی) جہاں کو اس حالت میں دیکھ کر شاہ بیگم بے ہوش ہو کر گر گئی۔۔۔ اموں۔۔۔ عقبہ

پانی کے کراؤ۔۔۔ آبریش پیٹا شاہین کو کمرے میں لے جاو۔۔

جی بابا۔۔۔ مگر اس کی نگاہ اب بھی جہان کے نکلتے خون پہ ہوتی ہے۔۔۔۔۔ اس کے دل کی دھڑکن مانوں کسی تیز رفتار ریل کی طرح ہو جو بے سود بھاگ رہی تھی،  
-☆☆☆☆-

جہان کیا ہوا ہے۔۔۔ کچھ نہیں بابا تھوڑی سی چوٹ ہے۔۔  
اتنا خون بہہ گیا اور تم کہہ رہے ہو چھوٹی سی چوٹ۔  
آپ تو ایسے ہی پریشان ہو رہے ہیں میں تو ایک دم ٹھیک ہوں۔  
میں ڈاکٹر کو فون کرتا ہوں۔۔۔ نہیں بابا آپ آرام کریں میں صاف کر لیتا ہوں۔۔ کیسے  
کر لو گے؟ اتنا خون نکل رہا ہے، کبھی میری بات مان لیا کرو۔

نہیں بابا کچھ نہیں ہوا دیکھیں میری طرف (وہ مسکراتے ہوئے اپنے باپ کی پریشانی  
کم کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا)

تم بہت ضدی ہو۔۔ حسن بس یہ کہہ پایا۔  
سو تو میں ہوں۔۔ اچھا بابا میں گاڑی اندر کر آؤں،  
(اتنا کہہ کر وہ سب سے نظر بچاتا باہر نکل گیا)  
گل خان مجھ پہ ناصر دادا کے آدمیوں نے حملہ کیا ہے اس بات کا  
پتہ بابا کو ناچلے اور گاڑی اندر کر دو۔۔۔۔ جہان گل خان سے بات کر تھا جب ساری باتیں آ  
بریش سن لیتی ہے

ہممم مجھے پہلے ہی دال میں کچھ کالا لگ رہا تھا،  
تم؟؟ اوہاں۔۔۔ اموں بولا رہی ہیں (ایسے شو کرواتی ہے جیسے کچھ پتہ ہی نا ہو) وہ جہان کو  
دیکھ رہی تھی جو بہت درد میں تھا مگر دیکھا رہا تھا کہ کچھ نہیں ہوا۔

جہان ہممم۔۔۔ درد ہو رہا ہے؟ ہاں وہ اس کی طرف دیکھ کر کہتا ہے  
اس کو صاف تو کرو۔۔۔ ورنہ زخم بڑھ جائے گا۔۔۔ ہاں،

اندرشاہ بیگم کے علاج کے لیے ان کی فیملی ڈاکٹر آئی تھی،  
جہان کے بھی کندھے پہ لگی ہے خون نکل رہا ہے اس کے پٹی کر دو کمرے میں سب موجود تھے  
جب شاہ بیگم اپنی ڈاکٹر کو کہتی ہے۔ جہان عجب نظروں سے اپنی ماں کو دیکھ رہا ہوتا ہے  
آپ جانتی ہیں پھر بھی۔۔۔۔؟

ڈاکٹر پاس آ کر اسکو شرت اترنے کا بولتی ہے، تاکہ زخم پہ مرہم لگا سکے (آبریش دل میں  
سوچتی ہاں یہ تو اس کا پسندیدہ کام ہے)

امی لیڈی ڈاکٹر ہیں یہ۔۔۔ سب حیران ہو کر جہان کے منہ کی طرف دیکھتے ہیں۔۔۔ ہاں تو؟ مجھے  
نہیں کروانی پٹی۔۔

وہ تپ کر وہاں سے اٹھ کر چلا گیا، اس کو کیا ہو گیا؟؟ حسن آتے پوچھتا ہیں آپ کے نواب کو  
شرم آتی ہے لیڈی ڈاکٹر سے۔

سب ہنس رہے تھے۔۔۔ بھی جب آپ کو پتہ ہے وہ لیڈی ڈاکٹرز کو ہاتھ تک نہیں لگانے دیتا  
تو نا کہتی نا اسے پھر،

اس سارے واقعہ سے ایک بندہ جو سوچوں کے سمندر میں غوطہ کھا رہا تھا وہ آبریش تھی (کیا  
چیز ہے یہ بندہ)

-☆☆☆☆-

رات کے دفنج رہے تھے اس وقت سب سوچکے تھے مگر آبریش کو نیند نہیں آئی۔۔۔ وہ بہت  
سے سوالوں کے جواب جاننا چاہتی ہے۔۔۔ ناصر دادا کون ہے؟ اور جہان پہ حملہ کیوں ہوا  
؟؟ وہ شرٹ لیس بندہ۔۔۔ لیڈی ڈاکٹرز سے مدد نہیں لیتا؟؟ پر کیوں؟

وہ اپنے کمرے سے نکلتی تو سامنے جہان کے کمرے میں روشنی دیکھتی ہے، آہستہ آہستہ قدم  
بڑھاتے اسکے کمرے کی طرف جاتی ہے، وہ جاگ رہا تھا۔۔۔

پتہ نہیں آبریش کے دل میں کیا آتا ہے وہ کچن میں جاتی اور چائے بنا کر لے آتی ہے۔۔۔ جہان  
۔۔۔ ہاں۔۔۔ جاگ رہے ہو؟ ہاں کیا ہوا؟

کچھ نہیں چائے لائی ہوں۔۔۔ واہ۔۔۔ شکریہ یار بہت طلب ہو رہی تھی۔۔۔ جہان کے  
چہرے پہ خون ابھی بھی لگا تھا اور شرٹ کے بازو پہ بھی جما ہوا تھا۔

تم کچھ چھپا رہے ہو؟ یہ سوال تھا یا جواب جہان پوچھ رہا تھا۔۔۔ بتاؤ بھی، کچھ نہیں ہے آبریش  
۔۔۔ اوکے مان لیا مگر میں بھی پتہ چلا کر رہوں گی۔

خون تو صاف کر لیتے، کر دو وہ منہ آگے کر دیتا ہے تو آبریش ٹشو پیپر سے جہان کے چہرے کو  
صاف کر دیتی ہے۔۔۔ کیا تم نے کندھے پہ خود پٹی کی۔۔۔؟ ہاں ہو گئی خود سے۔۔۔ بس ہو  
ہی گئی۔۔۔ اچھا جہان مجھے اک بات بتاؤ، میرے سامنے تم شرٹ پہنتے نہیں اور باقی  
سے شرم آتی ہے؟؟ وہ میرے لیے نامحرم ہیں،

اچھا وہ تو میں بھی ہوں۔ (ہلکا سا لیا ڈوپٹہ جس سے کچھ بال باہر چہرے پہ چھائے تھے جیسے



آسمان پہ بادل چھائے ہوں،

جہان پوری توجہ سے دیکھ رہا تھا،

تم میں اور باقی سب میں فرق ہے۔۔

اچھا کیا فرق ہے؟

جہان کا دل تو چاہ رہا تھا وہ اس بیوقوف لڑکی کو اپنی باہوں میں لے کر ایسے بتائیں وہ اس کی "

کیا ہے، یہ ظالم لڑکی بلا کی خوبصورت ہے اور ہے بھی میری، اسکو کیسے بتاؤں کہ اس کی جگہ

میری باہوں میں اور کسی کو حق نہیں وہ مجھے دیکھے یا چھوئے یہ حق میری بیوی کو

(ہے، صرف تم کو آبریش

ہیلو --- ہاں بولو بھوتنی --- جہان انی ایم سوری --- وہ چائے، جہان کی شرٹ کے دو بٹن

کھلے تھے جس سے وہ دیکھ سکتی تھی اس کا سینہ کتنا لال تھا (شاید زخم بھی تھا)

کوئی بات نہیں، (وہ حیران تھی کہ دن بہ دن جہان

(لڑائی کرنا کم کیا بلکل بھول گیا تھا

تم ٹھیک نہیں ہو اب مجھے یقین ہو گیا،

جہان قہقہہ لگاتا ہے۔۔۔ پر کندھے سے خون پھر رسنے لگتا،

کیا مسلہ تھا اگر پٹی کروا لیتے۔۔۔ میں کر لوں گا۔

وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھل رہا ہوتا ہے۔۔۔ اب شرم نہیں آئے گی؟ بلکل بھی نہیں،

کیوں؟؟ کہ تم نے بچپن سے مجھے ایسے دیکھا ہے (اب دانت باہر تھے جہان صاحب کے)

تم نا بہت۔۔۔۔۔ وہ کہتے کہتے رک گئی، لاو میں کر دوں؛

جہان کے ہاتھ سے بکس پکڑ کر وہ خود پٹی کرنے لگتی ہے یہ تھوڑا سا لگے گا اوکے؟ جہان اسکا

ہاتھ پکڑ لیتا ہے،

وہ پہلی بار خود اس کے پاس آئی تھی۔۔۔ پہلی بار وہ اس کو قریب سے دیکھ رہی تھی،

مضبوط جسامت کا مالک آنکھیں گہری سی، ہونٹ اتنے گلابی جیسے بچوں کے ہوں، کالے " بال۔ آواز اتنی طاقت وار کہ رعب دار لہجے کا مالک لگتا تھا بھرے ہوئے بازو جس سے گزرتی " ہر رگ صاف نظر آرہی تھی

اس سے پہلے کبھی آبریش نے غور ہی نہ کیا تھا وہ کتنا خوش شکل اور ہنڈسم تھا۔۔۔ جیسا ہر " لڑکی چاہتی ہو بلکل ویسا

کندھے سے زخم صاف کرنے کے بعد وہ پٹی کر دیتی ہے  
! کٹ زیادہ گہرا نہیں مگر یہ چاقو سے مارا ہوا لگتا ہے۔۔۔ جہان

آبریش یار تم نے کب سے سی ای ڈی جوائن کر لی ہے ہر بات کی کھال اُتر رہی ہو۔۔۔ یار  
شیشہ ہے یہ اور کچھ نہیں۔۔۔ ہم۔۔۔ اچھا یہ لو کریم جلے پہ لگا لو۔۔۔ اب اتنا سب کیا

ہے یہاں بھی لگا دو۔۔۔ میرے ہاتھ پہ بھی لگی ہے،

آبریش کے دل کی دھڑکن پہلے ہی اسکے اتنا پاس ہونے پہ تیز تھی اب تو اور بھی ہلچل مچا رہی تھی۔،

یہاں خود لگا لینا۔ وہ جانے لگتی ہے مگر جہان کے پاؤں میں آیا اس کا دوپٹہ کندھے سے گر جاتا ہے وہ پیچھے مڑ کر دیکھتی تک نہیں اور پلٹ کر ایک زوردار تھپڑ رسید کرتی ہے جہاں کی گال پہ،

مگر اگلے ہی لمحے اپنی حرکت پہ شرمسار ہو کر رہ جاتی ہے۔۔۔ کیوں کہ جہان کے ہاتھوں میں ڈبہ ہوتا ہے اور دوپٹہ پاؤں میں اٹکا ہوتا ہے

---

وہ اٹھ کر دوپٹہ آبریش کے کندھوں پہ رکھ دیتا ہے، ہم نے بچپن ساتھ کھیل ایک دوسرے سے لڑ کر گزارا ہے۔ ہم ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔ ہمارا روز آنا سا منا ہوتا ہے۔ ہم اکٹھے ہر

جگہ جاتے ہیں کیا تمہیں میں اتنا گھٹیا اور اخلاقیات سے گرا ہوا لگتا ہوں؟؟ وہ  
دونوں ہاتھوں سے آبریش کو پکڑے پوچھ رہا تھا، جہان کے چہرے پہ  
آبریش کی انگلیوں کے نشان صاف نظر آ رہے تھے۔

! وہ میں۔۔۔۔۔ ریلی سوری۔۔۔۔۔ جہان۔۔۔۔۔

اس نے آبریش کو بازو سے پکڑ کر اپنے کمرے سے نکل دیا، آج کے بعد اس کمرے کا رخ بھی  
\_\_\_ مت کرنا، تم پہ مجھے پورا حق  
(بات کہتے رک گیا جیسے کچھ یاد آ گیا ہو)  
پھر زور سے دروازہ بند کر دیا،

-☆☆☆☆-

روئی سی صورت کیوں بنا رکھی ہے؟ ارے احمر پر سوں جا رہا ہے کل سا رادن موج  
مستی کریں گے۔۔۔ عقبہ کبیل سے منہ نکل کر کہہ رہی تھی۔ مگر جب غور کرتی ہے تو آ  
بریش واقعی رو رہی تھی

اوے کیا ہو گیا؟؟ وہ۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ رونے سے اس کو ہچکی بندھ گئی  
کیا ہوا؟ عقبہ جلدی سے کبمل اتر کر بیٹھ گئی اپنے بازو اس کے کندھے پہ حائل کرتے کہتی  
ہے آبریش۔۔۔ طبیعت ٹھیک ہے نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عقبہ میں نے جہان کو تھپڑ مار دیا  
ہیں؟؟ (وہ حیران ہو کر منہ کھلے دیکھ رہی تھی)

آبریش تم خواب میں جہان سے لڑ رہی تھی؟؟۔۔۔ خواب بھی مار دھاڑ والے؟؟ انفنف یار  
کوئی پیارا خوبصورت لڑکے کا خواب دیکھو تم خواب میں بھی اس سڑے پان کو دیکھتی ہو؟

نہیں عقبہ۔۔۔ سچی مچی والا (اب آبریش پوری کہانی سنارہی تھی) سُنا کر پھر رونے لگ گئی۔۔

چلو تمہارا بدلہ پورا ہو گیا۔ (عقبہ دانت نکل کر کہتی ہے)

نہیں عقبہ اس کو مارنا تھوڑی تھا۔۔،

ہممم ایک تو وہ بیچارہ آج بری طرح زخمی ہو کر آیا۔۔  
دوسرا تم نے اس کی دھلائی کر دی۔۔ غصہ تو ہو گا نابرا،

مگر آج والا غصہ اس کا کبھی ختم نہیں ہوگا۔۔۔  
ہو جائے گا یار۔۔ تم لوگوں کا گزار ہے ایک دوسرے کے بنا؟؟؟  
اس بات پہ اس کے دل میں عجب سی کیفیت پیدا ہوئی،  
— کیوں؟ شاید جان کر انجان تھے دونوں

-☆☆☆☆-

اذان کی آواز پہ آبریش کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے ٹائم دیکھا تو تہجد کا وقت تھا۔۔۔ نماز کے  
لیے وضو کیا اور اپنے والدین کے حق میں دعا کی۔۔  
عقبہ ٹانگے پھیلانے سو رہی تھی، اس کا کمبل ٹھیک کیا۔۔ اور کمرے سے نکل کر لان میں واک  
کرنے کا سوچتی ہے، مگر سیڑھیوں کی طرف سے آتی کچھ سرگوشیوں کی وجہ سے رک گئی۔

کون ہو سکتا ہے وہاں وہ بھی اس وقت؟۔۔۔۔۔

وہ آگے بڑھتی ہے تو گل خان، مائی سے باتیں کر رہا تھا  
وہ بس وہاں سے واپس مڑی ہی تھی کہ جہان کے نام پہ  
اس کے کان کھڑے ہو گئے۔

گل خان۔۔ کہہ رہا تھا "بڑے خان صاحب نے اپنے آخری وقت میں اگر نکاح والی بات نا  
" کی ہوتی تو شاید (چھوٹے) حسن احمد خان کبھی بھی اتنے کم عمر بچوں کا نکاح نا کرواتے

آبریش کے قدموں تلے زمین نکل جاتی۔  
وہ صرف نکاح کے نام سے اتنی گم سم ہوئی یا جہان کے (   
(نکاح کا سن کر وہ خود بھی سمجھ نہیں پاتی

اب مائی کہہ رہی تھی "مگر بڑے خان کے فیصلے سے کون انکار کر سکتا تھا۔۔۔ پر دیکھو یہ



"دونوں اب تک ویسے ہی لڑائی کرتے ہیں۔۔۔ ان کو پتہ بھی نہیں دونوں میاں بیوی ہیں

آبریش تو جیسے گرنے والی تھی۔۔۔ وہ لوگ کیا بات کر رہے تھے۔۔۔ وہ باتیں جو ان کو پتہ

تھی مجھے اور جہان کو نہیں؟؟۔۔۔۔۔ یا اللہ۔۔۔ منہ پہ ہاتھ رکھے وہ واپس اپنے

کمرے میں چلی گئی جائے نماز واپس بچھا کر وہ بیٹھ گئی،

بہت سے سوال اس کے دماغ میں گھوم رہے ہوتے ہیں۔۔۔ میں کس سے پوچھو ساری بات

؟ امموں نے بتایا نہیں۔۔۔ بابا نے بھی نہیں پر کیوں؟ دادا ابا نے ایسا کیوں کیا؟ اس سب

باتوں سے بڑھ کر۔۔۔ کیا جہان جانتا ہے؟ اف۔۔۔۔۔ وہ خود سے بہت سے سوال کر کے خود

ہی ان کے جواب دے رہی تھی۔۔۔۔۔ خود کو مطمئن کر رہی تھی۔

ضرور اس سب کے پیچھے کوئی بڑا راز ہے مگر کیا۔۔۔؟ میں جہان سے نظریں کیسے ملوں گی

۔۔۔ اب جب وہ میرا۔۔۔ کہتے وہ رک گئی۔۔۔ (آبریش کا دل جہان سے نکاح پہ عجیب پر سکون

ساتھا مگر وہ مان نہیں رہی تھی ایسا کیوں ہے) ہزاروں سوالوں پہ کوئی ایک جواب بھی نہ تھا

۔۔۔۔۔ وہ وہاں ہی لیٹ کر سو گئی،

-☆☆☆☆-

سویرے ناشتے کی میز پہ سب تھے۔۔۔ وہ جہان کو اب دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ اور وہ وہاں  
تھا بھی نہیں۔

اچانک سے ایک بڑا سا بیگ اس کی ساتھ والی کرسی پہ پڑا دیکھائی دیا اور جب منہ اوپر کرتی  
ہے۔۔۔ تو جہان کھڑا تھا  
فوری منہ دوسری طرف کر لیتی ہے۔۔۔۔۔۔

ارے جہان احمر کے جانے میں ایک دن ہے ابھی تم ابھی سے لے  
آئے سامان جمع کر کے (شاہ بیگم شکوہ بھری نگاہوں سے جہان کو دیکھ کر کہتی ہے) نہیں امی  
یہ احمر کا نہیں میرا سامان ہے۔۔۔۔۔۔ تمہارا؟

اب حسن بھی جہان کی بات پہ متوجہ تھا۔۔۔۔

ہاں جی میرا۔۔ میں اسلام آباد جا رہا ہوں۔۔۔۔ پر کیوں؟

سب حیران ہو کر دیکھ رہے تھے بابا وہ فیکٹری کا کام تھا کچھ لوگ آرہے ہیں جرمنی سے اس نے ملنا ہے سوچا میں چلا جاؤں۔ جوس کا گلاس پکڑے بتا رہا تھا،

مگر بیٹا ہر بار تو نوید جاتا ہے نا۔۔۔ تم نا جاو۔۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا جہان جائے۔۔۔ مگر جہان جب کچھ کہہ دے وہ ہر حال میں

کرتا تھا وہ ضدی تھا یہ بات پوری حویلی جانتی تھی۔۔۔۔ بابا ضروری ہے اچھا بھئی۔۔ دیکھ سوچ لو، وہاں کے ہو کر مت رہ جانا۔۔ امی آیا کروں گا۔۔۔۔ وہ سب کو وضاحت دے چکا تھا مگر کیوں جا رہا ہے آبریش اچھے سے جانتی تھی۔۔

ان ساری باتوں میں اس نے آبریش کو دیکھا تک نہیں تھا جیسے وہ میز پہ تھی ہی نہیں۔ پہلی بار اس کا یوں نظر انداز کرنا۔۔ آبریش کو محسوس ہوا، اتنا کہ وہ اٹھ کر چلی گئی۔۔

کب جا رہے ہو۔۔ عقبہ نے پوچھا۔  
ابھی نکل رہا ہوں۔۔۔ اچھا پھر تو کام نہیں آو گے  
مجھے آج لائبریری چھوڑ آؤ کل بھی نہیں جا ہوا، پھر وہاں سے نکل جانا۔  
ہممم۔۔ کیا ہم بتاؤ بھی (عقبہ اس کے سر پہ سوار تھی)

اچھا جاشیطانی عورت لے آ اپنا مال متاع۔۔۔ وہ زچ کر بولتا ہے

اوکے۔۔ ابھی آئی دیکھو نکل نا جانا بابا بولیں اس کو۔  
ہاں ہاں جاؤ اپنا بیگ لے آؤ نہیں جاتا میں روکے ہوئے ہوں۔

-☆☆☆☆-

آبریش چل آ چلتے ہیں کل بھی نہیں جا ہوا۔  
کہاں؟

لا بھری یار۔۔ جہان کو روک کے آئی ہوں چل اب جلدی کر اس نے بھاگ جانا نہیں تو  
(جہان کا نام سن کر وہ کچھ بولتی نہیں)

چلو۔۔۔۔ میں ہاں تم۔۔۔۔ چلو میں کوئی انکار نہیں سن رہی۔۔  
عقبہ اس کو ساتھ لے آئی۔۔

جہان تب بھی ایسے دیکھتا نہیں، خیر سے جانا بچوں۔۔۔  
اوکے بابا۔۔۔۔ عقبہ پیچھے بیٹھ جاتی ہے۔۔۔ اور آبریش جو ہمیشہ آگے والی سیٹ پہ ہوتی  
تھی۔۔ آج کچھ جھجک رہی تھی، تو وہ بھی عقبہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔

میں کوئی تم لوگوں کا ڈرائیور ہوں؟ اب کیا ہے؟ جہان عقبہ بنائے بولی (پھر شاید یاد آگیا)  
اواچھا آبر جا آگے، میرا دل خراب ہوتا ہے، عقبہ نے نیا شوشہ چھوڑ دیا،  
کچھ نہیں ہوگا تمہارے دل کو آگے آو۔۔۔۔  
آبریش کو گاڑی میں اپنا آپ نا ہوتا محسوس ہو رہا تھا،

کار اسٹارٹ کرتے جہان کی نگاہ بیک مرر پر پڑی، ایسے اپنا  
آپ بے اختیار محسوس ہوا

On Fri, 08 Feb 2019, 4:16 PM samaachaudharyinfo

<[samaachaudharyinfo@gmail.com](mailto:samaachaudharyinfo@gmail.com)> wrote:

"ناول" عشق کی پہلی بارش

رائٹر سماء چوہدری

☆☆☆☆

صبح کی پہلی کرن جوں ہی خان حویلی کی در و دیوار کو پار کرتی اندر داخل ہوئی پتوں پہ چمکتی شبنم

کو اور بھی

نکھار دیتی ہے "ہر گل مہک جاتا جب تازہ ہوا ہر پودے کو

جھو کر جاتی ہے چاروں طرف ایک ناختم ہونے والی خوشبو پھیل جاتی ہے۔

ہوا کا الگ نشہ ہوتا ہے جس میں یہ پھول پودے بھی اپنی ہوش کھودیتے ہیں " گل خان "  
پودوں کو پانی دے رہا تھا، وہ اپنے دھیان اس خوبصورت منظر کو محسوس کر رہا تھا،  
کہ اچانک شروع ہوئی چیخ و پکار پہ پائپ چھوڑ کر حویلی کے گیٹ کی طرف بھاگتا ہے۔

او خانہ خرابہ تو ہے؟ ہم ڈر گیا۔

گل خان اپنے دل پہ ہاتھ رکھے احمر کو کہہ رہا تھا۔  
ابھی ہمارا نازک دل باہر آ جاتا۔۔۔۔۔ بچہ ایسے کام دوبارہ نہیں۔

گل خان۔۔ کہاں رہ گئے تھے؟ یار گاڑی تو نکلو میں پہلے ہی لیٹ ہو گیا ہوں۔ اب اور ٹائم لگا تو  
میرا نام کٹ جائے گا جلدی چل یار۔

گل خان پاس آتا ہے اور جلدی سے چابی نکل کر احمر کے ہاتھ پہ رکھ دیتا ہے۔

یہ لو بابا خود چلے جاو۔۔۔ ہم کو آج بہت کام کرنا ہے

احمر کامنہ کھلے کا کھلارہ گیا، کیوں کہ اس کو گاڑی چلانی نہیں آتی تھی،

گھر میں سب سے چھوٹا ہونے اور اپنے بڑے امی ابا کا لاڈلہ ہونے کی وجہ سے احمر کو انہوں نے کبھی ایسے کام کرنے، ہی نہیں دیا اس کا ہر کام گل خان کرتا تھا پھر وہ آنا جانا ہی کیوں نا (ہوں گل خان نو کر کم گھر کا فرد زیادہ تھا بلکہ فرد خاص

او میرے گل بھرے گلداں بلکہ گلستان یار نا کرو ایسے میرے ساتھ۔

چھوڑ آونا مجھے۔ ننھا سامنہ بنا کروہ گل خان کو  
آوازیں دیتارہ گیا پر گل خان تو کب کا جا چکا تھا۔



-☆☆☆-

بڑی امی۔۔۔ بڑی امی کہاں ہو آپ۔ احمر روتی صورت لے کر ہال میں داخل ہوا۔

ہاں میرے لال بول کیا ہوا میرا احمر میرا بچہ

میں کچن میں ہوں ادھر آ جا۔

۔ بڑی امی گل خان کو بولیں مجھے کالج چھوڑ آئے

احمر دفعہ مار کالج کو آج تو اپنی بڑی امی سے ملا تک نہیں صبح سے راہ دیکھ رہی ہوں یہاں آ۔

شاہ بیگم اپنی گود میں لیے احمر خوب پیار کر رہی تھی۔

امی آپ اس موٹے کدو کے چاؤ کرتے رہنا کچھ کرنے نادینا اس کو۔ ایک کالج جانا ہوتا اس نے

اس پہ بھی پابندی لگا رکھی ہے۔

عقبہ مجھ سے مارنا کھالینا تم خبردار جو میرے بچے کے خلاف بولی تم۔

ہاں ہاں۔۔ یہ ہی سب کچھ ہے ہم کو تو ڈاون لوڈ کیا تھا آپ نے۔ عقبہ ناک چڑھاتے کچن سے باہر نکل جاتی ہے۔

ہاں ہاں فضول باتیں کروالواس لڑکی سے خود جیسے ساری حویلی کے کام کرتی ہے ملکہ بنی رہتی ہے۔

عقبہ شاہ بیگم کی چھوٹی بیٹی اور جہان کی اکلوتی بہن تھی۔ شاہ بیگم کے دو ہی بچے تھے مگر یہ بھی (بیچ تھا کہ وہ احمر کو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز رکھتی تھی

بڑی امی کالج والوں نے میرا نام کاٹ دینا ہے۔۔ احمر دکھی ہوتے کہہ رہا تھا۔

سارے دوست میرا مذاق اڑاتے ہیں کہ کار تک چلانی نہیں آتی  
اور بہن چھوڑنے آتی ہے۔۔

مجھے نہیں پتہ آپ بولو گل خان کو مجھے کلاس دیا کرے۔۔  
اچھا میں کہہ دوں گی جا۔۔ جہان کو بول تجھے چھوڑ آئے۔

نانا میں نہیں جا رہا ان کے کمرے میں۔ وہاں طوفان آیا ہوا ہے  
کیوں کیا ہوا؟؟؟ احمر نے ڈرتے بات چھپانے کی ناکام کوشش کی مگر چہرے کے تاثرات سے  
پکڑا گیا۔

جہان اور آبریش کی لڑائی ہوئی ہے؟ ہیں۔۔؟؟  
ہیں۔۔ بول بھی یہ ہی نابڑی امی آپ۔۔ کو کیسے پتہ؟  
شاہ بیگم زوردار قہقہہ لگاتی جا کر ہال میں بیٹھ جاتی ہے۔  
ارے یہ تو ان دونوں کی پیدائش سے چلتا آ رہا ہے کوئی نئی بات تھوڑی ہے۔

جا احمر کپڑے بدل لے تیر آج بھی کالج گیا اور سُن کوئی دوسرا کالج دیکھ لے کیوں کہ ان کالج والوں نے اب تیرا نام کاٹ دیا سمجھ لے عقبہ احمر کو چھڑ رہی ہوتی ہے۔۔

ہممم لگ تو یہ رہا ہے۔

میرا بیچار بچہ! ان دونوں کے ظلم کا شکار بن جاتا ہے شاہ بیگم ابھی تک ہنس رہی تھی۔ آہاں امی ان کے ظلم میں یا آپ کے پیار میں ذرا سوچ لیں نائیک بار عقبہ تو روک ذرا بتاتی ہوں تجھے میں بتاتی ہوں۔

☆☆☆☆☆۔

بی بی صاحب باہر افسوس کے لیے عورتیں آئی ہیں کہتی ہیں  
شاہ بیگم سے ملنا ہے بڑا رو رہی ہیں بی بی صاحب۔۔۔ مل لیں  
ایک بار۔

مائی دوپٹے کا ایک کونا منہ میں دبائے بڑے مدھم سے لہجے میں کہتی ہے۔

مائی۔۔۔۔۔ (شاہ بیگم کی آواز میں بہت طاقت تھی۔

ایسی پر جوش اور بلند آواز کے خان حویلی کے دور و دیوار ہل جاتے تھے جب وہ جلال میں ہوتی  
(تھی

مائی ڈر کے مارے کانپتی پاس آتی ہے۔۔۔۔۔ احمر سو گیا؟ میرے پاس لے کر آؤ اسے۔۔

بی بی صاحب۔۔۔ وہ۔۔۔ شاہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو ہوتے ہیں مگر وہ دیکھنا نہیں چاہتی  
۔۔۔۔۔ جاوا احمر کو لے کر آؤ میرے پاس سنا نہیں تم نے۔۔۔ بی بی صاحب احمر بابا کو تو  
بڑے صاحب ساتھ لے گئے ہیں۔۔۔ کہہ رہے تھے باہر جا رہا ہوں۔۔

تم نے جانے کیسے دیا؟ مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔ آپ سو گئی تھی۔ ڈاکٹر نے روکا تھا کہ اٹھنا  
نہیں بی بی کو۔۔۔ مائی تمام وضاحت دے کر واپس اپنی جگہ پہ کھڑی ہو گئی،

—☆☆☆☆—

شاہ بیگم ہنستے آبریش کو اپنی گود میں بیٹھالیتی ہے۔







-☆☆☆☆-

خان حویلی تو مانوں جیسے خالی ہو گئی ہو زمان بہادر احمد خان کی حیات میں لوگوں کا ایک بڑا  
ہجوم اس حویلی میں لگا رہتا تھا۔

سفید ماربل سے بنی سبزہ زار اور رنگ برنگے پھولوں سے گھری اس وسیع و عریض رقبہ پہ  
قائم خان حویلی ہر ایک کی توجہ کا مرکز تھی جتنی کشش بیرونی حصے کی تھی، اس سے کئی گنا زیادہ  
اس کی طرز تعمیر اور حویلی کے اندرونی حصے میں نظر آتی تھی۔۔۔  
جیسے حویلی کم کوئی پارک زیادہ ہو اتنا سبزہ اتنے درخت اس حویلی کو کی خوبصورتی میں چار چاند  
لگا دیتے تھے۔۔۔

زمان بہادر احمد خان گاؤں کے بڑے تھے ہر بندہ اپنی اصلاح مشورے کے لیے ان کے پاس آ  
تا تھا۔ وہ بہت نفیس انسان تھے۔ اپنے سے چھوٹوں کو خود اٹھ کر سلام کرتے۔۔۔ گاؤں کا بچہ  
بچہ جیسے ان کی گود میں بڑا ہوا ہو۔۔۔۔۔۔ ہر دل عزیز انسان تھے

وہ کہتے ہیں نا۔۔ "ضرورت سے زیادہ اچھا ہونا ضرورت سے زیادہ دشمنی پیدا کرتا ہے" گاؤں میں مقیم ان کے مخالف کوئی نا کوئی موقع دیکھتے رہتے تھے ان کو تباہ کرنے کے لیے! مگر۔۔

"اللہ جیسے چائے عزت سے نوازے اور جیسے چائے ذلت و رسوائی اس کا مقدر بنا دے" ہمیشہ وہ اپنے عزم میں ناکام ہوتے اور منہ کی کھاتے،  
"مگر ہوا جب رخ بدل لے تو بڑے سے بڑا طوفان برپا کرتی ہے"

بہادر احمد خان۔۔ خان حویلی کے مالک جن کو اللہ نے دو بیٹوں سے نوازا ایک حسن احمد خان دوسرا حسین احمد خان۔۔۔۔۔ بہادر احمد خان نے جب اپنے آبائی شہر سے ہجرت کی بات کی تو زمین کے تنازع اور خاندانی دشمنی میں۔ ان کے چھوٹے بیٹے کو اپنی خان سے ہاتھ دھونا پڑے

--

وقت بڑا بے رحم ہوتا ہے کسی کا نہیں ہوتا بس اپنی تیز رفتاری سے سب کو پیچھے چھوڑ دیتا" ہے؛ یہ بس انسان پہ منحصر ہوتا ہے وہ وقت کے ساتھ چلے یا وقت کے پیچھے، ساتھ چلنے میں "بھلا ہے ورنہ پیچھے رہنے والے تو اکثر قدموں کی دھول بن جاتے ہیں

بہادر احمد خان نے۔۔۔۔ اس دن دولا شیئ اپنے کندھوں پہ اٹھی تھی  
ایک اپنے جوان بیٹے کی، دوسرا اپنی بہو کی۔

بوڑھے باپ کے لیے اس سے بڑھ کے اور صدمہ کیا ہوگا کہ جوان اولاد کے ساتھ دو بچوں کی  
ماں بھی اس دنیا فانی سے چل بسی۔ بہادر احمد خان اسی غم کی تاب نالا سکا۔ اور جلد ہی اپنے  
خالق حقیقی سے جا ملا۔

-☆☆☆☆-

شاہین بیگم، جی خان صاحب بولیں۔۔۔  
بڑا پریشان ہوں کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔

کیا ہوا آپ کو سب ٹھیک ہے نا۔۔۔؟

آئیں یہاں بیٹھے۔۔۔۔ ابا حضور جو فیصلہ کر گئے ہیں کیا وہ بچوں کے لیے مناسب ہوگا؟

کیوں نہیں۔۔ شاہین حسن کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے کہتی ہے

ابا حضور نے آج تک جو بھی فیصلہ کیا ہے وہ تاحیات مثبت ثابت ہوا ہے ہر ایک کے لیے۔۔

اور یہ تو پھر گھر کی بات ہے

ہاں تب ہی تو پریشان ہوں، کیا بچے بڑے ہو کر اپنائیں گے

اس رشتے کو؟ وہ مجھے غلط نا سمجھیں کہ بڑے ابو نے شاید دولت کے لیے یہ سب کیا، اس

وقت حسن احمد خان کی آنکھوں میں کرب تھا، دکھ تھا۔۔۔ اور شاید بہت سے آنسو جو باہر

آنے کو مچل رہے ہوں۔

مرد کو کہاں آزادی ہے سرعام رونے کی؟ مرد کو حق ہی نہیں وہ رولے۔۔ کیا اس کے دل "

میں درد نہیں یا درد میں دل نہیں جو موم کا ہو۔۔ جو اپنے اندر کے قید پانی کو آنکھوں جیسا

"سمندر دے سکے

حسن کیا ہو گیا؟ سنبھالیں خود کو۔

شاہین تمہارے سامنے ہی رو سکتا ہوں بتا سکتا ہوں کہ حسین اور ابا کے جانے بعد میں کتنا اکیلا ہو گیا۔

شاہین کی گود میں سر رکھے وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا اسے چپ کرواتے شاہین بھی اپنا ضبط کھو بیٹھی،

کب شام رات اور رات صبح ہو گئی کچھ پتہ ناچلا۔۔۔

-☆☆☆☆-

عقبہ یار میری کتابیں پڑی تھی یہاں تم نے دیکھی تو بتاؤ۔  
وہ والی جو اس ٹیبل پہ رکھی تھی؟۔۔۔۔

ہاں وہی۔۔۔۔

جو دو یا تین تھی ہاں نا؟؟ ہاں ہاں وہی (آبریش پوری توجہ سے عقبہ کے جواب کا انتظار کر رہی تھی) بولو بھی اب؟؟

اب کیا؟ عقبہ بڑے مزے سے اپنے کندھے اچکاتی بستر پہ لیٹ گئی،  
ارے میری کتابیں؟؟؟ پر میں نے نہیں دیکھی

عقبہ میں

بسم اللہ۔۔ شکر اللہ پاک کا میرے بچے آگئے دل میں کتنے ہی عجیب خیال گھر کر رہے تھے۔۔  
آبریش کو گلے لگائے گالوں پہ بوسہ دیتے شاہ بیگم بڑے پیار سے کہتی ہے۔  
ساتھ کچھ پُر نم سی آنکھیں جو آبریش صاف کر رہی تھی۔ ہم ٹھیک ہیں اموں اب آپ ایسے رو  
کر اپنی طبیعت تو خراب نا کریں۔۔ (وہ اپنی خالہ کے دونوں ہاتھ تھامے باری باری چومتی ہے)

-

شاہ بیگم کو آبریش کے "ہم" کہنے پہ یاد آتا ہے جہان بھی ساتھ تھا تو پیچھے کھڑے اپنے بیٹے کو دیکھتی ہے۔۔

تم بھی ماں سے مل لو یا بس یوں ہی تماشہ دیکھنا ہے؟

(جہان مارے غصے کے کٹ کے رہ گیا) امی آپکو میں یاد بھی ہوں؟ اک شکایت اسکی طرف سے آئی۔ ہاں تو تم مجھے بھول تھوڑی گئے ہو۔۔ شاہ اب جہان کے ماتھے پہ اپنا بھرا بوسہ دیتی اپنے بیٹے کی شکایت دور کرتی ہے۔

ہمم لگ تو یہ ہی رہا ہے امی جان۔۔ وہ زبان دانتوں میں دبائے کہتا ہے۔۔ ہاں تم تو جل بھن جایا کرو جب بھی میں اپنی بیٹی کو پیار کروں آبریش جو کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی اب شاہ کے ساتھ مل کر جہان کی کلاس لینے میں مصروف ہو جاتی ہے۔

انفنف جہان دونوں ہاتھ سر پہ رکھے وہاں سے چلا جاتا ہے (صحیح کہتے ہیں عورتوں کی باتیں ختم ہی نہیں ہوتی سونے پہ سہاگہ جب مل بھی دو جائیں، ایک بندے کا کام نہیں اس فائرنگ کو روکنا)

جہان چائے تو پی جاتے۔۔ پیچھے سے شاہ بیگم آوازیں دیتی رہ جاتی ہے۔۔ اور جہان کا پلٹ کر  
ایک ہی جواب آتا ہے۔  
"میرے کمرے میں دے دیجئے گا"

-☆☆☆☆-

میڈم آپ دیکھ کر نہیں چلا سکتی اپنی ننھی منی سی کار۔۔ بلال قریشی تمسخر آمیز لہجے میں بولا۔  
عقبہ نے کار کا شیشہ نیچے کیا ایک نظر بلال پہ ڈالی جو اپنی کالی مر سیڈیز کے پاس کھڑا شکایتی تاثر  
لیے بول رہا تھا۔۔  
عقبہ پہلے تو چپ تھی مگر اب چپ ہونا ناممکن سا لگا اس نے اپنی کار دوبارہ پیچھے کی اور اب کی بار  
بلال کی مر سیڈیز کی کچھلی لائٹ توڑ ڈالی۔ بلال غراتے ہوئے اپنی کار کی طرف بھاگا مگر عقبہ  
نکل چکی تھی جاتے جاتے اس کی زخموں پہ اور نمک لگا گئی۔۔ جب پلٹ کر بولی "مسٹراب آپکا  
"گلہ بنتا ہے"



عقبہ خوشی کے ساتوں آسمان پار کر رہی تھی۔ مگر جب حویلی میں داخل ہوئی تو وہی ٹوٹی پھوٹی کار وہاں دیکھ کر حیران رہ گئی۔ (یہ وہی کار تھی جس کو وہ ابھی ٹھوک کر آئی تھی) وہی لائٹ باہر نکلی عقبہ کو منہ چھڑا رہی تھی۔

اگر کار یہاں ہے تو وہ نمونہ۔۔۔ اففف یہ وہی کار ٹون تو نہیں جس کا ذکر احمر کر رہا تھا۔۔۔ بابا کے دوست کا بیٹا۔

ہائے یہ سارے خطرناک کام میرے حصے میں کیوں آتے ہیں۔ اب کیا کروں۔۔۔ اب کیا کروں۔۔۔ (سامنے سے آبریش آتی دیکھائی دیتی ہے جو شاید اسے ہی لینے آئی تھی) تب عقبہ کی جان میں جان آئی

اے تو آگئی شکر۔۔۔ (عقبہ اس کے گلے لگی اُسے مکھن لگا رہی تھی) کیا ہوا؟ آج بڑا پیار آ رہا ہے تب میں یاد نہیں آئی جب بھاگ کر خود لا بیریری چلی گئی اور میں اکیلی سڑک پہ۔۔۔ شکر ہے تب جہان تھا میرے ساتھ۔

عقبہ جو گلے سے لگی سب سن رہی تھی جہان کے نام پہ کان کھڑے کیے آبریش کو اب تنگ کرنے لگ گئی۔

اچھا آبر حویلی میں کوئی آیا ہے؟ (عقبہ اب اصل بات پہ آچکی تھی)۔ ہاں بڑے بابا کے وہ دوست تھے ناقریشی انکل وہ جن کا ایک بیٹا تھا بلال جس سے تیری بہت لڑائی ہوتی تھی۔۔۔ لڑائی بھی کیا علو تو اس بیچارے کو بہت مارتی تھی۔۔۔ (آبریش ہنستے ہوئے بچپن کے دن یاد کر رہی تھی اور عقبہ کے رنگ اڑ گئے سب سن کر)

اوئے کیا ہو گیا؟ (وہ عقبہ کا منہ پکڑے اس سے پوچھتی ہے) یار آبریش وہ نا۔۔۔ آج۔۔۔ عقبہ ابھی بات شروع ہی کرتی ہے کہ آبریش سمجھ جاتی ہے۔

عقبہ نا کر۔۔۔ سچ میں؟ یہ گاڑی والا کار نامہ تیرا ہے؟ یا اللہ وہ لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ تُو ہے جس کی اندر اتنی تعریف ہو رہی ہے۔۔۔ (آبریش سے مشکل ہو گیا اپنی ہنسی کنٹرول کرنا)

ہاں تو۔؟؟ عقبہ منہ بنائے پوچھ رہی تھی۔

مطلب عقبہ شرم کرتوںے اس بیچارے کو آج بھی نہیں چھوڑا  
اس کی اتنی مہنگی کار تو نے ٹھوک دی آبریش اب قہقہے لگا رہی تھی اور مسلسل ہنسنے سے آنکھوں  
میں پانی آ رہا تھا۔

عقبہ کچھ شرمندہ سی ہوئی یہ سب دیکھ کر کہتی ہے۔

اب میں نے جان کر تھوڑی کیا ہے یا آبر۔۔ (وہ اپنی صفائی پیش کر رہی تھی) بس کر جیسے  
مجھے پتہ ہی نہیں تیرا عقبہ۔۔ وہ بھی اس کی ٹانگ کھینچ رہی تھی

-☆☆☆☆-

شاہ بیگم کب سے دونوں کا راستہ دیکھ رہی تھی عقبہ کا تو سب کو پتہ تھا وہ من موحی ہے دل کیا تو آئے  
گی ورنہ نہیں مگر ابھی تک آبریش بھی واپس نہیں آئی تھی جو عقبہ کو لینے گئی تھی۔

کہاں رہ گئی یہ دونوں۔۔ میں دیکھ کر آتی ہوں بچوں آپ لوگ چائے لو جہان دو بیٹا۔۔ بلال کو  
کباب دو۔۔ (شاہ اشارہ کیے کہتی ہے)

نہیں آنٹی تکلیف والی کوئی بات نہیں ہے۔۔ اپنا ہی گھر ہے آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں۔ ہاں  
بیٹا تمہارا اپنا گھر ہے جب دل کرے آؤ۔۔

اس آنے والی بات پہ جہان بھی دل ہی دل ہنس رہا تھا،  
(یہ عقبہ سے مل لے دوبارہ آنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا)

امی آپ بیٹھ جائیں میں دیکھ کر آتا ہوں۔ جہان نے اب شاہ بیگم کو باہر جانے سے روک دیا  
۔ کیوں کہ اس کو بھی دال میں کچھ کالا لگ رہا تھا۔۔ تو فوری خود اٹھ کر باہر آتا ہے۔

وہ دونوں کھڑی بلال کی کار کو دیکھ رہی ہوتی ہیں۔ جہان کی آواز پہ ڈر جاتی ہیں۔۔ اف

تمہاری کمی رہ گئی تھی آبریش زچ کر کہتی ہے۔۔ ہاں تو کب سے امی نے کہا عقبہ کو لے کر آؤ  
۔۔ تم یہاں اپنی ہی خوش گپوں میں لگی ہو۔

( وہ دونوں اپنی ہی لڑائی میں لگے عقبہ کو بلکل بھول جاتے ہیں )  
اوہیلو ! تم جن بھوت اپنا مسئلہ بعد میں دیکھنا پہلے میری مدد کرو عقبہ چیخ کر کہتی ہے۔

تم نے اب کیا کر دیا۔؟ ( جہان بیچارہ پوچھ بیٹھا )  
تو آبریش کی پھر ہنسی نکل گئی۔۔۔ اب عقبہ نے تو کیا بتانا تھا آبریش پوری کہانی سناتی ہے، وہ  
ساری بات سن کر عقبہ کو تنگ کرنے لگ جاتا ہے۔  
شیطانی عورت تم اپنا شوشہ چھوڑ دیا کرو ہر بار۔ بچاس ہزار کا نقصان کر دیا بیچارے کا۔۔ نئی "  
گاڑی تھی اسکی۔

بلال جب سے لندن گیا تھا یہ اسکا پہلا چکر تھا حویلی میں جو بچپن کی طرح ہمیشہ یاد رکھنے والا )  
( تھا )

ہاں تو ناشو آف کرتا شو کھا نہ ہو تو" (عقبہ بھی کہاں باز آنے والی تھی۔) جہان بھی اب پورا " مزہ لے رہا تھا۔۔ اس کے کاندھے پہ ہاتھ رکھے وہ تجسس سے پوری بات جاننے کی کوشش کر رہا تھا۔

ہاں اس کا رنامے کے پیچھے کہانی کیا ہے یار۔۔۔

عقبہ بھی شروع ہو جاتی ہے الف سے لے تک ساری بات مرچ مصالحہ لگا کر بتاتی ہے (اب وہ بھی کنٹرول کھودیتا ہے اور آخری بات پہ زور زور سے ہنستا ہے) عقبہ تو بلال نے غلط کب کہا تیری یہ ننھی منی سے گاڑی ہی تو ہے (عقبہ کے پاس سوز کی مہراں تھی جو حسن نے اسے بہت پہلے دی تھی)

ان تینوں کی غیر موجودگی پہ احمر بھی باہر آ جاتا ہے۔ باہر لان میں پہلے ہی عقبہ کو اند لے جانے کے پلان بن رہے ہوتے ہیں اوپر سے احمر نے بھی اپنی آمد کی خبر سنا دی۔ یہاں کیا ہو رہا ہے آپ تینوں ایک ساتھ؟ پھر کیا پلان بنا رہے ہو مجھے بھی بتاؤ! (احمر بضد تھا)۔۔۔ تو تو چپ ہو جا احمر۔۔۔ تیری دی ہوئی یہ گندی خبر سچ ہو گئی ہے عقبہ احمر کے پیش پڑ گئی۔ اور

وہ بیچارہ پورے لان میں اس سے بچنے کے لیے بھاگ رہا تھا۔

-☆☆☆☆-

اچھا سنو! جہان کی آواز پہ سب ایک جگہ جمع ہو گئے ایسا کرتے ہیں ہم عقبہ پہ ڈوپٹہ ڈال کر اندر لے جاتے ہیں۔ کہہ دیں گے ہماری بچی ذرا پردہ کرتی ہے۔ (ہاہاہاہا تینوں مل کر عقبہ کو خوب تنگ کر رہے تھے) ہاں ہاں بچو کر کو مذاق کوئی نا۔۔ وہ منہ بنا کر بیٹھ جاتی ہے۔۔

اچھا چلو کچھ نہیں ہوتا تم اندر جا کر سوری کہہ دینا اوکے؟

جہان اسے سمجھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ (آبریش اور احمر بھی جہان کی بات سے متفق تھے) مگر عقبہ میڈم کہاں سوری کہنے والی تھی۔

اتنے انتظار کے بعد شاہ بیگم خود اٹھ کر باہر آ جاتی ہے۔۔ اور چاروں کی کلاس لگ جاتی ہے۔۔ شرم تو آتی ہی نہیں تم لوگوں کو وہ بچہ کب سے اندر آکیلا تم لوگوں کی راہ دیکھ رہا ہے اور تم لوگ بس مل جاواک بار پھر بھول ہی جاتے ہو سب کچھ۔۔ اندر آو سب

شاہ تینوں کو ڈانٹ رہی تھی۔۔ تو سب لائن بنا کر چل پڑتے ہیں۔

حسب معمول جہان آگے اس کے پیچھے آبریش پھر عقبہ اور پھر احمد دانت نکلتے اندر داخل ہوتے ہیں۔۔ عقبہ جو احمر کے پیچھے چھپ رہی تھی اب سامنے تھی کیونکہ احمر کو شاہ بیگم نے اپنے پاس بیٹھا لیا۔۔ جہان اور آبریش ایک طرف بیٹھ گئے تھے۔ اور عقبہ رہ جاتی ہے۔۔ جیسے ہی بلال کی نظر عقبہ پہ پڑی بیچارے کو کھانسی شروع ہو گئی

سب ایک دوسرے کو دیکھ کر اندر ہی اندر ہنسی روک رہے تھے۔  
عقبہ ڈھیٹ ہوتی جا کر جہان کے ساتھ بیٹھ جاتی ہے۔۔  
اور بلال کھڑا ہو گیا۔

شاہ بیگم پریشان تھی آخر یہ ہو کیا رہا ہے۔  
عقبہ پانی دو بلال کو۔۔ وہ اب اپنی ماں کو دیکھے اور ایک نظر سامنے کھانستے بلال کو۔۔  
(جہان، احمر، آبریش مارے ہنسی کے باری باری ہال سے نکل گئے) ادھر شاہ اس ساری



صورتحال سے انجان۔ ایئرپورٹ جانے کا اعلان کر دیتی ہے۔۔

احمر کو اور اسکے سامان کو اپنی گاڑی میں رکھنا شاہ بیگم جہان کو بار بار تلقین کرتی ہے کیوں کہ دوسرا ڈرائیور عقبہ جی خود تھی۔۔

احمر، شاہ بیگم اور آبریش جو جہان کے کہنے پہ اس کی گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔۔ اور دوسری طرف بلال جسکی گاڑی عقبہ نے گل کر دی تھی وہ عقبہ کے ساتھ آنے والا تھا۔۔۔

(چاروں کیوں ہنس رہے تھے اس بات کا علم شاہ بیگم کو گاڑی میں سوار ہو کر چلا۔) یا اللہ کیا کروں میں اس لڑکی کا۔ کب عقل آنی ہے اسکو توبہ کس بے دردی سے بیچارے کی گاڑی توڑ دی اس شیطان لڑکی نے۔۔ تبھی تم لوگ اند نہیں آ رہے تھے اب احمر جہان، آبریش ہنس رہے تھے۔ اور سر ہلا رہے تھے۔۔۔

جہان مجھے پہلے پتہ ہوتا تو بلال کو اپنے ساتھ لے آتی۔ پتہ نہیں یہ لڑکی کیا کرے گی اسکے

ساتھ۔۔ یا اللہ خیر کرنا خیر سے لے آئے اس بچے کو۔۔ ان سب باتوں میں احمر جو بڑے معصوم انداز میں کہتا ہے "بڑی ماما عقبہ باجی کی تو گارنٹی میں دیتا ہوں وہ ایئر پورٹ سب سے پہلے پہنچی ہوگی ہاں بلال بھائی کا کچھ کہہ نہیں سکتے

سب جو بڑی مشکل ہنسی کنٹرول کر رہے تھے اب پھر اسی ماحول میں واپس لوٹ جاتے ہیں۔۔

-☆☆☆☆-

شام اب ڈھل کر آہستہ آہستہ رات کی شکل اختیار کر رہی تھی اور سرد ہوا اپنے عروج پہ تھی۔۔ آبریش کچن میں تھی جب شاہ بیگم کی آواز پہ اس کے کمرے میں جاتی ہے۔ کیا ہوا اموں آپ کو کچھ چاہیے۔۔ نہیں میری پری مجھے نہیں جہان چائے مانگ رہا تھا بنا دو گی؟۔۔ آبریش ذرا سوچ کر ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔۔ اچھا یہاں آؤ میرے پاس شاہ بیگم بازو پھیلائے اسے پاس آنے کو کہتی ہے۔۔ وہ پاس جاتی ہے تو اسے اپنی گود میں لیٹا لیتی ہے۔

بال دیکھو کیسے خشک ہو گئے ہیں کل یاد دلانا ان میں تیل سے مالش کروں گی۔۔ اچھا اموں۔۔ (آبریش کو بچپن سے شاہ کے ہاتھ بہت پسند تھے وہ جب بھی اس کی گود میں ہوتی ہمیشہ ہاتھوں

کی انگلیاں تھامے ان سے کھیلتی رہتی)

اموں ایک بات پوچھوں آپ سے۔۔ ہاں بولو میری جان۔۔ شاہ آبریش کے بالوں پہ ہاتھ پھیر رہی ہوتی ہے۔۔

اموں! جس سے نکاح ہو کیا اُس سے محبت ہو جاتی ہے؟

شاہ بڑے پیار سے جواب دیتی ہے۔ "ہاں بالکل! ہم عادی ہو جاتے ہیں اُس شخص کے، ہر وقت اس کے پہلو میں رہنا، صبح شام اسے دیکھنا، وہ نظر نہ آئے تو بے چین ہو کر انتظار کرنا۔ عادت " فطرت بن جاتی ہے اور فطرت کبھی بدلتی نہیں

آبریش پوری توجہ سے سب باتیں سن رہی تھی۔ مگر اگلے ہی پل پلٹ کر جواب دیتی ہے۔۔

"مگر ہر کسی کی فطرت میں محبت ہو یہ ضروری تھوڑی ہے "

شاہ بیگم بڑے پیار سے اس کی باتوں کا جواب دیتی ہے۔۔

آبریش میری پری۔۔ چند انکاح میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔۔ خیر چھوڑو ان باتوں کو چائے بنا دو ورنہ وہ لاڈ صاحب پھر شروع ہو جائے گا۔۔

اچھا میں بنا دیتی ہوں آپ کے لیے بھی بنا دوں؟  
نہیں میں کچھ دیر آرام کر لوں پھر حسن آئیں تو ان کے ساتھ پی لوں گی۔۔ عقبہ کو کہنا احمر کو  
کال کریں۔  
اچھا اموں۔۔

-☆☆☆☆-

جہان ایک بات پوچھوں تو کیا سچ سچ جواب دو گے۔  
چائے کا کپ گھاس پہ رکھے وہ گہرا سانس لیتے جہان کو مخاطب کرتی ہے۔ جولان میں بیٹھا اپنے  
پودوں کا مشاہدہ کر رہا تھا۔۔

! ہاں بالکل سچ سچ جواب دوں گا اگر سوال اچھا ہوا۔ قابل جواب ہوا تو  
آبریش کو پتہ نہیں کیا سو جہی جو وہ جہان سے پوچھنے والی تھی وہ بات سن کر کوئی بھی مرد  
( قتل کرنے پہ آجائے۔ آخر کو وہ اسکی منکوحہ تھی، بھلے دونوں اس بات سے انجان ہوں

جہان ! اگر میں کہوں کہ مجھے کوئی پسند ہے، مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے اور حویلی میں کوئی میرا ساتھ نادے تو کیا تم میرا ساتھ دو گے؟ تم مدد کرو گے اس کو انسان کو حاصل کرنے میں جسکو میں چاہتی ہوں۔۔؟ (وہ اک سانس میں سب کہہ جاتی ہے)

جہان کا دل زور سے دھڑکا مگر اسی پل ختم گیا۔ "وہ اپنی آنکھوں کے حصار میں جسے قید کر چکا تھا۔ جو اسکی گہری نیلی آنکھ کی پتلی میں چہرہ براجمان تھا جسکو وہ کسی کے ساتھ بانٹ نہیں سکتا تھا۔ کیا وہ یک طرفہ آگ میں جل رہا تھا۔" کئی سوال تھے جو بن بادل برس رہے تھے اور جہان !! بُت بنا ہوا بس یہ کہہ پایا.. ظالم لڑکی

وہ بے صبری سے اس کے جواب کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ وہ سب کچھ وہاں ہی چھوڑنا جانے کس جذبے سے آبریش کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔۔ وہ اسکی نازک لمبی انگلیاں اس طرح پکڑتا ہے کہ اسکی اپنی انگلیاں آبریش کی انگلیوں سے ضرب کھا رہی تھی۔ اور بڑے گھمبیر لہجے میں کہتا ہے۔۔

اگر وہ شخص تمہارے قابل ہوا، تمہارا خیال رکھنے، تمہیں ہر مشکل سے بچانے ہر دکھ درد کو "تم سے دور رکھنے اور تمہاری دیکھ بھال کرنے میں تم سے محبت کرنے میں پکا ثابت ہوا تو تمہارا "ہاتھ میں خود اسکے ہاتھ میں دوں گا آبریش احمد خان تم سے وعدہ رہا

جہاں سب کہہ کر اسکا ہاتھ چھوڑ دیتا ہے اور وہاں سے چلا جاتا ہے۔۔ پہلی بار آبریش کو بُرا لگا اس کا یوں ہاتھ چھوڑنا۔۔ اس کا جانا۔۔ کیا تھا جو اندر ہی اندر مچل رہا تھا۔۔ ناچاہتے بھی چند بوند قطرے جو گالوں پہ تھے آبریش صاف کر رہی تھی۔۔

-☆☆☆☆-

عقبہ اپنی گاڑی میں سوار ہوتے ہی دوسرا دروازہ لاک کر لیتی ہے۔ بلال سخت آنکھوں سے اس سب منظر کو دیکھ کر تلملا اٹھا

آپ کیا کر رہی ہیں؟ ایسے لے کر جائیں گی مجھے؟ وہ پھر شکایت کر رہا تھا مگر اس دفعہ عقبہ کا پلہ

بھاری تھا۔

پہلے میری اس قیمتی پیاری اور عزیز کار سے معذرت کریں  
\_\_\_\_\_ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگیں پھر اس کالا کھول دوں گی ورنہ

اوکے۔ انی ایم سوری میڈم عقبہ حسن خان اور آپ کی یہ قیمتی اعلیٰ شان گاڑی کو بھی یہ ہی الفاظ  
پیش کرتا ہوں۔

اب عقبہ کی جان کو کچھ ٹھنڈ پڑی اور اس نے لاک اوپن کیا  
بلال گاڑی میں بیٹھ تو جاتا ہے مگر اگلا سوال عقبہ کو پھر پاگل بنا دیتا ہے۔۔ میڈم ہم خیر سے  
پہنچ تو جائیں گے مطلب آپ کی یہ پیاری کار لے جائے گی نا؟

کیوں اس کار کے کیا دو ٹائر ہیں؟ (وہ غصیلہ لہجہ لیے پھٹ پڑی)

نہیں نہیں۔۔ میرا مطلب تھا میری ابھی شادی بھی نہیں ہوئی نا  
بلال وضاحتی بیان دیتا ہے۔

او۔۔ میرے تو جیسے چار بچے رورہے ہیں گھر پہ وہ بھی منہ چھڑا کر بولی۔۔ (بلال اس بات پہ  
ہنسے بنا ناراہ سکا)

-☆☆☆☆-

جہان اب جانا ضروری ہے؟ شاہ بیگم اپنے بیٹے کو جاتا دیکھ پوچھے بنا ناراہ سکی۔۔  
! جی امی

مگر جہان تمہارے بابا بھی حویلی میں نہیں ہیں۔ احمر بھی چلا گیا اب کم سے کم تم تو رک جاو۔  
(شاہ بیگم کسی بھی طرح جہان کو روکنا چاہتی تھی)

امی بہت سا کام ہے جو پورا کرنا باقی ہے۔۔ میں روز کال کروں گا آپ سے روز بات ہوگی۔۔  
اتوار کو آ بھی جایا کروں گا۔۔



(وہ اپنی ماں کو یقین دلارہا تھا، مطمئن کر رہا تھا)

تم نے پہلے میری مانی ہے جو اب مان لو گے۔۔ شاہ اب تھوڑا رنجیدہ تھی۔۔ ماؤں کے دل ہی ایسے ہوتے ہیں

امی ایسے دکھی ہو کر الوداع مت کریں۔ پیار سے دعاؤں کے ساتھ کریں ورنہ میرا دھیان آپ پہ رہے گا۔۔۔

آنٹی میں ہوں ساتھ اس کے آپ پریشان نا ہوں بلال بھی کار سے نکل کر کہتا ہے تو شاہ تھوڑا مطمئن ہوتی ہے۔

ہمم۔۔ جاو فی امان اللہ۔۔

او کے امی پاس آ کر اپنی ماں کے بالوں پہ بوسہ دیتے وہ گاڑی میں بیٹھ کر نکل جاتا ہے۔۔۔

-☆☆☆☆-

مائی جی جھوٹی بی بی۔۔۔

کیا جہان واقعی چلا گیا ہے؟ (وہ تصدق کرنا چاہتی تھی اس بات کی جو وہ سن چکی تھی)

ہاں جی، چھوٹی بی بی۔۔۔ جہان بابا تو منہ اندھیرے نکل گئے تھے۔۔ بڑی بی بی (شاہ بیگم) بہت

رو رہی تھی۔۔ روک بھی رہی تھی نا جاو۔۔ بڑے صاحب بھی حویلی نہیں۔۔

تو۔۔ جہان نے کیا کہا؟۔۔ (آبریش تجسس سے پوچھتی ہے)

مائی بھی پوری کہانی الف سے لے تک سُنا دیتی ہے۔

وہ بھی اپنے بیڈ پہ بیٹھی سب سن رہی تھی۔ پتہ نہیں کیوں مگر وہ پوچھ لیتی ہے۔۔ جہان کا روم لاک ہے؟

نہیں آبریش بی بی۔۔ مائی صفائی کرتے کرتے جواب دیتی ہے۔

اچھا تو آپ نے صفائی کر دی جہان کے روم کی؟

نہیں! وہ جہان بابا خود اپنا کمرہ صاف کر کے سامان سمٹ کر پھر گئے تھے۔۔ جاتے مجھے کہہ گئے تھے میرے کمرے میں مت جانا وہ صاف ہے۔ مائی صفائی والا کپڑا اب فرش پہ رکھے ساری تفصیل دیتی ہے۔

آبریش اُٹھ کر اپنے کمرے سے نکل جاتی ہے۔۔

بہت سے سوالوں کا بوجھ لیے وہ دل دماغ سے ایک جنگ لڑ رہی تھی۔ بہت کچھ تھا جو ابھی جاننا

باقی تھا۔۔ اتنے راز تھے جن سے پردہ اٹھنا بھی باقی تھا۔۔ اس کے قدم بے اختیار ہوتے جہان کے کمرے کا رخ کرتے ہیں۔ کیا تھا جو وہ تلاش کر رہی تھی۔۔ کیا میں جہان کو تلاش رہی ہوں؟ وہ خود سے سوال کرتی ہے۔۔ اس کے کمرے میں اس کی چیزیں دیکھ کر اسے یاد کر رہی ہوں؟ پر کیوں۔۔۔؟

اپنا دامن تھا مے وہ وہاں ہی بیٹھ جاتی ہے۔۔۔ "کاش میں تمہارے نکاح میں نا ہوتی جہان احمد خان۔ کاش۔۔۔! کیا کرو گے تم۔۔ کیسار د عمل ہوگا تمہارا یہ سب جان کر۔۔۔ اپنا لو گے مجھے؟ اور اگر انکار کر دو گے تو کہاں جاؤں گی کیسے رہوں گی۔۔ تمہارا نام میرے نام کے آگے لگ چکا ہے جہان۔۔۔ وہ رو رہی تھی۔ بر ملا شکایات تھی لبوں پہ جن کا جواب بھی وہ خود "تلاش رہی تھی

مگر اک قوت سے وہ اٹھ جاتی ہے اپنے آنسو صاف کرتی ہے اور جہان کی وہ تصویر جو رائٹنگ ٹیبل پہ پڑی تھی اک بار پھر آبریش کی توجہ کا مرکز بنی۔ جیسے وہ ہاتھ میں لیے کہہ رہی تھی

میرے لیے جہاں تم ہو وہاں نہ کوئی آیا ہے نہ آ سکتا ہے۔ "

میرے دل کی سلطنت کے بلا شرکت غیرے مالک تم ہو

میری خواہشوں میں سرفہرست ہو تم۔ مگر میں کبھی بھی تم سے ناکہوں گی مجھے کتنے عزیز ہو تم

۔ اپنی عزت نفس کبھی بھی مجروح نہ ہونے دوں گی تمہارے انکار سے خود کو تباہ نہیں کروں گی

" جہاں۔۔ تمہیں کبھی نہیں بتاؤں گی۔۔ کبھی بھی نہیں

اپنا پابند کر لیا تم نے مجھے جہاں کسی اور کا سوچنا بھی گناہ ہے۔۔ کیا کروں میں یا اللہ۔۔۔ "

" میری مشکل آسان کر دے۔۔۔ "

-☆☆☆☆-

خان ناصر باہر وہ۔۔ ایک ملازم بھاگتا ہوا آدم حویلی میں داخل ہوا جو مسلسل کانپ رہا تھا اور ناصر

خان کے قدموں میں پڑا کچھ بتانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ جس کو ناصر اپنی پاؤں سے نیچے گرا

دیتا ہے۔۔

اب کی بار ناصر بھی قدرے حیرت سے چونک کر اپنی گدی سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ جب سامنے سے حسن احمد خان کو آدم حویلی میں داخل ہوتے دیکھتا ہے۔۔۔

ناصر کے ملازم بندو قوں کو تانے اس کے ادھر گرد جمع ہو جاتے ہیں جیسے ابھی کوئی حملہ ہو جائے گا۔

مگر دوسری طرف حسن جو بنا آدمیوں کے آیا تھا۔ بڑی طاقت سے بنا خوف کھائے وہ ناصر کی طرف بڑھ رہا تھا۔

اب ناصر اپنے گرد جمع لوگوں کو بندو قیں نیچے رکھنے اور وہاں سے جانے کو کہتا ہے۔۔۔ سب باری باری کمرے سے نکل جاتے ہیں۔ حسن اندو آ کر سلام کرتا ہے خلاف امید ناصر بھی جواب دیتا ہے۔۔۔ حسن سب باتوں کو اپنی خاندانی دشمنی اور زمین تنازع کو ایک طرف کر کے ناصر کو بہت عزت سے مخاطب کرتا ہے۔۔۔

چاچا کیسے ہو؟

ناصر (جو بڑے خان، حسین، فاطمہ کا قتل اور گاؤں والوں کا مجرم بھی ہوتا ہے) ایک دفعہ تو ہل جاتا ہے حسن کے اس قدر شفیق لہجے سے۔۔۔ (کون لوگ ہو تم؟ کیا اتنا سب گھو کر بھی تم پوچھنے آئے ہو میں کیسا ہوں؟ کہاں سے آیا ہے بڑے خان کے بچوں میں یہ حوصلہ یہ ہمت)

وہ یک ٹک حسن کو دیکھتے رہ جاتا ہے۔۔ مگر دوسرے ہی لمحے اپنی طاقت اور رعب کو جماتے اپنے کمزور ہاتھوں سے اپنی لاٹھی تھامے گرج دار آواز سے پوچھتا ہے۔ آدم حویلی میں پرندہ بھی پر مارنے سے ڈرتا ہے اور تم اند تک چلے آئے حسن۔۔

خوف نہیں آیا ہم سے۔؟

حسن پُرسکون اور تحمل سے کہتا ہے چاچا ان رگوں میں بھی وہی خون ہے جو آپ کی رگوں میں ہے۔ وہی جوش وہی طاقت وہی قوت بس اپنوں سے غداری نہیں ہے۔

آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا بس آخری بار کہنے آیا ہوں اور خود آیا ہوں اب یہ دشمنی ختم کر دے آپ کی سب باتوں کو پس پشت ڈال دیا میں نے مگر اپنوں کا خون اور اپنے بچوں پہ اٹھنے والی غلط آنکھ برداشت نہیں کروں گا۔

بڑی حویلی تو کسی صورت آپ کی ناہوگی تو خواب دیکھنا چھوڑ دیں چاچا۔۔ گاؤں والوں کے ساتھ

اب کوئی ظلم ہوا میں حسن احمد خان خود آؤں گا۔ اور ایس ایچ او کو ساتھ لے کر آؤں گا۔

یہ رہا اگلا نوٹس عدالت میں پیشی میں۔۔ امید ہے اب ملاقات کسی اور رنگ میں ہوگی چاچا

۔۔ آدم حویلی کے در و دیوار ہل جائیں گے اس بار اگر ایک اور بندہ میرے خاندان کی طرف نظر

! اٹھا کر دیکھے گا۔۔ سلام چاچا

حسن اپنی بات مکمل کرتے وہاں سے نکل گیا۔ مگر دوسری طرف آگ مچ گئی تھی انا، اور حاسد بندے کو کہیں کا نہیں چھوڑتی۔ ناصر بھول گیا تھا کہ ایک ذات اوپر ہے جو برحق ہے جس کے قانون سے کوئی بچ نہیں سکتا۔۔ جس کی لاٹھی بے آواز مگر زور آور ہے۔ ہر طوفان کو تھام بھی سکتی ہے اور برپا کر سکتی ہے ہر تباہی کو۔۔

-☆☆☆☆-

شاہین آبریش حویلی میں ہے یا لاہریری گئی ہے؟  
نہیں حسن وہ گل خان کے ساتھ گئی ہے عقبہ کے لیے کتابیں لینے گئی ہے۔۔ آپ کی نواب زادی مجال ہے جو ذرا پڑھ لے۔۔ ہر وقت اٹے کام اتانگ تو جہان اور احمر نے بھی نہیں کیا تھا۔۔ شاہ بیگم ماتھا پکڑے پریشانی سے ساری بات حسن کو بتا رہی تھی مگر حسن سب سن کر مسلسل ہنس رہا تھا۔۔

ارے آپ ہنستے رہا کریں شاہ اب گلہ کرتی ہے۔۔

پھر حسن بڑے پیار سے اسے سمجھاتا ہے

بیٹیاں گھر کی رونق ہوتی ہیں۔ ان کے دم سے گھر آباد ہوتا ہے ورنہ کتنا بے سود سا لگتا " مردوں سے بھرا گھر وہ ہنستے ہوئے کہتے ہیں۔۔ شاہ محبت بھری نگاہوں سے اپنے شوہر کو دیکھتی ہے۔ حسن سب پاب، اور شوہر آپ جیسے ہوں آپ کی طرح بلند سوچ رکھتے ہوں تو یقین مانیں یہ معاشرہ بدل جائے۔۔ وہ اپنے شوہر کی اچھی مثبت اور کھلی سوچ ہو ہمیشہ مطمئن تھی۔

بھئی سچ تو یہ ہے کہ مجھے جہان کی پیدائش پہ اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنا ایک بیٹی کا باپ بن کر ہوئی بلکہ تین بیٹیوں کا باپ حسن مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا تین کیسے شاہ جانتی تو تھی مگر پھر بھی پوچھتی ہے۔  
ایک چھوٹی (شاہ کی بہن جو حسین کی بیوی اور آبریش کی ماں جسکو حسن پیار سے چھوٹی کہتا تھا)

بڑے بھائیوں کے لیے چھوٹی بہن ہمیشہ بیٹی جیسی ہوتی ہے۔ " پھر میری پری آبریش۔ "



شاہین۔۔۔ آپ جانتی ہیں ناجب آبریش ہوئی تھی تو اباحضور نے پورے گاؤں میں مٹھائی بانٹی تھی، پھر میرا نواب بچہ میری عقبہ وہ جس پیار سے سب کا ذکر کر رہا تھا۔۔۔ شاہ بیگم اپنے شوہر پہ رشک کیے بنانا رہ سکی۔۔۔

ارے آپ بھول گئی سب کچھ وہ سراٹھا کر دیکھتا ہے۔۔۔  
نہیں حسن بس آپ کے منہ سے سن کر اچھا لگتا ہے۔  
اچھا جی، تو اس لیے مجھ سے پوچھا جا رہا ہے۔

جی بلکل۔ اب دونوں چائے ساتھ پی رہے تھے جب شاہ بیگم عقبہ کا قصہ شروع کر لیتی ہیں۔  
حسن عقبہ کو تھوڑا سا ڈانٹ بھی دیا کریں جانتے ہیں کل کیا کیا تھا اس نے؟ شاہ جہاں پریشانی تھی وہاں کی کل کی واردات پہ مسکرائے بنانا رہ سکی۔۔۔ جی بتائیں کیا ہوا کل۔۔۔ حسن بھی چائے کا کپ پکڑے پوچھ رہا تھا۔۔۔

حسن کل قریشی بھائی کا بیٹا بلال آیا تھا۔ راستے میں بیچارے کی گاڑی خراب ہو گئی تو سڑک پہ آپ کی رانی نے اس کی کار ٹھوک دی۔۔۔ بچے کی نئی کار تو بہ اس لڑکی کا۔۔۔ کیا کروں۔

حسن اب کھل کر ہنس پڑا ضرور بلال نے کچھ کہا ہو گا شاہ بیگم ورنہ عقبہ کو کیا ضرورت پڑی تھی  
ایسے ہی کار ٹھوک دے۔۔

لو جی آپ نے کیا کہنا اسکو آپ پہلے ہی اس کے ساتھ ملے ہیں۔۔  
ہاں تو بیٹی ہے میری کچھ بھی کریں اجازت ہے۔۔ حسن فخر سے کہتے ہیں۔۔  
پڑھائی بھی کر لے کبھی اس دفعہ پکا فیل ہے آپ کی رانی۔۔  
ہا ہا ہا تو کیا ہوا فیل بھی بندے ہوتے ہیں اب بندر کو فیل ہونے سے رہے۔  
حسن اب مجھے سمجھ آئی وہ آپ پہ ہی گئی ہے شاہ اٹھ کر کمرے سے نکل گئی۔۔ حسن آوازیں دیتا  
رہ گیا۔

-☆☆☆☆-

جہان کیا تلاش کر رہے ہو۔۔ بلال کب سے جہان کو دیکھ رہا تھا جو گاڑی میں یہاں وہاں ہاتھ

مار رہا تھا۔۔

بلال یار، لیپ ٹاپ نہیں مل رہا۔ میرے بہت ضروری ڈاکیومنٹ  
ہیں جن کو آج ہی مجھے میل کرنا تھا جرمی سے کچھ خاص لوگ آرہے ہیں۔ او اچھا تم نے  
سامان دیکھا تھا نا؟ بلال پوچھتا ہے ایک ہاتھ سے وہ سٹیرنگ گھومتا ہے اور گاڑی واپس موڈ لیتا  
ہے

ارے یار۔۔ اب کہاں جا رہے ہو؟ پہلے ہی اسلام آباد جانے میں دن پہ دن لگ رہے ہیں۔۔  
جہان اگر لیپ ٹاپ کے بنا کیا کرو گے جا کر اور جہاں تک مجھے لگتا ہے تم نے روم سے سامان  
اٹھایا ہی نہیں ہوگا وہاں پڑا ہوگا دیکھ لینا۔۔ بلال شرط لگاتے کہتا ہے۔

ہمم۔ شاید۔۔ ہو سکتا ہے میرا مطلب میں بھول بھی سکتا ہوں اب جہان سکون سے آنکھیں  
بند کیے دھن اینجوائے کر رہا تھا۔۔

ہاں ہم نے بس لیپ ٹاپ لے کے آ جانا ہے کونسا روکنا ہے بلال آہستہ سے کہتا ہے۔۔

جہان تو گانے کی دھن میں کھو چکا تھا۔۔۔ بلال کے لفظوں کو دوہراتا ہے۔۔۔ ہاں کونسا روکنا ہے۔۔۔

دوسرے ہی پل وہ سپیکر کا ولیم اور انچا کر لیتا ہے۔۔۔

جن پہ مرجھائی بات اپنی وہ ہونٹ دیکھوں کس کو " مجھے لوگ کہے تم درد کسی کا میں نام بتاؤں کس کو

تیرا نام بتاؤں کس کو۔۔۔

یہ حال سناؤں کس کو۔۔۔

" میں تیرا نام۔۔۔۔

وہ آنکھیں موند تو لیتا ہے مگر خیال پھر بھی وہاں تھا، سوچ پھر بھی اسکا نام بار بار دل کی دیواروں پہ لکھ رہی تھی وہ سراپا جو ہر گھڑی جہان کو بے چین کر رہا تھا۔۔۔ جس سے دُور وہ رہ

نہیں سکتا تھا مگر پاس روکنے کا کوئی جواز نہ تھا۔۔ کوئی بہانہ نہ تھا۔۔۔۔۔ اففف آبریش۔۔ وہ تلملا اٹھا

کیا ہوا جہان؟ بلال ایک گہری نظر ڈالتا ہے جہان پہ۔۔۔۔۔  
کچھ نہیں۔۔ تم بتاؤ آج کل کیا پلان ہیں واپس جاو گے لندن یا بنز نس یہاں سے لیڈ کرو گے۔۔  
جہان بات بدلنے والے انداز میں کوئی دوسرا موضوع شروع کر لیتا ہے۔۔  
پہلے تو میرا ارادہ تھا واپس چلا جاؤں۔ مگر اب سوچ رہا ہوں یہاں سے شروع کروں۔  
چلو اچھی بات ہے انکل قریشی کو اب تمہاری ضرورت ہے۔  
ہاں جہان۔۔ لو حویلی آگئی ایسا کرو تم جا کے لے آؤ میں گاڑی میں ہوں۔۔ دونوں گے تو پھر ٹائم لگ جانا اور تم کو دیر پہلے ہی ہو چکی۔

ہمم گڈ آئیڈیا! وہ کہتا ہے اور کار سے نکل کر حویلی کا گیٹ پار کرتا اندر داخل ہو جاتا ہے۔۔۔ وہ اتنی جلدی میں ہوتا ہے کہ اپنے آگے پیچھے کسی کو نہیں دیکھتا۔۔ اپنے دھیان بھاگتا ہوا سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے میں آتا ہے۔

مگر آگے کا منظر اسے چونکا دیتا ہے۔۔۔ آبریش جو اپنے بال کھلے ہوئے تھی وہ بال جو گردن سے لپٹے ہوئے تھے جن کو وہ اپنے ہاتھ سے گلے میں ڈال رہی تھی۔۔۔ جس سے اسکا نازک سراپا کسی روشنی کی مانند چمک رہا تھا۔۔۔ وہ سب سے انجان اپنے بال ٹھیک کر رہی تھی ہلکے نیلے رنگ کی شلوار قمیض جس پہ کام ہوا تھا۔۔۔ اور بھاری ڈوپٹہ جو جہان کے بیڈ کی زینت بنا ہوا تھا۔۔۔ اسکا کارخ دوسری طرف ہوتا ہے وہ جہان کو دیکھنا سکی۔

وہ تو دروازے میں ہی برف ہو چکا تھا، کیا میں خواب دیکھ رہا ہوں؟ ابھی تو اس کو سوچ رہا تھا۔۔۔ جہان بیٹا تو گیا اب کھلی آنکھوں کے خواب اور خوابوں میں یہ ظالم لڑکی اف۔۔۔ ہر رنگ میں قیامت ہے یہ۔ بہت کشش ہے ظالم لڑکی تمہاری معصوم صورت میں، تمہارے ہر انداز میں۔۔۔ مجھ جیسے ضدی بندے کو دیوانہ بنا دیا وہ خود کلامی میں مصروف تھا۔۔۔ مگر پھر اپنی پلکوں کو جھپک کر دیکھتا ہے۔

وہ خواب نہیں حقیقت تھی۔۔۔ تو کھانس کر اپنے آنے کی خبر دیتا ہے۔

آبریش جو اتنی گم تھی اپنی تیاری میں ڈر کر پیچھے دیکھتی ہے تو کچھ سمجھ نہیں آتا کیا کرے فوری  
وہاں سے بھاگنا چاہتی تھی مگر بنا ڈوپٹہ تھی تو پلٹ جاتی ہے۔۔۔ سوری  
میرے روم کا ہاتھ عقبہ کے قبضے میں تھا تو۔

کوئی بات نہیں۔ میں بس اپنا لپ ٹاپ لینے آیا ہوں۔۔ اٹھا سکتا ہوں؟ آبریش جو پہلے  
شرمندہ سی تھی اب حیران تھی مجھ سے کیوں پوچھ رہا ہے۔۔

جہان تمہارا روم ہے یہ۔۔ وہ جیسے یاد کروا رہی ہو۔۔  
ہاں میں جانتا ہوں وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔ مگر میرا لپ ٹاپ  
تمہارے اس بھاری بھر کم ڈوپٹے کی نظر ہو گیا ہے۔۔ اجازت ہو تو۔۔

وہ کہہ کر آگے بڑھتا ہے آبریش جو اپنا ڈوپٹہ اٹھانے کے لیے ہاتھ پڑھاتی ہے تو اسکی انگلیوں  
سے لگا اپنا ہاتھ واپس کر لیتی ہے۔

وہ بالکل اس کے پیچھے تھا۔۔۔ اپنی گردن پہ وہ اس کی سانسوں کا لمس محسوس کر رہی تھی تو وہاں ہی کھڑی رہی اگر ذرا اہل بھی جاتی تو واپسی کا راستہ بند تھا۔۔۔

جہان ڈوپٹہ اٹھا کر اس کے کاندھے پہ اس طرح رکھتا ہے کہ وہ مکمل کور ہو جاتی ہے۔۔۔ کہیں جارہے ہو تم لوگ؟ وہ پوری تیاری کا مشاہدہ کرتے پوچھتا ہے۔۔۔

نہیں تو۔۔۔ بس اموں نے بالوں میں تیل لگایا تھا تو۔۔۔

وہ اٹک اٹک کر اپنی بات پوری کرتی ہے۔۔۔ تو وہ بھی زیادہ پوچھتا نہیں۔۔۔ اوکے میں چلتا ہوں۔۔۔ خیال رکھنا۔۔۔ اور ہاں وہ کمرے کی حدود سے نکلتے پھر پلٹ کر کہتا ہے۔۔۔ اچھی لگ رہی ہو۔۔۔ اُس کے مہکتے سراپے پہ کو کیسے نظر انداز کر سکتا تھا۔۔۔

لیپ ٹاپ پکڑے نکل جاتا ہے۔۔۔ آبریش وہاں ہی کھڑی اسے جاتا دیکھتی ہے۔۔۔ جو دل کہہ رہا تھا وہ زبان کہنے سے انکاری تھی۔۔۔

اسے اب جہان کا پاس آنا برا نہیں لگتا الجھن نہیں ہوتی تھی۔



اسکا لمس وہ دیر تک محسوس کر سکتی تھی۔۔۔ مگر انکاری تھی اُس جذبے سے جسکا علان دل پورے وجود کو سُنا چکا تھا۔

جن نا ہو تو! ایک دم آتا ہے پھر گم جاتا ہے، غصے سے کہہ کر واپس اپنا ڈوپٹہ درست کرنے لگ جاتی ہے۔

-☆☆☆☆-

اسلام و علیکم! بابا وہ سیٹری روم میں داخل ہوئی تو حسن کو دیکھ کر گرم خوشی سے آگے بڑھ کر سلام کرتی ہے۔۔۔

و علیکم السلام، میرا بچہ۔۔۔ حسن آبریش کے بالوں پہ ہاتھ پھیر کر شفقت سے کہتا ہے۔ کہاں گم ہوں بھئی میں کل بھی شاہ بیگم سے پوچھ رہا تھا بچے کہاں ہیں۔۔۔

بابا میں عقبہ کی کتابیں لینے گئی تھی واپس آتے بہت ٹائم لگ گیا تھا اس لیے پھر میں آئی نہیں

کہ آپ آرام کر رہیں ہوں گے۔۔ وہ اُسی نرمی سے جواب دیتی ہے۔۔

اچھا بیٹا مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے آپ سے۔

حسن اب ہاتھ میں پکڑی کتاب ایک طرف رکھ کر بہت سنجیدہ مگر پیار بھرے لہجے میں کہتا ہے۔

جی بابا بولیں میں سن رہی ہوں۔ یہاں آؤ میرے پاس بیٹھو حسن صوفہ پہ خالی جگہ کی طرف اشارہ کرتے کہتا ہے۔

تو آبریش پاس بیٹھ جاتی ہے۔ حسن دوبارہ اسی پیار سے آبریش کے سر پہ ہاتھ رکھتا ہے۔ بیٹا جو بات میں آپ سے کرنے والا ہوں

بہت اہم بات ہے۔۔ (آبریش کے ذہن میں ساری باتیں واپس چل رہی ہوتی ہیں تو کیا بابا مجھے وہ سب بتانے والے ہیں جن باتوں کا مجھے علم ہے وہ سب راز جو مجھے بے چین کیے ہوئے ہیں)

بیٹا شاید آپ کو یہ لگے کہ میرے بابا نے اپنے مطلب اور اپنی انا کے لیے یہ سب کیا۔۔ شاید آپ مجھے غلط سمجھو۔۔۔ مگر میرا اللہ گواہ ہے کہ مجھے تم اور احمر بہت عزیز ہو۔

بابا وہ تڑپ کر حسن کے چہرے کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔ آپ نے جو بھی بات کہنی ہے جو بھی۔۔۔ اس سے میرے اور آپ کے رشتے پہ کبھی آنچ نہیں آئے گی آپ کل بھی میرے لیے میرے بابا تھے آج بھی ہیں ہمیشہ ہیں۔۔ اور باپ کبھی بھی بچوں کا برا نہیں سوچتے۔۔۔

آبریش کی بات پہ حسن آبدیدہ سا ہو جاتا ہے مجھے اپنے حسین کی اولاد پہ ہمیشہ فخر رہا ہے۔۔ آبریش حسن کے ہاتھ کو پکڑ لیتی ہے بابا۔۔ بے شک میرے نام کے آگے حسین ہے مگر میرے والد آپ ہیں اور میں آپ کے نام سے جانی جاتی ہوں۔۔

اب بتائیں کیا بات ہے۔۔ حسن وہ سارے راز جن کو جاننے کی بے چینی آبریش کو ہمیشہ رہی باری باری حسن ان سب رازوں سے پردہ اٹھا رہا تھا۔۔ ناصر چاچا کی کہانی پہ آبریش پہ

بے اختیار جہان یاد آتا ہے۔۔ اس کے منہ سے نکل جاتا ہے۔ بابا یہ تو وہی ہے جس نے جہان پہ اس رات حملہ کروایا تھا۔۔

(اب حسن کو بھی پوری کہانی سمجھ آچکی تھی)۔۔ اپنی ماں باپ کے قاتل کا سن کر اسکی آنکھوں میں چمکتا پانی اب گالوں پہ رواں تھا۔۔

مگر آگے کی بات سن کر وہ سر اٹھا کر ایک بار پوری توجہ سے حسن کو دیکھتی رہ جاتی ہے۔۔  
آبریش سچ یہ ہے کہ ابا حضور یعنی تمہارے اور جہان کے دادا نے تم دونوں کا نکاح بچپن میں کروادیا تھا بیٹا۔۔ تب صورتحال ہی کچھ ایسی تھی حسین اور فاطمہ کے انتقال کے بعد ابا حضور کی طبیعت بہت ناساز تھی۔۔ وہ تم سے بہت پیار کرتے تھے بہت زیادہ۔ (حسن اور آبریش اب نم آنکھوں سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں)۔ بیٹا میں مجبور تھا یہ آخری خواہش تھی تمہارے دادا کی۔۔ میں ہار گیا اس بات پہ۔۔ حسن ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ رہا تھا۔ آبریش ان جوڑے ہاتھوں کو تھامے سر رکھے رو رہی تھی۔۔

بیٹا تم زندگی کے اس مقام پہ ہو جہاں تمہاری پسند ناپسند بہت مطلب رکھتی ہے۔۔ "یہ تو پھر زندگی کا وہ فیصلہ ہے جہاں لڑکی کی رضامندی بہت ضروری ہے۔"

تم نے اب خواب دیکھنا شروع کیے ہوں گے۔ کچھ چاہ ہوگی، کچھ طلب ہوگی۔۔ مگر میں نے وہ  
چھین لی۔۔ معاف کر دو میری بچی

۔۔ آبریش نے تو کبھی نہیں چاہا اسکا باپ وہ جو اسکا سب کچھ ہے وہ یوں ہاتھ کیے معافی مانگے

--

مگر اگلے لمحے وہ کچھ سنبھل جاتی ہے۔ اپنی آنکھیں صاف کرتی ہے اور سامنے بیٹھے حسن کا تر ہوا  
چہرہ اپنے دوپٹے سے صاف کرتی ہے۔

آپکو کیوں لگا کہ آپ کے کسی فیصلے سے مجھے انکار ہوگا بابا۔

میری مرضی آپکی مرضی میں ہے۔۔ جہاں جب جسکے بھی ساتھ آپ مجھے جوڑ دو گے مجھے قبول  
! ہے بابا۔۔

حسن انہی نم آنکھوں سے مسکرا دیتا ہے۔ آبریش کے ماتھے پہ بوسہ دیتے کہتا ہے۔۔ بیٹیاں تو  
باپ کا مان ہر حال میں رکھتی ہیں مگر تم جیسی بیٹی رحمت بھی ہے اور نعمت بھی۔ مجھے فخر ہے  
بیٹا تم پہ۔۔

مگر ایک اور وجہ ہے بیٹا جو شاید تمہیں مجھ سے بدگمان کر دے۔  
آبریش پلٹ کر کہتی ہے۔۔ بابا کوئی بھی چیز بیٹی کو باپ سے بدگمان نہیں کر سکتی وہ بھی تب  
جب باپ آپ جیسا شفیق ہو۔

نکاح کے وقت تمہارے دادا کو بھی اس بات کا علم نہیں تھا جو جائیداد تمہارے اور احمر کے نام  
ہے اس کا ساٹھ فیصد حصہ تمہارا ہے جو نکاح کے بعد تمہارے شوہر کے نام ہو جائے گی۔ یہ شرط  
حسین نے رکھی تھی۔ وہ بھی چاہتا تھا۔۔ تمہارا نکاح جہان سے ہو۔۔  
حسین نے اپنی بیش قیمت انگوٹھی جہان کو پہنا دی تھی۔۔ جو ہمیشہ جہان کے ہاتھ میں مجھے  
اپنے بھائی اپنے خون اپنے جان سے پیارے دوست کی یاد دلاتی ہے۔۔

آبریش کو فوری وہ دن یاد آ جاتا ہے جب وہ جہان کے ہاتھ میں پہنی انگوٹھی دیکھ کر سوال کرتی (ہے۔۔ تو یہ وجہ تھی مجھے وہ اس لیے جانی پہچانی لگتی تھی کیوں کہ وہ میرے پاپا کی تھی

جسکا علم مجھے اور تمہاری اموں کو بعد میں ہوا۔۔ بیٹا یہ مت سوچنا کہ روپے پیسے کے لیے تمہارے بابا اور اموں نے تمہارا سودا اپنے بیٹے سے کیا۔۔

خدا گواہ ہے کہ میرے علم میں یہ بات بعد میں آئی۔۔ میں نے بڑی حویلی اور اپنے حصے کی ساری جائیداد عقبہ اور تمہارے نام کر دی ہے۔۔ (حسن جب بھی پرانی باتیں کرتا تو اپنے ان پیاروں کو یاد کر کے ذکر کر کے بہت روتا جو ایک دم گم ہو گئے۔۔)

(تو کیا جہان جانتا ہے میں۔۔۔۔ آبریش پھر ان کہی باتوں کے دریا میں بہہ رہی تھی) بیٹا ناصر چاچا کو صرف زمین روپے دولت سے مطلب ہے۔۔ وہ جہان کی جان کا دشمن بنا ہوا ہے۔۔ ناصر چاچا کو یہ نہیں معلوم وہ تمام جائیداد اور بڑی حویلی تمہارے نام ہے۔ اور میں چاہتا بھی نہیں اسکو علم ہو اس بات کا۔۔ میں تمہیں کھو نہیں سکتا آبریش۔۔ حسن رو رہا تھا۔۔ (کوئی بھی باپ اپنی اولاد نہیں کھو سکتا۔ حسن نے اپنی بہن بھائی اور باپ ایک دن میں اپنے کاندھے پہ اٹھائے انکو الوداع کیا تھا۔۔ اس کرب سے آشنا تھا کہ پیاروں کا دور ہونا کیا ہے)

آبریش حیران تھی کہ اپنے بیٹے سے وہ جو ان کا خون ہے اپنا حقیقی بیٹا یہ جہان کو کھو سکتے ہیں مجھے)

نہیں عالم حیرت میں ڈوبی وہ مسلسل رو رہی تھی۔۔ اتنا پیارا اتنی شفقت کون دے سکتا  
( ہے؟۔۔۔ )

ناصر چاچا کو پتہ ہے زمیں کا ساٹھ فیصد جہان کے نام پہ ہے۔۔  
بابا جہان جانتا ہے کہ۔۔۔۔۔ آبریش کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ حسن نامیں جواب  
دیتا ہے۔۔

نہیں اسکو نہیں پتہ۔۔ (یہاں آبریش کو یہ لگتا ہے شاید وہ نکاح والی بات بھی نہیں جانتا تو چپ  
ہو جاتی ہے)

-☆☆☆☆-

جہان چوں کہ اسلام آباد جاچکا تھا ان دو ہفتوں میں دونوں کی آپس میں کوئی بات نہیں ہوئی  
تھی۔۔ ہاں عقبہ اور اموں سے پتہ چل جاتا تھا کہ وہ ٹھیک ہے۔  
احمر کو لندن گئے ہوئے بھی دو ہفتے ہو گئے روز بات کرتے تھے بہن بھائی۔۔ (ساری باتیں



جان کر آبریش کو احمر اور بھی یاد آتا۔

(مگر وہ احمر کو ابھی سب کچھ نہیں بتانا چاہتی تھی۔

عقبہ اپنی پڑھائی میں پہلے سے زیادہ دلچسپی لے رہی تھی۔۔ یہ بات پوری حویلی کو ہضم کرنا

مشکل تھی۔۔ مگر چھان بین سے پتہ چلتا ہے جہان نے لالچ دیا ہوتا ہے نئے موبائل کا تو

محترمہ اس لیے ۶/24 کتابوں میں پائی جاتی تھی۔۔

ادھر دن بہ دن آبریش کو پرانی سب باتیں، یادیں شدت سے یاد آتی اور ہر یاد میں جہان

سرفہرست تھا۔۔

ہر بات اس سے شروع ہوتی اور اس پہ ختم ہو جاتی۔ جو آبریش کو اور مشکل میں ڈال رہی

تھی۔ یہ بندہ ہر یاد میں ہے کوئی تو ایسی بات ہو جس میں یہ نا ہو۔۔ آخر میں ہر بار خود سے

الُجھتی۔

وہ چائے کا کپ پکڑے حویلی کی چھت پہ چہل قدمی کر رہی تھی جب اسی جگہ کی ایک یاد اسے

مجبور کر دیتی ہے سوچنے پہ کہ کیا جہان کچھ محسوس کرتا ہے؟

-☆☆☆☆-

بلال خاموشی توڑتے علان کرتا ہے۔ اچھا چلو ایک مقابلہ ہو جائے۔ جیسا بچپن میں ہوتا تھا؟ کون کس کو بہتر جانتا ہے۔۔

عقبہ کو پھر ایک جھٹکا لگتا ہے۔ یہ پاگل ہو گیا ہے اب ہم پھر وہی بچوں والی گیم کھیلے گے؟ وہ تنگ نظروں سے بلال کو دیکھتی ہے۔

آبریش جو بالکل جہان کے سامنے بیٹھی تھی ماحول کو بدلنے اور جہان کی نگاہوں کے حصار کو توڑتے ہوئے۔ بلال کی ہاں میں ہاں ملا دیتی ہے۔

یہ ہوئی نابات بلال خوش ہوتے کہتا ہے۔ جہان تم بھی تیار ہو؟ بلال اُس سے پوچھتا ہے جو پتہ نہیں کہاں گم تھا۔ ہاں اوکے

چلو یہ مقابلہ ہوگا۔ وہ عقبہ کو دیکھتا ہے جو غصے سے منہ ہی دوسری طرف کر لیتی ہے۔ (بلال نے بچپن میں بہت مار کھائی ہے عقبہ سے اب وہ نوجوانی میں جوتے نہیں کھانا چاہتا تھا تو فوری

ساری بات جہان اور آبریش پہ آ جاتی ہے)

چلو جہان اور آبریش تم دونوں سے سوال ہوں گے۔ ایک دوسرے کے بارے میں جو جسکو بہتر جانتا ہو وہ جیت جائے گا۔

ہاں مگر جیت کا انعام کیا ہوگا؟ عقبہ کو گیم سے زیادہ انعام میں دلچسپی تھی۔ تو بلال جواب دیتا ہے جو بھی جیتنے والا مانگ لے۔۔ او مطلب بازی جس نے مارلی میدان اسکا (عقبہ کو کھیل ہی اب سمجھ آیا تھا) چلو شروع کرو جلدی سے وہ اب پورے جوش میں تھی۔

اوکے پہلا سوال جہان سے پھر آبریش سے پانچ سوال ہوں گے اور جس نے سب جواب درست دیے وہ جیت گیا۔ اوکے دونوں سر ہلاتے کہتے ہیں۔

جہان کا پسندیدہ پرفیوم؟

"Bleu de Chanel" آبریش بنا سوچے کہتی ہے

آبریش کا پسندیدہ پرفیوم؟

جہان بھی بنا وقت ضائع کیے کہتا ہے 'Marquis' -

کونسا رنگ جہان ہر دن پہن سکتا ہے؟

نیلارنگ۔۔ اسے پسند ہے

بلال تفصیل جانتے کہتا ہے۔۔ You mean blue colour ?

آبریش ہاں بولتی ہے۔۔

یہی سوال جہان سے ہوتا ہے (آبریش حیران رہ جاتی ہے کہ وہ جانتا تھا اس کا پسندیدہ رنگ وہ بھی پوری تفصیل سے)

جہان ایک منٹ تو آبریش کو غور سے دیکھتا ہے پھر مدھم سی آواز میں کہتا ہے۔ آبریش کو ویسے سفید رنگ پسند ہے مگر وہ زیادہ طرح کالا پہنتی ہے کہ برابری ہو سکے۔ ہلکے رنگ زیادہ پسند کرتی ہے۔ وہ اپنے بالوں سے میچ کرتی ہے کپڑے۔۔

بلال پھر آبریش سے پوچھتا ہے کیا جہان درست کہہ رہا ہے؟  
وہ بس ہاں کہہ پاتی ہے۔۔ عقبہ تو دونوں کے منہ دیکھ رہی تھی۔ (یہ ہو کیا رہا ہے ان دونوں کو اتنا پتہ ہے ایک دوسرے کے بارے میں)

او کے اگلا سوال بلال بھی پورا ہو سٹ بنا ہوا تھا اور عقبہ تو ویسے ہی عالم بے ہوشی میں غرق ہو چکی تھی۔۔

آبریش کی پسندیدہ غزل۔۔؟

اس سوال پہ وہ بھی زرب لب مسکراتی ہے کہ جیت جائے گی۔ مگر جہان اُسکا بھی جواب درست دیتا ہے۔

میڈم کو ویسے فیض احمد فیض پسند ہیں مگر احمد فراز کی غزلیں سنتی ہے۔ آج کل احمد فراز ان ہے وہ قاتل نظروں سے دیکھتا ہے۔۔ بلال اُسکے جواب پہ اور سوال پوچھ لیتا ہے۔۔

تو آبریش کا آج کل کوئی پسندیدہ شعر؟

(آبریش بھی تھوڑا ہمت میں آتی ہے اب کیا کرے گا)

جہان جو اس ماحول سے اتنا لطف اندوز ہو رہا تھا اس سوال کے جواب پہ اٹھ کر سامنے جلتی آگ میں ایک ٹکڑا اور لکڑی کا ڈالتا اور وہاں پاؤں کے بل بیٹھا ترنم سے گاتے ہوئے کہتا ہے۔

کتنا آسان تھا تیرے ہجر میں مرنا جاناں  
پھر بھی اک عمر لگی جان سے جاتے جاتے

اب کی بار دونوں کی نظریں ٹکراتی ہیں ایک دوسرے سے۔ کیونکہ جہان کے جواب درست ہوتے ہیں۔۔ مگر آبریش نظریں جھکا لیتی ہے۔ وہ ہمیشہ جہان کی گہری نیلی چمکتی آنکھوں سے ہار جاتی تھی۔۔۔

اوکے آبریش سے سوال۔ جہان کو دن زیادہ اچھا لگتا ہے یا رات۔  
اس سوال کے جواب پہ تو کوئی شک نہیں تھا وہ اسے بنا دیکھے کہتی ہے 'رات  
اچھا جہان کو کھانے میں کیا پسند ہے؟

جہان سبز رنگ کی سبزی نہیں کھاتا کہ وہ ویسا بن جائے گا۔ (عقبہ اور آبریش کوئی بات یاد کر کے ہنس دیتی ہیں) باقی اسے دال چاول پسند ہیں۔  
جہان تمہاری باری وہ کونسی چیز ہے جس کے بنا آبریش گھر سے بار نہیں جاتی یا نہیں جائے گی۔۔

ہم۔۔ آبریش چادر اور انگلی میں پہنی تسبیح اور کاجل کے بنا بار نہیں جاتی۔۔

عقبہ پھر شوشہ چھوڑ دیتی ہے واہ سڑے پان جہان بھائی جان)

( ویسے یہ بتا کر میری معلومات میں اضافہ کیا تم نے

آبرو ویسے جن نام سے بھی اور کام سے بھی جن نکلا سب پتہ ہے؟ آنکھ مارتے وہ آبریش کو

تنگ کرتی ہے

چلو جہان جیت گیا۔۔۔ کیا مانگ رہے ہو آبریش سے؟ ابھی تو نہیں وقت آنے پہ لوں گا۔۔۔

ذو معنی لہجے میں کہتا جہان اٹھ جاتا ہے سامنے سے۔ (آبریش پریشان تھی پتہ نہیں کیا مانگ

لے۔۔)

-☆☆☆☆-

میڈم عقبہ حسن خان، میرے ساتھ چائے پینا پسند کریں گی آپ؟

بلال بڑی تمیز سے عقبہ سے پوچھتا ہے مگر اُس کے جواب پہ دنگ رہ جاتا ہے۔

عقبہ سپاٹ تاثر لیے فوری جواب دیتی ہے۔

کیوں میرے بنا تمہارا بسکٹ چائے میں گر جائے گا؟ ویسے بھی میں چائے آبر کے ساتھ پینا "

پسند کرتی ہوں۔

بلال بیچارے کو اس جواب کی اُمید کہاں تھی۔ آبر؟ مطلب بادل؟  
بلال تم نے انکل قریشی کے پیسے خراب کیے ہیں۔ باہر جانے سے اچھا یہاں کی کسی گورنمنٹ  
یونیورسٹی سے ڈگری لے لیتے آبر و گل کا تو پتہ ہوتا تم کو۔۔ عقبہ بیچارے بلال کی کلاس لگانے  
میں مصروف تھی۔ جب سامنے سے گل خان بھاگتا آتا ہے۔

کیا چائے بی بی صاحب تم کو؟

ہیں؟ گل خان میں نے کب آواز دی تم کو؟

ابھی تو آپ بولا گل۔۔ ہم آگیا۔۔

بلال کی ہنسی نکل گئی لو آگیا گل بتاوا ب۔۔ وہ عقبہ کی صورت سے محفوظ ہو رہا تھا۔

کیا ہے گدھے کی طرح ہی ہی لگا رکھی ہے۔۔ بلال کو ڈانٹ پڑ رہی تھی یا عقبہ اپنی صورت حال  
چھپا رہی تھی۔

۔☆☆☆☆۔



بستر پہ پڑا موبائل مسلسل بج رہا تھا۔ آبریش جو ہاتھ میں منہ دھورہی تھی باہر آتی ہے اپنے ہاتھ صاف کرتے جب نظر سکرین پہ چمکتے جہان کے نام پہ پڑی تو دھڑکن معمول سے تجاوز کرتی محسوس ہوئی۔۔

کیا کروں۔۔؟ کیا بات کروں گی؟۔۔ وہ خود کلامی میں اپنی گھبراہٹ کم کر رہی تھی۔۔۔ اوکے آبریش وہ نہیں جانتا کچھ بھی۔۔ اور ویسے بھی کزن ہے نا؟ وہی جن۔۔۔ شرٹ لیس بندہ اب موبائل ہاتھ میں تھایا اسکا دل۔۔۔ یہ بتانا مشکل تھا۔۔

وہ ہمت کر کے کال اوکے کرتی ہے۔۔

تو دوسری طرف سے بڑی شناسائی سے السلام علیکم کہتا ہے  
آبریش جواب دیتی ہے۔۔

کیسی ہو بھوتنی؟ جہان کے دیے نام پہ وہ اب جل بھن گئی  
جن چلا گیا تو بالکل ٹھیک ہوں تم بتاؤ۔۔ (وہ بھی پوچھ لیتی ہے)

میں ہممم۔۔۔ ٹھیک ہوں۔

تو آبریش سمجھ جاتی ہے جہان کو بخار ہے وہ ہمیشہ بخار میں ایسی حرکات کرتا تھا اسے تنگ کرتا (۔ مگر ہمیشہ آبریش سے دوائی لینا۔۔ وہ مسکرائے بن نہیں رہتی۔۔

اچھا کیسے فون کیا؟ (وہ انجان بن رہی تھی)

ظالم لڑکی۔۔ کیا میں تمہیں اب مطلب پرست لگتا ہوں؟

آبریش اب اس کی ٹانگ کھینچ رہی تھی۔۔ ہاں تو دو ہفتوں بعد کوئی اچانک فون کرے پوچھنا تو بنتا ہے نا۔

او۔۔ یار وقت ہی نہیں ملا۔۔ اچھا تو آج کیسے مل گیا وقت؟

وہ بھی پورے موڈ میں تھی۔۔

ہاں کچھ سن رہا تھا تو تم یاد آگئی سوچا تمہارے ساتھ شیر کروں

جہان کی آواز اتنی مدہم تھی مگر وہ برابر سن سکتی تھی اسے۔۔

ہاں بولو میں سُن رہی ہوں۔۔

جہان کھانس کر اپنی آواز صاف کرتے بڑی دلکش آواز میں ایک غزل سُنتا ہے جو آبریش کو  
کان کی لُوتک سرخ کر دیتی ہے وہ آواز جو فون میں سے ہوتی اس کے کان کے پردے کو چھو رہی  
تھی وہ اُسکو بلکل اپنے قریب کیے ہوئے تھے۔۔ جس سے سحر سے نکلنا ناممکن سا ہو گیا تھا۔۔  
جہان پوری شدت سے کہہ رہا تھا۔۔

کہیں چاند راہوں میں کھو گیا کہیں چاندنی بھی بھٹک گئی  
میں چراغ وہ بھی بجھا ہوا میری رات کیسے چمک گئی

مری داستاں کا عروج تھا تری نرم پلکوں کی چھاؤں میں  
میرے ساتھ تھا تجھے جاگنا تری آنکھ کیسے جھپک گئی

بھلا ہم ملے بھی تو کیا ملے وہی دوریاں وہی فاصلے

نہ کبھی ہمارے قدم بڑھے نہ کبھی تمہاری جھک گئی

ترے ہاتھ سے مرے ہونٹ تک وہی انتظار کی پیاس ہے  
مرے نام کی جو شراب تھی کہیں راستے میں چھلک گئی

تجھے بھول جانے کی کوششیں کبھی کامیاب نہ ہو سکیں  
تری یاد شاخ گلاب ہے جو ہوا چلی تو لچک گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

آبریش سُن رہی ہو؟ ہاں اچھی ہے وہ داد دیتے اپنے آپ کو تخیل سے حقیقت میں لے آتی  
ہے۔۔

کیا ہوا؟ جہان اُسے کھویا سا محسوس کرتے پوچھتا ہے۔۔  
کچھ نہیں۔۔ تم میڈیسن لے لینا۔۔ وہ بات ختم کرتے کہتی ہے۔  
تو تمہیں پتہ چل گیا۔ جہان کی آواز میں خوشی کا عنصر نمایاں محسوس کر سکتی تھی وہ۔۔  
جہان پھر بات کرتے ہیں اللہ حافظ۔۔

آبریش سنو تو۔۔ وہ بات کر ہی رہا ہوتا ہے مگر کال کٹ جاتی ہے۔

-☆☆☆☆-

ماما اس بلال کے بچے کو بولیں اپنی حد میں رہے کیا بھول گیا بچپن کی مار؟ عقبہ شکایت لیے شاہ بیگم کے پاس کھڑی تھی  
اب کیا ہو گیا؟

ابھی عقبہ اور شاہ بیگم بات ہی کر رہے تھے آبریش بھی لاؤنج میں آ جاتی ہے۔۔ اموں جہان کو بخار ہے آپ فون کر کے اسے بتادیں سب میڈیسن اسکے بیگ میں ہیں باہر سے کوئی اور میڈیسن نالے اس پہ اثر نہیں ہونا۔۔

بیٹا بات ہوئی جہان سے تمہاری۔۔ (شاہ دل میں خوش تھی)  
جی ابھی ہوئی۔۔ تو کال کٹ گئی آپ بتا دیجئے گا جب کال آئے۔۔  
اچھا میں بتا دوں گی۔۔ ابھی اس عقبہ کی بچی کو تو ٹھیک کر دوں۔۔ ناک میں دم کیا ہوا ہے  
اس نے

-☆☆☆☆-

چائے پہ چائے پی رہا ہوں جب سے آیا ہوں کام کیا خاک کروں گا۔ اُف فظ ظالم لڑکی تمہاری  
یادیں بھی تمہاری طرح ظالم ہیں بخار ہی ہو گیا۔۔ پتہ نہیں کب بابا تمہیں بتائیں گے، کب  
رخصتی ہوگی۔ اور کب تم میری دسترس میں ہوگی اک اک منٹ کے لیے صرف میری۔۔  
آبریش تمہیں تو پتہ بھی نہیں مجھے کتنی محبت ہے تم سے۔ بس اب کہہ دوں گا تم سے، پھر تم کو  
میرا ہونا ہی ہوگا۔۔ پر تم تو شاید کسی اور کے لیے وہ جذبہ رکھتی ہو۔۔ شاید یہ میرا وہم ہو  
جہاں خود کلامی میں مصروف تھا جب میٹنگ کے لیے کال آ جاتی ہے تو اپنی بے شمار سوچوں اور  
(خیالی دنیا سے باہر آ جاتا ہے)

-☆☆☆☆-

امی میں آفس میں تھابت آپکی کال اٹینڈ نہیں کر سکا ابھی گھر آیا ہوں تو سب سے پہلے آپکو ہی  
فون کیا۔

کوئی بات نہیں میری جان، تمہارے بابا نے مجھے بتا دیا تھا کہ جہان کی ایک اہم میٹنگ ہے شاید اسی میں مصروف ہوگا اسی لیے کال اسٹڈ نہیں رہا۔

جی امی بہت کام تھا آج (جہان تھک چکا تھا بخار اور مسلسل کام کی وجہ سے آرام کا موقع ہی نہیں ملا اور یہ سب اسکی آواز سے عیاں ہو رہا تھا)

اچھا جہان سنو میری بات،

جی امی بولیں۔۔

بیٹا اب اس وقت آبریش تو وہاں نہیں آسکتی تو میڈیسن خود ہی کھالو کیوں ماں کو تنگ کر رہے ہو؟

شاہ بیگم چوں کہ اپنے لاڈلے بیٹے کی عادت سے واقف تھی تو اس صورتحال سے محفوظ ہوتے (کہتی ہے)

جہان جو بہت دھیمے لہجے میں تھا اپنی ماں کی بات سن کر فوری چونکا جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو  
۔ (بھوتنی کے پیٹ میں کوئی بات نہیں رہتی)

امی میں ٹھیک ہوں، اب اتنا سا تو عام ہو جاتا ہے اس میں میڈیسن کی کیا ضرورت جہاں اب  
ٹال رہا تھا اس موضوع کو۔

شاہ بیگم ہنس پڑی، جہاں تم شرم رہے ہو؟

امی کیا ہے کیا ہو گیا ہے؟ وہ کچھ الجھا

اچھا بابا نالو میڈیسن پھر جب یہ پارا 102 پہ چلا گیا تب کرنا امی اور میں ہوں گی بھی نہیں  
اور ناہی آبریش۔ (شاہ نے آبریش کے نام پہ زور ڈالتے کہا جیسے کچھ یاد دلانا چاہتی ہوں)

اوکے میں لے لوں گا میڈیسن بھوتنی نے میرے بیگ میں رکھ دی تھی۔ (جہاں دل میں تو  
اسے اور بہت نام دیتا تھا مگر اپنی ماں اور گھر والوں کے سامنے ہمیشہ بھوتنی ہی کہتا تھا آبریش  
کو)

شاہ بیگم خوب مزہ لے رہی تھی اپنے بیٹے کی بدلتی حالت کا جہاں آبریش کے لیے جذبات پیدا ہو  
چکے تھے۔۔۔



تمہیں کیسے پتہ بیگ میں میڈیسن ہے؟ شاہ نے ایک اور سوال کھڑا کر دیا۔

امی کیا ہے جہان زچ رہا تھا۔ کزن ہے میری اور دوست بھی اور یہ وہ ہمیشہ کرتی ہے جب بھی میں کبھی بار جاؤں۔ آبریش جانتی ہے مجھے کوئی اور میڈیسن سوٹ نہیں کرتی۔

اچھا بیٹا مان لیا۔ بتاؤ کب آرہے ہو؟ ایسا کرو آج ہی آ جاو  
(شاہ بیگم نے نئی تجاوز پیش کی)

نہیں امی کچھ دونوں تک تو بلکل بھی وقت نہیں ہے۔

اچھا امی میں کچھ دیر سو جاؤں۔ سر درد کر رہا ہے رات بھی نیند نہیں آئی۔

ہاں سو جاؤ، اور سنو یاد سے گولی کھا لینا جہان ورنہ زیادہ ہو جائے گا بخار میرے بچے۔

جی امی میں لے رہا ہوں آپ خیال رکھیں۔ اللہ حافظ

فی امان اللہ میری جان۔ شاہ فون بند کر دیتی ہے۔۔ مگر دل ہی دل خوش بھی ہوتی ہے۔

-☆☆☆☆-

یار آبر کیوں تم لوگ میری قبر بنائے پہ تُو لے ہو  
عقبہ غمگیں چہرہ لیے آبریش کی کتابوں پہ گری اپنا رونا رو رہی تھی عقبہ کے اس اچانک گرنے  
پر آبریش کی کتابوں کے چند صفحے پھٹ گئے تھے جن کی آواز عقبہ کو آئی تو ضرور مگر بناوٹی  
مسکراہٹ لیے۔ جلدی سے ان صفحات کو وہاں سے گم کرنے میں ناکام رہی۔

اب آبریش کی آنکھیں جو مزید بڑی ہو چکی تھی عقبہ کا خون کرنے کو تیار تھی۔

یار میں نئی لادوں گی یہ کتاب تو بس میری بات سن اور مشورہ دے آبر دیکھ اب ایسے خوفناک  
مخلوق نابن اچھا۔ (عقبہ بھرپور مکھن بازی کر رہی تھی)

اچھا میری ماں بولو، آبریش کو بھی عقبہ کے اس معصوم چہرے پہ ہنسی آگئی (عقبہ بچپن سے ہی  
ایسی تھی نا خود پڑھتی نا کسی کو پڑھنے دیتی اپنی بات کے آگے پھر بے شک دوسرے کی کتاب ہی

کیوں نا پھاڑنا پڑے وہ ہر گز کوئی گزیز نا کرتی اسی بات پہ شاہ بیگم سے بہت مار کھاتی تھی)

یار آبر اس بلال نے کتنی مار کھائی مجھ سے۔ مانو میرا بچپن بلال کو مارتے مارتے گزر گیا

(آبریش سے مشکل ہو رہا تھا عقبہ کی ان مصالحو دار باتوں پہ ہنسی روکنا)

مگر مجال ہے اس بندے میں ابھی بھی عقل آئی ہو۔ انکل قریشی نے جو پیسہ اس بند نما روٹی پہ

لگایا ہے وہ مجھے دے دیتے تو ہائے میری موج ہوتی۔

علو کیا ہوا ہے اب کہا ہے بیچارے بلال نے؟

بیچارے؟ عقبہ آنکھیں پھاڑے پوچھ رہی تھی بیچارے؟؟؟

ہاں تو تم اس پہ اتنے ظلم کرتی ہو۔۔ کار تک نہیں چھوڑی تم نے

اچھا لڑکا ہے جواب میں تمہیں کچھ کہتا نہیں ہے۔۔

(آبریش بھی مزہ لے رہی تھی)

ہاں ہاں تم کو اور ماما کو وہ بیچارہ ہی نظر آتا ہے فضول بندہ ہے وہ

آج پتہ کیا پوچھ رہا تھا؟

کیا؟ (آبریش نے پوچھ لیا جبکہ وہ جانتی تھی عقبہ کے کوئی نا کوئی شوشہ چھوڑا ہی ہوگا جواب میں)

پوچھ رہا تھا "عقبہ میڈم آپ میرے ساتھ چائے پہ جاو گی؟  
(عقبہ بلال کی نقل اتر کر بولی)

تم نے کیا کہا؟ آبریش منہ پہ ہاتھ رکھے پوچھتی ہے۔

عقبہ اسی روانی سے کہتی ہے میں نے بھی کہہ دیا "کیوں میرے بنا تمہارا بسکٹ چائے میں گر جائے گا؟"

اب کمرے میں نا ختم ہونے والی ہنسی عروج پہ تھی۔

-☆☆☆☆-

چھوٹے خان آپ کی اجازت چاہیے۔

گل خان نے ادب بجالاتے حسن کو مخاطب کیا

بھئی اس میں اجازت کی کیا بات ہے؟ تمہارے والد ابا حضور کے بہت پیارے دوست رہے ہیں گل اور تم ہمارے خاندان کا ایک فرد ہو ایک اہم فرد۔ حسن گل کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھے کہہ رہا تھا۔ گل خان جو حسن کی کرسی کے پاس بیٹھا پوچھ رہا تھا۔

بھئی تمہاری بیٹی ہماری بیٹی ہے گل خان، اور بیٹوں کی شادیوں پہ اپنے ہی کام نا آئیں تو اپنے کس کام کے؟؟

بڑی حویلی میں رنگ روغن کا کام میں نے پہلے ہی شروع کروادیا تھا تاکہ بچی کی رخصتی میں کسی قسم کی کوئی اونچ نیچ نہ ہو۔ لڑکے والوں کی تصدیق میں نے خود کی ہے۔ ماشا اللہ بھلے لوگ ہیں لڑکا پڑھا لکھا ہے کمانے والا ہے باقی خوشی رزق مقدر کا ہوتا ہے۔ گل خان؛ ماں باپ تو اپنی پوری طاقت لگا دیتے ہیں، مگر بیٹوں کے نصیب سے کون لڑسکا ہے، ظاہری تصدیق تو ہر والدین کرتے ہیں باقی اللہ کے حوالے،

چھوٹے خان بہت دعائیں آپکے لیے مجھ پہ اللہ کا کرم ہے جو آپ جیسے شفق انسان میرا وسیلہ بنے۔۔ صاحب ہم بس دعا ہی دے سکتا ہے اور ہمارے بس میں کیا ہے جو دوں ہاں وفاداری ہے کہ مرتے دم تک آپکا سچا اور مخلص رہوں گا چھوٹے خان۔ گل کی آنکھوں میں وہی آنسو تھے جو آج کے معاشرے میں ہر بے بس باپ کی آنکھوں میں ہوتے ہیں، "والدین کو بیٹیوں کی پیدائش سے نہیں بلکہ اُن کے نصیب سے ڈر لگتا" ہے،

چھوٹے خان آپ آگے ہمارا بچی کی رخصتی پہ؟  
ہاں کیوں نہیں رخصتی نے وقت آؤں گا۔ کل عدالت بھی جانا ہے ناصر چاچا کے کیس کی سنوائی بھی ہے۔۔ ہاں شاہ بیگم ضرور آئیں گی۔  
تم فکر نہ کرو بس بیٹی کی شادی میں کسی قسم کی کمی نہ ہو۔ بڑی حویلی میں سب راشن مانگا دیا ہے جو چاہیے بلا جھج استعمال کرنا۔۔ جی چھوٹے خان مہربانی آپکا

-☆☆☆☆-

رات تقریباً ڈیڑھ بجے تھے جب فون کی گھنٹی پہ آبریش کی آنکھ کھل گئی.. اس وقت کس کی کال ہو سکتی ہے منہ پہ ہاتھ رکھے جمائی لیتی جب موبائل دیکھتی ہے تو جہان کا نام دیکھ کر فوری کمر اتر کر ڈوپٹہ گلے میں ڈالے کمرے کی بالکونی کی طرف پڑھتی ہے تاکہ عقبہ کی نیند خراب نہ ہو

--

جہان کیا ہے؟ یہ وقت ہے کال کرنے کا؟ وہ بنا اسلام دعا کہ الٹا اس سے لڑائی شروع کر دیتی ہے۔

ظالم لڑکی سن تو لیا کرو (جہان کا گلہ بیٹھا ہوا تھا)

تو تم نے نہیں لی میڈیسن؟ (آبریش تھوڑے غصے سے بولی)

ہاں نہیں لی نالینی ہے۔۔ تم نے امی کو بتایا کہ مجھے بخار ہوا ہے کیوں بتایا؟ (جہان اپنی ضد پہ قائم تھا)

تو کیا ہوا؟ امی ہیں تمہاری۔۔ جہان تم نے رات کے اس وقت میری نیند خراب کی اپنی اس ضد اور لڑائی کے لیے؟

ہاں! جب میں نہیں سویا تو تم پہ بھی وجہ ہے جاگنا بھوتی۔  
جہان کی بیٹھی آواز پہ آبریش کو اسکی باتوں پہ ہنسی آرہی تھی کیوں کہ آدھی بات سمجھ سے (باہر تھی۔

تمہیں کب سمجھ آئے گی اب تم بچے نہیں رہے کہ میرے ہاتھ سے ہی گولی کھانی ہے، خود لے سکتے ہونا اپنی دوائی۔۔ اموں بھی اتنا پریشان ہو رہی تھی آج۔

ہاں تو تم کو کب سمجھ آئی ہے تمہارے دیے بنا مجھ پہ کسی بھی گولی کا اثر نہیں ہوتا۔ (جہان کے پاس بھی جواب تھے ہر سوال کے)



اففف اچھا ایسا کروو یڈیو کال کرو میں بتا دیتی ہوں کونسی والی ابھی لینی ہے اوکے؟ اب تو مان جاو۔ (آبریش کو اسکی فکر تھی کیوں کہ وہ جانتی تھی ایک بار جہان کا بخار بڑھ گیا پھر گھر پہ علاج ممکن نہیں ہوتا اور جتنا وک ضدی ہے وہ ایسے میڈیسن نہیں لے گا)

ہمم اوکے کرتا ہوں، اسکے راضی ہوتے ہی دو منٹ بعد ویڈیو کال آ جاتا ہے۔ آبریش کے لیے جہاں اس سے کال پہ بات کرنا مشکل تھا وہاں اب اسکو دیکھ کر بات کرنا تو اور بھی مشکل ہو گیا۔

مگر ہمت کر کے وہ کال اوکے کرتی ہے مگر آگے کا منظر اسکی سوچ کے بلکل مطابق ہوتا ہے، (جہان صاحب بنا شرٹ کے پنکھا آن کیے اپنے بستر پہ بیٹھا کانپ رہا تھا)

اففف، حد ہوتی، شرٹ پہنو پہلے بہت شوق ہے بیمار ہونے کا؟ وہ اپنی نظریں جھکا کر کہتی ہے، جہان کو اسکی سمجھ آ جاتی ہے تو تھوڑا سا مسکرا کر پاس پڑی اپنی شرٹ پہن لیتا ہے، اب سہی ہے؟

ہاں آبریش اسے دیکھ رہی تھی، جہان کی لال ہوتی آنکھیں اور بکھرے بال اس بات کی ضمانت تھے کہ بخار 102 پہ ہے۔

اوپر سے اس نے میڈیسن بھی نہیں لی تھی جسکی وجہ سے آبریش کو ناچاہتے بھی جہان پہ بہت غصہ آ رہا تھا اور لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔۔۔ نا ختم ہونے والی جنگ

-☆☆☆☆-

جنگ کا اختتام کب ہوا دونوں کو نہیں پتہ چلا کیوں کہ لڑائی کرتے دونوں سو گئے تھے۔۔ صبح اذان پہ جب عقبہ نے اٹھایا تو آبریش کی آنکھ کھلی۔۔ جلدی سے وضو کر کے نماز ادا کرتی وہ سجدہ میں تھی جب بے اختیار جہان کا نام اس کے لبوں سے ادا ہوا۔۔ اس کے حق میں دعا کی، اور کچھ شگہوہ گو بھی تھی

(عجیب شخص ہے سونے بھی نہیں دیتا) یا اللہ کیا کروں اسکا کچھ کہہ بھی نہیں سکتی مجازی خدا کا درجہ دیا ہے تو نے میرے مالک۔ میرے دل سے یہ بے چینی نکل دے کیوں تو مجھے آزما رہا

ہے۔ یا اللہ میں اپنا آپ تیرے سوا کسی کے سامنے کمزور نہیں ہونے دی سکتی ۞ جہان کے سامنے تو کبھی بھی نہیں۔ مجھے ہمت دے میں سنبھال لوں خود کو، جب بھی وہ مجھے دیکھتا ہے میں کیوں قابو نہیں رکھ پاتی اپنی گستاخ دھڑکن پہ۔۔

کیا کروں جہان کا اور اپنے اس گستاخ دل کا۔۔ دونوں ہی ضدی ہیں ایک (جہان) میرے ظاہر " کو سکون نہیں آنے دیتا دوسرا (دل) میرے باطن سے الجھتا ہے، یا اللہ تو ہی ظاہر بھی باطن کے لیے فرض رکھا ہے

پر میں کیا کروں! بتادوں اسکو کہ میں ہی نہیں وہ بھی میرے نکاح میں ہے، اسکو بھی ڈر ہو کھونے کا، انکار کا، رونے کا، اور عزت نفس کا۔۔۔ وہ کیوں سکون میں ہے جب میں روز اسکی!! چاہ میں مرتی ہوں اس پہ بھی فرض ہے، تڑپنا، جلنا اور ترسنا۔۔۔۔۔۔۔۔

۔☆☆☆☆۔

عقبہ آبریش کہاں ہے؟ شاہ بیگم کے لہجے میں فکر مندی تھی

ماما ابھی وہ آپ سے پوچھ تو رہی تھی سارہ کہ شادی پہ چلی جاؤں  
آپ نے ہی کہا چلی جاؤ تو وہ گل خان کے ساتھ گاؤں گئی ہے۔۔

یا اللہ خیر! شاہ بیگم لاؤنج میں ہی سر پکڑ کر بیٹھ جاتی ہے، ماما کیا ہوا آپ کی طبیعت ٹھیک ہے نا؟  
عقبہ بھی گھبرا جاتی ہے۔ بیٹا آبریش کو گاؤں نہیں جانا چاہیے گا۔۔ تمہارے بابا کو پتہ چلا زمین  
آسمان ایک دینی انہوں نے میں کیا کروں۔۔ میرا دھیان ہی نہیں تھا اسکی بات پہ۔۔

یا اللہ میری بچی پہ اپنا کرم بنائے رکھنا، یا اللہ تیری حفاظت میں دی اپنی اپنی بچی۔۔ شاہ بیگم کے  
ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔۔  
حویلی کے سب ملازم ایک جگہ جمع ہو گئے تھے۔۔

عقبہ مجھے فون دو جلدی سے۔۔ ایسا کرو جہان کو کال ملا دو۔  
عقبہ اس سارے معاملے سے بے خبر تھی مگر اب اسکو بھی شک ہو رہا تھا کچھ تو ہے جو چھاپا گیا  
(ہے ان سب سے

لگا نہیں فون؟ شاہ بیگم بار بار پوچھ رہی تھی۔۔

امی۔۔۔۔ یہ لیں بات کریں، عقبہ فون شاہ کو تھما دیتی ہے

السلام وعلیکم امی کیسی ہیں آپ؟

جہان بیٹا؛ جتنا جلدی ہو واپس آ جاؤ۔ (شاہ بنا اسلام کا جواب دیے کہتی ہے)

کیا ہوا امی خیر تو ہے نا؟ (جہان شاہ بیگم کی آواز میں فکر اور پریشانی محسوس کرتے پوچھ رہا تھا)

بیٹا آبریش۔ (کیا ہوا آبریش کو امی بتائیں جہان اب اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا شاہ کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی)

جہان آبریش گاؤں چلی گئی بیٹا۔۔ تم بس جتنا جلدی ہو واپس آؤ

امی آپ سب جانتی ہیں پھر بھی کیسے جانے دیا اسکو۔۔

بیٹا گل خان کی بیٹی کی شادی ہے۔۔ مجھ سے پوچھ رہی تھی جانے کا میرا دھیان ہی نہیں تھا میں نے ہاں کہہ دیا وہ چلی گئی۔۔

تم آ جاؤ۔۔ جہان تمہارے بابا عدالت گئے ہیں ظاہری بات ناصر چاچا اور اسکے آدمی بھی وہاں ہون گے بیٹا انکو وہاں وقت لگ جانا۔۔

حسن نے حویلی آنے سے پہلے مجھے آبریش چائے جہان  
(شاہ بیگم کی آواز میں اب بہت سے آنسو بھی تیر رہے تھے)

امی میں ابھی نکل رہا ہوں، گاؤں جا رہا ہوں آپ فکر نہ کریں۔۔ مجھے بتائیں گل خان ساتھ ہے نا؟

ہاں جہان گل ساتھ ہے اور ویسے حویلی سے دو بندوقیں بھی لے کے گیا تھا مجھے شوکت نے بتایا کہ گل ساتھ دو آدمی بھی لے گیا ہے۔ چلیں امی یہ اچھا کیا گل خان نے۔۔ آپ فکر نہ کریں میں نکل رہا ہوں۔ بس وہاں سب سنبھال لیں آپ بابا بھی اگر پوچھیں تو میں بات کر لوں

گ۔۔

! اللہ حافظ

۔☆☆☆☆۔

On Mon, 20 May 2019, 11:12 PM Urdu Novels Official

<[samaachaudharyinfo@gmail.com](mailto:samaachaudharyinfo@gmail.com)> wrote:

اسے اپنا آپ بے اختیار ہوتا محسوس ہوا۔

آبریش نے سیاہ رنگ کا سوٹ پہنا تھا۔ ہلکا سا دوپٹہ سر پہ۔۔ بال باہر اس کے چہرے کو چھو رہے تھے۔ اس کا گورا رنگ اس کتنا چمک رہا تھا وہ خود جانتی ہی نہ تھی۔

اف کوئی اتنا دلکش کیسے ہو سکتا ہے وہ دل ہی دل اس پہ لٹو ہو رہا تھا۔۔۔ ظالم لڑکی! پتہ نہیں  
اسکو اس سے دور جانا کتنا

مشکل ہے۔ (وہ من ہی من سب کہہ رہا تھا)۔

جہان کے ہاتھ وہیل اسٹیرنگ کو تھامے اور نگاہیں ونڈا سکرین کے پار تھی۔۔۔ مگر ذہن میں وہ  
پورے استحقاق سمت براجمان تھی۔۔۔ اک ہی لمحے دغا دیتے دل پہ وہ حیرت زور تھا کہ جھنجھلا  
بھی ناپایا۔

جہان۔۔۔۔۔ ہاں وہ باہر دیکھتے بولا (جہان مسلسل خاموش تھا)

عقبہ نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی۔۔۔ تم چپ ہو یا گاڑی ساؤنڈ پروف ہے۔  
کوئی آواز ہی نہیں آرہی مجھے۔



تمہاری کان بند ہیں عقبہ۔۔ جہان نے زبردست مسکراتے ہوئے کہا۔ ہا ہا بہت بڑا جوک مارا ہے۔۔۔ آبریش تمہارے دانت میں درد ہے؟

نہیں تو وہ فوری بولی۔۔۔ تو بول کیوں نہیں رہی۔

عقبہ آج کیا شکایت ڈے ہے؟ ہاں نا تم دونوں بات ہی نہیں کر رہے۔۔۔ مجھے بور سفر سے نفرت ہے۔

جہان عقبہ کی طرف مڑ کر کہتا ہے اب ایسے سفر کی عادت ڈال لو۔

آبریش جہان کو دیکھ رہی تھی۔ کیا واقعی یہ مجھے سے بات نہیں کرے گا؟ وہ خود سے لڑائی لڑ رہی ہو جیسے۔۔

چلو وہ سامنے لائبریری ہے وہاں تک پیدل چلے جانا مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ جہان نے سڑک کے ایک کونے پہ گاڑی روک دی۔۔۔ آبریش جہان سے بات کرنا چاہ رہی تھی

--- وہ نہیں چاہتی تھی جہان ناراض ہو کر اسلام آباد جائے۔۔۔ کب واپس آئے پتہ نہیں

-----

اوکے عقبہ نے گاڑی کے روکتے ہی فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا اور

چل پڑی۔۔۔۔ جہان۔۔۔ اس نے ہمت جمع کر کے کہا۔۔۔

مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔ اس نے اتنے تلخ لہجے میں کہا

(جہان کے ایسے بات کرنے پہ اس کا دل کٹ سا گیا)

آبریش بھی گاڑی سے اتر جاتی ہے۔ عقبہ تو لا بیری پہنچ گئی تھی۔

وہ اکیلے سڑک کے کنارے کھڑی اپنا دوپٹہ درست کرتی اور جانے لگتی ہے۔۔۔ جہان گاڑی کو

موڑ رہا ہوتا ہے کہ اس کی نظر سڑک پہ کھڑے اوباش قسم کے لڑکوں پہ پڑتی ہے جو مسلسل

آبریش کو دیکھ کر بات کر رہے اور ہاتھ پہ ہاتھ مار کر ہنس رہے ہوتے ہیں۔

وہ ان کا ارادہ جان جاتا ہے اس لیے گاڑی روک دیتا ہے۔۔۔۔۔ آبریش اپنے دھیان جا رہی ہوتی ہے۔۔ ایک لڑکا سامنے سے آتا ہے اور اس کا ڈوپٹہ پکڑ لیتا ہے وہ پوری طاقت سے کھینچتا ہے۔۔ آبریش پوری مذمت کر رہی تھی۔ اتنے میں ایک زوردار لات اس لڑکے کے پیٹ پہ لگتے وہ گر جاتا ہے۔۔ باقی سب ہوشیار ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔

آبریش کے ساتھ ایسا کبھی لہوا نہیں وہ اتنا ڈر جاتی ہے کہ جہان کو سامنے دیکھ کر اس کے سینے سے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔ وہ اس کا ڈوپٹہ صحیح کرتا ہے۔۔ سر پہ ہاتھ پھیرتا ہے میں ہوں یہاں۔۔۔۔۔ رو نہیں۔۔۔۔۔ جہان وہ۔۔۔۔۔ ہاں میں ہوں۔۔۔۔۔

تم جاو گاڑی میں وہ چابی اس کو دیتے وہاں سے جانے کی تلقین کرتا مگر تم۔۔۔۔۔ میں آتا ہوں جاو۔۔۔۔۔ جہان اسے خود سے الگ کرتے بہت پیار سے کہتا ہے۔ وہ پاس کھڑی گاڑی میں بیٹھ کر کار اندر سے لاک کر لیتی ہے۔

وہ لڑکے اب باری باری جہان کے ادھر گرد گھوم رہے تھے  
آبریش دیکھ کر پریشان ہو رہی تھی۔۔۔ جہان کو پہلے ہی چوٹ لگی ہے اب میری وجہ سے پھر۔  
بڑے بڑے آنسو اس کی گالوں سے گر رہے ہوتے تھے۔

مگر باہر کا منظر اس کی سوچ اور فکر کے برعکس ہوتا ہے جہان اتنا مارتا ہے ان لڑکوں کو۔ کہ  
سب بھاگ جاتے ہیں سوائے ایک کے۔ جہان اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹا ہوا اس کو سڑک کے  
درمیان لے آتا ہے۔۔۔ اور اتنا مارتا ہے۔۔۔ اس لڑکے کے منہ سے خون نکل رہا ہوتا ہے  
۔۔۔ آس پاس لوگوں کا ہجوم جمع ہو گیا۔ سب کہتے ہیں چھوڑ دو وہ مر جائے گا۔۔۔ مگر جہان  
کہاں اس کو چھوڑنے والا۔۔۔ مار مار کے اس کے جسم کا حال کر دیتا ہے۔۔۔۔۔ وہ ساتھ  
ساتھ کچھ بول بھی رہا تھا۔ آبریش یہ سب دیکھ کر گاڑی سے باہر آ جاتی ہے۔۔۔ اگر وہ  
مر گیا،

جہان اسے چھوڑ دو پلینز۔۔۔ جہان کہاں سننے والا تھا آج کسی کی۔۔۔۔۔ جہان ایک جملہ جو  
آبریش کی آنکھوں میں آنسو روکنے نہیں دے رہا تھا وہ بار بار کہہ رہا تھا۔ "تمہاری ہمت کیسے  
ہوئی اسے ہاتھ لگانے کی؟ ہاں۔ یہ ہاتھ تھا نا یہ والا۔۔ چھو بھی کیسے تم نے؟ اور اس کا ہاتھ  
"توڑ دیتا ہے"

آبریش نے تو کبھی اس جہان کو نہیں دیکھا تھا جو اس کے لیے واقعی کسی کی جان لے سکتا  
تھا۔۔۔ وہ ڈری سہمی یہ سب دیکھ رہی تھی،

لوگ اب پکڑ کر جہان کو پیچھے کت رہے تھے۔ میں نہیں چھوڑوں گا اس کو اس کی ہمت کیسے  
ہوئی۔۔۔ جہان کی آگ اگلتی آنکھیں۔۔ اس کے کندھے سے چھلنی چھلنی بہتا خون۔۔

آبریش کا دل بند کر رہا تھا۔۔۔ جہان اسے چھوڑ دو۔۔ آبریش سامنے کھڑی تھی اسے آوازیں  
دی رہی تھی وہ ذرا ہوش میں آیا۔

وہ لڑکا اپنے ٹوٹے ہاتھ سے اب آبریش سے معافی مانگ رہا تھا۔ باجی مجھے بچالو۔۔۔ رو کو اپنے شوہر کو۔ وہ وہاں سے بھاگ گیا۔۔۔ مگر جہان اور آبریش ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

---

شوہر۔۔۔۔۔ ہاں وہ میرا شوہر ہی تو ہے۔۔۔ آبریش دل میں سوچتی ہے۔۔۔ اور جہان "بھی زرب کہتا ہے میری بیوی ہی ہے۔۔۔"

چلو وہ جہان کا بازو پکڑ لیتی ہے۔۔۔ رونا تو بند کرو۔۔۔۔۔ وہ اس کے چہرے پہ ہستے پانی کو دیکھ کر کہتا ہے۔

- تم۔۔۔۔۔ تم پالگل ہو۔ بیوقوف ہو۔۔۔ تم ایک نمبر کے گدھے ہو جہان۔۔۔ آبریش اُسے ڈانٹ رہی تھی۔۔۔ تم میں عقل بھی ہے؟ کیوں الجھے ان سے۔۔۔ ایسے لڑکوں پاس چاقو ہوتے ہیں اگر لگ جاتا؟ تم۔۔۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ جہان کو کیا کہے کیا نہیں اس لڑکے پاس بندوق تھی وہ چل جاتی۔۔۔ اس کی روتی صورت اور مسلسل ڈانٹ پہ جہان

اس کو دوبارہ اپنی باہوں کے حصار میں لے لیتا ہے۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ کوئی  
بندوق نہیں ہے۔۔۔ ناگولی چلی۔۔۔ محسوس کرو میری سانس چل رہی ہے۔۔۔ آبریش  
میں ٹھیک ہوں۔۔۔ مگر اب آبریش ٹھیک نہیں تھی۔۔۔ اس کے سینے سے لگی وہ رو رہی  
تھی۔۔۔ اس نے بچوں کی طرح جہان کی شرٹ کو کالر سے پکڑا ہوا تھا ایک ہاتھ کی انگلیاں  
جہان کے سینے کو چھو رہی تھی وہ اس کی دھڑکن سن بھی رہی تھی اور محسوس بھی کر رہی  
تھی۔

تم واپس ایسے لوگوں سے نہیں الجھنا وعدہ کرو۔۔۔ جہان۔ ہاں۔۔۔ اب آبریش کچھ چپ ہوئی  
تو اپنے آپ کو جہان کی باہوں میں پا کر شرم سے پانی پانی ہو گئی۔۔۔ کیا وہ ایسے۔۔۔۔۔ وہ  
ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹ جاتی ہے۔۔۔ جہان اپنا منہ آگے کر کے کہتا اب بائیں گال پہ تھپڑ مارنا  
پہلے کا نشان ابھی باقی ہے۔۔۔۔۔ آبریش بے اختیار ہنس پڑی۔۔۔ وہ بھی اسے  
دیکھ مسکرا دیا۔

ایم سوری۔۔۔ کس بات کے لیے؟ وہ رات۔۔۔ اچھا وہ۔۔۔ ہمم میں سوچ کے بتاؤں گا کہ تم کو معاف کرنا بھی ہے یا نہیں۔۔۔ تمہارے کندھے سے خون نکل رہا ہے۔۔۔۔۔ تھوڑا سا ہے۔۔۔۔۔ تھوڑا نہیں ہے۔۔۔ زخم میں نے دیکھا ہے۔۔۔ وہ جہان کی بات کاٹ کر کہتی ہے۔۔۔

کوئی بات نہیں۔

بات ہے وہ سامنے ہسپتال ہے چلو۔ تم نے رات بھی اپنی من مانی کی تھی۔۔۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑے بڑے حق سے چل رہی ہوتی

ہے۔۔۔۔۔ آبریش وہاں اس وقت کوئی میل ڈاکٹر نہیں ہوگا۔۔۔ ہوگا چلو۔۔۔ وہ اسے پکڑ کر لے جاتی ہے۔۔۔ مگر خود باہر رک جاتی ہے اور جہان اندر کمرے میں چلا جاتا ہے۔

آبریش اپنے خیال میں گم تھی جب ایک نرس اس کو کہتی ہے جو آپ کے ساتھ آئیں ہیں وہ آپ کے شوہر ہیں؟



آبریش چونک کر اس نرس کا منہ دیکھتی رہ جاتی ہے نہ ہاں کر پاتی ہے نا ہی مکمل نا۔ کیا ہوا انکو ؟

پٹی نہیں کروار ہے آپ خود کردوان کے خون بہت نکل رہا ہے ان کو کمزوری ہو جانی ہے۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر کمرے کی طرف بھاگتی ہے۔۔ وہ اندر آتی ہے تو جہان نیم بے ہوشی کے عالم میں ہوتا ہے۔۔۔ کیا ہوا ہے ابھی تو ٹھیک تھا۔ میں ابھی لے کر آئی ہوں۔ قدرے پریشان ہوتی وہ بھاگ کر پوچھتی ہے۔۔

میڈم ان کا خون بہت نکل چکا ہے کمزوری ہو جاتی ہے۔۔۔۔ ان کے کندھے پہ گہرا چاقو کا نشان ہے اور زخم نے زہر کا اثر لے لیا ہے۔۔۔۔ زہر کا نام سن کر آبریش کا رنگ اڑ جاتا ہے۔۔۔ ڈاکٹر۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟ ایسے زخم کا زہر ہوتا ہے اس کو فوری علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔۔ مگر یہ پٹی نہیں کروار ہے علاج کیسے ممکن ہے؟؟

وہ نیم زد آنکھوں سے صرف آبریش کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ آبریش مجھے اس سے نہیں۔۔۔۔۔  
ہاں میں کر رہی ہوں۔۔ میں تو کر سکتی ہوں نا۔۔۔؟؟ جہان آنکھیں مت بند کرنا۔۔۔ وہ  
پاس آ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔ اور اس کی شرٹ کے بٹن کھلتی ہے۔۔ آبریش کو اس وقت صرف  
جہان صحیح چاہیے ہوتا ہے۔۔ آج ایسے جہان سے کوئی الجھن کوئی خوف محسوس نہیں ہوا۔۔  
کیا صرف اس لیے کہ وہ جان چکی تھی دونوں کا رشتہ۔۔۔؟ جہان آنکھیں مت بند کرنا  
۔۔ اوکے؟

-☆☆☆☆-

عقبہ اپنی دھن میں مگن کتابیں لے کر جب واپس مڑ کر دیکھتی ہے  
وہاں آبریش ہوتی ہی نہیں۔۔ وہ چاروں طرف اس کو ڈھونڈتی ہے۔ کال کرتی ہے۔۔۔ مگر  
آبریش کا موبائل کار میں پڑا ہوتا بار بار فون کرنے اور جواب ناملنے پہ عقبہ ڈر جاتی ہے۔  
! باہر آ کر دیکھ رہی ہوتی مگر وہاں آبریش ہو تو ملے نا۔۔۔۔۔

عقبہ ہر طرف دیکھ کر گل خان کو فون کرتی ہے۔۔۔ اب جاؤں گی تو راستے میں نظر رکھوں  
گی شاید مل جائے۔۔۔ وہ من ہی من لگی تھی۔۔۔ اگر یہ لڑکی ناملی تو میرا قتل وجہ ہے

--

-☆☆☆☆-

جہان کا سر آبریش کے کاندھے پہ تھا۔

اسکے سر پہ ہاتھ رکھے وہ اس کو بستر پہ لیٹا رہی تھی۔ مگر ہاتھ جہان کے سر کے نیچے رہ جاتا ہے،  
وہ نکلتی تو جہان اٹھ جاتا۔۔۔ اگر ہاتھ سر کے نیچے رکھے رہنے دیتی تو خود اس کے بالکل اوپر  
تھی، اسکی شرٹ کے سب بٹن کھلے تھے،

وہ عجیب کشمکش میں مبتلا ہوتی ہے۔۔۔ گزارتے لوگوں کا سوچ کر وہ زور سے اپنا ہاتھ کھینچتی ہے  
۔۔۔ اور اسکی آنکھ کھل جاتی ہے۔۔۔ اور سامنے آبریش کا رویا چہرہ پا کر، وہ بستر سے اٹھ کر

کب ڈراپ نکل دیتا ہے (سب اتنا اچانک کرتا ہے) نرس کو پتہ ہی نہیں چلتا۔

مجھے اسلام آباد جانا تھا۔۔۔ ٹائم دیکھو۔۔۔ تم نے مجھے اٹھایا

کیوں نہیں؟ میں نے کہا تھا مجھے یہاں نہیں آنا۔

وہ عجیب ضد پہ آ گیا تھا۔

جس کو سنبھالنا اب آبریش کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔

وہ زچ جاتی ہے تم ہر وقت ہوا کے گھوڑے پہ کیوں سوار ہوتے ہو۔؟

چلو یہاں سے وہ اسکو بازو پکڑے کمرے سے نکل جاتا ہے،

جہاں۔۔۔! بعد میں آبریش (اسکی ساری باتوں پہ اب خاموشی چھا گئی) اپنی انگلی اس کی

ہونٹوں پہ رکھتے گر جتی آواز میں کہتا ہے

ابھی چلو یہاں سے، کوئی سوال جواب نہیں۔۔

-☆☆☆☆-

! یا اللہ میں ننھی سی جان، میری حفاظت فرما  
اب اتنی بڑی لڑکی اگر گم جائے اس میں میری غلطی ہے؟  
(آسمان کی طرف اشارہ کیے عقبہ خود کلامی میں مصروف تھی)

عقبہ یار تو گئی۔۔۔ ہائے میں نے ابھی دیکھا ہی کیا ہے؟ زندگی  
زندگی تُو نے کیا کیا۔۔۔ ہائے غم دے دیا، عقبہ گانے گا رہی تھی۔۔۔  
میں کیا کروں وہ جن (جہان) بھی بھاگ گیا اسلام آباد ادھر ابر (بھوتنی) بھی گم۔۔۔ میں کیلی  
میں کیلی ہو گئی،

ہائے میرا تو دل ڈوب رہا ہے۔۔۔ وہ گانوں کا ڈیسک لگائے اس پریشانی کو بھی اینجوائے کر رہی  
تھی، سجاد علی سہی گانا بنایا ہے۔  
"میں ڈوب رہا ہوں ابھی ڈوبا تو نہیں ہوں"

ہمت سے کام لو۔۔۔ اتنا پیارا موسم ہو گیا ہے۔ ایک کپ چائے مار لوں وید سموسہ مزہ آ جائے گا۔ ویسے بھی سڑک کے پکوان کا اپنا مزہ۔۔۔ (وہ سب کچھ بھول بھال کر چائے اور سموسے کھا رہی تھی) کچھ پلان بھی بنالوں ورنہ مامانے آج مجھے چھوڑنا نہیں،

-☆☆☆☆-

حسن بچیاں ابھی تک نہیں آئی موسم دیکھو باہر، گل کو بولو دیکھے ان کو۔۔

آپ فکر مند نا ہوں آتی ہوں گی۔

کیسے نا ہوں؟ حسن آج کل کے حالات کا پتہ ہے نا آپ کو۔ پھر ہمارے دشمن کم ہیں کیا؟

شاہ بیگم اب اس کو اصل بات یاد کروا رہی تھی۔

اس بات پہ حسن بھی ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔۔

اچھا میں جاتا ہوں۔۔۔ آپ پریشان نا ہو۔

-☆☆☆☆-

ادھر نا ختم ہونے والی جنگ کا اعلان دوبارہ ہو چکا تھا۔

تم نے "ایم بی اے کر کے غلطی کی لگتا ہے تم نے کیا ہے؟ تم ایک نمبر کے احمق ہو جہان۔۔  
ایسے کوئی آتا ہے؟ بندہ آس پاس دیکھ لے۔۔ نام "جن" ہے کام بھی وہی کرنے ہوتے ہیں۔

وہ (تیز) سپیڈ سے گاڑی چلا رہا تھا۔

مجھے مرنا نہیں ہے ابھی۔ تم کو بہت شوق ہے نا۔۔ خود مرو مجھے ابھی اتر دو جہان۔

کیوں میرے ساتھ ہی چلو ورنہ مس کرو گی اگر میں مر گیا۔

کچھ بھی بکواس مت شروع کیا کرو۔۔ (وہ جل کر بولی)

بکواس تھوڑی ہے سچ ہے۔ (جہان بھی اسکو جلا رہا تھا)

رفتار کم کرو بارش ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ جہان میں تم سے کہہ رہی ہوں۔

(آبریش چلا رہی تھی مگر اگلے ہی پل چپ ہو گئی،)

اس کالال ہوتا چہرہ۔۔۔ گلے کی پھولتی رگیں۔۔۔ بازو سے نس کا بڑھ جانا اس بات کی علامت تھا کہ وہ اب پھوٹنے والا ہے۔

جہان سنو! "ششش۔۔۔ وہ اپنی انگلی اس کے ہونٹوں پہ رکھ دیتا

ہے ایک لفظ اور نہیں۔۔۔ چپ مطلب چپ۔۔۔ تم اب بولی تو میں کسی اور طریقہ سے چپ کروانا جانتا ہوں۔



وہ اپنے چہرے پہ جمی جہان کی نظروں کو سمجھ جاتی ہے۔ اور منہ دوسری طرف کرتے  
کہتی ہے۔۔۔۔ جہان آگے دیکھو۔۔

سامنے سے آتی بس ان کی کار میں لگنے ہی والی ہوتی ہے کہ جہان حواس باختہ ہو کر موڑ کچے  
راستے کی طرف کاٹ لیتا ہے۔

مٹی کی زیادتی سے گاڑی بند ہو گئی تھی۔

آگیا سکون؟ آبریش بڑی مشکل اپنی ہنسی روکتی ہے۔

ہاں آگیا۔۔ اور کچھ محترمہ آپکو کہنا ہو؟

اب بندر جیسے منہ نابناو۔۔ باہر نکل کر دیکھو۔۔۔۔ بچاری کار کا کیا حال کیا ہے تم نے،

اففف۔۔۔ تم باہر نا آنا یہ علاقہ ویران سا ہے۔۔۔ وہ آبریش کو تلقین کرتا خود باہر نکلتا ہے۔۔۔ مگر کاربری طرح گرم کو چکی تھی ہے۔ مٹی کا ایک طوفان انجھن کو جام کر دیتا ہے۔۔۔ سونے پہ سہاگہ۔۔۔ بارش اور تیز شروع ہو جاتی ہے۔۔۔ اتنی تیز بارش ہر منظر پہ دھند چھا جاتی ہے۔۔۔ کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔

وہ۔۔۔ کار میں واپس آ جاتا ہے۔۔۔ یار موبائل بھی تو بند ہو گئے۔۔۔ تمہارا چل رہا ہے؟ پتہ نہیں۔۔۔ وہ اب اپنا دیکھ رہی تھی جس پہ (عقبہ کی دس مس کال اور بہت سے میسج تھے)

او۔۔۔ میں اس کو بھول ہی گئی۔۔۔ جہان عقبہ کے میسج اور کال، وہ فون آگے کیے اسکو دیکھا رہی تھی،

وہ ڈاکورانی۔۔۔ اپنا آپ دیکھ لے گی۔۔۔ اس کی فکر نا کرو۔۔۔ کہیں بیٹھی کھا پی رہی ہو گی۔

ہیں۔؟ (آبریش منہ کھلے اس دیکھ رہی تھی وہ پرسکون ہو کر بتا رہا تھا) تمہاری بہن ہے وہ۔  
تم کو غلط فہمی ہے۔۔ وہ لڑکی کے روپ میں لڑکا ہے۔۔ جہان اس انداز میں کہتا ہے آبریش  
دانت نکل کر ہنستی ہے۔

اچھا اس وقت یہاں کوئی ملنا بھی نہیں۔۔۔ اور فون بند بارش تیز۔۔۔ علاقہ بہت ویران سا  
ہے تو ہم باہر کسی کی مدد نہیں لے سکتے۔۔۔ اچھا ہوگا ابھی رات یہاں ہی رک جائیں۔

یہاں کار میں؟ چاروں طرف دیکھ کر وہ پوچھ رہی تھی۔

نہیں اس محل میں۔۔۔ پاگل ہو گئی ہو ظاہر ہے کار کا کہہ رہا ہوں۔۔۔ "اس سے پہلے آ"  
بریش کچھ کہتی جہان خود کہہ دیتا ہے فکرنا کرو۔۔۔ تم کار میں سو جانا میں باہر ہوں گا۔۔۔ وہ

نظر اٹھا کر اس کو دیکھتی ضرور ہے اور بنا کچھ کہے۔ سیٹ ڈاون کر کے لیٹ جاتی ہے۔۔ مگر سوچوں میں گم تھی (اگر جہان جانتا کہ میں اس کی کیا ہوں۔ ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔ تو بھی وہ باہر جاتا)

موسم خراب ہے اور جہان! (وہ سب باتیں پھر سوچنے لگ جاتی ہے)

ادھر جہان بھی صرف اس کے بارے میں ہی سوچ رہا ہوتا ہے۔۔ پاگل ہے پر کیوٹ ہے۔۔ اوپر سے ہے بھی میری۔۔ بہت مشکل ہوتا جا رہا ہے اس ظالم لڑکی سے دور رہنا۔ وہ تو جانتی "بھی نہیں ہمارا رشتہ کیا ہے۔"

دونوں جان کر انجان ہوتے ہیں اپنے رشتے کے سچ سے وہ سچ جسکا باہر آنا بہت ضروری ہوتا 'جا رہا تھا'

☆ ☆ ☆ ☆ -

آبریش کی کب آنکھ لگ جاتی اس کو کوئی ہوش نہیں ہوتا مگر کار میں جہان کو ناپا کر اور خوف زدہ ہو جاتی ہے۔

وہ یہ ہی سوچ رہی تھی کہ رات تک وہ خود کار میں آجائے گا۔ مگر وہ ہوتا ہی نہیں۔  
تو کیا جہان باہر۔۔ یا اللہ۔۔ یہ کیا ہو گیا۔۔ اتنا تیز طوفان تھا وہ باہر رہا پوری رات سردی میں  
۔۔۔ آبریش باہر اسے کھڑا دیکھتی ہے تو جان میں کچھ جان آتی ہے۔۔  
جہان۔۔ جہان۔۔! (وہ مسلسل کانپ رہا تھا) ہمممم۔۔

یہ کیا ہو گیا۔۔ وہ پاس جا کر جب اس کے بازو پہ اپنی انگلی رکھتی ہے جہان۔  
ارے زندہ ہوں میں۔۔۔ تم نے تو کوئی کسرنا چھوڑی پر بیچ گیا میں۔۔ وہ شرمندگی بھری  
نظریں اٹھا ہی نہیں پاتی۔۔ تو تم آ جاتے میں تو سو گئی تھی۔ مجھے پتہ بھی نہیں چلا،

ہاں آجاتا کہ مجھے پہ گھٹیا کے ساتھ بد کردار ہونے کا ٹیگ بھی لگ جاتا۔۔ (وہ تڑپ کر اس کی طرف دیکھتی ہے مگر وہ نظریں چورا جاتا ہے۔) جہان تمہیں بخار ہو گیا ہے۔

ہاں ساری رات اب بندے کو ٹھنڈی ہوا تیز بارش میں رکھوں گی وہ بیمار ہو ہوگا۔۔ اوپر سے بندہ پہلے ہی چوٹ کھائے ہوئے تھا۔ جہان وہ سامنے والے گھر چلیں تم کپڑے بدل لو ورنہ اور ٹھنڈ لگ جانی۔

تمہیں جیسے بہت فکر ہے میری وہ پیار بھرا شکوہ کر رہا تھا۔۔۔ انسانیت بھی کوئی چیز ! ہے بھوتی

اچھا نا۔۔ میری آنکھ لگ گئی تھی۔

بڑی بے خبر ہو تم ویسے طنز پر طنز کر رہا تھا۔ تم مجھے بھول کر سو گئی؟ اور اگر اس وقت میں تمہیں مردہ حالت میں ملتا تو۔؟

تو کیا یہاں ہی جنازہ کروادیتی (وہ جہان کی حالت سے محفوظ ہوتے کہتی ہے)۔۔۔ توبہ ظالم  
لڑکی۔۔۔ کوئی بات نہیں کرلو کہہ لو جو بھی کہنا کرنا ہے۔ بہت یاد آنے والا ہوں تمہیں۔  
(کیا تھا اس گہری آنکھوں میں جو آبریش دل ہار رہی تھی)

جہان تمہارے وہم ہیں سارے۔۔

میرے وہم و خیال تو بہت غضب کے ہیں لڑکی کبھی موقع ملا تو بتاؤں گا عجب کشش تھی اس  
کی مسکراہٹ میں۔۔ جو وہ نظر نہیں ملا پائی۔

وہ یک ٹکٹ آبریش کو دیکھ رہا تھا۔۔ اس بال جو تیز ہوا کی تاب نہ لاتے ہوئے اس کے وجود  
سے لیٹ رہے تھے۔۔۔ جہان ان بالوں سے جل رہا تھا۔۔۔

آبریش! ہممم بولو۔ یار بال تو ہٹالو۔ کیا ہے اب؟ وہ تنگ نظروں سے بولی۔۔ جہان تمہارے  
مسئلے ختم ہی نہیں ہوتے کبھی یہ کبھی وہ۔۔۔۔۔ اب میرے بالوں پہ شروع ہو جاؤ تم۔۔

کیا ہے کیوں آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہے ہو۔۔؟؟

کیوں؟ میری اپنی ذاتی آنکھیں ہیں جہاں میرا دل کھول کر دیکھوں گا تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔۔ (وہ بھی اب لڑائی کے موڈ میں آچکا تھا)۔ ہاں ہے مسئلہ! مجھے الجھن ہو رہی ہے آبریش زچ کر بولی۔۔

حد ہو گئی بھئی۔ اچھا چلو اب وہ سامنے گھر سا کچھ ہے۔۔ جہاں تم واقعی اندھے ہو گئے ہو۔ وہ قہقہہ لگاتے کہتی ہے۔۔۔ وہ گھر ہی ہے توبہ عقبہ کو یہ قیمتی خبر میں خود جا کر دوں گی کہ اُس کے جہان بھائی صاحب عرف عام سڑاپاں اندھے بھی ہیں۔۔ ہاہاہا۔۔

آبریش باز آجا و اچھا میں ذرا خاندانی مرد ہوں باہر اپنی عورتوں سے لڑائی کرنا مجھے شوبہ نہیں دیتا وہ بڑے ٹھاٹھ سے کہتا ہے۔۔۔

اللہ! جہان بندہ جھوٹ بولتے کچھ سوچ ہی لے وہ اپنے دونوں ہاتھ کانوں کو لگائے کہتی ہے۔



تمہیں کوئی شک ہے؟ سو فیصد یقین ہے مجھے جہان احمد خان۔ افف نالیا کرو میرا پورا نام۔۔۔  
بندے کے ارمان جاگ جاتے ہیں۔

اپنے اس مسخرے پن سے باہر آؤ گھر کال کرو پریشان ہو رہیں ہوں گے سب۔۔۔ کرتا ہوں  
پہلے گاڑی سے میری نئی شرٹ نکل دو۔۔۔ وہ حکمانہ انداز میں کہتا ہے۔۔۔

خود کام کرو اپنے۔۔۔ اچھا زیادہ بنو مت تم جانتی ہو مجھے ٹھنڈ لگی ہے بخار ہے۔۔۔ (وہ کچھ سنجیدہ  
لگ رہا تھا تو آبریش نے بھی بات کو زیادہ طول نہیں دیا)  
کونسی والی چاہیے۔۔۔ وہ اس کا بیگ کھولے پوچھ رہی تھی۔

کوئی بھی جو ہاتھ آئے۔۔۔ تم یہ بھی لے کر جا رہے ہو آبریش کے ہاتھ اب اپنا دیا تحفہ تھا وہ  
شرٹ جو اس نے جہان کو سا لگرہ پہ دی تھی۔۔۔ وہ کچھ مسکرائی اور پھر جہان کی طرف متوجہ  
ہو گئی۔ بتاؤ۔۔۔ ہاں لے جا رہا ہوں سنا ہے وہاں زیادہ سردی ہے۔۔۔

مگر تمہیں تو یہ شرٹ پسند نہیں تھی آج تک میں نے تم پہ یہ پہنی ہوئی نہیں دیکھی۔۔۔ وہ  
بھی مکمل تفتیشی افسر بنی ہوئی تھی۔۔

تم نا۔۔! جہان اس کی باتوں کے جواب میں اس کے ہاتھ سے پکڑ کر وہی شرٹ پہن لیتا ہے  
۔۔۔ اب خوش؟ شاید۔

-☆☆☆-

شاہ بیگم وقفے وقفے سے عقبہ کی کلاس لگا رہی تھی۔"  
اور وہ مسلسل اپنی صفائی پیش کر رہی تھی۔۔

اس صورتحال سے پریشان احمر اپنے کمرے میں جانے کی تیاری میں تھا۔۔ کیوں کہ اسنے کل  
(جانا تھا)

حسن کچھ پتہ چلا؟ وہ ابھی حویلی کے دروازے پہ ہوتا ہے جب شاہ بیگم مخاطب کرتی ہے۔  
ہاں جی میری بات ہو گئی بچے خیریت سے ہیں جہان کی گاڑی خراب ہو گئی تھی۔۔۔ اس لیے  
وقت لگ گیا ابھی نکلے ہیں وہاں سے۔

شکر اللہ پاک کا! میں نوافل ادا کر لوں۔

جی بیوی صاحبہ جائیں۔۔ شاہ بیگم جاتے جاتے ایک ذرہ دار جو تا عقبہ کے مارتی ہیں اس کی وجہ  
سے یہ سب ہوا پتہ نہیں کب مجھے اللہ ایک عقل مند سمجھی ہوئی لڑکی سے نوازے گا۔۔

ماما۔۔ آس پاس دیکھیں وہ لڑکی یہاں ہی ہے عقبہ کہاں باز آنے والی تھی اپنی حرکات سے "  
۔۔ تم رکو ذرا بتاتی ہوں میں۔۔

" روک جا او دل دیوانے پوچھو تو میں ذرا۔۔۔ "

(عقبہ کی موسیقی بھی ساتھ جاری تھی اور شاہ بیگم کی نہ ختم ہونے والی ڈانٹ بھی)

احمر کی مدد کر دو میرے بچے نے آج چلے جانا۔ اچھا ماما،

وہاں ہی جا رہی ہوں۔۔۔

-☆☆☆☆-

ناصر صاحب کب تک آپ اس دشمنی میں جلتے رہیں گے؟ گاؤں میں کوئی بھی فرد آپ کی اس دشمنی سے خوش نہیں ہے۔۔۔ اچھا خاصہ ماحول جو سوگ وار بنا دیا آپ دونوں خاندان کی آپسی رنجش نے۔۔۔ کب ختم ہو گا یہ سب؟

وکیل صاحب آپ اپنا کام کریں۔۔ مجھے مشورے کی ضرورت نہیں ہے۔ (ناصر اپنی رعب دار آواز میں گرجا)

بڑے خان آپ کی بوڑھی ہڈیوں میں اب طاقت ہے؟ اپنے بچوں کا جنازہ اٹھانے کی؟  
یہ تم کس لہجے میں ہم سے مخاطب ہو میاں؟ ناصر غصے سے بھری آواز میں کانپتے جسم سے بول رہا تھا۔۔

بڑے خان آپ کا نمک کھایا ہے۔۔ کبھی غلط مشورہ دیا ہو یا کوئی ایسا کام جس سے آپ کو نقصان اٹھانا پڑا ہو تو بتائیں۔۔ آپ کی اس رنجش میں صرف آپ کو خسارہ ہوا ہے الیکشن کمیشن نے اس بار آپ کا نام نکل دیا سٹ سے۔۔ گاؤں والوں سے آپ کی بنتی نہیں۔۔ جب سے آپ پہ حسین احمد خان قتل کیس کی سماعت الٹی پڑی ہے ساری بازی پلٹ گئی۔۔ اب جو تھوڑی بہت گاؤں میں زمین اور بڑی حویلی آپ کے پاس ہے وہ بھی ہاتھ سے نکل جانی ہے خان صاحب سوچیں میری بات پہ غور کریں حسن خان سے دوستی کا ہاتھ بڑھائیں آپ کو

فائدہ ہے۔۔ ووٹ لینے میں بھی اور گاؤں کی طاقت واپس پانے میں بڑا مددگار ثابت ہو گا یہ قدم۔۔ اس کی آج بھی بڑی مانی جاتی ہے گاؤں کے سارے لوگ اس کے ساتھ ہیں۔۔

ہممم اپنے بوڑھے کمزور ہاتھوں پہ ہاتھ رکھے ناصر کافی دیر سوچتا رہا۔۔ مجھے ہار منظور نہیں جب میری بیٹی نے اس حسین کے لیے اپنی جان دے دی۔۔ تو میں نے معاملہ برابر کر دیا قہقہہ لگاتے اپنی جیت پہ سرشار ہوتے ناصر نے کہا۔۔ میرے گھر سے تو ایک جنازہ نکلا خان حویلی سے تین جنازے تین وکیل سن رہا ہے تو (تین اپنی انگلی کے اشارے سے وہ بار بار بتا اور دیکھا رہا تھا)۔۔ نکلے تھے۔۔ تب میری روح کو سکون آیا تھا۔

خان صاحب آپ کیوں میری بات نہیں سمجھ رہے۔۔ وکیل عارف اقبال اپنی بات کی وضاحت پیش کر رہے تھے۔۔ مگر ناصر پہ کسی بات کا اثر نہیں ہو رہا تھا۔

جب بدلے کی آگ اتنی پر جوش اور بلند ہو تب اکثر انسان اپنی لگائی آگ میں خود جل کر "راکھ ہو جاتا ہے اور خاک بھی نہیں ملتی

کچھ ایسا ہی ناصر کے ساتھ ہونے والا تھا۔ "یہ آنے والے طوفان کی خاموشی تھی جو بنا کسی "چاپ کے بڑھتی جا رہی تھی

وکیل۔۔! جی بولیں خان صاحب۔۔ بھئی میں نے سُننا ہے حسن کا ایک ہی لڑکا ہے۔۔ بڑا پڑھ لکھ گیا ہے۔۔ مجھے اس کے بارے میں معلومات چاہیئے اپنا ایک بندہ اس کے پیچھے لگا دے سن رہا ہے نا؟

جی خان صاحب جیسا آپ کا دل کرے۔۔ عارف اقبال بھی ناصر کی باتوں سے اکتا چکا تھا اور مارے خوف کے جتنا جلدی ہو حویلی سے نکلنا چاہتا تھا۔۔ ناصر کی آدم پر خار حویلی میں کبھی

بھی گولیاں برسات کی طرح برس سکتی تھی اس بات کا یقین اسے دس سال ناصر کے لیے کام کرتے ہو چکا تھا۔

-☆☆☆☆-

یہ گاڑی نہیں چلنی۔۔ (انتھک محنت کے بعد اس نے علان کیا)

تو اب۔۔؟ (آبریش رونی صورت بنائے پوچھ رہی تھی) افس لڑکی تم منہ سہی کرو یہاں سے ہم بس پہ جائیں گے۔

بس پہ؟ ہاں تو اور کیا جہاز آئے گا میڈم آپ کو یہاں سے لے جانے کے لیے؟  
کبھی انسانوں کی طرح اچھے طریقے سے بات کر لیا کرو۔



(آبریش غصیلی آنکھ جہان پہ ڈالے کہتی ہے)

جب میں بہت پیار سے بات کروں گا تمہیں وہ بالکل بھی ہضم نہیں ہونا۔۔۔ وہ نا جانے کیا سوچ کر آبریش کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔ جہان جتنے قدم اس کی طرف بڑھا رہا تھا وہ اتنے ہی قدم پیچھے ہو رہی تھی۔

دونوں اس بات سے بے خبر کہ سڑک پہ گاڑیوں کا اک کارواں ہے جو اپنی تیز رفتار سے منزل کی طرف گامزن ہے۔ آبریش اب پیچھے ہوتے ہوتے سڑک کے کنارے پہ آگئی تھی۔

جہان کی نظر رفتار سے آتے ٹرک پہ پڑتی ہے جس کا ڈرائیور شاید سو رہا تھا اس چیز کا اندازہ ٹرک کی بے جار رفتار سے لگایا جاسکتا تھا۔۔۔ آبریش۔۔۔ وہ بے ساختہ اسکی طرف لپکا اور ایک جھٹکے سے ایسے اپنی آور کھینچ لیتا ہے۔۔۔ وہ بو کھلاتی ہوئی اس کے کشادہ سینے میں سما جاتی ہے۔

جہان کا ایک ہاتھ اس کے سر پہ اور دوسرا اسکی کمر پہ تھا۔ گرفت اتنی مضبوط تھی کہ وہ اس کے حصار میں تلملاتی ہوئی اپنا آپ بے اختیار ہوتا محسوس کرتی ہے۔۔۔ جہان کی کیفیت اس پل

اُسے خود سمجھ نہیں آتی۔۔۔ تم ٹھیک ہو؟ لگی تو نہیں؟ آبریش کے چہرے کو ہاتھوں میں لیے وہ یوں سوال کر رہا تھا جیسے بہت جان سے پیارا فرد اپنے پیارے کے کھوجانے کے احساس میں اپنی ذہنی حالت کھودیتا ہو۔۔۔

آبریش نے تو کبھی اس کا یہ رخ دیکھا ہی نا تھا کیا وہ اتنا خیال رکھنے والا تھا؟۔۔۔ اس بات پہ کیا وہ خوش ہوتی یا پریشان۔۔۔ آخر ان میں ایک رشتہ تھا۔

نا ختم ہونے والا ایک مضبوط رشتہ جو شاید جتنا مضبوط نظر آتا ہے اتنا ہی کمزور بھی ہوتا جو " تین لفظوں پہ جوڑ جاتا ہے اور انہی تین لفظوں پہ وہ دو لوگ جو اس رشتے کو سنبھال نہیں پاتے ٹوٹ جاتا ہے

صرف تین لفظ نا محرم کو محرم بنا دیتے ہیں، کون دیتا ہے کسی کو اپنا آپ وہ بھی یوں؟۔۔۔ یہ " لفظوں کا کھیل آخر کو ایک نسل کی بنیاد رکھتا ہے " آبریش دل ہی دل اسلامی تعلیمات پہ

رشتہ کر رہی تھی وہاں ہی یہ بھی سوچ رہی تھی۔۔ (مجھے جہان سے محبت تو نہیں ہے۔۔ کیسے وہ اس رشتے کا مان رکھے گی۔؟)

جہان اسے ہلاتے ہوتے پوچھ رہا تھا بولو میں کب سے پوچھ رہا ہوں۔۔ تمہیں لگی تو نہیں  
۔۔ نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔ پکا؟

ہاں۔۔۔ بس چند لفظ جو ادا ہوئے۔۔

مجھے جہان کے ساتھ اور نہیں روکنا میرا دماغ پھٹ جائے گا۔۔ کیا ہے۔۔ کیوں وہ بار بار  
میرے اس قدر قریب آ جاتا ہے میں چاہ کر بھی اسے الگ نہیں کر پاتی۔ جانتی ہوں وہ کبھی  
مجھے نقصان نہیں پہنچے گا وہ کبھی میری عزت مجروح نہیں کرے گا۔ کبھی میری اجازت کے بغیر  
(مجھے ہاتھ نہیں لگائے گا پھر یا اللہ کیوں تو ایسے حالات بنا رہا ہے

وہ جنگ کر رہی تھی خود سے۔ سامان لے کر آتا ہوں یہاں سے ہی بس میں بیٹھ جائیں  
گے۔۔ اوکے؟

وہ نظریں چور رہی تھی۔۔۔ ہم اوکے۔۔

اب یہاں سے جانا مت ابھی آیا۔۔۔ جہان پاس ہی کھڑی گاڑی سے اپنا سارا سامان نکل لیتا ہے۔۔۔ یہ لو۔۔ کیا ہے؟ سردی ہو رہی ہے پہن لو میری جیکٹ ہے فکرنا کرو ابھی میں نے پہنی نہیں ہے نئی ہے۔۔ وہ خود ہی ساری وضاحت دیتے آبریش کی طرف جیکٹ کرتا ہے۔

وہ بنا کسی سوال کے فوراً پہن لیتی ہے۔ اتنے میں بس آ جاتی ہے۔ سنو تم نے پہلے کبھی بس کا سفر کیا ہے؟ (جہان اسے سے پوچھ رہا تھا) آبریش انکار میں سر ہلاتی ہے۔

اچھا چلو میرا ہاتھ پکڑ لو اور جب میں بس میں چڑھنے لگوں میرے ساتھ ساتھ رہنا۔۔ اک تو وہ پہلے مسلسل اس قرب پہ اپنے خدا سے سوال زد تھی اوپر سے جہان کی نئی فرمائش پہ وہ کھا جانے والی نگاہ کبھی جہان پہ ڈالتی ہے تو کبھی اس کی گرفت میں آئے اپنے ہاتھ پہ۔

یا اللہ آپ میرا کیوں اتنا امتحان لے رہے ہو۔۔۔

او میڈم۔۔ ظالم لڑکی تیار رہو بس اگئی۔۔ اتنا ہجوم شور شرابہ وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔۔۔

مجھے سے نہیں ہوگا جہان۔۔ کیوں

تم لوگوں کا خیال نکل دو میں ہوں نا؟

اس کی ہمسری میں کھڑا وہ بندہ۔۔ جو اس کا محافظ تھا۔۔ اللہ کی طرف سے دیا ہوا اس کا تاج "

"۔۔ شوہر کو مجازی خدا اسی لیے کہا جاتا ہے وہ عورت کے سر کا تاج ہوتا ہے

"محافظ، طاقت دار ہو تو عورت ہر طوفان کا مقابلہ کر لیتی ہے"

وہ صرف جہان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ کچھ کہا تم نے؟ آبریش تمہاری طبیعت آج ٹھیک

نہیں لگ رہی میں مسلسل بول رہا ہوں تم ہر منٹ میں کھو جاتی ہو۔۔ کیا ہے؟ کچھ چاہیے کوئی

پریشانی ہے؟ احمر کا تو نہیں سوچ رہی؟ اس کے جانے میں وقت ہے ہم نے تب تک گھر پہنچ

جانا ہے۔۔ اور میں ہوں نا ساتھ تم کیوں اتنا سوچ رہی ہو؟ وہ تم کیا کہتی تھی مجھے۔۔ جن بابا

۔ جہان مسکراتے ہوئے اپنے بچپن کی باتیں یاد دلاتا ہے تاکہ آبریش کا دھیان اور طرف  
جائے۔۔

وہ تو تم اب بھی ہو جہان۔۔ اس دفعہ آبریش بھی ہنس دیتی ہے۔۔ اوکے اب دوسری بس آ  
رہی ہے مجھے فالو کرنا۔

ہم اوکے۔ اب بس جو آتی ہے وہ آدھی خالی تھی۔ رش کم ہوتا ہے تو جہان آبریش کا ہاتھ  
تھامے چڑھ جاتا ہے۔۔۔ مجھے ونڈو کی طرف بیٹھا ہے۔۔ اوکے بیٹھ جاو۔۔ وہ بھی اب ضد  
نہیں کرتا کیوں کہ وہ اپنی کار میں نہیں بلکہ بس میں ہوتے ہیں ورنہ دونوں میں ہمیشہ اسی بات  
پہ جنگ ہوتی تھی۔۔

وہ جوں ہی اپنی سیٹ پہ بیٹھی سامنے چند لڑکے ہوتے ہیں جو یوں دیکھ رہے تھے کہ موقع ملے  
اور کھا ہی جائے اسے۔۔ وہ سڑک والا لڑکا فوری آبریش کے دماغ میں آیا ایک مختصر سی  
مسکان آئی اور کب چلی گئی پتہ بھی ناچلا۔۔

جہان۔۔ وہ اپنا رخ اسکی طرف کرتے پوچھتی ہے تم نے اس لڑکے کا ہاتھ کیوں توڑا؟ آبریش  
تم چیخ کیوں رہی ہو۔۔۔ بتاؤ نا۔۔ جہان کان پہ ہاتھ رکھ کر پوچھ رہا تھا۔۔

یار بس ابھی چلی نہیں اتنی خاموشی ہے لوگ سو رہے ہیں تم اتنا کیوں چیخ رہی ہو۔۔۔ وہ  
سامنے دیکھو۔۔ آبریش اشارہ کرتی ہے۔ ان کی تو۔۔ (جہان اٹھنے ہی والا تھا وہ اسکا ہاتھ پکڑ لیتی  
ہے) نامارناور نہ بس بھی گئی اور جگہ بھی۔۔ اس لیے اتنی اونچی آواز میں بول رہی ہوں تاکہ  
تمہارا کارنامہ سن کر وہ جان لیں یہ بندہ کسی کو مار بھی سکتا ہے۔

جہان کے ہونٹ اسکے بالوں کو چھو رہے تھے۔۔ "ہوا کی سازش بھی کمال تھی۔۔" ہاں میں  
کسی کو بھی مار سکتا ہوں جو تمہیں ہرٹ کرے گا وہ جان سے جائے گا" منہ توڑ دیتا میں اس کا  
اگر تم سامنے نا آتی۔۔۔ (جہان پھر گرم ہو رہا تھا)

اس کی آنکھوں کی تپش آبریش کا دل محسوس کر رہا تھا۔ ہمارا گاؤں یہاں آس پاس ہی ہے نا؟  
وہ موضوع بدلنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ہاں یہاں ہی ہے۔۔۔ جہان مجھے ماما پاپا کی قبر پہ  
جانا تھا۔۔۔۔

دل تو میرا بھی بہت ہے چاچو کی قبر پہ جاؤں۔۔۔ مگر حالات اجازت نہیں دیتے ہم  
گاؤں جائیں۔۔۔ میں آیا تھا ویسے قل شریف پڑھ کے پھول ڈال کر گیا تھا۔  
فوری آبریش کے دل دماغ میں ساری باتیں واپس چل پڑی۔۔۔ جہان اس رات مجھ سے  
ناراض ہو کر تم گاؤں گئے تھے۔۔۔؟

ہاں تم سے ناراض تو تھا مگر تمہارے جانے کے بعد مجھے کسی انجان نمبر سے کال آئی کہ  
قبرستان میں کچھ لوگوں نے چاچو لوگوں کی قبر سے مٹی نکال لی میں فوری بھاگا۔۔۔ مگر وہاں  
کچھ اور ہی معاملہ نکلا۔۔۔ ایک منٹ (وہ بات کرتے روک گیا) تم کیوں سب پوچھ رہی ہو؟

ایسے ہی۔۔۔ ہاں ایسے ہی۔۔۔ (جہان اسکا چہرہ پڑھ رہا تھا)



خبردار جو تم نے گاؤں کا سوچا بھی۔ اب سو جاو کچھ دیر ایک دو گھنٹے لگ جانے ہم کو۔

اوکے میرا ہاتھ چھوڑ دو اب۔۔ جہان کی گرفت میں اس کا ہاتھ پورا لال ہو چکا تھا۔ محترمہ آ

پ بھول رہی ہیں آپ نے میرا ہاتھ پکڑا ہے ڈر کے مارے۔۔ میں نے نہیں۔

جہان پلیز۔۔۔ وہ درخواستی لہجے میں کہتی ہے۔

اواچھالو چھوڑ دیا۔۔ اب خوش۔۔ ہم

-☆☆☆☆-

حسن صاحب آپ کو کچھ کرنا چاہے اب خاموشی اختیار کرنا سب کے لیے بھاری ثابت ہوگا۔

دن بہ دن گاؤں والوں پہ ظلم ہو رہا ہے۔۔ ناصر خان کے بندے کتوں کی طرح پورے گاؤں

میں چکر لگا رہے ہیں۔ بڑی حویلی میں بھی شور مچا ہوا ہے مزارے خوف سے باہر جھانک نہیں

سکتے۔۔ ابھی پرسوں ہماری شہر والی فیکٹری سے چند مشکوک لوگ پکڑے گئے ہیں پولیس

سٹیشن سے مجھے ایس ایچ او نعمان کی کال آئی انہوں نے بتایا تفتیش کے دوران پتہ چلا ہے وہ

ناصر خان کے آدمی ہیں۔۔ تو میں فوری آپ کی طرف بھاگتا آیا ہوں تاکہ اطلاع دے سکوں حالات بہت خراب ہوتے جا رہے ہیں حسن صاحب۔ (حبیب اللہ جو خان حویلی کے پرانے وکیل اور بزنس رپورٹر تھے۔ کب کیا، کہاں کیسے کرنا ہے یہ حبیب اللہ سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا)

حسن جو خاموشی سے سارا مسئلہ سن رہا تھا اب کچھ پریشان تھا۔ تو کیا کرنا چاہیے؟

پہلے تو جہان کو یہاں بلائیں مجھے اس سے کچھ معاملات پہ تفصیلی بات کرنا ہے تاکہ اس کے علم میں ہو ساری بات۔

نہیں حبیب اللہ آج نہیں۔۔ حسن انکار کس بات پہ؟ جب تم نے اسے بتایا ہے سب کچھ پھر ڈر کس بات کا؟ حبیب اللہ میں نے اسے ساری بات نہیں بتائی۔۔ یہ نہیں بتایا کہ اس کی جان کو خطرہ ہے۔۔ نہیں بتایا کہ ہر دن دسوں آدمی اس کا پیچھا کرتے ہیں۔۔ تم کیا سمجھتے ہو یہ سب

اتنا آسان ہے۔۔ میں نے اسے ہمیشہ اس سب باتوں سے جدا رکھا ہے۔۔۔ میرا خاندان ایک  
بار تباہ ہو چکا میں اپنے بچوں پہ برا سا یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

تو اس کے لیے ضروری ہے بچوں کو ساری بات کا علم ہو۔۔ ان کو بتا دو حسن۔۔ ورنہ بہت دیر  
ہو جائے گی۔۔ بہت دیر حبیب اللہ نے اپنی بات پہ زور ڈالتے کہا اور اٹھ کر چلا گیا۔۔

-☆☆☆☆-

وہ عالم بے خودی میں کب جہان کے کاندھے پہ سر رکھے سو گئی۔ اس بات سے جہان بھی  
بے خبر تھا کیونکہ وہ بھی اس کا ہاتھ تھامے سوچا تھا۔

بس تیز ہارن بجاتی اپنے سٹاپ پہ روکی تو دونوں کی آنکھ کھل گئی۔ آبریش نے ہڑبھڑا کر اپنا ہاتھ کھینچ لیا مگر اس کی توجہ کامرکز جہان کے ہاتھ میں پہنی وہ انگوٹھی بنی جیسے شاید وہ جانتی تھی۔ ایک دھندلی سی یاد اسے ماضی میں لے گئی۔۔۔ تو وہ پوچھے بنا نارہ سکی۔

تم نے یہ کہاں سے لی؟ وہ اسکی انگلی پکڑے تفتیشی انداز میں پوچھ رہی تھی۔۔۔ آبریش۔۔۔ یار تم چاہتی کیا ہو؟ وہ سوالیہ نظروں سے دیکھتی ہے اب کیا؟ کبھی کہتی ہو ہاتھ چھوڑ دو کبھی خود میرا ہاتھ پکڑ لیتی ہو یہ ماجرہ کیا ہے؟

اففف۔۔۔ وہ پتی ہوئی اسکا ہاتھ اٹھا کر مارتی ہے۔۔۔ تم۔۔۔ ہاں میں۔۔۔ بولو بولو جہان اب اپنا چہرہ اسے کے کانوں کے برابر لا کر کہتا ہے کہوں نا کیا کہنا ہے؟

تم کوئی حد کے بے شرم بندے ہو جہان۔۔۔ تو وہ قہقہہ لگائے بنا نہی رہتا۔۔۔ شکریہ شکریہ اس کرم نوازی کا۔۔۔ بھلا آپ سے اچھا مجھے کوئی جان سکتا ہے۔۔۔

وہ مسلسل اسے تنگ کر رہا تھا۔۔ وہ منہ بناتی اور کیا نا کرتی۔ " محال ہو چکا تھا یہ سفر جو کہنے کو محض  
" چند گھنٹے تھے مگر مسافت کہ منزل کا نام و نشان ہی گم تھا

وہ چپ چاپ اپنی سیٹ سے سر لگائے دوبارہ آنکھیں موند لیتی ہے۔۔۔ اب بس میں صرف  
خاموشی تھی۔۔ جہان بھی فون پہ اپنے اسلام آباد والے پروجیکٹ پہ بات کر رہا تھا۔۔ تب  
اس نے سکون کا سانس لیا کہ اس جن بابا سے کچھ منٹ ہی سہی جان بچی۔

ہلکی سے آواز میں بج رہی وہ دھن جو بہت میٹھی تھی جہان کی درخواست پہ آواز بلند ہو چکی  
تھی۔

مجھ سے پہلی سی محبت مری محبوب نہ مانگ

میں نے سمجھا تھا کہ تو ہے تو درخشاں ہے حیات

تیرا غم ہے تو غم دہر کا جھگڑا کیا ہے

تیری صورت سے ہے عالم میں بہاروں کو ثبات

تیری آنکھوں کے سوا دنیا میں رکھا کیا ہے؟

تو جو مل جائے تو تقدیر نگوں ہو جائے

یوں نہ تھا، میں نے فقط چاہا تھا یوں ہو جائے

وہ ساتھ ساتھ گا بھی رہا تھا۔ اب وہ حیران تھی کہ جہان کو شاعری میں کب سے دلچسپی ہونے لگی۔ (جہاں تک اسے یاد تھا وہ ہمیشہ اس سے لڑائی کرتا تھا جب بھی وہ اپنی من پسند غزلیں سنا کرتی تھی)

اب آبریش کا غصہ سات آسمانوں پہ تھا۔۔ وہ مارے غصے کے اسکا لریکڑ کر اپنی طرف کھینچتی ہے۔۔ دو غلے انسان مگر اگلے ہی پل جہان اسی غزل کے اشعار پڑھتا ہے۔۔

لوٹ جاتی ہے ادھر کو بھی نظر کیا کیجے

اب بھی دلکش ہے ترا حسن مگر کیا کیجے

اس کے بال جو کھل چکے تھے اور ہوا کی زد میں لہر رہے تھے وہ جہان کے چہرے پہ لپٹ رہے تھے۔۔ جیسے وہ بڑے پیار سے ہٹا رہا تھا۔۔ آبریش اس کی انگلیوں کا لمس اپنے بالوں پہ تو کیا چہرے پہ محسوس کر رہی تھی۔۔ دونوں کی نظریں ایک دوسرے کو دیکھ رہی ہوتی ہیں۔۔ اس نے جھٹ سے اسکا لریکڑ چھوڑ دیا۔ اور پیچھے ہو گئی

جہان ایک سرد آہ بھرتے اپنی حالت کو اک شعر کی نظر کر دیتا ہے۔۔۔

دل سے میرے لگانہ تیرا دل ہزار حیف۔۔

!! یہ شیشہ اک عمر سے مشتاقِ سِنگ تھا

جسکا مطلب آبریش اچھے سے جانتی تھی۔۔ (تو کیا وہ وہی کہہ رہا تھا جو آبریش سمجھ کر انجان بن رہی تھی یا کچھ اور بات تھی جس کی خبر اسے نہ تھی۔۔)

-☆☆☆-

حسن کیا ہوا بچے ابھی تک نہیں آئے، احمر کے جانے کا بھی وقت ہو گیا ہے۔ گل خان چار بار پوچھ چکا کہ سامان گاڑی میں رکھ دوں یا نہیں۔ اوپر سے اس عقبہ نے ناک میں دم کیا ہوا اتنا تیز و الم کیا ہوا ہے کہ پوری حویلی پریشان ہے اس کے گندے سُروں سے۔۔



حسن۔۔ ہم آپ کب آئی؟ سب خیر ہے؟ حسن چونک کر پوچھتا ہے۔۔ شاہ بیگم اب کرسی پاس کر کے بیٹھ جاتی ہے۔۔ کوئی پریشانی ہے؟ صبح سے حویلی میں ہو باہر نہیں آئے آج گاؤں بھی نہیں گئے بس لاہری میں خود کو بند کر کے بیٹھے ہو۔۔ سب خیر ہے نا؟

شاہ حسن کے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کر کہہ رہی تھی کہیں بخار تو نہیں ہو گیا آپ کو۔۔؟ میں ٹھیک ہوں شاہین۔

آپ بالکل بھی ٹھیک نہیں لگ رہے حسن اسی لیے پوچھ رہی ہوں بتائیں کیا بات ہے۔ حبیب اللہ کو میں نے بڑی جلدی میں جاتے دیکھا تھا کچھ اندازہ تو مجھے ہو گیا تھا۔ اب آپ بتائیں اصل بات۔

شاہین ہماری فیکٹری سے ناصر چاچا کے آدمی پکڑے گئے ہیں۔۔ گاؤں کے حالات بھی بہت برے ہو گئے بڑی حویلی میں آئے دن دنگے فساد ہو رہے ہیں ابا حضور کے پرانے مزارے جو

حویلی کی دیکھ بھال کرتے ہیں بہت تنگ ہیں اس ساری صورتحال سے۔ اوپر سے الیکیشن سر پہ ہے۔۔ کوئی بھی ناصر چاچا کو ووٹ دینے کے حق میں نہیں۔۔ لوگ چاہتے ہیں میں اس دفعہ الیکیشن کمیشن سے اپنی آزاد ٹکٹ لوں اور گاؤں والوں کے ساتھ مل کر آس پاس کے دیہاتوں سے کھڑا ہوں۔ تاکہ وہ خواب پورا ہو سکے جو ابا حضور کا تھا۔ لوگ آج بھی ان سے محبت کرتے ہیں۔

تو اس میں سوچنے والی کیا بات ہے حسن میں بھی چاہتی ہوں ہمارے آبائی گاؤں میں سکون ہو وہی امن و امان ہو جو ابا کے وقت تھا۔ شاہین میں بھی یہی چاہتا ہوں مگر ناصر چاچا بضد ہیں زمینوں کے معاملے کو لے کر۔۔ اگر وہ میرے نام ہوتی میں اپنے بچوں کا صدقہ سمجھ کر ان کے منہ پر مارتا مگر میرے حسین میرے جان سے عزیز بھائی کی وہ نشانی ہے جس پہ صرف اس کے بچوں کا حق ہے۔۔ میں کیسے وہ زمین دے دوں۔۔؟

میں آپ کی حالت سمجھ سکتی ہوں مگر زمین کا وہ ایک ٹکڑا ہمارے بچوں سے قیمتی نہیں۔۔ آ  
بریش اور جہان آتے ہوں گے آپ احمر سے اور آبریش سے بات کریں انہیں بتائیں کیوں کہ  
اب وہ جانے کا حق رکھتے ہیں ان کو پتہ ہونا چاہیے یہ سب باتیں،

آپ کی بات بجا مگر۔۔۔، کچھ نہیں ہوگا حسن (شاہ بیگم اپنے شوہر کے ہاتھ پکڑ کر حوصلہ دیتی  
ہے۔ میں آپ کے ساتھ ہوں۔)

اللہ پاک نے اس خوبصورت رشتے کو پیدا کیا ہے دونوں ایک دوسرے کا لباس بھی ہیں اور "   
" طاقت بھی میاں بیوی کے رشتے کی کشش ہی کچھ اور ہوتی ہے۔

اس رشتے میں دوستی محبت سے زیادہ ضروری ہے کیونکہ بعض اوقات محبت بھی وہ مراحل "   
طے نہیں کرتی جو شادی شدہ زندگی میں دوسی کرتی ہے۔ ہمسفر اگر اچھا دوست ہو تو کسی   
" دوسرے دوست کی ضرورت باقی نہیں رہتی

اس بات کا احساس حسن کو شاہین کی رفاقت میں ہو چکا تھا

جو با وفا بیوی ہونے ساتھ ایک مثبت اصلاح دینے والی دوست بھی تھی۔۔ جس کے ساتھ حسن اپنے پر مسئلے پہ کھل کر بات کرتا تھا اور وہ بڑی ذہانت سے ہر مسئلے کو منٹوں میں حل کر دیتی۔

عورت کو جہاں گہرداری کی سمجھ ہونی چاہیے وہاں ہی اپنے مرد کے شانہ بشانہ ہر معاملے پہ " کھل کے بات کرنی اپنی رائے دینی اور حالات کی پرکھ بھی ہونی چاہیے، مرد کا دل صرف اچھے " کھانے بنا کر ہی نہیں جیتا جاتا بلکہ اچھی دوست بن کر بھی جیتا جاتا ہے

اگر حسن، شاہین سے مطمئن تھا تو وہ بھی اپنے شوہر پہ جان نچھاور کرتی تھی۔ شاہ بیگم کا ساتھ حسن کو بڑی سے بڑی مصیبت میں اس گھنے درخت کی مانند لگتا تھا جسکو دھوپ چھو بھی نہیں سکتے۔

دنیا کا پہلا خوبصورت رشتہ، ماں باپ کا رشتہ ہے مگر دوسرا "

" سب سے پیارا، خوبصورت ترین رشتہ میاں بیوی کا ہے

-☆☆☆-

احمر چل ایک سیلفی ہو جائے پھر پتہ نہیں کب تو مجھ جیسی عظیم ہستی سے ملے۔

کیوں آپ میری واپسی تک اللہ کو پیاری کو جائیں گی؟

وہ شاہانہ انداز میں اپنی قدر و قیمت کا اعلان کرتی ہے مگر دوسرے کی لمحے کھلے منہ احمر کو دیکھتی رہ جاتی ہے۔

گستاخ لڑکے اتنی بری بات سوچتے کچھ حیا کرو۔ احمر کیا ہو گیا اپنے صدمے میں کیوں مجھ  
غریب کو اٹھا رہے ہو میں ننھی جان ابھی دیکھا ہی کیا ہے۔؟؟

(احمر بھی تھوڑا اپنی پریشانی سے باہر آتا ہے) عقبہ باجی آپ نے سب دیکھ تو لیا ہے۔۔ ارے  
کہاں۔ ابھی اس جن اور بھوتنی کی شادی دیکھنا باقی ہے۔۔۔ ہاں جہان کا میں کچھ کہہ نہیں سکتی  
پر ابر میری جان اس کی شادی پہ تو میں نے ڈانس کرنا۔۔ ہائے وہ گانا سنا تم نے احمر بڑا ہی کمال  
ہے ہائے اک بار سنا میرا تو دل آگیا۔۔

عقبہ باجی آپ کا ہر گانے پہ دل آ جاتا ہے وہ جیسے اسے کچھ یاد کروا رہا ہو۔۔۔ ہی ہی ہی۔۔  
احمر بھول جانے اس بات کو ارے وہ گانا ہی تھا مجھے نہیں پتہ اس میں بچوں کی آوازیں کس نے  
ریکارڈ کی تھی۔

عقبہ باجی جانے بھی دیں اب آپ سے بہتر یہ کام اور کوئی نہیں کر سکتا۔۔ ہائے تجھے کتنا یقین  
ہے مجھ پہ احمر میرے بھائی۔۔ وہ احمر کو گالوں پہ پیار کرتے کہتی ہے۔

مگر اس رات بابا کے دوست کا وہ کالا سا بچہ۔۔۔ بچہ؟ احمر اس کی بات واپس دوہراتا ہے۔۔۔ وہ اچھا خاصہ لڑکا تھا اور اچھا لڑکا تھا وہ باجی۔۔۔ احمر آنکھ مار کر کہتا ہے۔

ارے میرا مطلب لڑکا ہی۔۔۔ کہاں کا اچھا تھا؟ بد تمیز تھا پورا ارے مجھے یعنی عقبہ حسن احمد خان کو آکر کہتا ہے آپ مجھے اچھی لگتی ہیں۔ تفنگہ ناد بادوں ایسے کارٹون کا۔۔۔ احمر بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روک رہا تھا مگر عقبہ کے اٹے سیدھے منہ بنانے پہ کنٹرول نا کر سکا۔۔۔ ہاں تو اب ہنس لے۔۔۔

اب وہ کالا بچہ میرا مطلب لڑکا سفید ہو گیا ہے بندہ باہر سے پڑھ کے آیا ہے اور بڑے بابا کو پسند بھی ہے۔

ہو مجھے کیا۔ وہ شان بے نیازی میں صوفے پہ بیٹھ گئی۔۔۔

اچھا عقبہ باجی۔۔۔ ہم میری بہن کا شوہر میرا کیا لگا؟ ارے سمیل وہ تمہاری بہن کا شوہر لگا تو تمہارا بھی۔۔۔ ہیں؟ تمہارا کیا لگا؟ عقبہ بھی اس سے پوچھتی ہے۔

ہو نہ اب میں بلال کو کیا کہہ کر مخاطب کروں گا۔۔ احمر شرارتی انداز میں کہتا ہے۔۔ عقبہ  
اس کا مطلب سمجھ جاتی ہے۔۔ احمر کے بچے تو آج گیا تیرا خاتمہ آج میرے ہاتھوں وجہ ہو گیا  
!۔ اب احمر آگے آگے اور عقبہ اس کے پیچھے تھی۔۔۔

-☆☆☆☆-

آبریش اپنا سامان سمٹ لو ہمارا سٹاپ آگیا ہے۔ اوکے تم بھی اپنا بیگ بند کرو پھر کوئی چیز یہاں  
چھوڑ جاؤ گے تو اسلام آباد جا کر کال پہ کال مت کرنا ورنہ میں بلاک کر دوں گی۔

انف تم کوئی موقع ہاتھ سے جاننے بھی دیا کرو، بس ہے یہ یار۔

پتہ ہے مجھے تم زیادہ سمجھ دار بنا کرو۔۔ عقل سے خالی ہو یہ بات میں جانتی ہوں



ہاہا بہت بڑی بات کی تم نے۔۔ وہ بھی فوری پلٹ کر جواب دیتا ہے۔ آبریش اپنا دوپٹہ صحیح کرتی ہے اور موبائل پکڑ کر جانے لگتی ہے جب سامان سے لادے جہان پہ نظر پڑتی ہے تو بڑی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پہ آتی ہے۔ تم ایسے اچھے لگتے ہو۔

(وہ لاپرواہی میں کہتا ہے) چلو کسی صورت اچھا تو لگا۔

جہان یہ تمہارا روم نہیں ہے اور ناہم حویلی میں ہیں۔ ہاں میں جانتا ہوں۔۔ جانتے ہو؟ ہاں آبریش۔۔ اچھا تو اپنی شرٹ کے بٹن بند کر لو کھلا گریبان اچھا نہیں لگتا،

آبریش کی باتوں کے جواب میں وہ اپنے دونوں ہاتھ آگے کر دیتا ہے جن میں سامان ہوتا ہے۔ یہ نیک کام تم کو ہی کرنا ہوگا۔

کب تک؟ یہ سوال ہے جہان بھی سوال کے جواب میں سوال کرتا ہے۔ تو وہ ایک گہری نظر اس پہ ڈالتی ہے۔

دس سال کے بچے کو بھی اپنی شرٹ کے بٹن بند کرنا آتے ہیں اور ایک تم ہو جس نے عادت " ڈال لی کوئی کر دے تو اچھا ورنہ ایسے ہی بہتر ہے۔۔ اسلام آباد میں کیا کرو گے؟

وہاں کی تب سوچوں گا ابھی تم کر رہی ہو یا یوں ہی اس کھڑی بس میں میری کلاس لگانی ہے  
۔۔؟

ہم اپنی آنکھیں بند کرو۔۔ ہیں؟ چونک کر آبریش کو دیکھتے اسے اپنی سماعت پہ یقین نہیں کر رہا تھا۔۔ جہاں آنکھیں بند کرو۔۔ ورنہ یوں ہی حویلی جانا کھلے گریبان کے ساتھ۔  
تمہیں کیا مسئلہ ہے میری آنکھوں سے؟

کر رہے ہو یا نہیں؟ ۔۔ اوکے بابا لو کر لی بند وہ تھوڑا پاس جا کر اس کی شرٹ کے بٹن بند کر دیتی ہے مگر دل ہی دل اسے اسی نام سے پکارتی ہے۔ (شرٹ لیس بندہ)

آپ کی اجازت سے اب میں اپنی نگاہیں کھل کر دنیا دیکھ سکتا ہوں؟ جہان تابعداری بجالاتے  
اس سے پوچھ رہا ہوتا ہے۔۔۔  
ہاں۔ بس اتنا سا جواب؟

On Mon, 20 May 2019, 11:10 PM Urdu Novels Official

<[samaachaudharyinfo@gmail.com](mailto:samaachaudharyinfo@gmail.com)> wrote:

"ناول" عشق کی پہلی بارش

رائٹر سماء چوہدری

☆☆☆☆

صبح کی پہلی کرن جوں ہی خان حویلی کی در و دیوار کو پار کرتی اندر داخل ہوئی پتوں پہ چمکتی شبنم  
کو اور بھی

نکھار دیتی ہے "ہر گل مہک جاتا جب تازہ ہوا ہر پودے کو  
چُھو کر جاتی ہے چاروں طرف ایک ناختم ہونے والی خوشبو پھیل جاتی ہے۔

ہوا کا الگ نشہ ہوتا ہے جس میں یہ پھول پودے بھی اپنی ہوش کھودیتے ہیں " گل خان "  
پودوں کو پانی دے رہا تھا، وہ اپنے دھیان اس خوبصورت منظر کو محسوس کر رہا تھا،  
کہ اچانک شروع ہوئی چیخ و پکار پہ پائپ چھوڑ کر حویلی کے گیٹ کی طرف بھاگتا ہے۔

او خانہ خرابہ تو ہے؟ ہم ڈر گیا۔

گل خان اپنے دل پہ ہاتھ رکھے احمر کو کہہ رہا تھا۔  
ابھی ہمارا نازک دل باہر آ جاتا۔۔۔ بچہ ایسے کام دوبارہ نہیں۔

گل خان۔۔ کہاں رہ گئے تھے؟ یار گاڑی تو نکلو میں پہلے ہی لیٹ ہو گیا ہوں۔ اب اور ٹائم لگا تو

میرا نام کٹ جائے گا جلدی چل یار۔

گل خان پاس آتا ہے اور جلدی سے چابی نکل کر احمر کے ہاتھ پہ رکھ دیتا ہے۔

یہ لو بابا خود چلے جاو۔۔۔ ہم کو آج بہت کام کرنا ہے

احمر کا منہ کھلے کا کھلارہ گیا، کیوں کہ اس کو گاڑی چلانی نہیں آتی تھی،

گھر میں سب سے چھوٹا ہونے اور اپنے بڑے امی ابا کا لاڈلہ ہونے کی وجہ سے احمر کو انہوں (

نے کبھی ایسے کام کرنے، ہی نہیں دیا اس کا ہر کام گل خان کرتا تھا پھر وہ آنا جانا ہی کیوں نا

(ہوں گل خان نو کر کم گھر کا فرد زیادہ تھا بلکہ فرد خاص

او میرے گل بھرے گلداں بلکہ گلستان یار نا کرو ایسے میرے ساتھ۔

چھوڑ آؤ نا مجھے۔ ننھا سامنہ بنا کروہ گل خان کو  
آوازیں دیتارہ گیا پر گل خان تو کب کا جا چکا تھا۔

-☆☆☆-

بڑی امی۔۔ بڑی امی کہاں ہو آپ۔ احمر روتی صورت لے کر ہال میں داخل ہوا۔  
ہاں میرے لال بول کیا ہوا میرا احمر میرا بچہ  
میں کچن میں ہوں ادھر آ جا۔

۔ بڑی امی گل خان کو بولیں مجھے کالج چھوڑ آئے

احمر دفعہ مار کالج کو آج تو اپنی بڑی امی سے ملا تک نہیں صبح سے راہ دیکھ رہی ہوں یہاں آ۔

شاہ بیگم اپنی گود میں لیے احمر خوب پیار کر رہی تھی۔

امی آپ اس موٹے کدو کے چاؤ کرتے رہنا کچھ کرنے نادینا اس کو۔ ایک کالج جانا ہوتا اس نے اس پہ بھی پابندی لگا رکھی ہے۔

عقبہ مجھ سے مارنا کھالینا تم خبردار جو میرے بچے کے خلاف بولی تم۔

ہاں ہاں۔۔ یہ ہی سب کچھ ہے ہم کو تو ڈاون لوڈ کیا تھا آپ نے۔ عقبہ ناک چڑھاتے کچن سے باہر نکل جاتی ہے۔

ہاں ہاں فضول باتیں کروالو اس لڑکی سے خود جیسے ساری حویلی کے کام کرتی ہے ملکہ بنی رہتی ہے۔

عقبہ شاہ بیگم کی چھوٹی بیٹی اور جہان کی اکلوتی بہن تھی۔ شاہ بیگم کے دو ہی بچے تھے مگر یہ بھی (بچہ تھا کہ وہ احمر کو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز رکھتی تھی)

بڑی امی کالج والوں نے میرا نام کاٹ دینا ہے۔۔ احمر  
دکھی ہوتے کہہ رہا تھا۔

سارے دوست میرا مذاق اڑاتے ہیں کہ کارتک چلانی نہیں آتی  
اور بہن چھوڑنے آتی ہے۔۔

مجھے نہیں پتہ آپ بولو گل خان کو مجھے کلاس دیا کرے۔۔  
اچھا میں کہہ دوں گی جا۔۔ جہان کو بول تجھے چھوڑ آئے۔

نانا میں نہیں جا رہا ان کے کمرے میں۔ وہاں طوفان آیا ہوا ہے  
کیوں کیا ہوا؟؟؟ احمر نے ڈرتے بات چھپانے کی ناکام کوشش کی مگر چہرے کے تاثرات سے  
پکڑا گیا۔

جہان اور آبریش کی لڑائی ہوئی ہے؟ ہیں۔؟؟  
ہیں۔۔ بول بھی یہ ہی نا بڑی امی آپ۔۔ کو کیسے پتہ؟



شاہ بیگم زوردار قہقہہ لگاتی جا کر ہال میں بیٹھ جاتی ہے۔  
ارے یہ تو ان دونوں کی پیدائش سے چلتا آ رہا ہے کوئی نئی بات تھوڑی ہے۔

جا احمر کپڑے بدل لے تیرا آج بھی کالج گیا اور سُن کوئی دوسرا کالج دیکھ لے کیوں کہ ان کالج  
والوں نے اب تیرا نام کاٹ دیا سمجھ لے عقبہ احمر کو چھڑ رہی ہوتی ہے۔۔

ہممم لگ تو یہ رہا ہے۔

میرا بیچار بچہ! ان دونوں کے ظلم کا شکار بن جاتا ہے شاہ بیگم ابھی تک ہنس رہی تھی۔ آہاں امی  
ان کے ظلم میں یا آپ کے پیار میں ذرا سوچ لیں نا ایک بار  
عقبہ تو روک ذرا بتاتی ہوں تجھے میں بتاتی ہوں۔

☆☆☆☆-

بی بی صاحب باہر افسوس کے لیے عورتیں آئی ہیں کہتی ہیں  
شاہ بیگم سے ملنا ہے بڑا رو رہی ہیں بی بی صاحب۔۔۔ مل لیں  
ایک بار۔

مائی دوپٹے کا ایک کونا منہ میں دبائے بڑے مدھم سے لہجے میں کہتی ہے۔  
مائی۔۔۔۔۔ (شاہ بیگم کی آواز میں بہت طاقت تھی۔

ایسی پر جوش اور بلند آواز کے خان حویلی کے دور و دیوار ہل جاتے تھے جب وہ جلال میں ہوتی  
(تھی

مائی ڈر کے مارے کانپتی پاس آتی ہے۔۔۔۔۔ احمر سو گیا؟ میرے پاس لے کر آؤ اسے۔۔

بی بی صاحب۔۔۔ وہ۔۔۔ شاہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو ہوتے ہیں مگر وہ دیکھنا نہیں چاہتی  
۔۔۔۔۔ جاوا احمر کو لے کر آو میرے پاس سنا نہیں تم نے۔۔۔ بی بی صاحب احمر بابا کو تو  
بڑے صاحب ساتھ لے گئے ہیں۔۔۔ کہہ رہے تھے باہر جا رہا ہوں۔۔

435

436

437

—☆☆☆☆—

سفید ماربل سے بنی سبزہ زار اور رنگ برنگے پھولوں سے گھری اس وسیع و عریض رقبہ پہ قائم خان حویلی ہر ایک کی توجہ کا مرکز تھی جتنی کشش بیرونی حصے کی تھی، اس سے کئی گنا زیادہ اس کی طرز تعمیر اور حویلی کے اندرونی حصے میں نظر آتی تھی۔۔۔

جیسے حویلی کم کوئی پارک زیادہ ہوا اتنا سبزہ اتنے درخت اس حویلی کو کی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیتے تھے۔۔۔

زمان بہادر احمد خان گاؤں کے بڑے تھے ہر بندہ اپنی اصلاح مشورے کے لیے ان کے پاس آتا تھا۔ وہ بہت نفیس انسان تھے۔ اپنے سے چھوٹوں کو خود اٹھ کر سلام کرتے۔۔ گاؤں کا بچہ بچہ جیسے ان کی گود میں بڑا ہوا ہو۔۔۔۔۔۔ ہر دل عزیز انسان تھے

وہ کہتے ہیں نا۔۔ "ضرورت سے زیادہ اچھا ہونا ضرورت سے زیادہ دشمنی پیدا کرتا ہے" گاؤں میں مقیم ان کے مخالف کوئی نا کوئی موقع دیکھتے رہتے تھے ان کو تباہ کرنے کے لیے! مگر۔۔

"اللہ جیسے چائے عزت سے نوازے اور جیسے چائے ذلت و رسوائی اس کا مقدر بنا دے"

ہمیشہ وہ اپنے عزم میں ناکام ہوتے اور منہ کی کھاتے،

"مگر ہو جب رخ بدل لے تو بڑے سے بڑا طوفان برپا کرتی ہے"

بہادر احمد خان۔۔ خان حویلی کے مالک جن کو اللہ نے دو بیٹوں سے نوازا ایک حسن احمد خان دوسرا حسین احمد خان۔۔۔۔۔ بہادر احمد خان نے جب اپنے آبائی شہر سے ہجرت کی بات کی تو

زمین کے تنازع اور خاندانی دشمنی میں۔ ان کے چھوٹے بیٹے کو اپنی خان سے ہاتھ دھونا پڑے

--

وقت بڑا بے رحم ہوتا ہے کسی کا نہیں ہوتا بس اپنی تیز رفتاری سے سب کو پیچھے چھوڑ دیتا " ہے؛ یہ بس انسان پہ منحصر ہوتا ہے وہ وقت کے ساتھ چلے یا وقت کے پیچھے، ساتھ چلنے میں "بھلا ہے ورنہ پیچھے رہنے والے تو اکثر قدموں کی دھول بن جاتے ہیں

بہادر احمد خان نے۔۔۔۔ اس دن دولا شیئ اپنے کندھوں پہ اٹھی تھی  
ایک اپنے جوان بیٹے کی، دوسرا اپنی بہو کی۔

بوڑھے باپ کے لیے اس سے بڑھ کے اور صدمہ کیا ہوگا کہ جوان اولاد کے ساتھ دو بچوں کی  
ماں بھی اس دنیا فانی سے چل بسی۔ بہادر احمد خان اسی غم کی تاب نالا سکا۔ اور جلد ہی اپنے  
خالق حقیقی سے جا ملا۔

-☆☆☆☆-



شاہین بیگم، جی خان صاحب بولیں ---

بڑا پریشان ہوں کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔

کیا ہوا آپ کو سب ٹھیک ہے نا۔۔۔؟

آئیں یہاں بیٹھے۔۔۔۔۔ ابا حضور جو فیصلہ کر گئے ہیں کیا وہ بچوں کے لیے مناسب ہوگا؟

کیوں نہیں۔۔ شاہین حسن کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے کہتی ہے

ابا حضور نے آج تک جو بھی فیصلہ کیا ہے وہ تاحیات مثبت ثابت ہوا ہے ہر ایک کے لیے۔۔

اور یہ تو پھر گھر کی بات ہے

ہاں تب ہی تو پریشان ہوں، کیا بچے بڑے ہو کر اپنائیں گے

اس رشتے کو؟ وہ مجھے غلط نا سمجھیں کہ بڑے ابو نے شاید دولت کے لیے یہ سب کیا، اس

وقت حسن احمد خان کی آنکھوں میں کرب تھا، دکھ تھا۔۔۔۔۔ اور شاید بہت سے آنسو جو باہر

آنے کو مچل رہے ہوں۔

مرد کو کہاں آزادی ہے سر عام رونے کی؟ مرد کو حق ہی نہیں وہ رو لے۔۔ کیا اس کے دل "میں درد نہیں یاد درد میں دل نہیں جو موم کا ہو۔۔ جو اپنے اندر کے قید پانی کو آنکھوں جیسا "سمندر دے سکے

حسن کیا ہو گیا؟ سنبھالیں خود کو۔  
شاہین تمہارے سامنے ہی رو سکتا ہوں بتا سکتا ہوں کہ حسین اور ابا کے جانے بعد میں کتنا اکیلا ہو گیا۔

شاہین کی گود میں سر رکھے وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا اسے چپ کرواتے  
شاہین بھی اپنا ضبط کھو بیٹھی،

کب شام رات اور رات صبح ہو گئی کچھ پتہ ناچلا۔۔۔

-☆☆☆☆-

عقبہ یار میری کتابیں پڑی تھی یہاں تم نے دیکھی تو بتاؤ۔

وہ والی جو اس ٹیبل پہ رکھی تھی؟۔۔۔۔

ہاں وہی۔۔۔۔

جو دو یا تین تھی ہاں نا؟؟ ہاں ہاں وہی (آبریش پوری توجہ سے عقبہ کے جواب کا انتظار کر رہی

تھی) بولو بھی اب؟؟

اب کیا؟ عقبہ بڑے مزے سے اپنے کندھے اچکاتی بستر پہ لیٹ گئی،

ارے میری کتابیں؟؟؟ پر میں نے نہیں دیکھی

عقبہ میں تمہارا خون پی جاؤں گی۔ (آبریش غصے سے اسکی طرف لپکی او او۔۔۔۔۔ مطلب بڑے

بھائی (جہان) صحیح کہتے ہیں۔

اب کیا کہتے ہیں تمہارے بڑے بھائی؟؟

یہ ہی کہ آبریش بھوت ہے۔۔۔ ہاہاہاہا

عقبہ کی بچی۔۔۔ تو رک ذرا، مطلب اب تو اس سڑے ہوئے پان کا ساتھ دے گی؟؟ نہیں  
آبر۔۔۔ جانی میری اولین ترجیح تیری میری یاری باقی جہان اس سے میری بھی کہاں بنتی  
ہے۔۔۔

دونوں ہاتھ پہ ہاتھ مار کے ہنس پڑی، چل اب بات نابدل بتا بھی  
وہ اُسی جن بابا کے روم میں ہوں گی۔۔۔ کل لے کے گیا تھا،  
(آبریش کی آنکھیں جیسے غصے سے باہر آ گئی ہوں) اس کی اتنی ہمت۔۔۔ میرے کمرے سے  
بنا میری اجازت میرا سامان لے گیا اس کی تو خیر نہیں،

آبریش جانی میرا انتظار کرنا میں کیمرالے کر آئی،  
آبریش۔ حیرانی سے مڑی۔۔۔ ہیں؟ علو کیمرالے؟  
جانی میں نے اس موٹے کدوا حمر سے شرط لگائی ہے۔۔۔ وہ کہہ رہا تھا اس نے کبھی جن

بھوت نہیں دیکھے۔ میں نے بڑے جوش و ولولے سے کہہ دیا۔۔۔ کہ

کہ؟؟ اب ایسے نادیکھو۔۔۔ میں نے کہہ دیا کہ میں تم کو جن بھوت کیا ان کی لڑائی بھی دیکھوں گی۔ عقبہ نے کہتے کہتے زبان دانت نیچے دبالی۔۔

مطلب میں اور جہان جن بھوت ہیں؟ آبریش حیران دیکھ رہی تھی۔۔۔ اب عقبہ نے چپل اتار کے ہاتھ میں پکڑ لی اور بھاگتے بھاگتے کہہ رہی تھی۔۔۔ یہ بات پوری حویلی جاتی ہے۔۔۔  
ہاہاہاہا

-☆☆☆☆-

شاہ بیگم (نام شاہین تھا مگر پیار سے سب شاہ کہتے تھے)  
نے احمر اور آبریش کو ان کے ماں باپ کی کمی کبھی محسوس نہیں ہونے دی، جب حسین اور فاطمہ کا انتقال ہوا احمر چند سالوں کا تھا شاہ بیگم نے اس کو ماں بن کے نہیں ماں ہو کے پالا،

فاطمہ، شاہین کی چھوٹی بہن تھی جسکا نکاح اس کی اپنی پسند سے حسین سے کیا تھا۔۔۔۔۔ خالہ بھی ماں کا مقام رکھتی ہے شاید یہ ہی وہ وجہ تھی کہ بچوں نے کبھی اپنے حقیقی ماں باپ کو اس طرح یاد نہیں کیا، (احمر کو تو یاد بھی نہیں اس کے ماں باپ دیکھتے کیسے تھے)

جبکہ آبریش کو کچھ ہوش تھا وہ جانتی تھی مگر کبھی اپنے درد کو ظاہر نہیں کیا کہ وہ یاد کرتی ہے اپنے والدین کو مگر اپنی خالہ جو ماں زیادہ تھی۔ ان کی بے پناہ بے شمار محبتوں کا کبھی انکار نہیں کر سکتی تھی۔ وہ ان کو دکھی نہیں کر سکتی تھی۔

اسکی آنکھیں میں ایک بوند آنسو بھی شاہ بیگم کی راتوں کی نیند اڑ دیتا تھا۔۔۔ یہ بات وہ اچھے سے جانتی تھی اسی لیے وہ پیار سے شاہ کو اموں کہتی تھی۔ اور شاہ بیگم اور حسن کے لیے وہ پری تھی

وہ واقعی کسی پری سے کم نہ تھا اپنی صورت اور سیرت دونوں میں کمال تھی۔

درمیانہ قد۔۔ موٹی موٹی آنکھیں جن پہ لمبی پلکوں کا ایک پہرا تھا۔۔ پیارے نین نکش بلکل " اپنی ماں پہ گئی تھی۔ خوبصورت چہرہ جو ایک دم روشن تار تھا، سنہری بال جو دھوپ میں کسی موتی کی طرح چمک اٹھتے تھے، صورت پہ بلا کی معصومیت اور چال مانو کوئی ہرن ہو۔ آ " واز قدرے مدھم مگر لہجہ دلکش تھا.. جو سننے والے پہ سحر طاری کر دیتا تھا

شاہ بیگم ہر دن اس کی نظر اُترا کرتی تھی۔۔ ایک کالادھاگہ ہمیشہ اسکی نازک کلائی کی زینت بنا رہتا تھا۔۔ عقبہ سے زیادہ آب ریش کی دیکھ بھال ہوتی تھی، دونوں میں پیارا تنا تھا کہ کبھی ان باتوں پہ غور نہیں کرتی تھی۔۔ اور یہ بات شاہ بیگم کو اطمینان دیتی تھیں کہ ان کی ایک نہیں دو دو بیٹیاں ہیں۔۔

-☆☆☆☆-

آبریش تو مکمل لڑائی کے موڈ میں جہان کے کمرے میں آئی تھی مگر آگے کا منظر اس کو شرمندہ کر دیتا ہے۔

جہان\_\_\_! بندہ کبھی شرم کر لے اتنے کپڑے شو مارنے کے لیے رکھے ہیں؟ اب ایسے ہی "   
 " باہر مت آ جانا سمجھے۔۔۔ تمہارے کمرے میں تو آنا ہی نہیں چاہیے۔

اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھے وہ جہان کو ملامت زدالہجے میں باتیں سناتی رہی،   
 اوڑکی تمہیں ہی حق ہے مجھے ایسے دیکھنے کا، ویسے صحیح وقت پہ آئی ہو، (جہان اب اس کی   
 حالت پہ محفوظ ہوتے معنی خیز نظروں سے اس کی جانب دیکھتے کہتا ہے)

!میں سوچ رہا ہوں ان بے جان کپڑوں کو پہنوں یا تمہیں۔۔۔۔۔

جہان\_\_\_ فضول بکو اس ناکیا کرو خبردار جو میرے پاس بھی   
 آئے۔۔۔۔۔ (وہ زرب مسکراتے اپنی شرٹ پہنتا ہے)

اچھا بتاؤ کس کام سے آئی تھی؟؟



آئی تو تمہارا سر کھولنے تھی پر اب بڑے بابا آئیں تو ان کو بتاؤں گی۔۔ تمہاری ساری حرکتوں کا (دھمکی آمیز لہجے میں کہتی کمرے سے نکل گئی)

ظالم لڑکی!۔۔ تڑپا لو واپس یہاں ہی آنا ہے سارے بدلے لوں گا تم سے (جہان اسے جاتا دیکھ بس یہ ہی کہہ پایا۔)

-☆☆☆☆-

عقبہ مالی آگیا ہے جاو۔۔ جہان کو بتاؤ آکر کام کروالے پھر شور شرابہ شروع کر دیتا ہے میرے پودے تباہ ہو گئے کوئی پانی نہیں دیتا۔

خود اپنی دیکھ میں مالی سے کام لے پھر ناروتے پھرے۔۔۔ پتہ نہیں ضد کب ختم ہوگی وہی بچوں والے کام شاہ بیگم بولتے بولتے اندر چلی گئی،

پڑی) اچھا تو میں کہوں گی بابا جان کہہ رہے ہیں۔۔ جلدی آو۔۔

## گل خان، یہ ساری زمین اور فصلیں ہماری ہیں؟

وہ راستے میں سرسبز و شاداب فصلیں دیکھ کر پوچھ رہی تھی،

آبریش گاؤں کب سے آنا چاہتی تھی مگر ہر بار رہ جاتی تھی۔۔

گل خان ہمارے آبائی قبرستان لے جاؤ مجھے ماما پاپا کی قبر پہ جانا ہے۔۔ آبریش بی بی، جہان

بابا نے روکا ہے آپکو وہاں لے جانے سے،

جہان کی کال گل خان کو آچکی تھی اور سیدھا بڑی حویلی میں جانے کی تلقین کرتے یہ بھی کہتا)

(ہے کہ آب ریش کو پتہ نا چلے میں آ رہا ہوں

اففف اک تو یہ بندہ ! گل خان وہ کونسا یہاں ہے لے جاؤ نا مجھے دعا کرنی ہے۔ آبریش بیٹا مجھے

سختی سے روکا گیا ہے آپکو لے کر جاؤں گا مگر ابھی نہیں رات ہونے والی ہے اندھیرے میں وہاں نظر بھی نہیں آئے گا کچھ۔۔

ہم چلیں ٹھیک ہے گل خان، وہ پھر باہر دیکھنے لگ جاتی ہے ایک پل تو اسے یوں لگا جیسے جہان اسکا پیچھا کر رہا ہے مگر پھر خود ہی کہتی ہے وہ تو اسلام آباد ہے۔۔ آبریش کچھ بھی ہیں؟

ہمارا گاؤں اتنا پیارا ہے پھر بھی ہم لوگ یہاں کبھی آئیں نہیں۔

جی بیٹا بس حالات ہی ایسے ہو جاتے ہیں انسان اپنے آبائی وطن سے جدا ہو جاتا ہے۔۔ یہ جدائی ناصر دادا کی لائی ہے نا؟

گل خان کے پاس اب کوئی جواب نہ تھا وہ خاموش ہو گیا۔۔

آبریش بھی سمجھ جاتی ہے تو پھر سوال نہیں کرتی۔۔،

اتنے میں ایک بلند و بالا عمارات سامنے ہوتی ہے جس پہ جا بجا سنگ مرمر سے دلکش کام ہوا تھا جو دور سے ہی چمک رہی تھی گل خان کے بتانے پہ معلوم ہوتا ہے یہ حویلی کی باہری دیوار ہے

جسکا کام بڑے خان یعنی آبریش نے دادا نے خود اپنی دیکھ میں کروایا تھا،

جو باہر سے اتنی پیاری تھی جیسے اس گاؤں میں کوئی الگ ہی شہر آباد ہو۔۔ آبریش دل ہی دل سوچتی ہے کاش عقبہ تم بھی ہوتی یار۔۔ کتنی پیاری حویلی ہے،

اندر داخل ہوتے ہی حویلی کے بڑے بڑے گیٹ کو بند کر دیا جاتا ہے وہ ایک نظر تو دیکھتی ہے پھر سامنے کھڑی سارہ سے گلے ملتی ہے جو شاید کافی دیر سے انتظار کر رہی تھی۔۔

بہت پیاری ہو گئی ہو تم تو سارہ، آبریش کی تعریف پہ وہ شرماتی ہے جس پہ آبریش کو بھی ہنسی گئی۔

اندر چلو بیٹا گل خان کی آواز پہ وہ اندر کا رخ کرتی ہے۔۔

ایک اور شاہی دروازہ؟ سارہ جواب دیتی ہے آبریش یہاں ایسے اور بہت سے دروازے ہیں ابھی دیکھتی جاؤ۔

اندر داخل ہوتے ہی ایک بڑا سا ہال ہوتا ہے جو کسی شاہی محل سے کم نہ تھا ہر طرف قدیم ثقافت کی رکھی چیزیں بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔ ایک پورا محل آباد تھا اس گاؤں میں جسکا علم اسے آج ہو رہا تھا،

سارہ بی بی کا سامان اندر رکھو اور کھانا تیار کرو۔۔ گل خان ہدایت دیتے ہال سے نکل جاتا ہے۔۔ اسکا فون بج رہا تھا۔۔

-☆☆☆☆-

جہان بابا، سب ٹھیک ہے حویلی سے آس پاس ہم نے اپنے آدمی کھڑے کر دیے ہیں ناصر بابا کا آدمی تو کیا پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔

شباباش گل خان، اچھا سنو میں حویلی کے پچھلے ڈیرے پہ ہوں کوئی بات کو فوری مجھے اطلاع کرو اور ابھی ایک آدمی آئے گا اسکے ہاتھ کچھ پیسے بھجوا رہا ہوں سارہ سے کہنا اپنی مرضی سے

جوڑا بنوالے۔۔ اپنی طرف سے دینا اسکو اچھا لگے گا،

جہان بابا، گل خان آبدیدہ سا کچھ کہنے لگتا ہے مگر جہان ٹوک دیتا ہے گل خان وہ میری بہن  
بھی ہے اور تم سے میرا بھی رشتہ ہے،  
اچھا میں اب فون نہیں کروں گا ورنہ آبریش کو شک ہو جانا اس کے کان بہت تیز رفتاری سے  
باتیں سن لیتے ہیں۔۔

اچھا بابا ہم کھانا لے آئے گا آپکا۔  
چلو ملتے ہیں ابھی فون رکھ رہا ہوں،

-☆☆☆☆-

چوں کہ مہندی کی تقریب کا انتظام حویلی میں ہی تھا اور نکاح کل دوپہر کو ہی ہو گیا تھا، اس  
لیے مہندی ایک ساتھ رکھی گئی تھی۔

تاکہ جو بھی تیل اور شگون کالین دین ہے ایک ساتھ ہو جائے،

لڑکیاں بھرپور تیار ہوئی مہندی لگوا کر گھوم رہی تھی، گاؤں کی شادیوں میں ٹپے اور پرانے گیت  
بہت شوق سے گائے جاتے ہیں بس ایک پوری محفل جوانی کا روائی میں لگی بولیاں ڈالے  
جواب دے رہی تھی،

گاؤں کی بوڑھی عورتیں بیٹھی پرانی باتیں کر رہی تھی ساتھ ہی مٹھائی ڈال رہی تھی پلیٹوں میں  
اور گندم کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا  
گاؤں سے جو بھی عورت آتی وہ گندم شاپر میں ڈالے لے آرہی تھی  
اور انکو مٹھائی دی جا رہی تھی ساتھ ہی وہ کرسیوں پر بیٹھے سارے ماحول سے لطف اندوز ہو  
رہی تھیں۔۔

سارہ کو آبریش نے تیار کر دیا تھا اب وہ خود تیار ہو رہی تھی۔ اس سارے ماحول سے وہ بڑی  
خوش تھی، یہاں کوئی بلند آواز میں گانے نہیں لگے تھے نا ہی سپیکر کا کوئی نام و نشان تھا۔ گاؤں

کی عورتیں اپنی پرسوز آواز میں گانے گارہی تھیں۔ جس سے ماحول اور بھی خوشگوار ہو گیا تھا

--

-☆☆☆☆-

ہلکے سیلے رنگ کا جوڑا اُس کی گوری رنگت پہ خوب سج رہا تھا  
سات رنگوں کی چوڑیاں پہنے، پھولوں کا زیور سجائے  
ہاتھوں پر مہندی لگائے خوبصورت چراغ کو پکڑے آبریش کا سراپا اور بھی دلکش لگ رہا تھا وہ  
چمک رہی تھی۔

اسی اثناء میں لڑکے والوں کی آمد کا ڈھول بج اُٹھتا ہے۔ لڑکیاں بھاگ کر باہر جاتی ہیں۔ تاکہ دیکھ  
سکیں باہر لڑکیوں کا شغل شروع ہو گیا تھا۔  
آبریش کی حیرت کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا جب وہ گاڑی پہ کھڑے جہان کو دیکھتی ہے۔  
جواگلے ہی پل خود سے کہتی ہے



جہان کبھی تو مجھے اکیلا چھوڑ دیا کرو مطلب یہاں بھی گاؤں بھی آگئے ہو تم اور تمہارے خیال (افف)

اسکی نظریں اس ہجوم میں صرف آبریش کو تلاش رہی ہوتی ہیں۔ اس پہ نظر پڑتے ہی وہ فوری اس کی جانب آتا ہے۔ وہ اسکو اپنی طرف بڑھتا دیکھ وہاں سے نکل جاتی ہے۔ مگر اپنی کلائی پہ کسی کی گرفت کو مضبوط ہوتا دیکھ وہ پلٹ کر اپنا رخ بدلتی ہے۔ اگلے ہی لمحے جہان اُسے دیوار کے ساتھ لگائے۔ اس کے سر اُپے سے نظر ہی نہ ہٹا پایا ایک پل کے لیے وہ بھول ہی گیا وہ آیا کس لیے تھا۔

وہ اپنا ہاتھ اس کے سینے پہ رکھے اسے پیچھے کرتی ہے۔ کیا ہو گیا ہے یہاں تو اپنی بے شرمی کا ثبوت نادو۔ ہٹو یہاں سے

اچھا ہٹ گیا، مگر تم کہیں نہیں جا رہی۔۔ اسکی کلائی پکڑے اسکو اپنے ساتھ کے جاتا ہے۔۔ جہان لوگ دیکھ رہے ہیں چھوڑو۔

کوئی نہیں دیکھ رہا وہ سب لڑکے کو دیکھ رہے ہیں (جہان اسے پکڑے حویلی میں لے جاتا ہے)  
حویلی میں کوئی نہیں تھا سب باہر رسم کرنے میں مصروف تھے۔۔

آبریش نے تلملا کر اپنی کلائی دوبارہ جہان کی محظوظ گرفت سے آزاد کروانے کی ناکام کوشش کی

تم کیوں آئی؟ وہ اب پوچھ رہا تھا جو وہ پوچھنا چاہ رہا تھا۔

اموں سے پوچھ کر آئی ہوں کیا مسئلہ ہے تمہارا۔۔ اور تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟

تم تو اسلام آباد تھے نا؟ پھر یوں گاؤں میں اور کس لیے؟؟

اب آبریش کی باری تھی۔۔ اور اس کے سوالوں کا جواب وہ گول مول کر رہا تھا۔۔

اب اسکو غصہ آ رہا تھا جو اسکا لڑ پکڑے پوچھ رہی تھی جہان خبردار جو اس دفعہ تم نے بات بدلی

۔۔ اس کے ہاتھ کی انگلیاں جہان کے گلے کو چھو رہی تھی۔۔۔

تمہارے لیے آیا ہوں (جہان قدرے گہری نظر اسے سراپے پہ ڈالے کہتا ہے)  
تو آبریش اسکا کالر چھوڑ دیتی ہے۔۔ جھوٹ بولنے کو نہیں کہا میں نے۔۔

ہاں تو سچ بھی ایسی لیے نہیں کہتا تم کو جھوٹ لگنا ہے۔ وہ ذو معنی انداز میں کہتا ہے۔۔

آبریش کے سوال ہمیشہ جہان کی آنکھوں سے ہار جاتے تھے۔۔  
! جس کالمال وہ اکثر کرتی۔۔۔

اتنے میں وہاں سارہ آ جاتی ہے تو جہان بڑے پیار سے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتا ہے واہ بھئی بڑی  
پیاری لگ رہی ہے ہماری گڑیا۔۔ کہاں سے تیار ہوئی؟

بھابھی نے تیار کیا ہے سارہ کے منہ سے نکل جاتا ہے جس پہ دونوں کی نظریں ایک بار پھر  
ٹکراتی ہیں۔ آبریش تو شرم سے پانی پانی تھی اس کی کوشش تھی بس وہاں سے چلی جائے مگر  
سامنے سے آتی گاؤں کی عورتیں اور دعائیں اور پیار دینے لگ گئی۔۔۔

جہان تو بس اسکی حالت سے مزہ لے رہا تھا، مگر تب دونوں ہی گم ہو گئے جب ایک بوڑھی عورت نے یہ کہہ دیا میاں بیوی ہیں تو رسم ایک ساتھ کریں، دونوں کا سامان بھی ایک جگہ رکھو وہ بوڑھی عورت باقی عورتوں کو کہتی وہاں سے چلی جاتی ہے

آبریش کو جہان پہ شدید غصہ تھا کہ کچھ تو جواب دیتا،  
دونوں ہی مشکل میں پڑ گئے ناہی اب کھل کے ہاں کر سکتے تھے اور ناہی مکمل نہ۔۔ (دونوں نکاح میں ہوتے ہوئے اس بات سے ابھی تک انجان تھے کہ دونوں کو اس بات کا علم ہے)

آبریش نے قتل کرنے والی نظر جہان پہ ڈالی جو وہاں سے نکل گیا تھا۔ سارہ کی رسم شروع ہو چکی تھی اب جہان اور آبریش باقی تھے۔ چوں کہ وہ کوئی بھی ڈرامہ نہیں چاہتے تھے اس لیے چپ چاپ دونوں مل کر رسم کرتے ہیں۔ (آبریش کو غصہ تو تھا جہان پہ مگر یہ مناسب وقت نہیں تھا کہ وہ بات کرتی اس لیے چپ ہو جاتی ہے)

-☆☆☆☆-

عقبہ کچھ خبر ملی؟ شاہ بیگم ابھی تک اسی پریشانی میں مبتلا تھی جبکہ جہان سے انکی بات ہو چکی تھی۔

جی ماما آبر سے بات ہوئی تھی وہ ٹھیک ہے۔ میں نے اسکو نہیں بتایا یہاں جو بھی ہوا اور جہان آپ کے کہنے پہ وہاں گیا۔ ورنہ وہ ایسے ہی پریشان ہوتی ماما۔

شاہ بیگم عقبہ کی اس عقل مندی پہ حیران تھی۔  
عقبہ اسکا مطلب آبر لیش سہی کہتی تھی۔۔ ہیں؟

ابر کیا کہتی تھی؟ ماما (عقبہ نے پوچھا) یہ ہی کہ عقبہ میں 50% عقلمندی ہے۔۔  
ہاں تو ابر ہی مجھے جانتی ہے ماما آپ لوگ تو بس مجھے سمجھتے ہی نہیں (عقبہ منہ بنا کر وہاں سے چلی گئی جبکہ شاہ بیگم نے مذاق ہی کیا تھا)

-☆☆☆☆-

حسن شاہ بیگم سے بہت خفا تھا اور اسی خفگی میں اس نے شاہ سے بات تک نہیں کی تھی، مگر شاہ بیگم اپنی جگہ درست تھی۔

حسن جتنا بھی غصہ ہو کبھی بھی شاہین سے اونچی آواز میں بات نہیں کرتا تھا نا ہی وہ اپنی بیوی کی کسی بھی قسم کی توہین کرتا۔ بس چپ چاپ نکل جایا کرتا تھا اور جب غصہ ٹھنڈا ہوتا واپس شاہ سے بات کرتا۔

سلام بھی یہ ہی درس دیتا ہے کبھی بھی اپنی شریک حیات پہ ہاتھ نا اٹھائیں، اُسے گالی نادیں، "اُس سے برابر تاؤ نار کھیں، آپکی شریک حیات ہی آپکے بڑھاپے کا واحد سہارا ہے

جب اولاد بھی ساتھ چھوڑ دے تو یہ ایک رشتہ ہی ہے جو باقی رہتا ہے، میاں بیوی کو کیوں

ایک دوسرے کا لباس کہا گیا ہے؟ اسی لیے کہ اُن دونوں سے ایک نسل چلنی ہوتی ہے بچے  
بھی والدین سے سیکھتے ہیں

اگر والدین میں محبت ہوگی تو بچے حقیقی معنوں میں مثبت سوچ، اور خوش مزاج ہوں گے "   
ورنہ اُن میں ایک احساس کمتری ہمیشہ رہے گی اور یہ منفی تاثر کہیں نا کہیں انکی اپنی ازدواجی   
" زندگی کو متاثر کرتا ہے

-☆☆☆☆-

مجھے آپ سے بات کرنی ہے 'آبریش کو یہ آواز اپنے پیچھے سے آتی ہے وہ مڑ کر جب دیکھتی '   
ہے تو وہاں ایک پیار سا بچا کھڑا ہوتا ہے۔

جی بیٹا بولیں وہ بڑے پیار سے اس بچے کو اپنی گود میں بیٹھا کر اس سے پوچھتی ہے۔ (جہان یہ   
سب دیکھ رہا ہوتا ہے اور عجب جلن کا شکار ہوتا ہے بظاہر تو وہ دیکھا رہا تھا وہ اپنے کام میں مصروف

ہے مگر کان آبریش کی باتوں پہ اور آنکھ اس بچے پہ تھی جو تقریباً پانچ سال کا تھا۔

آپ بہت اچھی ہیں، بچہ بڑے پیار سے کہتا ہے، وہ اب ہنس کر اس بچے کی گال پہ پیار کرتی ہے اور اسکو اپنے ساتھ کمرے میں لے جاتی ہے۔ (ادھر جہان جو سب دیکھ رہا تھا اسکا حال خراب ہو چکا تھا۔ میرے سامنے اس بچے کو پیار کیا اپنے کمرے میں بھی لے گئی اور میں؟ میں تو نظر ہی نہیں آتا نا اسکو بھوتنی،)

اپنے ہاتھ میں پکڑا کلاس وہ ویسے ہی زمین پہ دے مارتا ہے۔ جب کے آس پاس بہت سے لوگ تھے وہ سب سے انجان بنا ہوا تھا۔ اس کی اس حرکت پہ سب بھاگ کر آتے ہیں تو جہان کو ہوش آتی ہے کہ غلط جگہ پہ غلط عمل ہو گیا۔ اب سب پوچھ رہے تھے کیا ہوا؟

کچھ نہیں ہاتھ سے پھسل گیا تھا۔ لگا تو نہیں بیٹا گل خان کی بیوی نے قدرے پیار سے پوچھا  
-- نہیں۔ لگا نہیں میں ٹھیک ہوں

آپ لوگ کام کریں۔ جہان تھوڑا سا شرمندہ ہوتا وہاں سے نکل جاتا ہے۔



-☆☆☆☆-

جہان کیا ہوا ہے؟ (آبریش چھت پہ آچکی تھی) جب اسکو اس بات کا علم ہوا تو گل خان کے  
بتانے پہ وہ چھت پہ گئی۔۔

اب کیا ہو گیا؟ جہان لا پرواہ سا کہہ رہا تھا۔  
تم دو دن سے اتنا عجیب رویہ رکھئے ہو کہ سمجھ ہی نہیں آ رہا مجھے۔ کبھی تم بنا کبیل اس سردی میں  
چھت پہ سو رہے ہو۔۔ کبھی تم کھانا نہیں کھا رہے۔۔ اور آج تم نے سب نے سامنے گلاس توڑ  
دیا۔ اگر وہ کانچ ہاتھ میں لگ جاتا؟؟ (آبریش کے پاس تو شکایت کی ایک لمبی فہرست تھی اور  
جہان کے پاس جواب نہیں)

اوکے، مجھے گاؤں کی سردی دیکھنا ہے اس لیے کبیل نہیں لیا  
مجھے بھوک نہیں لگی تو نہیں کھایا۔۔ اور گلاس۔۔ وہ چپ تھا

تمہیں غصہ آیا اور توڑ دیا۔ آبریش نے جہان کی آدھی بات مکمل کر دی۔۔ ہاں مجھے غصہ آیا

---

کیوں آیا اور تم کب سمجھو گے جہان کب یہ بچوں والی عادت چھوڑو گے۔۔ بچہ تم کیوں اس کو  
(جہان اب اصل بات پہ آچکا تھا۔ مگر پھر چپ ہو گیا اسکے ذکر پہ واپس وہی غصہ اسکی آنکھوں  
میں آبریش دیکھ سکتی تھی۔۔)

جہان! تم اس پانچ سال کے بچے سے غصہ تھے؟ وجہ؟ اس نے کیا کیا ہے وہ تو تمہارے پاس آیا  
بھی نہیں۔۔ میری گود میں بیٹھا تھا۔۔

اسکی بات پر جہان پلٹ کر اپنا رخ تبدیل کرتے وہاں سے جانے لگتا ہے۔۔ آبریش مجھے تم  
سے بات نہیں کرنی،

اب آبریش کو بھی غصہ آرہا تھا کہ آخر کیا ہو گیا ہے جو جہان کا موڈ بنا ہوا ہے (وہ جاننا چاہتی تھی  
۔۔ اور یہ بھی اچھے سے جانتی تھی جہان نے غصے میں ضرور کچھ الٹا سیدھا کرنا ہے اس لیے

کوئی موقع نہیں دے رہی تھی اسکو جانے کا)

تم ایک ضدی انسان ہو جانتے ہو؟ جو ضد میں صرف اپنا نقصان کرتا ہے۔۔ جہان واپس اس کے قریب آگیا پتہ نہیں کیوں وہ اسکی شال سہی کرتا اسکو کہتا ہے۔۔ مجھے مسئلہ ہے جب تم کسی اور سے بات کرو، اس کے پاس جاؤ، یا۔۔۔ (آبریش کو اب ساری بات سمجھ آئی تھی وہ کچھ الجھ رہا ہے کیوں وہ اس بچے کے ذکر سے غصہ کھا رہا ہے)

جہان وہ صرف پانچ سال کا ایک بچہ تھا اور اس میں کیا ہے اگر وہ میری گود میں بیٹھ بھی گیا تو۔۔ (آبریش کی بات پہ جہان اسکو اس طرح دیکھتا ہے کہ سب کچھ اسکی آنکھوں میں وہ بآسانی پڑھ سکتی تھی)

تمہیں کب سمجھ آئے گا آبریش؟ اب تو حویلی بھی نہیں ہوتا۔۔ مجھے لگا شاید تم میری کمی میں ہی کچھ محسوس کر سکو، کچھ جان سکو پر تم تو ابھی تک واقف نہیں ہو ابھی تک نہیں۔۔۔ جہان کی اک اک بات آبریش کو اب لگ رہی تھی۔۔۔

جس پل کا انتظار آبریش کو شدت سے تھا، جب اُس کی تکمیل بالکل سامنے تھی تو وقت نے اُن لمحات کا ساتھ نہیں دیا۔

جہان پورے حق سے آبریش کا ہاتھ اپنے سینے پہ رکھے اُسے اپنے جذبات سُنا رہا تھا جو اسکی دھڑکن کی طرح ہر منٹ بڑھ رہے تھے۔

میں جہان حسن احمد خان اپنے پورے ہوش و حواس میں آبریش حسین احمد خان تمہیں بتانا چاہتا ہوں میں تم سے محبت کرنے لگا ہوں،

کب، کیسے، کہاں اور کیوں شاید ان سب کا جواب نا ہو میرے پاس۔۔۔ مگر مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے آبریش،

ہاں میں جواب میں تم سے محبت چاہتا ہوں، مگر زبردستی کی نہیں تمہیں شاید کوئے اور پسند ہے،

جہان تصدیق کرنا چاہتا تھا آبریش کے منہ سے سننا چاہتا تھا اگر وہ کسی اور کو چاہتی ہے تو (جہان چپ چاپ اس کے راستے سے ہٹ جائے گا یہ وعدہ اس نے خود سے کیا تھا)

آبریش اسکی سانسوں تک کو محسوس کر رہی تھی جو اپنے کیے سوال کا جواب بھی خود دیئے بس اسکا کوئی ایک اشارہ جاننا چاہتا تھا۔ (آبریش بھی تو جہان سے محبت کرتی تھی بے پناہ محبت جس میں کسی دوسرے کی شرکت شر ہے تو پھر تصور گناہ ہوا)

جہان۔! (ابھی وہ نام ہی لیتی ہے کہ چھت کے اس پار وہ ناصر کو اور اسکے آدمیوں کھڑا دیکھتی ہے جو شاید جہان کی تلاش میں یہاں وہاں گھوم رہے تھے) وہ فوری اپنا ہاتھ کھینچ لیتی ہے اور وہاں سے بنا جواب کے جانے لگتی ہے۔۔ جہان کے پکارنے پہ وہ پلٹ کر اپنا ہاتھ اسکے ہونٹوں پہ رکھ دیتی ہے اور اسکا نام جہان کے لبوں میں ہی دب کے رہ جاتا ہے۔۔؛

مجھے تم سے۔ (وہ کہتے پھر رک جاتی ہے۔۔ جو وہ کہنا چاہتی تھی وقت اسکی اجازت نہیں دے رہا تھا اور دل کے ہاتھوں اس قدر مجبور تھی کہ آنسو بھی نارو ک سکی۔)

اچھا میں چلا جاتا ہوں، مجھے تمہارا جواب مل گیا جہان اسکی آنکھوں میں سفر کرتے وہ آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اور اسکا انکار بھی نہیں سن سکتا تھا چھت سے جانے لگتا ہے۔ (اسکا کا ہاتھ اُسی

پیار سے چھوڑ دیتا ہے جس پیار سے پکڑے کھڑا تھا) آبریش کے بال جو ہوا سے چہرے پہ بکھر گئے تھے وہ کانوں کے پیچھے کرتا اُس کے کان میں سرگوشی کرتا ہے۔ اور چلا جاتا ہے۔

مانا کہ ہم یار نہیں۔۔۔ لوٹے ہے کہ پیار نہیں "   
 پھر بھی نظریں ناتم ملانا۔۔۔ کہ دل کا اعتبار نہیں

آبریش کے دل میں طوفان برپا تھا جہاں اُس کی محبت ہی نہیں بلکہ شوہر تھا، ایک اچھا دوست تھا۔۔۔ کیا میں نے سب کھو دیا؟

کیا جہان۔۔۔۔۔ ان گنت سوال مچل رہے تھے حل ہونے کو۔۔۔۔۔ پر آبریش پہ خاموشی طاری تھی۔۔۔۔۔

شادی والا گھر تھا تو گانے پورے زور و شور سے سنبج رہے تھے مگر اب ہر گانا جہان کی یاد (اور آبریش کو اپنا حال لگ رہا تھا

۔☆☆☆☆۔

آبریش کا جہان سے نظریں ملانا اور بھی مشکل ہو گیا تھا، (اسکو جہان سے محبت تھی اس بات سے انکار کبھی بھی نہیں تھا)

مگر وہ کیا حالات تھے جو وہ بتانا نہیں چاہتی تھی۔۔

بہت مشکل ہو جاتا ہے اس انسان سے تب دور ہونا جب آپ جانتے ہوں وہ آپ سے " بے پناہ محبت کرتا ہے، جب وہ آپ کے نکاح میں بھی ہے اور آپ کے دل و دماغ میں بھی

اففف کس موڑ پہ کھڑا کر دیا یا اللہ! کیا کروں " بتا بھی نہیں سکتی اور اس سے دور رہا بھی نہیں جاتا "

سارہ کی آواز پہ وہ کمرے سے باہر نکلتی ہوئی حویلی کے ہال میں آتی ہے گاؤں سے چوڑیاں لے کر بہت سی عورتیں بیٹھی باتیں کر ہوتی ہیں، آبریش دیکھ کر حیران تھی کہ اتنی چوڑیاں وہ بھی ایک ساتھ۔۔ آپ کی آپکو جو پسند ہے آپ لے لو۔۔

مگر بڑی بوڑھی عورتیں کہتی ہیں ویسا ہی (شادی شدہ) لڑکیاں خود نہیں پہن سکتی گھر والے (شوہر) کی پسند اور اس کے ہاتھ سے پہنویہ رسم ہووے ہمارے گاؤں کی۔۔ آبریش وہاں سے ہٹ جاتی ہے مگر پھر سارہ اور گل خان کی بیوی کے کہنے پہ آتی ہے۔۔ آبریش کا وجود تو سامنے سے آتے جہان کو دیکھ کر کانپ جاتا ہے۔۔ پتہ اتنے سب لوگوں میں کیا کہہ دے۔۔ مگر وک اسکی سوچ کے برعکس کرتا ہے۔

جہان ہال میں اپنی بندوق لینے آتا ہے تب عورتوں کے کہنے پہ وہ بات سنتا اور آبریش کے ( پاس آتا ہے۔۔ ذرا سا جھک کر وہ پوچھ رہا ہوتا ہے یہ یہاں اتنا ہجوم کیوں لگا ہے؟

ارے لڑکے ہمارے سامنے تو اپنی بیوی سے تھوڑا دوری رکھ۔ گاؤں کی بوڑھی مائی جو ہر شادی میں برابر کی شریک ہوتی ہے آبریش اور جہان کے یوں بات کرنے پہ فوری کہتی ہے۔ تب وہ تھوڑا پیچھے ہٹ جاتا ہے مگر آبریش مارے شرم کے وہاں سے ہل بھی ناسکی۔



کونسی والی چائے تمہیں؟ وہ پوچھ رہا تھا مگر وہ تو دماغی طور پہ وہاں تھی ہی نہیں۔۔ کوئی بھی  
۔۔ (بس یہ جواب تھا آبریش کا)

تب جہان وہاں سے بالکل سادہ مگر بے حد پیاری چوڑیاں اٹھا کر اسے دے دیتا ہے اور جانے لگتا  
ہے۔۔ پھر عورتیں شروع ہو جاتی ہیں پہنا بھی دو تمہاری ہی بیوی ہے۔ جہان گھمبیر سی آواز  
میں اسکا ہاتھ تھامے اسکو کہہ رہا تھا تمہیں برا تو لگتا ہو گا نا انکی باتوں سے۔ آبریش بالکل اسے  
نظر انداز کر رہی تھی مگر ناکام ہو رہی تھی۔۔ بچپن میں تمہاری چوڑیاں توڑی تھی اب واپس  
کر دی

اب حساب برابر ہو گیا۔ تمہیں شکایت تھی نا آج ختم ہو جانی چاہئے۔۔۔ چوڑیاں پہنا کر وہ اسکا  
ہاتھ چھوڑ دیتا ہے۔

ہمیں کل واپس جانا ہے تیار رہنا، اگر میرے ساتھ ہو اتو۔ ورنہ گل خان کے ساتھ چلی جانا  
میں کل واپس اسلام آباد چلا جاؤں گا۔

حویلی نہیں آو گے اموں سے ملنے؟ آبریش کے چہرے کو دیکھے کہتا ہے 'نہیں' اب حویلی نہیں

آیا کروں گا۔۔

کہہ کر چلا جاتا ہے۔۔ اور وہ اٹھ کر واپس اپنے کمرے کی طرف بھاگ جاتی ہے۔۔ جا کر اپنے  
بستر پہ لیٹے وہ رو رہی ہوتی ہے۔۔ کیوں اسکو سمجھ نہیں آتا میرے لیے کتنا ضروری ہے کیوں  
جہان۔۔ کیوں تم ایسے کر رہے ہو۔۔۔ وہ چوڑیاں اپنے سامنے رکھے رو رہی تھی اور ویسے ہی  
سو گئی،

-☆☆☆☆-

! بابا السلام وعلیکم

وعلیکم السلام جہان بیٹا واپس لے آؤ بریش کو حسن پریشان تھا  
بابا، سب ٹھیک ہے وہ بھی بالکل ٹھیک ہے اور ہم کل واپس آجائیں گے بس سارہ کی رخصتی کی  
دیر ہے آپ تو آرہے ہونا؟

حسن: نہیں بیٹا میرا نام مشکل ہے پر کوشش پوری ہے کہ بچی کی رخصتی پہ آؤں آخر کو میری بیٹی جیسی ہے۔

جہان: اوکے بابا جیسا آپکو مناسب لگے

حسن: بھی کیا ہوا بر خور دار بڑے چپ ہو، حسن کی بات پہ وہ ساری بات بتا دیتا ہے۔۔ بیٹے کے پریشان ہونے پہ حسن کچھ باتیں بتا دیتا ہے، (تب جہان کو پتہ چلتا ہے کہ آبریش جانتی ہے نکاح والی بات) مگر اب وہ خود اپنے باپ کو روک دیتا کہ وہ یہ سب آبریش سے جاننا چاہتا ہے تو حسن کسی سے ذکر نہ کرے۔

جہان کو اب تھوڑا سکون آیا کہ آبریش شاید کچھ محسوس کرتی ہے۔۔ کچھ تو ہوگا، ایک امید باندھے وہ پھر تیار ہو گیا اسکو تنگ کرنے کے لیے۔

-☆☆☆☆-

جہان کا حویلی میں کوئی نام و نشان نا تھا وہ کب سے دیکھ رہی تھی نا وہ آج آیا نا ہی اسکا سامان  
کمرے میں تھا۔ کیا مجھ سے ملے بنا چلا بھی گیا؟ وہ خود سے بات کر رہی تھی۔۔  
جب گل خان سے پوچھتی ہے جہان کا تو پتہ چلتا ہے وہ گاؤں کی زمینوں پہ گیا ہے۔

وہ بھی نکل جاتی ہے ضد سے کیوں کہ جو بات آبریش اور حسن کو پتہ تھی وہ بات جہان نہیں  
جانتا تھا (ناصر خان کے حوالے سے)  
وہ فکر مندی سے اسے تلاش کر رہی ہوتی ہے تب دور سرسوں کے کھیت میں جہان کھڑا نظر  
آتا ہے۔

کیا مسئلہ ہے تمہارا؟ تمہاری ہڈی میں سکون نہیں ہے؟ مجھے بتا کر بھی آسکتے تھے نا؟ میں کب  
سے یہاں وہاں ڈھونڈ رہی ہوں جہان۔۔ سو خیال میرے ذہن میں آئے تم کو کب قدر ہونی  
ہے اپنی جان کی؟

(آبریش جہان کے پاس جا کر اسکا بازو کھینچ کر غصے سے کہہ رہی تھی)

وہ حیران تھا اسے آبریش کے اس رد عمل کی امید بالکل بھی نہ تھی۔ وہ بھی انکار کے بعد۔

مگر وہ واقعی پریشان تھی اتنا تو وہ اسے جانتا تھا مگر موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ لاپرواہی سے کہتا ہے۔ ہاں تو مجھے کس نے گولی مار دی ہے؟ ویسے اچھا ہوگا تمہارا راستہ صاف ہو جائے گا۔ (جہان کی بات کاٹ دار تھی)

جہان کچھ بھی بکواس کرنے سے پہلے اموں کا سوچ لیا کرو۔

اب وہ اس کے کاپنتے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے اسے برابر کرتے کہتا ہے تم مان کیوں نہیں جاتی؟

جہان کا ذرا کالمس ہی آبریش کو جلتی آگ کے برابر لگتا تھا مگر اب وہ خود پاس تھا تو حالت پہ (قابو پانا مشکل سے مشکل ہو جاتا تھا)

اب کی بار آبریش کے پاس بھی شکایت تھی۔ جہان تم مجھے تنگ کرنا کب چھوڑو گے؟

جہان اسکے جھکے چہرے کو اوپر اٹھا کر پوچھ رہا ہوتا ہے تو تم چاہتی ہو میں تمہیں چھوڑ دوں؟  
آبریش جواب دو؟

آبریش کے پاس اب کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔ تھے تو وہ آنسو جو شاید جہان سمجھ کر انجان تھا  
!۔۔

اچھا سوری! وہ اسکا ہاتھ تھامے وہاں سے نکل رہا تھا کیوں کہ سورج ڈوب رہا تھا اور گاؤں میں  
تازہ ہوا چل رہی تھی جس میں ہلکی سردی کی لہر دوڑ رہی تھی۔

بابا کی کال کی آئی تھی تمہارا پوچھ رہے تھے اور امی سے بات کر لینا وہ اس کے ساتھ چلتے اسے بتا  
رہا تھا اور ہاں پھر ایسے گاؤں میں مت نکلنا میرے پیچھے بھی نہیں اوکے؟ وہ اسے سمجھا رہا  
تھا (آبریش سے زیادہ جہان کی جان خطرے میں تھی جہان اس بات سے واقف نہیں تھا جو  
بات حسن اور آبریش کو پتہ تھی۔۔)

جہان۔! وہ اس کے ساتھ چلتی اسے آواز دیتی ہے، ہاں مجھے پتہ ہے تمہارا ہاتھ پکڑا ہے یہ راستہ  
تھوڑا مشکل ہے جب صاف ہوگا چھوڑ دوں گا۔ اتنا تو میرے ساتھ چل سکتی ہو؟ وہ پوچھ رہا تھا  
یا بتا رہا تھا اب ہمت نا ہوئی سوال کرے۔۔

مجھے یہ نہیں کہنا تھا۔۔ وہ آہستہ سے کہتی ہے۔ اواچھا اس سے برا کچھ اور بھی ہے کیا؟ جہان تو  
مطلب تیر پہ تیر مار رہا تھا۔۔  
آبریش تڑپ کر اب اپنا ہاتھ کھینچ لیتی ہے، کیا مسئلہ ہے کیوں اتنے کھا جانے والے اتنے برے  
لہجے میں بات کر رہے ہو؟

تیری وفا سے کیا ہوتا فی کہ دھر میں  
تیرے سوا بھی ہم پہ بہت ستم ہوئے

انفج جہان اب اس شعر کا مطلب؟ مطلب یہ کہ چوڑیاں اچھی لگ رہی ہیں (وہ بات کو  
بدلتے ہوئے بولا) اور وہ دل میں کہتی ہے (ہاں بہت اچھی ہیں کیونکہ تمہارے ہاتھ سے

تمہارے ہی نام کی ہیں)

بھوتنی ایک بات بتاؤ (جہان واپس اسی افکار میں آگیا تو آب ریش کے ہونٹوں پہ مدھم سی مسکان  
آئی)

بولو جن۔۔ یار تم آج کل بہت شرمارہی ہو خیر تو ہے نا؟ جہان ذو معنی انداز میں کہتا ہے جسکا  
جواب آب ریش ہنس کر دیتی ہے۔۔  
شرمانہ بھی اک ادا ہوتی ہے مسٹر جہان،

۔ ہونہہ تو یہ بات ہے، اچھا جہان ایک بات بتاؤ سچ مچ وہ چلتے ہو گاؤں کی حدود میں داخل ہو  
چکے تھے۔ جب آب ریش اس سے کہتی ہے۔

ہاں پوچھو۔۔ تمہیں اُس بچے پہ غصہ کیوں آیا؟  
ایسے ہی وہ بات ٹال دیتا ہے مگر آب ریش بضد تھی بتاؤ۔۔



تب دونوں حویلی کے بلند و بالا گیٹ سے اندر داخل ہو کر لان میں کھڑے تھے۔۔ جب آبریش پھر پوچھتی ہے،

یار کیا ضد کر رہی ہو بتا بھی دوں تو تم کو غصہ آنا ہے اور شاید تم مجھے ایک آدھ لگا بھی دو۔۔ اب ایسا بھی نہیں ہے جہاں بتاؤ وہ پورے تجسس میں پوچھ رہی تھی۔

وہ ادھر ادھر دیکھ کر، آبریش کے بہت قریب ہوتا اس کے گالوں پہ اپنے جلتے ہونٹ رکھ دیتا ہے، وہ وہاں ہی برف کی طرح جم جاتی ہے۔۔ اب وہ بال کان کے پیچھے کرتا اسے کہہ رہا تھا، "جس پہ صرف میرا حق ہے وہ تم دوسروں میں بانٹ رہی ہو تو مجھے جلن ہوگی، اور اس قدر ہوگی کہ میں دیر نہیں کروں گا اس انسان یا اس چیز کی جان لیتے۔ تم میری ہو اور میں تمہیں کسی کے ساتھ بانٹ لوں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، مانا تمہیں مجھ سے محبت نہیں پر مجھے ہے " بے پناہ بے شمار محبت۔

جہاں اسکا ڈوپٹہ درست کرتے وہاں سے چلا جاتا ہے مگر آبریش ابھی تک کانپ رہی تھی، اسے

اپنے چہرے پہ اگر نظر آ رہا تھا تو پھر جہان کا لمس جو اتنی شدت سے تھا کہ مہر کی طرح چمک رہا ہو۔

سارہ کی آواز پہ وہ چونک کر وہاں سے اندر آتی ہے اور سیدھا اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے، جہان مجھ سے اس قدر۔۔۔۔۔  
آبریش اپنے بستر پہ لیٹے صرف اسے سوچ رہی تھی،

ایک تو پہلے میری جان جاتی ہے اسے دیکھ کر اوپر سے اب نظر بھی نہیں ملا سکوں گی۔۔۔ جہان دن بہ دن میرے لیے کیوں مشکل بڑھا رہے ہو۔۔۔ کیوں اتنا تلخ ہو جاتے ہو جیسے جانتے ہی نہیں مجھے کہ میں بھی صرف تم سے محبت کرتی ہوں، میں نے تمہارے سوا کسی کا سوچا تک نہیں کیوں تم انجان ہو۔۔۔

سویرے منہ اندھیرے ہی حویلی جنگ کا میدان بنی ہوئی تھی، پنچائت بیٹھی (گاؤں کی سیانی عورتیں) نئے نئے انکشاف کر رہی تھی۔۔۔ مرد حضرات ایک کونے میں لگے یہ ساری

صورتحال دیکھ رہے تھے۔

آخر بات کیا تھی؟ جو دن چڑھنے کا انتظار بھی نہیں کیا؟

پورے محلے میں سے ایک آواز بلند ہوئی جو گل خان کی تھی۔ (ظاہری بات ہے آج اسکی بیٹی کی رخصتی تھی اور دن کا آغاز اس ماحول سے ہو رہا تھا کوئی بھی باپ پریشان ہوتا اس صورتحال سے)

رے گل خانہ ہم کا یہ رواج نہیں تھو (گل خان ہمارا یہ رواج نہیں ہے)  
مائی! نکاح ہو چکا ہے اب کیا مسئلہ ہے؟ بحث برابر شروع ہو چکی تھی۔۔  
گل، ہاں جی جہان بابا

میں کچھ کہوں تو اجازت ہے؟ وہ سنجیدہ ہوتے اس پنچائت کا حصہ بن گیا۔ بوڑھی عورتوں کے برابر ایک کرسی خالی تھی جس پہ بیٹھے وہ ایک نظر سب ڈالے کہتا ہے۔۔ (چوں کہ پورے موضوع پہ ہونے والی گفتگو وہ سن چکا تھا)

آپ سب میرے لیے بہت قابل احترام ہیں اور میں بہت عزت کرتا ہوں سبکی۔ مگر آپ

لوگ سبھی لوگ بہت غلط کر رہے ہو۔ جب لڑکا لڑکی کا نکاح ہی ہو گیا تو باقی بچ کیا جاتا ہے؟؟

کیوں اجازت نہیں کہ وہ ساتھ بیٹھیں؟

آپ بتائیں مائی آپکو کوئی روک سکتا ہے آپکے شوہر کے پاس جانے اور ساتھ بیٹھنے سے؟

نا کوئی نا (بوڑھی عورت بڑے ٹھٹ سے بولی)

تو پھر آپ کیوں دوسروں کو روک رہی ہو؟ جب میاں بیوی راضی ہیں پھر کسی تیسرے کا بولنا

کوئی مطلب نہیں رکھتا۔ اور میرا نہیں خیال یہ موضوع ہے ایسا کہ اس پہ اور بات کی جائے

-- بچی کی آج رخصتی ہے دعائیں دیں اسکو مگر آپ صبح سویرے ہی غلط باتیں لیے ماحول

خراب کر رہے ہو۔۔

جہان کی اس پوری تقریر کا یہ فائدہ ہوا کہ بحث و مباحثہ ختم ہو گیا۔۔ مگر محض کچھ وقت کے

لیے

شادی والے گھروں میں جہاں خوشی ہوتی ہے وہاں چند لوگ، چند رشتہ دار ہوتے ہیں جو

رنگ میں بھنگ ڈالے اور لڑائی میں پیش پیش ہوتے ہیں۔۔۔ کچھ ایسا ہی اس وقت حویلی میں ہو رہا تھا۔۔۔ مگر اس آگ پہ پانی جہان نے ڈال دیا تو سب ٹھنڈے ہو گئے۔

☆☆☆☆

سارہ دیکھو یہ کیسا لگ رہا ہے مجھ پہ؟ گلابی رنگ کا جوڑا جس پہ جابجا رنگین پٹی کا کام ہوا تھا بہت نفاست سے بنایہ جوڑا آبریش کو گاؤں کی طرف سے تحفہ ملا تھا۔ بڑے شوق سے پہنے وہ سارہ کی رائے لے رہی تھی۔۔

ہاں! بھا بھی بہت کمال لگ رہی ہو۔ بھا بھی؟؟  
سارہ کے لفظ دوبارہ دہراتے وہ برابر اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔ اواچھا۔۔ سوری۔۔ آپی  
۔۔ منہ سے نکل گیا  
!اوکے پر اب خیال رکھنا سارہ۔۔۔  
(شکر ہے جہان نہیں ہے یہاں ورنہ میرا سانس لینا محال تھا۔۔)

اچھا میرا تو بتائیں پورے کمرے میں گھوم گھوم کر وہ مسلسل چکر مار رہی تھی۔۔۔ بہت پیاری لگ رہی ہو مگر بھولومت تم دلہن ہو گر گئی تو رخصتی بھول جانا۔

آپی اب ایسے تو مت بولیں، اس دن کا انتظار ہر لڑکی کو ہوتا ہے۔۔ آپکو نہیں ہے کیا؟

سارہ کے سوال پہ وہ بس پہلو بدلتی رہ گئی کیوں کہ کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔ بس اپنے آپ کو تلاش رہی تھی کیا وہ بھی یہ جذبہ رکھتی ہے؟ کیا اور لڑکیوں کی طرح مجھے بھی انتظار ہے؟۔۔

اگر نہیں تو کیوں نہیں۔۔؟؟

-☆☆☆☆-

شاہین۔۔ مجھے ایک بات کرنا تھی،

چائے کے کپ میں چینی ڈالتے حسن نے شاہ کو مخاطب کیا۔۔ جو اخبار پکڑے چائے کے سپ لے رہی تھی۔۔

جی حسن بولیں۔ اخبار میز رکھے وہ پوری طرح متوجہ تھی حسن کی طرف اب بولیں کیا بات ہے۔۔ اتنا کیوں سوچ رہے ہیں؟

شاہین قریشی نے بلال کے لیے عقبہ کا ہاتھ مانگا ہے۔

ارے یہ تو خوشی کی بات ہے حسن آپ اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہو۔؟

شاہ بیگم آپ جانتی ہونا عقبہ کو؟ وہ ابھی بچی ہے میں کیسے ابھی۔۔ حسن بولتے چپ ہو گیا۔

حسن بیٹیوں کو ایک نایک دن رخصت کرنا پڑتا ہے اور یہ روایت آج کی تھوڑی ہے۔۔ ہم سے پہلے کی ہے ہمارے بعد تک چلے گی۔۔ خود ہی تو آپ کہتے ہیں کہ عزت شرم سے بیٹیاں جتنی جلدی اپنے گھر کی ہو جائیں۔ والدین کے لیے اتنا اچھا ہے۔

آپ کی باتیں بجا مگر عقبہ کبھی بڑی ہوئی ہی نہیں شاہین۔

حسن آپ نے اُسے بڑے ہونے دیا کب؟ شاہ بیگم مسکراتے حسن سے شکایت کر رہی تھی۔۔

اچھا جو بھی ہے میں پہلے عقبہ سے بات کروں گا پھر کوئی جواب دوں گا قریشی کو،

جیسے آپ مناسب سمجھیں۔۔ اچھا قریشی بھائی صاحب نے بلال سے بھی پوچھا ہے؟

ہاں اس نے شاید خود اظہار کیا تبھی قریشی نے بات کی مجھ سے۔ کیوں آپ کو کوئی شک؟

حسن۔۔! بچپن سے بلال عقبہ سے مار کھاتا آیا ہے۔ اور اب بھی ان میں کوئی خاص دوستی نہیں ہے۔ آپ کی لاڈلی کوئی موقعہ نہیں جانے دیتی بلال کو مارنے کا۔ کبھی ہاتھوں تو کبھی باتوں سے۔۔ ہر وقت تیار ہے وہ قتل کرنے کو۔۔

اور اگر یہ بات جو بنتی کسی صورت نظر نہیں آرہی اگر ایک فیصد بن بھی گئی بلال نے عقبہ



سے مار ہی کھانی ہے مجھے تو بیچارے لڑکے پہ ابھی سے ترس آرہا ہے۔۔  
اب تو مجھے بھی ترس آرہا ہے بلال پہ۔ حسن معصومیت سے کہتا ہے۔۔ دونوں ایک دوسرے  
کو دیکھ کر ہنس رہے تھے مگر اس آخری بات پہ ہنسی قہقہوں میں بدل گئی۔۔۔

-☆☆☆☆-

آبریش سب سے پہلے تیار ہو گئی تھی، پھولوں کے انتظام کو دیکھ رہی تھی اور مدد کروارہی تھی  
تیاری میں۔۔ تاکہ بارات جو نکل چکی تھی اس کے آنے تک سب انتظام اچھے سے ہو جائے،

بی بی صاحب گلدان میں سب پھول ہم نے لگا دیئے ہیں باہر حویلی کا بڑا دروازہ بھی سجا دیا، ہال  
بھی ہو گیا یہ بچ گئے ہیں کہاں لگائیں؟ ملازم ساری تفصیل بتا کر اب باقی پھولوں کا پوچھ رہا تھا جو  
بچ گئے تھے اور کافی زیادہ تھے۔۔

یہ پھول۔۔۔ ایسا کرو چھت پہ لگا دو۔۔۔ جی بی بی صاحب

تازہ گلابوں کی خوشبو بہت دلکش ہوتی ہے بلکل گلاب کی طرح، وہ ہاتھ بڑھا کر ایک گلاب توڑ لیتی ہے۔۔ ابھی گلاب کی خوشبو وہ سونگھ ہی رہی تھی سامنے سے جہان کی آمد کی اطلاع پاتے ہی وہ ہاتھ اپنی کمر کے پیچھے چھپا لیتی ہے،

اور امید کے مطابق جہان کا پہلا سوال بھی یہی تھا،  
ہاتھ میں کیا ہے بھوتنی؟

کچھ نہیں ہے جن کی طرح میری جاسوسی کرنا چھوڑ دو۔۔

ہا ہا ہا، قریب ہوتے وہ جنوں کی سی آواز میں دانت نکلتے اسکا ہاتھ دیکھ رہا تھا۔ بتاؤ کیا ہے؟؟؟

نہیں بتا رہی عیجب زبردستی ہے بھئی، انگلی سے اسے پیچھے کرتے وہ خفگی سے بولی۔۔

جب میرے لیے توڑا ہے تو دے کیوں نہیں دیتی، شان بے نیازی میں اپنے بال درست کرتے

وہ کہہ رہا تھا۔۔

کیا؟ سوالیہ نظریں ڈالے وہ پوچھ رہی تھی۔ تمہارے ہاتھ میں گلاب ہے اور تمہارے پیچھے ایک بڑا سا شیشہ مجھے سب بتا اور دیکھا رہا ہے بھوتنی،

آبریش اپنی بیوقوفی پہ آنکھیں بند کیے ماتھے پہ ہاتھ رکھے اب بات بدلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ ہاں تو؟

گلاب ہے میرے ہاتھ میں اور تمہارے لیے نہیں ہے جہان احمد خان،

ظالم لڑکی! مت لیا کرو پورا نام،

کیوں؟ (آبریش بیوقوفی پہ بیوقوفی کر رہی تھی یہ جانتے بھی کہ جہان کے سوال و جواب ایسے ہوتے کہ بعد اسکو خود ہی شرم محسوس ہوتی ہے کہ پوچھا کیوں)

وہ اس لیے کہ۔۔ اس کے گرد گھومتے سراپے پہ نظر ڈالے بہت دلکش آواز میں اس کے کان میں

سرگوشی کرتا ہے۔۔

تمہیں یوں تیار ہوا دیکھ میرے دل میں جو خیال آتے ہیں اگر میں بتا دوں انکا ایک فیصد بھی " تم برداشت نہیں کروں گی میری جان ! تو یوں نام لے کر مجھے اور تڑپا پامت کرو

حسب معمول وہ کہہ کر پھر گم ہو گیا تھا اور آبریش اپنی گھبراہٹ پہ قابو پار ہی تھی۔۔ نام بھی جن اور کام بھی۔ جنوں کی طرح جب بھی نازل ہوتا ہے میرا وجود کانپ جاتا ہے، پتہ نہیں میرا کیا ہوگا جہان کے سامنے میری ایک نہیں چلتی۔۔۔۔

-☆☆☆☆-

مہمانوں سے ملتے وقت وہ مسلسل الجھن کا شکار تھی کیونکہ سامنے جہان بیٹھا تھا، جسکی نظریں صرف آبریش کا طواف کر رہی تھی،۔۔

ہمت جمع کئے لڑائی کا موڈ بنائے جہان کے برابر بیٹھ کر وہ موبائل پہ کچھ لکھ رہی تھی۔۔ جب لکھ چکی تو وہی موبائل اس کے آگے کر دیکھتی ہے،

افسوس عام محبت نامے! ظالم لڑکی ویسے ہی کہہ دو ناب کیا میں شریف بندہ اس موبائل کے چکر میں پڑھوں گا؟

خاموش نہیں ہو سکتے نا تم کتنا بولتے ہو جہان اب آواز آئی نا تو یہ چھری میں واقعی چلا دوں گی۔۔ اس کے سینے پہ رکھی چھری کی نوک دیکھاتے وہ بولی۔۔

اچھا ایسا ہے؟ ہاں بالکل ایسا ہی ہے۔۔۔

خاموش ایک بار ہی ہوں گا تب کہو گی بھی تب بھی بات نہیں کروں گا۔۔ اچھا کب آئے گا یہ وقت جہان؟

وہ شدت سے پوچھ رہی تھی مگر جواب پا کر چھری جہان کے ہاتھ میں تھاما کر غصے میں ہال (

( سے چلی جاتی ہے۔۔۔

ہممم جب میں مر جاؤں تب۔۔ جہان مطلب کچھ بھی؟ ہاں کچھ بھی بکو اس بنا سوچے سمجھے جو  
منہ میں آتا ہے بول دیتے ہو۔۔ اب تم بات مت کرنا مجھ سے۔۔  
! نہیں مطلب نہیں

-☆☆☆☆-

کافی دیر یہاں وہاں دیکھ کر جب آبریش کہیں بھی نظر نہیں آئی تو وہ ہال سے باہر اسکو ڈھونڈے  
نکل گیا۔

لان سے آتی آوازوں کا تعاقب کرتے ہوئے جب وہ آگے جاتا ہے تو اگلا منظر اسے جلا دیتا  
ہے (جس بات وہ الجھتا تھا وہی کام وہ کر رہی تھی)

آبریش اسی بچے کو گود میں لیے اس سے کھیل رہی تھی۔  
اور گلاب اسکی پاکٹ میں تھا۔۔ جہان انہی قدموں سے پلٹ جاتا ہے اور جاتے ہوئے اپنا ہاتھ  
پوری طاقت سے دیوار میں لگے شیشے پہ دے مارتا ہے۔۔ کانچ کی آواز اتنی تیز تھی۔۔۔ کہ وہ  
فوری بھاگتی جب باہر دیکھی ہے۔ بھاگتے ہوئے اسکا ہاتھ تھام لیتی ہے،  
جہان کا خون سے لت پت ہوا ہاتھ اسکی کی گرفت میں تھا، جسے وہ محظوظی سے تھامے ہوئے  
تھی، خون تھاکے روکنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ آبریش کا ہاتھ بھی مکمل بھرچکا تھا خون  
سے۔۔

جہاں وہ مسلسل رو رہی تھی وہاں وہ صرف غصے سے بھری مسکراہٹ لیے اسکو دیکھ رہا تھا۔

آبریش کو غصہ تو بہت آ رہا تھا مگر چوں کہ گل خان اور اسکی بیوی وہاں تھے چپ ہو گئی۔۔ جو  
اُسے ہاتھ زور سے پکڑے رہنے کی تلقین کر رہے تھے جب تک ڈاکٹر نہیں آ جاتا۔

تم۔۔۔ جہان تم۔۔۔ اسکی آواز بند ہو گئی تھی۔  
(اس چیز کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گی یاد رکھنا جہان احمد خان کبھی بھی نہیں،)

On Mon, 20 May 2019, 11:14 PM Urdu Novels Official

<[samaachaudharyinfo@gmail.com](mailto:samaachaudharyinfo@gmail.com)> wrote:

-☆☆☆☆-

بسم اللہ۔۔۔ شکر اللہ پاک کا میرے بچے آگئے دل میں کتنے ہی عجیب خیال گھر کر رہے تھے۔۔  
آبریش کو گلے لگائے گالوں پہ بوسہ دیتے شاہ بیگم بڑے پیار سے کہتی ہے۔  
ساتھ کچھ پُر نم سی آنکھیں جو آبریش صاف کر رہی تھی۔ ہم ٹھیک ہیں اموں اب آپ ایسے رو  
کر اپنی طبیعت تو خراب نا کریں۔۔ (وہ اپنی خالہ کے دونوں ہاتھ تھامے باری باری چومتی ہے)



شاہ بیگم کو آبریش کے "ہم" کہنے پہ یاد آتا ہے جہان بھی ساتھ تھا تو پیچھے کھڑے اپنے بیٹے کو دیکھتی ہے۔۔

تم بھی ماں سے مل لو یا بس یوں ہی تماشہ دیکھنا ہے؟"  
(جہان مارے غصے کے کٹ کے رہ گیا) امی آپکو میں یاد بھی ہوں؟ اک شکایت اسکی طرف سے آئی۔ ہاں تو تم مجھے بھول تھوڑی گئے ہو۔۔ شاہ اب جہان کے ماتھے پہ اپنا بھرا بوسہ دیتی اپنے بیٹے کی شکایت دور کرتی ہے۔

ہمم لگ تو یہ ہی رہا ہے امی جان۔۔ وہ زبان دانٹوں میں دبائے کہتا ہے۔۔ ہاں تم تو جل بھن جایا کرو جب بھی میں اپنی بیٹی کو پیار کروں آبریش جو کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی اب شاہ کے ساتھ مل کر جہان کی کلاس لینے میں مصروف ہو جاتی ہے۔

انفنف جہان دونوں ہاتھ سر پہ رکھے وہاں سے چلا جاتا ہے (صحیح کہتے ہیں عورتوں کی باتیں ختم ہی نہیں ہوتی سونے پہ سہاگہ جب مل بھی دو جائیں، ایک بندے کا کام نہیں اس فائرنگ کو

(روکنا)

جہان چائے تو پی جاتے۔۔ پیچھے سے شاہ بیگم آوازیں دیتی رہ جاتی ہے۔۔ اور جہان کا پلٹ کر  
ایک ہی جواب آتا ہے۔  
'میرے کمرے میں دے دیجئے گا'

-☆☆☆☆-

میڈم آپ دیکھ کر نہیں چلا سکتی اپنی ننھی منی سی کار۔۔ بلال قریشی تمسخر آمیز لہجے میں بولا۔  
عقبہ نے کار کا شیشہ نیچے کیا ایک نظر بلال پہ ڈالی جو اپنی کالی مر سیڈیز کے پاس کھڑا شکایتی تاثر  
لیے بول رہا تھا۔

عقبہ پہلے تو چپ تھی مگر اب چپ ہونا ناممکن سا لگا اس نے اپنی کار دوبارہ پیچھے کی اور اب کی بار  
بلال کی مر سیڈیز کی کچھلی لائٹ توڑ ڈالی۔ بلال غراتے ہوئے اپنی کار کی طرف بھاگا مگر عقبہ  
نکل چکی تھی جاتے جاتے اس کی زخموں پہ اور نمک لگا گئی۔۔ جب پلٹ کر بولی "مسٹراب آپکا

" گلہ بنتا ہے

عقبہ خوشی کے ساتوں آسمان پار کر رہی تھی۔ مگر جب حویلی میں داخل ہوئی تو وہی ٹوٹی پھوٹی  
کار وہاں دیکھ کر حیران رہ گئی۔ (یہ وہی کار تھی جس کو وہ ابھی ٹھوک کر آئی تھی) وہی لائٹ  
باہر نکلی عقبہ کو منہ چھڑا رہی تھی۔

اگر کار یہاں ہے تو وہ نمونہ۔۔۔ اففف یہ وہی کار ٹون تو نہیں  
جس کا ذکر احمر کر رہا تھا۔۔۔ بابا کے دوست کا بیٹا۔

ہائے یہ سارے خطرناک کام میرے حصے میں کیوں آتے ہیں۔ اب کیا کروں۔۔۔ اب کیا  
کروں۔۔۔ (سامنے سے آبریش آتی دیکھائی دیتی ہے جو شاید اسے ہی لینے آئی تھی) تب عقبہ  
کی جان میں جان آئی

اے تو آگئی شکر۔۔۔ (عقبہ اس کے گلے لگی اُسے مکھن لگا رہی تھی) کیا ہوا؟ آج بڑا پیار آ رہا ہے تب

میں یاد نہیں آئی جب بھاگ کر خود لا بریری چلی گئی اور میں اکیلی سڑک پہ۔۔۔ شکر ہے  
تب جہان تھا میرے ساتھ۔

عقبہ جو گلے سے لگی سب سن رہی تھی جہان کے نام پہ کان کھڑے کیے آبریش کو اب تنگ  
کرنے لگ گئی۔

اچھا آبر حویلی میں کوئی آیا ہے؟ (عقبہ اب اصل بات پہ آچکی تھی)۔ ہاں بڑے بابا کے وہ  
دوست تھے ناقریشی انکل وہ جن کا ایک بیٹا تھا بلال جس سے تیری بہت لڑائی ہوتی تھی۔۔۔  
لڑائی بھی کیا علو تو اس بیچارے کو بہت مارتی تھی۔۔۔ (آبریش ہنستے ہوئے بچپن کے دن یاد کر  
رہی تھی اور عقبہ کے رنگ اڑ گئے سب سن کر)

اوائے کیا ہو گیا؟ (وہ عقبہ کا منہ پکڑے اس سے پوچھتی ہے)  
یار آبریش وہ نا۔۔۔ آج۔۔۔ عقبہ ابھی بات شروع ہی کرتی ہے کہ آبریش سمجھ جاتی ہے۔

عقبہ نا کر۔۔۔ سچ میں؟ یہ گاڑی والا کار نامہ تیرا ہے؟

یا اللہ وہ لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ تُو ہے جس کی اندر اتنی تعریف ہو رہی ہے۔۔ (آبریش سے  
مشکل ہو گیا اپنی ہنسی کنٹرول کرنا)

ہاں تو۔؟؟ عقبہ منہ بنائے پوچھ رہی تھی۔

مطلب عقبہ شرم کرتُو نے اس بیچارے کو آج بھی نہیں چھوڑا  
اس کی اتنی مہنگی کار تو نے ٹھوک دی آبریش اب قہقہے لگا رہی تھی اور مسلسل ہنسنے سے آنکھوں  
میں پانی آ رہا تھا۔

عقبہ کچھ شرمندہ سی ہوئی یہ سب دیکھ کر کہتی ہے۔

اب میں نے جان کر تھوڑی کیا ہے یا آبر۔۔ (وہ اپنی صفائی پیش کر رہی تھی) بس کر جیسے  
مجھے پتہ ہی نہیں تیرا عقبہ۔۔ وہ بھی اس کی ٹانگ کھینچ رہی تھی

-☆☆☆☆-

شاہ بیگم کب سے دونوں کا راستہ دیکھ رہی تھی عقبہ کا تو سب کو پتہ تھا وہ من موحی ہے دل کیا تو آئے گی ورنہ نہیں مگر ابھی تک آبریش بھی واپس نہیں آئی تھی جو عقبہ کو لینے گئی تھی۔

کہاں رہ گئی یہ دونوں۔۔ میں دیکھ کر آتی ہوں بچوں آپ لوگ چائے لوجہان دو بیٹا۔۔ بلال کو کباب دو۔۔ (شاہ اشارہ کیے کہتی ہے)

نہیں آنٹی تکلیف والی کوئی بات نہیں ہے۔۔ اپنا ہی گھر ہے آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں۔ ہاں بیٹا تمہارا اپنا گھر ہے جب دل کرے آو۔۔

اس آنے والی بات پہ جہان بھی دل ہی دل نہس رہا تھا،  
(یہ عقبہ سے مل لے دوبارہ آنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا)

امی آپ بیٹھ جائیں میں دیکھ کر آتا ہوں۔ جہان نے اب شاہ بیگم کو باہر جانے سے روک دیا۔ کیوں کہ اس کو بھی دال میں کچھ کالا لگ رہا تھا۔۔ تو فوری خود اٹھ کر باہر آتا ہے۔

وہ دونوں کھڑی بلال کی کار کو دیکھ رہی ہوتی ہیں۔ جہان کی آواز پہ ڈر جاتی ہیں۔۔۔ اف  
تمہاری کمی رہ گئی تھی آبریش زچ کر کہتی ہے۔۔۔ ہاں تو کب سے امی نے کہا عقبہ کو لے کر آو  
۔۔۔ تم یہاں اپنی ہی خوش گپوں میں لگی ہو۔

( وہ دونوں اپنی ہی لڑائی میں لگے عقبہ کو بلکل بھول جاتے ہیں )  
اوہیلو ! تم جن بھوت اپنا مسئلہ بعد میں دیکھنا پہلے میری مدد کرو عقبہ چیخ کر کہتی ہے۔

تم نے اب کیا کر دیا۔؟ ( جہان بیچارہ پوچھ بیٹھا )  
تو آبریش کی پھر ہنسی نکل گئی۔۔۔ اب عقبہ نے تو کیا بتانا تھا آبریش پوری کہانی سناتی ہے، وہ  
ساری بات سن کر عقبہ کو تنگ کرنے لگ جاتا ہے۔  
شیطانی عورت تم اپنا شوشہ چھوڑ دیا کرو ہر بار۔ بچاس ہزار کا نقصان کر دیا بیچارے کا۔۔۔ نئی  
گاڑی تھی اسکی۔

بلال جب سے لندن گیا تھا یہ اسکا پہلا چکر تھا حویلی میں جو بچپن کی طرح ہمیشہ یاد رکھنے والا )

(تھا)

ہاں تو ناشو آف کرتا شو کھا نہ ہو تو" (عقبہ بھی کہاں باز آنے والی تھی۔) جہان بھی اب پورا " مزہ لے رہا تھا۔۔ اس کے کاندھے پہ ہاتھ رکھے وہ تجسس سے پوری بات جاننے کی کوشش کر رہا تھا۔

ہاں اس کا رنامے کے پیچھے کہانی کیا ہے یار۔۔۔

عقبہ بھی شروع ہو جاتی ہے الف سے لے تک ساری بات مرچ مصالحہ لگا کر بتاتی ہے (اب وہ بھی کنٹرول کھودیتا ہے اور آخری بات پہ زور زور سے ہنستا ہے) عقبہ تو بلال نے غلط کب کہا تیری یہ ننھی منی سے گاڑی ہی تو ہے (عقبہ کے پاس سوز کی مہراں تھی جو حسن نے اسے بہت پہلے دی تھی)

ان تینوں کی غیر موجودگی پہ احمر بھی باہر آ جاتا ہے۔ باہر لان میں پہلے ہی عقبہ کو اندلے جانے کے پلان بن رہے ہوتے ہیں اوپر سے احمر نے بھی اپنی آمد کی خبر سنا دی۔ یہاں کیا ہو



رہا ہے آپ تینوں ایک ساتھ؟ پھر کیا پلان بنا رہے ہو مجھے بھی بتاؤ! (احمر بضد تھا)۔۔  
تُو تو چپ ہو جا احمر۔۔۔ تیری دی ہوئی یہ گندی خبر سچ ہو گئی ہے عقبہ احمر کے پیش پڑ گئی۔ اور  
وہ بیچارہ پورے لان میں اس سے بچنے کے لیے بھاگ رہا تھا۔

-☆☆☆☆-

اچھا سنو! جہان کی آواز پہ سب ایک جگہ جمع ہو گئے ایسا کرتے ہیں ہم عقبہ پہ ڈوپٹہ ڈال کر اندر  
لے جاتے ہیں۔ کہہ دیں گے ہماری بچی ذرا پردہ کرتی ہے۔ (ہاہاہاہا تینوں مل کر عقبہ کو خوب  
تنگ کر رہے تھے) ہاں ہاں بچو کر کو مذاق کوئی نا۔۔ وہ منہ بنا کر بیٹھ جاتی ہے۔۔  
اچھا چلو کچھ نہیں ہوتا تم اندر جا کر سوری کہہ دینا اوکے؟  
جہان اسے سمجھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ (آبریش اور احمر بھی جہان کی بات سے متفق تھے) مگر  
عقبہ میڈم کہاں سوری کہنے والی تھی۔

اتنے انتظار کے بعد شاہ بیگم خود اٹھ کر باہر آ جاتی ہے۔۔ اور چاروں کی کلاس لگ جاتی ہے۔۔

شرم تو آتی ہی نہیں تم لوگوں کو وہ بچہ کب سے اندھا کیلا تم لوگوں کی راہ دیکھ رہا ہے اور تم لوگ  
بس مل جاواک بار پھر بھول ہی جاتے ہو سب کچھ۔۔ اندھا سب  
شاہ تینوں کو ڈانٹ رہی تھی۔۔ تو سب لائن بنا کر چل پڑتے ہیں۔

حسب معمول جہان آگے اس کے پیچھے آبریش پھر عقبہ اور پھر احمد دانت نکلتے اندر داخل ہوتے  
ہیں۔۔ عقبہ جو احمد کے پیچھے چھپ رہی تھی اب سامنے تھی کیونکہ احمد کو شاہ بیگم نے اپنے  
پاس بیٹھا لیا۔۔ جہان اور آبریش ایک طرف بیٹھ گئے تھے۔ اور عقبہ رہ جاتی ہے۔۔ جیسے ہی  
بلال کی نظر عقبہ پہ پڑی بیچارے کو کھانسی شروع ہو گئی

سب ایک دوسرے کو دیکھ کر اندر ہی اندر ہنسی روک رہے تھے۔  
عقبہ ڈھیٹ ہوتی جا کر جہان کے ساتھ بیٹھ جاتی ہے۔۔  
اور بلال کھڑا ہو گیا۔

شاہ بیگم پریشان تھی آخر یہ ہو کیا رہا ہے۔

عقبہ پانی دو بلال کو۔۔ وہ اب اپنی ماں کو دیکھے اور ایک نظر سامنے کھانستے بلال کو۔۔  
(جہان، احمر، آبریش مارے ہنسی کے باری باری ہال سے نکل گئے) ادھر شاہ اس ساری  
صورتحال سے انجان۔ ایئرپورٹ جانے کا اعلان کر دیتی ہے۔۔

احمر کو اور اسکے سامان کو اپنی گاڑی میں رکھنا شاہ بیگم جہان کو بار بار تلقین کرتی ہے کیوں کہ  
دوسرا ڈرائیور عقبہ جی خود تھی۔۔

احمر، شاہ بیگم اور آبریش جو جہان کے کہنے پہ اس کی گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔۔ اور دوسری  
طرف بلال جسکی گاڑی عقبہ نے گل کر دی تھی وہ عقبہ کے ساتھ آنے والا تھا۔۔۔

(چاروں کیوں ہنس رہے تھے اس بات کا علم شاہ بیگم کو گاڑی میں سوار ہو کر چلا۔) یا اللہ کیا  
کروں میں اس لڑکی کا۔ کب عقل آنی ہے اسکو توبہ کس بے دردی سے بیچارے کی گاڑی توڑ دی  
اس شیطان لڑکی نے۔۔ تبھی تم لوگ اندد نہیں آرہے تھے اب احمر جہان، آبریش ہنس رہے  
تھے۔ اور سر ہلارہے تھے۔۔۔

جہان مجھے پہلے پتہ ہوتا تو بلال کو اپنے ساتھ لے آتی۔ پتہ نہیں یہ لڑکی کیا کرے گی اسکے ساتھ۔۔ یا اللہ خیر کرنا خیر سے لے آئے اس بچے کو۔۔ ان سب باتوں میں احمر جو بڑے معصوم انداز میں کہتا ہے "بڑی ماما عقبہ باجی کی تو گارنٹی میں دیتا ہوں وہ ایئر پورٹ سب سے پہلے پہنچی ہوگی ہاں بلال بھائی کا کچھ کہہ نہیں سکتے

سب جو بڑی مشکل ہنسی کنٹرول کر رہے تھے اب پھر اسی ماحول میں واپس لوٹ جاتے ہیں۔۔

-☆☆☆☆-

شام اب ڈھل کر آہستہ آہستہ رات کی شکل اختیار کر رہی تھی اور سرد ہوا اپنے عروج پہ تھی۔۔ آبریش کچن میں تھی جب شاہ بیگم کی آواز پہ اس کے کمرے میں جاتی ہے۔ کیا ہوا اموں آپ کو کچھ چاہیے۔۔ نہیں میری پری مجھے نہیں جہان چائے مانگ رہا تھا بنا دو گی؟۔۔ آبریش ذرا سوچ کر ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔۔ اچھا یہاں آؤ میرے پاس شاہ بیگم بازو پھیلائے اسے پاس آنے کو کہتی ہے۔۔ وہ پاس جاتی ہے تو اسے اپنی گود میں لیٹا لیتی ہے۔

بال دیکھو کیسے خشک ہو گئے ہیں کل یاد دلانا ان میں تیل سے مالش کروں گی۔۔ اچھا اموں۔۔  
(آبریش کو بچپن سے شاہ کے ہاتھ بہت پسند تھے وہ جب بھی اس کی گود میں ہوتی ہمیشہ ہاتھوں  
کی انگلیاں تھامے ان سے کھیلتی رہتی)

اموں ایک بات پوچھوں آپ سے۔۔ ہاں بولو میری جان۔۔ شاہ آبریش کے بالوں پہ ہاتھ  
پھیر رہی ہوتی ہے۔۔

اموں! جس سے نکاح ہو کیا اُس سے محبت ہو جاتی ہے؟  
شاہ بڑے پیار سے جواب دیتی ہے۔ "ہاں بالکل! ہم عادی ہو جاتے ہیں اُس شخص کے، ہر وقت  
اس کے پہلو میں رہنا، صبح شام اسے دیکھنا، وہ نظر نا آئے تو بے چین ہو کر انتظار کرنا۔ عادت  
" فطرت بن جاتی ہے اور فطرت کبھی بدلتی نہیں

آبریش پوری توجہ سے سب باتیں سن رہی تھی۔ مگر اگلے ہی پل پلٹ کر جواب دیتی ہے۔۔  
"مگر ہر کسی کی فطرت میں محبت ہو یہ ضروری تھوڑی ہے "  
شاہ بیگم بڑے پیار سے اس کی باتوں کا جواب دیتی ہے۔۔۔

آبریش میری پری۔۔ چندانکاح میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔۔ خیر چھوڑوان باتوں کو چائے بنا  
دوورنہ وہ لاڈ صاحب پھر شروع ہو جائے گا۔۔

اچھا میں بنادیتی ہوں آپ کے لیے بھی بنادوں؟  
نہیں میں کچھ دیر آرام کر لوں پھر حسن آئیں تو ان کے ساتھ پی لوں گی۔۔ عقبہ کو کہنا احمر کو  
کال کریں۔

اچھا اموں۔۔

۔☆☆☆☆۔

جہان ایک بات پوچھوں تو کیا سچ سچ جواب دو گے۔  
چائے کاکپ گھاس پہ رکھے وہ گہرا سانس لیتے جہان کو مخاطب کرتی ہے۔ جولان میں بیٹھا اپنے  
پودوں کا مشاہدہ کر رہا تھا۔۔

! ہاں بالکل سچ سچ جواب دوں گا اگر سوال اچھا ہوا۔ قابل جواب ہوا تو

آبریش کو پتہ نہیں کیا سو جھی جو وہ جہان سے پوچھنے والی تھی وہ بات سن کر کوئی بھی مرد ( قتل کرنے پہ آجائے۔ آخر کو وہ اسکی منکوحہ تھی، بھلے دونوں اس بات سے انجان ہوں

جہان ! اگر میں کہوں کہ مجھے کوئی پسند ہے، مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے اور حویلی میں کوئی میرا ساتھ نادے تو کیا تم میرا ساتھ دو گے؟ تم مدد کرو گے اس کو انسان کو حاصل کرنے میں جسکو میں چاہتی ہوں۔۔؟ (وہ اک سانس میں سب کہہ جاتی ہے)

جہان کا دل زور سے دھڑکا مگر اسی پل تھم گیا۔ "وہ اپنی آنکھوں کے حصار میں جسے قید کر چکا تھا۔ جو اسکی گہری نیلی آنکھ کی پتلی میں چہرہ براجمان تھا جسکو وہ کسی کے ساتھ بانٹ نہیں سکتا تھا۔ کیا وہ یک طرفہ آگ میں جل رہا تھا۔" کئی سوال تھے جو بن بادل برس رہے تھے اور جہان !! بُت بنا ہوا بس یہ کہہ پایا.. ظالم لڑکی

وہ بے صبری سے اس کے جواب کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔  
وہ سب کچھ وہاں ہی چھوڑنا جانے کس جذبے سے آبریش کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔۔ وہ اسکی نازک

لمبی انگلیاں اس طرح پکڑتا ہے کہ اسکی اپنی انگلیاں آبریش کی انگلیوں سے ضرب کھا رہی تھی۔ اور بڑے گھمبیر لہجے میں کہتا ہے۔۔

اگر وہ شخص تمہارے قابل ہوا، تمہارا خیال رکھنے، تمہیں ہر مشکل سے بچانے ہر دکھ درد کو " تم سے دور رکھنے اور تمہاری دیکھ بھال کرنے میں تم سے محبت کرنے میں پکا ثابت ہوا تو تمہارا " ہاتھ میں خود اسکے ہاتھ میں دوں گا آبریش احمد خان تم سے وعدہ رہا

جہاں سب کہہ کر اسکا ہاتھ چھوڑ دیتا ہے اور وہاں سے چلا جاتا ہے۔۔ پہلی بار آبریش کو بُرا لگا اس کایوں ہاتھ چھوڑنا۔۔ اس کا جانا۔۔ کیا تھا جو اندر ہی اندر مچل رہا تھا۔۔ ناچاہتے بھی چند بوند قطرے جو گالوں پہ تھے آبریش صاف کر رہی تھی۔۔

-☆☆☆☆-

عقبہ اپنی گاڑی میں سوار ہوتے ہی دوسرا دروازہ لاک کر لیتی ہے۔ بلال سخت آنکھوں سے اس



سب منظر کو دیکھ کر تلملا اٹھا

آپ کیا کر رہی ہیں؟ ایسے لے کر جائیں گی مجھے؟ وہ پھر شکایت کر رہا تھا مگر اس دفعہ عقبہ کا پلہ  
بھاری تھا۔

پہلے میری اس قیمتی پیاری اور عزیز کار سے معذرت کریں  
\_\_\_\_\_ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگیں پھر اس کالا کھول دوں گی ورنہ

اوکے۔ انی ایم سوری میڈم عقبہ حسن خان اور آپ کی یہ قیمتی اعلیٰ شان گاڑی کو بھی یہ ہی الفاظ  
پیش کرتا ہوں۔

اب عقبہ کی جان کو کچھ ٹھنڈ پڑی اور اس نے لاک اوپن کیا  
بلال گاڑی میں بیٹھ تو جاتا ہے مگر اگلا سوال عقبہ کو پھر پاگل بنا دیتا ہے۔۔ میڈم ہم خیر سے  
پہنچ تو جائیں گے مطلب آپ کی یہ پیاری کار لے جائے گی نا؟

کیوں اس کار کے کیا دو ٹائر ہیں؟ (وہ غصیلہ لہجہ لیے پھٹ پڑی)

نہیں نہیں۔۔ میرا مطلب تھا میری ابھی شادی بھی نہیں ہوئی نا

بلال وضاحتی بیان دیتا ہے۔

او۔۔ میرے تو جیسے چار بچے رو رہے ہیں گھر پہ وہ بھی منہ چھڑا کر بولی۔۔ (بلال اس بات پہ

ہنسے بنا نارہ سکا)

-☆☆☆☆-

جہان اب جانا ضروری ہے؟ شاہ بیگم اپنے بیٹے کو جاتا دیکھ پوچھے بنا نارہ سکی۔۔

! جی امی

مگر جہان تمہارے بابا بھی حویلی میں نہیں ہیں۔ احمر بھی چلا گیا اب کم سے کم تم تو رک جاؤ۔

(شاہ بیگم کسی بھی طرح جہان کو روکنا چاہتی تھی)

امی بہت سا کام ہے جو پورا کرنا باقی ہے۔۔ میں روز کال کروں گا آپ سے روز بات ہوگی۔۔  
اتوار کو آ بھی جایا کروں گا۔۔

(وہ اپنی ماں کو یقین دلارہا تھا، مطمئن کر رہا تھا)

تم نے پہلے میری مانی ہے جواب مان لو گے۔۔ شاہ اب تھوڑا رنجیدہ تھی۔۔ ماؤں کے دل ہی  
ایسے ہوتے ہیں

امی ایسے دکھی ہو کر الوداع مت کریں۔ پیار سے دعاؤں کے ساتھ کریں ورنہ میرا دھیان آپ  
پر رہے گا۔۔۔

آنٹی میں ہوں ساتھ اس کے آپ پریشان نا ہوں بلال بھی کار سے نکل کر کہتا ہے تو شاہ تھوڑا  
مطمئن ہوتی ہے۔

ہمم۔۔ جاو فی امان اللہ۔۔

اوکے امی پاس آ کر اپنی ماں کے بالوں پر بوسہ دیتے وہ گاڑی میں بیٹھ کر نکل جاتا ہے۔۔۔

-☆☆☆☆-

مانی جی جھوٹی بی بی۔۔۔

کیا جہان واقعی چلا گیا ہے؟ (وہ تصدق کرنا چاہتی تھی اس بات کی جو وہ سن چکی تھی)

ہاں جی، چھوٹی بی بی۔۔۔ جہان بابا تو منہ اندھیرے نکل گئے تھے۔۔۔ بڑی بی بی (شاہ بیگم) بہت رو رہی تھی۔۔۔ روک بھی رہی تھی نا جاو۔۔۔ بڑے صاحب بھی حویلی نہیں۔۔۔

تو۔۔۔ جہان نے کیا کہا؟۔۔۔ (آبریش تجسس سے پوچھتی ہے)

مائی بھی پوری کہانی الف سے لے تک سُنا دیتی ہے۔

وہ بھی اپنے بیڈ پہ بیٹھی سب سن رہی تھی۔ پتہ نہیں کیوں مگر وہ پوچھ لیتی ہے۔۔۔ جہان کا روم لاک ہے؟

نہیں آبریش بی بی۔۔۔ مائی صفائی کرتے کرتے جواب دیتی ہے۔

اچھا تو آپ نے صفائی کر دی جہان کے روم کی؟

نہیں! وہ جہان بابا خود اپنا کمرہ صاف کر کے سامان سمٹ کر پھر گئے تھے۔۔۔ جاتے مجھے کہہ گئے

تھے میرے کمرے میں مت جانا وہ صاف ہے۔ مائی صفائی والا کپڑا اب فرش پہ رکھے ساری

تفصیل دیتی ہے۔

آبریش اٹھ کر اپنے کمرے سے نکل جاتی ہے۔۔

بہت سے سوالوں کا بوجھ لیے وہ دل دماغ سے ایک جنگ لڑ رہی تھی۔ بہت کچھ تھا جو ابھی جاننا باقی تھا۔۔ اتنے راز تھے جن سے پردہ اٹھنا ابھی باقی تھا۔۔ اس کے قدم بے اختیار ہوتے جہان کے کمرے کا رخ کرتے ہیں۔ کیا تھا جو وہ تلاش کر رہی تھی۔۔ کیا میں جہان کو تلاش رہی ہوں؟ وہ خود سے سوال کرتی ہے۔۔ اس کے کمرے میں اس کی چیزیں دیکھ کر اسے یاد کر رہی ہوں؟ پر کیوں۔۔۔؟

اپنا دامن تھا مے وہ وہاں ہی بیٹھ جاتی ہے۔۔۔ "کاش میں تمہارے نکاح میں نا ہوتی جہان احمد خان۔ کاش۔۔۔! کیا کرو گے تم۔۔ کیسا رد عمل ہوگا تمہارا یہ سب جان کر۔۔۔ اپنالو گے مجھے؟ اور اگر انکار کر دو گے تو کہاں جاؤں گی کیسے رہوں گی۔۔ تمہارا نام میرے نام کے آگے لگ چکا ہے جہان۔۔ وہ رو رہی تھی۔ بر ملا شکایات تھی لبوں پہ جن کا جواب بھی وہ خود "تلاش رہی تھی

مگر اک قوت سے وہ اٹھ جاتی ہے اپنے آنسو صاف کرتی ہے اور جہان کی وہ تصویر جو رائٹنگ

ٹیبیل پہ پڑی تھی اک بار پھر آبریش کی توجہ کامرکز بنی۔ جیسے وہ ہاتھ میں لیے کہہ رہی تھی

میرے لیے جہاں تم ہو وہاں نہ کوئی آیا ہے نہ آسکتا ہے۔ "

میرے دل کی سلطنت کے بلا شرکت غیرے مالک تم ہو

میری خواہشوں میں سرفہرست ہو تم۔ مگر میں کبھی بھی تم سے ناکہوں گی مجھے کتنے عزیز ہو تم

۔ اپنی عزت نفس کبھی بھی مجروح نا ہونے دوں گی تمہارے انکار سے خود کو تباہ نہیں کروں گی

"جہان۔۔ تمہیں کبھی نہیں بتاؤں گی۔۔ کبھی بھی نہیں

اپنا پابند کر لیا تم نے مجھے جہان کسی اور کا سوچنا بھی گناہ ہے۔۔ کیا کروں میں یا اللہ۔۔۔ "

"میری مشکل آسان کر دے۔۔۔"

-☆☆☆☆-

خان ناصر باہر وہ۔۔ ایک ملازم بھاگتا ہوا آدم حویلی میں داخل ہوا جو مسلسل کانپ رہا تھا اور ناصر

خان کے قدموں میں پڑا کچھ بتانے کی کوشش کر رہا تھا۔ جس کو ناصر اپنی پاؤں سے نیچے گرا دیتا ہے۔۔

اب کی بار ناصر بھی قدرے حیرت سے چونک کر اپنی گدی سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ جب سامنے سے حسن احمد خان کو آدم حویلی میں داخل ہوتے دیکھتا ہے۔۔

ناصر کے ملازم بندوقوں کو تانے اس کے ادھر گرد جمع ہو جاتے ہیں جیسے ابھی کوئی حملہ ہو جائے گا۔

مگر دوسری طرف حسن جو بنا آدمیوں کے آیا تھا۔ بڑی طاقت سے بنا خوف کھائے وہ ناصر کی طرف بڑھ رہا تھا۔

اب ناصر اپنے گرد جمع لوگوں کو بندوقیں نیچے رکھنے اور وہاں سے جانے کو کہتا ہے۔۔ سب باری باری کمرے سے نکل جاتے ہیں۔ حسن اندد آ کر سلام کرتا ہے خلاف امید ناصر بھی جواب دیتا ہے۔۔ حسن سب باتوں کو اپنی خاندانی دشمنی اور زمین تنازع کو ایک طرف کر کے ناصر کو بہت عزت سے مخاطب کرتا ہے۔۔

چاچا کیسے ہو؟

ناصر (جو بڑے خان، حسین، فاطمہ کا قتل اور گاؤں والوں کا مجرم بھی ہوتا ہے) ایک دفعہ تو

ہل جاتا ہے حسن کے اس قدر شفیق لہجے سے۔۔ (کون لوگ ہو تم؟ کیا اتنا سب گھو کر بھی تم پوچھنے آئے ہو میں کیسا ہوں؟ کہاں سے آیا ہے بڑے خان کے بچوں میں یہ حوصلہ یہ ہمت) وہ یک ٹک حسن کو دیکھتے رہ جاتا ہے۔۔ مگر دوسرے ہی لمحے اپنی طاقت اور رعب کو جماتے اپنے کمزور ہاتھوں سے اپنی لاٹھی تھامے گرج دار آواز سے پوچھتا ہے۔ آدم حویلی میں پرندہ بھی پر مارنے سے ڈرتا ہے اور تم اند تک چلے آئے حسن۔۔

خوف نہیں آیا ہم سے۔؟

حسن پُرسکون اور تحمل سے کہتا ہے چاچا ان رگوں میں بھی وہی خون ہے جو آپکی رگوں میں ہے۔ وہی جوش وہی طاقت وہی قوت بس اپنوں سے غداری نہیں ہے۔ آپکا زیادہ وقت نہیں لوں گا بس آخری بار کہنے آیا ہوں اور خود آیا ہوں اب یہ دشمنی ختم کر دے آپ کی سب باتوں کو پس پشت ڈال دیا میں نے مگر اپنوں کا خون اور اپنے بچوں پہ اٹھنے والی غلط آنکھ برداشت نہیں کروں گا۔

بڑی حویلی تو کسی صورت آپکی ناہوگی تو خواب دیکھنا چھوڑ دیں چاچا۔۔ گاؤں والوں کے ساتھ اب کوئی ظلم ہوا میں حسن احمد خان خود آؤں گا۔ اور ایس ایچ او کو ساتھ لے کر آؤں گا۔ یہ رہا اگلا نوٹس عدالت میں پیشی میں۔۔ امید ہے اب ملاقات کسی اور رنگ میں ہوگی چاچا



۔۔ آدم حویلی کے در و دیوار ہل جائیں گے اس بار اگر ایک اور بندہ میرے خاندان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا۔۔ سلام چاچا

حسن اپنی بات مکمل کرتے وہاں سے نکل گیا۔ مگر دوسری طرف آگ مچ گئی تھی انا، اور حاسد بندے کو کہیں کا نہیں چھوڑتی۔ ناصر بھول گیا تھا کہ ایک ذات اوپر ہے جو برحق ہے جس کے قانون سے کوئی بچ نہیں سکتا۔۔ جس کی لاٹھی بے آواز مگر زور آور ہے۔ ہر طوفان کو تھام بھی سکتی ہے اور برپا کر سکتی ہے ہر تباہی کو۔۔

۔☆☆☆☆۔

شاہین آبریش حویلی میں ہے یا لائبریری گئی ہے؟  
نہیں حسن وہ گل خان کے ساتھ گئی ہے عقبہ کے لیے کتابیں لینے گئی ہے۔۔ آپ کی نواب زادی مجال ہے جو ذرا پڑھ لے۔۔ ہر وقت اٹے کام اتنا تنگ تو جہان اور احمر نے بھی نہیں کیا تھا۔۔ شاہ بیگم ماتھا پکڑے پریشانی سے ساری بات حسن کو بتا رہی تھی مگر حسن سب سن کر مسلسل ہنس رہا تھا۔۔

ارے آپ ہنستے رہا کریں شاہ اب گلہ کرتی ہے۔۔

پھر حسن بڑے پیار سے اسے سمجھاتا ہے

بیٹیاں گھر کی رونق ہوتی ہیں۔ ان کے دم سے گھر آباد ہوتا ہے ورنہ کتنا بے سود سا لگتا " مردوں سے بھرا گھر وہ ہنستے ہوئے کہتے ہیں۔۔ شاہ محبت بھری نگاہوں سے اپنے شوہر کو دیکھتی ہے۔ حسن سب پاب، اور شوہر آپ جیسے ہوں آپ کی طرح بلند سوچ رکھتے ہوں تو یقین مانیں یہ معاشرہ بدل جائے۔۔ وہ اپنے شوہر کی اچھی مثبت اور کھلی سوچ ہو ہمیشہ مطمئن تھی۔

بھئی سچ تو یہ ہے کہ مجھے جہان کی پیدائش پہ اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنا ایک بیٹی کا باپ بن کر ہوئی بلکہ تین بیٹیوں کا باپ حسن مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا تین کیسے شاہ جانتی تو تھی مگر پھر بھی پوچھتی ہے۔

ایک چھوٹی (شاہ کی بہن جو حسین کی بیوی اور آبریش کی ماں جسکو حسن پیار سے چھوٹی کہتا تھا)

بڑے بھائیوں کے لیے چھوٹی بہن ہمیشہ بیٹی جیسی ہوتی ہے۔ "پھر میری پری آبریش۔"  
شاہین۔۔۔ آپ جانتی ہیں ناجب آبریش ہوئی تھی تو ابا حضور نے پورے گاؤں میں مٹھائی  
بانٹی تھی، پھر میرا نواب بچہ میری عقبہ وہ جس پیار سے سب کا ذکر کر رہا تھا۔۔۔ شاہ بیگم اپنے  
شوہر پہ رشک کیے بنا نارہ سکی۔۔

ارے آپ بھول گئی سب کچھ وہ سراٹھا کر دیکھتا ہے۔۔  
نہیں حسن بس آپ کے منہ سے سن کر اچھا لگتا ہے۔  
اچھا جی، تو اس لیے مجھ سے پوچھا جا رہا ہے۔

جی بالکل۔ اب دونوں چائے ساتھ پی رہے تھے جب شاہ بیگم عقبہ کا قصہ شروع کر لیتی ہیں۔  
حسن عقبہ کو تھوڑا سا ڈانٹ بھی دیا کریں جانتے ہیں کل کیا کیا تھا اس نے؟ شاہ جہاں پریشانی  
تھی وہاں کی کل کی واردات پہ مسکرائے بنا نارہ سکی۔۔ جی بتائیں کیا ہوا کل۔۔ حسن بھی چائے  
کا کپ پکڑے پوچھ رہا تھا۔۔

حسن کل قریشی بھائی کا بیٹا بلال آیا تھا۔ راستے میں بیچارے کی گاڑی خراب ہو گئی تو سڑک پہ آپ کی رانی نے اس کی کار ٹھوک دی۔۔ بچے کی نئی کار تو بہ اس لڑکی کا۔۔ کیا کروں۔

حسن اب کھل کر ہنس پڑا ضرور بلال نے کچھ کہا ہو گا شاہ بیگم ورنہ عقبہ کو کیا ضرورت پڑی تھی ایسے ہی کار ٹھوک دے۔۔

لوجی آپ نے کیا کہنا اسکو آپ پہلے ہی اس کے ساتھ ملے ہیں۔۔  
ہاں تو بیٹی ہے میری کچھ بھی کریں اجازت ہے۔۔ حسن فخر سے کہتے ہیں۔۔  
پڑھائی بھی کر لے کبھی اس دفعہ پکا فیل ہے آپ کی رانی۔۔  
ہا ہا ہا تو کیا ہوا فیل بھی بندے ہوتے ہیں اب بندر کو فیل ہونے سے رہے۔  
حسن اب مجھے سمجھ آئی وہ آپ پہ ہی گئی ہے شاہ اٹھ کر کمرے سے نکل گئی۔۔ حسن آوازیں دیتا رہ گیا۔

-☆☆☆☆-

جہان کیا تلاش کر رہے ہو۔۔ بلال کب سے جہان کو دیکھ رہا تھا جو گاڑی میں یہاں وہاں ہاتھ مار رہا تھا۔۔

بلال یار، لیپ ٹاپ نہیں مل رہا۔ میرے بہت ضروری ڈاکیومنٹ ہیں جن کو آج ہی مجھے میل کرنا تھا جرمی سے کچھ خاص لوگ آرہے ہیں۔ او اچھا تم نے سامان دیکھا تھا نا؟ بلال پوچھتا ہے ایک ہاتھ سے وہ سٹیرنگ گھومتا ہے اور گاڑی واپس موڈ لیتا ہے

ارے یار۔۔ اب کہاں جا رہے ہو؟ پہلے ہی اسلام آباد جانے میں دن پہ دن لگ رہے ہیں۔۔ جہان اگر لیپ ٹاپ کے بنا کیا کرو گے جا کر اور جہاں تک مجھے لگتا ہے تم نے روم سے سامان اٹھایا ہی نہیں ہوگا وہاں پڑا ہوگا دیکھ لینا۔۔ بلال شرط لگاتے کہتا ہے۔

ہمم۔ شاید۔۔ ہو سکتا ہے میرا مطلب میں بھول بھی سکتا ہوں اب جہان سکون سے آنکھیں بند کیے دھن اینجوائے کر رہا تھا۔۔

ہاں ہم نے بس لیپ ٹاپ لے کے آ جانا ہے کونسا روکنا ہے بلال آہستہ سے کہتا ہے۔۔

جہان تو گانے کی دھن میں کھو چکا تھا۔۔ بلال کے لفظوں کو دوہراتا ہے۔۔۔ ہاں کونسا روکنا  
ہے۔۔۔

دوسرے ہی پل وہ سپیکر کا ولیم اور انچا کر لیتا ہے۔۔

جن پہ مرجھائی بات اپنی وہ ہونٹ دیکھوں کس کو "   
مجھے لوگ کہے تم درد کسی کا میں نام بتاؤں کس کو

تیرا نام بتاؤں کس کو۔۔۔

یہ حال سناؤں کس کو۔۔۔

" میں تیرا نام۔۔۔۔

وہ آنکھیں موند تو لیتا ہے مگر خیال پھر بھی وہاں تھا، سوچ پھر بھی اسکا نام بار بار دل کی دیواروں پہ لکھ رہی تھی وہ سراپا جو ہر گھڑی جہان کو بے چین کر رہا تھا۔۔ جس سے دُور وہ رہ نہیں سکتا تھا مگر پاس روکنے کا کوئی جواز نہ تھا۔۔ کوئی بہانہ نہ تھا۔۔۔۔۔ اففف آبریش۔۔ وہ تلملا اٹھا

کیا ہوا جہان؟ بلال ایک گہری نظر ڈالتا ہے جہان پہ۔۔۔۔۔  
کچھ نہیں۔۔ تم بتاؤ آج کل کیا پلان ہیں واپس جاو گے لندن یا بزنس یہاں سے لیڈ کرو گے۔۔  
جہان بات بدلنے والے انداز میں کوئی دوسرا موضوع شروع کر لیتا ہے۔۔  
پہلے تو میرا ارادہ تھا واپس چلا جاؤں۔ مگر اب سوچ رہا ہوں یہاں سے شروع کروں۔  
چلو اچھی بات ہے انکل قریشی کو اب تمہاری ضرورت ہے۔  
ہاں جہان۔۔ لو حویلی آگئی ایسا کرو تم جا کے لے آؤ میں گاڑی میں ہوں۔۔ دونوں گے تو پھر ٹائم لگ جانا اور تم کو دیر پہلے ہی ہو چکی۔

ہمم گڈ آئیڈیا! وہ کہتا ہے اور کار سے نکل کر حویلی کا گیٹ پار کرتا اندر داخل ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ وہ

اتنی جلدی میں ہوتا ہے کہ اپنے آگے پیچھے کسی کو نہیں دیکھتا۔۔ اپنے دھیان بھاگتا ہوا  
سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے میں آتا ہے۔

مگر آگے کا منظر اسے چونکا دیتا ہے۔۔۔ آبریش جو اپنے بال کھلے ہوئے تھی وہ بال جو گردن  
سے لپٹے ہوئے تھے جن کو وہ اپنے ہاتھ سے گلے میں ڈال رہی تھی۔۔ جس سے اسکا نازک  
سراپا کسی روشنی کی مانند چمک رہا تھا۔۔ وہ سب سے انجان اپنے بال ٹھیک کر رہی تھی ہلکے  
نیلے رنگ کی شلوار قمیض جس پہ کام ہوا تھا۔۔ اور بھاری ڈوپٹہ جو جہان کے بیڈ کی زینت بنا ہوا  
تھا۔۔ اسکا کارخ دوسری طرف ہوتا ہے وہ جہان کو دیکھنا سکی۔

وہ تو دروازے میں ہی برف ہو چکا تھا، کیا میں خواب دیکھ رہا ہوں؟ ابھی تو اس کو سوچ رہا تھا  
۔۔ جہان بیٹا تو گیارہ کھلی آنکھوں کے خواب اور خوابوں میں یہ ظالم لڑکی اف۔۔۔ ہر رنگ  
میں قیامت ہے یہ۔ بہت کشش ہے ظالم لڑکی تمہاری معصوم صورت میں، تمہارے ہر انداز  
میں۔۔ مجھ جیسے ضدی بندے کو دیوانہ بنا دیا وہ خود کلامی میں مصروف تھا۔۔ مگر پھر اپنی پلکوں  
کو جھپک کر دیکھتا ہے۔



وہ خواب نہیں حقیقت تھی۔۔ تو کھانس کر اپنے آنے کی خبر دیتا ہے۔

آبریش جو اتنی گم تھی اپنی تیاری میں ڈر کر پیچھے دیکھتی ہے تو کچھ سمجھ نہیں آتا کیا کرے فوری وہاں سے بھاگنا چاہتی تھی مگر بنا ڈوپٹہ تھی تو پلٹ جاتی ہے۔۔۔ سوری میرے روم کا ہاتھ عقبہ کے قبضے میں تھا تو۔

کوئی بات نہیں۔ میں بس اپنا لیپ ٹاپ لینے آیا ہوں۔۔ اٹھا سکتا ہوں؟ آبریش جو پہلے شرمندہ سی تھی اب حیران تھی مجھ سے کیوں پوچھ رہا ہے۔۔

جہان تمہارا روم ہے یہ۔۔ وہ جیسے یاد کروا رہی ہو۔۔  
ہاں میں جانتا ہوں وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔ مگر میرا لیپ ٹاپ تمہارے اس بھاری بھر کم ڈوپٹے کی نظر ہو گیا ہے۔۔ اجازت ہو تو۔۔۔

وہ کہہ کر آگے بڑھتا ہے آبریش جو اپنا ڈوپٹہ اٹھانے کے لیے ہاتھ پڑھاتی ہے تو اسکی انگلیوں سے لگا اپنا ہاتھ واپس کر لیتی ہے۔

وہ بالکل اس کے پیچھے تھا۔۔ اپنی گردن پہ وہ اس کی سانسوں کا لمس محسوس کر رہی تھی تو وہاں ہی کھڑی رہی اگر ذرا ہل بھی جاتی تو واپسی کا راستہ بند تھا۔۔۔

جہان ڈوپٹہ اٹھا کر اس کے کاندھے پہ اس طرح رکھتا ہے کہ وہ مکمل کور ہو جاتی ہے۔۔۔ کہیں جارہے ہو تم لوگ؟ وہ پوری تیاری کا مشاہدہ کرتے پوچھتا ہے۔۔

نہیں تو۔۔ بس اموں نے بالوں میں تیل لگایا تھا تو۔۔۔

وہ اٹک اٹک کر اپنی بات پوری کرتی ہے۔۔ تو وہ بھی زیادہ پوچھتا نہیں۔۔ اوکے میں چلتا ہوں۔۔ خیال رکھنا۔۔ اور ہاں وہ کمرے کی حدود سے نکلتے پھر پلٹ کر کہتا ہے۔۔ اچھی لگ رہی ہو۔۔ اُس کے مہکتے سراپے پہ کو کیسے نظر انداز کر سکتا تھا۔۔

لیپ ٹاپ پکڑے نکل جاتا ہے۔۔ آبریش وہاں ہی کھڑی اسے جاتا دیکھتی ہے۔۔ جو دل کہہ رہا

تھا وہ زبان کہنے سے انکاری تھی۔۔۔

اسے اب جہان کا پاس آنا برا نہیں لگتا الجھن نہیں ہوتی تھی۔

اسکا لمس وہ دیر تک محسوس کر سکتی تھی۔۔۔ مگر انکاری تھی اُس جذبے سے جسکا علان دل

پورے وجود کو سُنا چکا تھا۔

جن نا ہو تو! ایک دم آتا ہے پھر گم جاتا ہے، غصے سے کہہ کر واپس اپنا ڈوپٹہ درست کرنے لگ جاتی ہے۔

-☆☆☆☆-

اسلام و علیکم! بابا وہ سیٹری روم میں داخل ہوئی تو حسن کو دیکھ کر گرم خوشی سے آگے بڑھ کر

سلام کرتی ہے۔۔۔

و علیکم السلام، میرا بچہ۔۔۔ حسن آبریش کے بالوں پہ ہاتھ پھیر کر شفقت سے کہتا ہے۔ کہاں

گم ہوں بھئی میں کل بھی شاہ بیگم سے پوچھ رہا تھا بچے کہاں ہیں۔۔۔

بابا میں عقبہ کی کتابیں لینے گئی تھی واپس آتے بہت ٹائم لگ گیا تھا اس لیے پھر میں آئی نہیں کہ آپ آرام کر رہیں ہوں گے۔۔ وہ اُسی نرمی سے جواب دیتی ہے۔۔

اچھا بیٹا مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے آپ سے۔  
حسن اب ہاتھ میں پکڑی کتاب ایک طرف رکھ کر بہت سنجیدہ مگر پیار بھرے لہجے میں کہتا ہے۔

جی بابا بولیں میں سن رہی ہوں۔ یہاں آؤ میرے پاس بیٹھو حسن صوفہ پہ خالی جگہ کی طرف اشارہ کرتے کہتا ہے۔

تو آبریش پاس بیٹھ جاتی ہے۔ حسن دوبارہ اسی پیار سے آبریش کے سر پہ ہاتھ رکھتا ہے۔ بیٹا جو بات میں آپ سے کرنے والا ہوں

بہت اہم بات ہے۔۔۔ (آبریش کے ذہن میں ساری باتیں واپس چل رہی ہوتی ہیں تو کیا بابا

مجھے وہ سب بتانے والے ہیں جن باتوں کا مجھے علم ہے وہ سب راز جو مجھے بے چین کیے ہوئے  
(ہیں)

بیٹا شاید آپ کو یہ لگے کہ میرے بابا نے اپنے مطلب اور اپنی انا کے لیے یہ سب کیا۔۔ شاید آپ  
مجھے غلط سمجھو۔۔۔ مگر میرا اللہ گواہ ہے کہ مجھے تم اور احمر بہت عزیز ہو۔

بابا وہ تڑپ کر حسن کے چہرے کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔ آپ نے جو بھی بات کہنی ہے جو بھی  
۔۔۔ اس سے میرے اور آپ کے رشتے پہ کبھی آنچ نہیں آئے گی آپ کل بھی میرے لیے  
میرے بابا تھے آج بھی ہیں ہمیشہ ہیں۔۔ اور باپ کبھی بھی بچوں کا برا نہیں سوچتے۔۔۔

آبریش کی بات پہ حسن آبدیدہ سا ہو جاتا ہے مجھے اپنے حسین کی اولاد پہ ہمیشہ فخر رہا ہے۔۔  
آبریش حسن کے ہاتھ کو پکڑ لیتی ہے بابا۔۔ بے شک میرے نام کے آگے حسین ہے مگر  
میرے والد آپ ہیں اور میں آپ کے نام سے جانی جاتی ہوں۔۔

اب بتائیں کیا بات ہے۔۔ حسن وہ سارے راز جن کو جاننے کی بے چینی آبریش کو ہمیشہ رہی باری باری حسن ان سب رازوں سے پردہ اٹھا رہا تھا۔ ناصر چاچا کی کہانی پہ آبریش پہ بے اختیار جہان یاد آتا ہے۔۔ اس کے منہ سے نکل جاتا ہے۔ بابا یہ تو وہی ہے جس نے جہان پہ اس رات حملہ کروایا تھا۔۔

(اب حسن کو بھی پوری کہانی سمجھ آچکی تھی)۔۔ اپنی ماں باپ کے قاتل کا سن کر اسکی آنکھوں میں چمکتا پانی اب گالوں پہ رواں تھا۔۔

مگر آگے کی بات سن کر وہ سر اٹھا کر ایک بار پوری توجہ سے حسن کو دیکھتی رہ جاتی ہے۔۔ آبریش سچ یہ ہے کہ ابا حضور یعنی تمہارے اور جہان کے دادا نے تم دونوں کا نکاح بچپن میں کروادیا تھا بیٹا۔۔ تب صورتحال ہی کچھ ایسی تھی حسین اور فاطمہ کے انتقال کے بعد ابا حضور کی طبیعت بہت ناساز تھی۔۔ وہ تم سے بہت پیار کرتے تھے بہت زیادہ۔ (حسن اور آبریش اب نم آنکھوں سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں)۔ بیٹا میں مجبور تھا یہ آخری خواہش تھی تمہارے دادا کی۔۔ میں ہار گیا اس بات پہ۔۔ حسن ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ رہا تھا۔ آبریش ان جوڑے ہاتھوں کو تھامے سر رکھے رو رہی تھی۔۔۔

بیٹا تم زندگی کے اس مقام پہ ہو جہاں تمہاری پسند ناپسند بہت مطلب رکھتی ہے۔۔۔ " یہ تو پھر  
"زندگی کا وہ فیصلہ ہے جہاں لڑکی کی رضامندی بہت ضروری ہے۔

تم نے اب خواب دیکھنا شروع کیے ہوں گے۔ کچھ چاہ ہوگی، کچھ طلب ہوگی۔۔۔ مگر میں نے وہ  
چھین لی۔۔۔ معاف کر دو میری بچی

۔۔۔ آبریش نے تو کبھی نہیں چاہا اسکا باپ وہ جو اسکا سب کچھ ہے وہ یوں ہاتھ کیے معافی مانگے

--

مگر اگلے لمحے وہ کچھ سنبھل جاتی ہے۔ اپنی آنکھیں صاف کرتی ہے اور سامنے بیٹھے حسن کا تر ہوا  
چہرہ اپنے دوپٹے سے صاف کرتی ہے۔

آپکو کیوں لگا کہ آپکے کسی فیصلے سے مجھے انکار ہوگا بابا۔

میری مرضی آپکی مرضی میں ہے۔۔۔ جہاں جب جسکے بھی ساتھ آپ مجھے جوڑ دو گے مجھے قبول  
! ہے بابا۔۔۔

حسن انہی نم آنکھوں سے مسکرا دیتا ہے۔ آبریش کے ماتھے پہ بوسہ دیتے کہتا ہے۔۔۔ بیٹیاں تو

باپ کا مان ہر حال میں رکھتی ہیں مگر تم جیسی بیٹی رحمت بھی ہے اور نعمت بھی۔ مجھے فخر ہے  
بیٹا تم پہ۔۔

مگر ایک اور وجہ ہے بیٹا جو شاید تمہیں مجھ سے بدگمان کر دے۔  
آبریش پلٹ کر کہتی ہے۔۔ بابا کوئی بھی چیز بیٹی کو باپ سے بدگمان نہیں کر سکتی وہ بھی تب  
جب باپ آپ جیسا شفیق ہو۔

نکاح کے وقت تمہارے دادا کو بھی اس بات کا علم نہیں تھا جو جائیداد تمہارے اور احمر کے نام  
ہے اس کا ساٹھ فیصد حصہ تمہارا ہے جو نکاح کے بعد تمہارے شوہر کے نام ہو جائے گی۔ یہ شرط  
حسین نے رکھی تھی۔ وہ بھی چاہتا تھا۔۔ تمہارا نکاح جہان سے ہو۔۔  
حسین نے اپنی بیش قیمت انگوٹھی جہان کو پہنا دی تھی۔۔ جو ہمیشہ جہان کے ہاتھ میں مجھے  
اپنے بھائی اپنے خون اپنے جان سے پیارے دوست کی یاد دلاتی ہے۔۔

آبریش کو فوری وہ دن یاد آ جاتا ہے جب وہ جہان کے ہاتھ میں پہنی انگوٹھی دیکھ کر سوال کرتی (



(ہے۔۔ تو یہ وجہ تھی مجھے وہ اس لیے جانی پہچانی لگتی تھی کیوں کہ وہ میرے پاپا کی تھی

جسکا علم مجھے اور تمہاری اموں کو بعد میں ہوا۔۔ بیٹا یہ مت سوچنا کہ روپے پیسے کے لیے تمہارے بابا اور اموں نے تمہارا سوا دا اپنے بیٹے سے کیا۔۔

خدا گواہ ہے کہ میرے علم میں یہ بات بعد میں آئی۔۔ میں نے بڑی حویلی اور اپنے حصے کی ساری جائیداد عقبہ اور تمہارے نام کر دی ہے۔۔ (حسن جب بھی پرانی باتیں کرتا تو اپنے ان پیاروں کو یاد کر کے ذکر کر کے بہت روتا جو ایک دم گم ہو گئے۔۔)

(تو کیا جہان جانتا ہے میں۔۔۔۔ آبریش پھر ان کہی باتوں کے دریا میں بہہ رہی تھی) بیٹا ناصر چاچا کو صرف زمین روپے دولت سے مطلب ہے۔۔ وہ جہان کی جان کا دشمن بنا ہوا ہے۔۔ ناصر چاچا کو یہ نہیں معلوم وہ تمام جائیداد اور بڑی حویلی تمہارے نام ہے۔ اور میں چاہتا بھی نہیں اسکو علم ہو اس بات کا۔۔ میں تمہیں کھو نہیں سکتا آبریش۔۔ حسن رو رہا تھا۔۔ (کوئی بھی باپ اپنی اولاد نہیں کھو سکتا۔ حسن نے اپنی بہن بھائی اور باپ ایک دن میں اپنے کاندھے پہ

اٹھائے انکو الوداع کیا تھا۔۔ اس کرب سے آشنا تھا کہ پیاروں کا دور ہونا کیا ہے)  
آبریش حیران تھی کہ اپنے بیٹے سے وہ جوان کا خون ہے اپنا حقیقی بیٹا یہ جہان کو کھوسکتے ہیں مجھے)  
نہیں عالم حیرت میں ڈوبی وہ مسلسل رو رہی تھی۔۔ اتنا پیارا اتنی شفقت کون دے سکتا  
( ہے؟۔۔۔

ناصر چاچا کو پتہ ہے زمیں کا ساٹھ فیصد جہان کے نام پہ ہے۔۔  
بابا جہان جانتا ہے کہ۔۔۔۔ آبریش کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ حسن نامی جواب  
دیتا ہے۔۔  
نہیں اسکو نہیں پتہ۔۔ (یہاں آبریش کو یہ لگتا ہے شاید وہ نکاح والی بات بھی نہیں جانتا تو چپ  
ہو جاتی ہے)

-☆☆☆☆-

جہان چوں کہ اسلام آباد جاچکا تھا ان دو ہفتوں میں دونوں کی آپس میں کوئی بات نہیں ہوئی

تھی۔۔ ہاں عقبہ اور اموں سے پتہ چل جاتا تھا کہ وہ ٹھیک ہے۔

احمر کو لندن گئے ہوئے بھی دو ہفتے ہو گئے روز بات کرتے تھے بہن بھائی۔۔ (ساری باتیں جان کر آبریش کو احمر اور بھی یاد آتا۔

) مگر وہ احمر کو ابھی سب کچھ نہیں بتانا چاہتی تھی۔

عقبہ اپنی پڑھائی میں پہلے سے زیادہ دلچسپی لے رہی تھی۔۔ یہ بات پوری حویلی کو ہضم کرنا مشکل تھی۔۔ مگر چھان بین سے پتہ چلتا ہے جہان نے لالچ دیا ہوتا ہے نئے موبائل کا تو محترمہ اس لیے ۶/24 کتابوں میں پائی جاتی تھی۔۔

ادھر دن بہ دن آبریش کو پرانی سب باتیں، یادیں شدت سے یاد آتی اور ہر یاد میں جہان سرفہرست تھا۔۔

ہر بات اس سے شروع ہوتی اور اس پہ ختم ہو جاتی۔ جو آبریش کو اور مشکل میں ڈال رہی تھی۔ یہ بندہ ہر یاد میں ہے کوئی تو ایسی بات ہو جس میں یہ نا ہو۔۔ آخر میں ہر بار خود سے اُلجھتی۔

وہ چائے کا کپ پکڑے حویلی کی چھت پہ چہل قدمی کر رہی تھی جب اسی جگہ کی ایک یاد اسے

مجبور کر دیتی ہے سوچنے پہ کہ کیا جہان کچھ محسوس کرتا ہے؟

-☆☆☆☆-

بلال خاموشی توڑتے علان کرتا ہے۔ اچھا چلو ایک مقابلہ ہو جائے۔ جیسا بچپن میں ہوتا تھا؟ کون کس کو بہتر جانتا ہے۔۔

عقبہ کو پھر ایک جھٹکا لگتا ہے۔ یہ پاگل ہو گیا ہے اب ہم پھر وہی بچوں والی گیم کھیلے گے؟ وہ تنگ نظروں سے بلال کو دیکھتی ہے۔

آبریش جو بالکل جہان کے سامنے بیٹھی تھی ماحول کو بدلنے اور جہان کی نگاہوں کے حصار کو توڑتے ہوئے۔ بلال کی ہاں میں ہاں ملا دیتی ہے۔

یہ ہوئی نابات بلال خوش ہوتے کہتا ہے۔ جہان تم بھی تیار ہو؟ بلال اُس سے پوچھتا ہے جو پتہ نہیں کہاں گم تھا۔ ہاں اوکے

چلو یہ مقابلہ ہوگا۔ وہ عقبہ کو دیکھتا ہے جو غصے سے منہ ہی دوسری طرف کر لیتی ہے۔ (بلال نے بچپن میں بہت مار کھائی ہے عقبہ سے اب وہ نوجوانی میں جوتے نہیں کھانا چاہتا تھا تو فوری ساری بات جہان اور آبریش پہ آ جاتی ہے)

چلو جہان اور آبریش تم دونوں سے سوال ہوں گے۔ ایک دوسرے کے بارے میں جو جسکو بہتر جانتا ہوا وہ جیت جائے گا۔

ہاں مگر جیت کا انعام کیا ہوگا؟ عقبہ کو گیم سے زیادہ انعام میں دلچسپی تھی۔ تو بلال جواب دیتا ہے جو بھی جیتنے والا مانگ لے۔ او مطلب بازی جس نے مارلی میدان اسکا (عقبہ کو کھیل ہی اب سمجھ آیا تھا) چلو شروع کرو جلدی سے وہ اب پورے جوش میں تھی۔  
اوکے پہلا سوال جہان سے پھر آبریش سے پانچ سوال ہوں گے  
اور جس نے سب جواب درست دیے وہ جیت گیا۔ اوکے دونوں سر ہلاتے کہتے ہیں۔

جہان کا پسندیدہ پرفیوم؟

"Bleu de Chanel" آبریش بنا سوچے کہتی ہے

آبریش کا پسندیدہ پرفیوم؟

جہان بھی بنا وقت ضائع کیے کہتا ہے ' Marquis ' -

کونسا رنگ جہان ہر دن پہن سکتا ہے؟

نیلارنگ۔۔ اسے پسند ہے

بلال تفصیل جانتے کہتا ہے۔۔ You mean blue colour ?

آبریش ہاں بولتی ہے۔۔

یہی سوال جہان سے ہوتا ہے (آبریش حیران رہ جاتی ہے کہ وہ جانتا تھا اس کا پسندیدہ رنگ وہ

بھی پوری تفصیل سے)

جہان ایک منٹ تو آبریش کو غور سے دیکھتا ہے پھر مدھم سی آواز میں کہتا ہے۔ آبریش کو

ویسے سفید رنگ پسند ہے مگر وہ زیادہ طرح کالا پہنتی ہے کہ برابری ہو سکے۔ ہلکے رنگ زیادہ

پسند کرتی ہے۔ وہ اپنے بالوں سے میچ کرتی ہے کپڑے۔۔

بلال پھر آبریش سے پوچھتا ہے کیا جہان درست کہہ رہا ہے؟

وہ بس ہاں کہہ پاتی ہے۔۔ عقبہ تو دونوں کے منہ دیکھ رہی تھی۔ (یہ ہو کیا رہا ہے ان دونوں کو اتنا پتہ ہے ایک دوسرے کے بارے میں)

اوکے اگلا سوال بلال بھی پورا ہو سٹ بنا ہوا تھا اور عقبہ تو ویسے ہی عالم بے ہوشی میں غرق ہو چکی تھی۔۔

آبریش کی پسندیدہ غزل۔۔؟

اس سوال پہ وہ بھی زرب مسکراتی ہے کہ جیت جائے گی۔ مگر جہان اُسکا بھی جواب درست دیتا ہے۔

میڈم کو ویسے فیض احمد فیض پسند ہیں مگر احمد فراز کی غزلیں سنتی ہے۔ آج کل احمد فراز ان ہے وہ قاتل نظروں سے دیکھتا ہے۔۔ بلال اُسکے جواب پہ اور سوال پوچھ لیتا ہے۔۔

تو آبریش کا آج کل کوئی پسندیدہ شعر؟

(آبریش بھی تھوڑا ہمت میں آتی ہے اب کیا کرے گا)

جہان جو اس ماحول سے اتنا لطف اندوز ہو رہا تھا اس سوال کے جواب پہ اٹھ کر سامنے جلتی آگ

میں ایک ٹکڑا اور لکڑی کا ڈالتا اور وہاں پاؤں کے بل بیٹھا ترنم سے گاتے ہوئے کہتا ہے۔

کتنا آسان تھا تیرے ہجر میں مرنا جاناں

پھر بھی اک عمر لگی جان سے جاتے جاتے

اب کی بار دونوں کی نظریں ٹکراتی ہیں ایک دوسرے سے۔ کیونکہ جہان کے جواب درست ہوتے ہیں۔۔ مگر آبریش نظریں جھکا لیتی ہے۔ وہ ہمیشہ جہان کی گہری نیلی چمکتی آنکھوں سے ہار جاتی تھی۔۔۔

او کے آبریش سے سوال۔ جہان کو دن زیادہ اچھا لگتا ہے یا رات۔

اس سوال کے جواب پہ تو کوئی شک نہیں تھا وہ اسے بنا دیکھے کہتی ہے 'رات

اچھا جہان کو کھانے میں کیا پسند ہے؟

جہان سبز رنگ کی سبزی نہیں کھاتا کہ وہ ویسا بن جائے گا۔ (عقبہ اور آبریش کوئی بات یاد کر

کے ہنس دیتی ہیں) باقی اسے دال چاول پسند ہیں۔

جہان تمہاری باری وہ کونسی چیز ہے جس کے بنا آبریش گھر سے بار نہیں جاتی یا نہیں جائے



گی۔۔

ہمم۔۔ آبریش چادر اور انگلی میں پہنی تسبیح اور کاجل کے بنا بار نہیں جاتی۔۔

عقبہ پھر شوشہ چھوڑ دیتی ہے واہ سڑے پان جہان بھائی جان)

( ویسے یہ بتا کر میری معلومات میں اضافہ کیا تم نے

آبرو ویسے جن نام سے بھی اور کام سے بھی جن نکلا سب پتہ ہے؟ آنکھ مارتے وہ آبریش کو

تنگ کرتی ہے

چلو جہان جیت گیا۔۔ کیا مانگ رہے ہو آبریش سے؟ ابھی تو نہیں وقت آنے پہ لوں گا۔۔

ذو معنی لہجے میں کہتا جہان اٹھ جاتا ہے سامنے سے۔ (آبریش پریشان تھی پتہ نہیں کیا مانگ

لے۔۔)

-☆☆☆☆-

میڈم عقبہ حسن خان، میرے ساتھ چائے پینا پسند کریں گی آپ؟

بلال بڑی تمیز سے عقبہ سے پوچھتا ہے مگر اُس کے جواب پہ دنگ رہ جاتا ہے۔

عقبہ سپاٹ تاثر لیے فوری جواب دیتی ہے۔

کیوں میرے بنا تمہارا بسکٹ چائے میں گر جائے گا؟ ویسے بھی میں چائے آبر کے ساتھ پینا " پسند کرتی ہوں۔

بلال بیچارے کو اس جواب کی اُمید کہاں تھی۔ آبر؟ مطلب بادل؟  
بلال تم نے انکل قریشی کے پیسے خراب کیے ہیں۔ باہر جانے سے اچھا یہاں کی کسی گورنمنٹ  
یونیورسٹی سے ڈگری لے لیتے آبر و گل کا تو پتہ ہوتا تم کو۔۔ عقبہ بیچارے بلال کی کلاس لگانے  
میں مصروف تھی۔ جب سامنے سے گل خان بھاگتا آتا ہے۔

کیا چائے بی بی صاحب تم کو؟

ہیں؟ گل خان میں نے کب آواز دی تم کو؟

ابھی تو آپ بولا گل۔۔ ہم آگیا۔۔

بلال کی ہنسی نکل گئی لو آگیا گل بتاوا ب۔۔ وہ عقبہ کی صورت سے محفوظ ہو رہا تھا۔

کیا ہے گدھے کی طرح ہی ہی لگا رکھی ہے۔۔ بلال کو ڈانٹ پڑ رہی تھی یا عقبہ اپنی صورت حال  
چُھپا رہی تھی۔

-☆☆☆☆-

بستر پہ پڑا موبائل مسلسل بج رہا تھا۔ آبریش جو ہاتھ میں منہ دھورہی تھی باہر آتی ہے اپنے ہاتھ صاف کرتے جب نظر سکرین پہ چمکتے جہان کے نام پہ پڑی تو دھڑکن معمول سے تجاوز کرتی محسوس ہوئی۔

کیا کروں۔۔؟ کیا بات کروں گی؟۔۔ وہ خود کلامی میں اپنی گھبراہٹ کم کر رہی تھی۔۔۔ اوکے آبریش وہ نہیں جانتا کچھ بھی۔۔ اور ویسے بھی کزن ہے نا؟ وہی جن۔۔۔ شرٹ لیس بندہ اب موبائل ہاتھ میں تھایا اسکا دل۔۔۔ یہ بتانا مشکل تھا۔

وہ ہمت کر کے کال اوکے کرتی ہے۔۔

تو دوسری طرف سے بڑی شستگی سے السلام علیکم کہتا ہے  
آبریش جواب دیتی ہے۔۔

کیسی ہو بھوتنی؟ جہان کے دیے نام پہ وہ اب جل بھن گئی

جن چلا گیا تو بالکل ٹھیک ہوں تم بتاؤ۔۔ (وہ بھی پوچھ لیتی ہے)

میں ہمدم۔۔۔۔ ٹھیک ہوں۔

تو آبریش سمجھ جاتی ہے جہان کو بخار ہے وہ ہمیشہ بخار میں ایسی حرکات کرتا تھا اسے تنگ کرتا (مگر ہمیشہ آبریش سے دوائی لینا۔۔ وہ مسکرائے بن نہیں رہتی۔۔)

اچھا کیسے فون کیا؟ (وہ انجان بن رہی تھی)

ظالم لڑکی۔۔ کیا میں تمہیں اب مطلب پرست لگتا ہوں؟

آبریش اب اس کی ٹانگ کھینچ رہی تھی۔۔ ہاں تو دو ہفتوں بعد کوئی اچانک فون کرے پوچھنا تو بنتا ہے نا۔

او۔۔ یار وقت ہی نہیں ملا۔۔ اچھا تو آج کیسے مل گیا وقت؟

وہ بھی پورے موڈ میں تھی۔۔

ہاں کچھ سن رہا تھا تو تم یاد آگئی سوچا تمہارے ساتھ شیرِ کروں  
جہان کی آواز اتنی مدھم تھی مگر وہ برابر سن سکتی تھی اسے۔۔

ہاں بولو میں سُن رہی ہوں۔۔

جہان کھانس کر اپنی آواز صاف کرتے بڑی دلکش آواز میں ایک غزل سُنتا ہے جو آبریش کو  
کان کی لُوتک سرخ کر دیتی ہے وہ آواز جو فون میں سے ہوتی اس کے کان کے پردے کو چھو رہی  
تھی وہ اُسکو بلکل اپنے قریب کیے ہوئے تھے۔۔ جس سے سحر سے نکلنا ناممکن سا ہو گیا تھا۔۔  
جہان پوری شدت سے کہہ رہا تھا۔۔

کہیں چاند راہوں میں کھو گیا کہیں چاندنی بھی بھٹک گئی  
میں چراغ وہ بھی بجھا ہوا میری رات کیسے چمک گئی

مری داستاں کا عروج تھا تری نرم پلکوں کی چھاؤں میں  
میرے ساتھ تھا تجھے جاننا تری آنکھ کیسے جھپک گئی

بھلا ہم ملے بھی تو کیا ملے وہی دوریاں وہی فاصلے  
نہ کبھی ہمارے قدم بڑھے نہ کبھی تمہاری جھجک گئی

ترے ہاتھ سے مرے ہونٹ تک وہی انتظار کی پیاس ہے  
مرے نام کی جو شراب تھی کہیں راستے میں چھلک گئی

تجھے بھول جانے کی کوششیں کبھی کامیاب نہ ہو سکیں  
تری یاد شاخ گلاب ہے جو ہوا چلی تو لچک گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

آبریش سُن رہی ہو؟ ہاں اچھی ہے وہ داد دیتے اپنے آپ کو تخیل سے حقیقت میں لے آتی  
ہے۔۔۔

کیا ہوا؟ جہان اُسے کھویا سا محسوس کرتے پوچھتا ہے۔۔  
کچھ نہیں۔۔ تم میڈیسن لے لینا۔۔ وہ بات ختم کرتے کہتی ہے۔

تو تمہیں پتہ چل گیا۔ جہان کی آواز میں خوشی کا عنصر نمایاں محسوس کر سکتی تھی وہ۔۔

جہان پھر بات کرتے ہیں اللہ حافظ۔۔

آبریش سنو تو۔۔ وہ بات کر ہی رہا ہوتا ہے مگر کال کٹ جاتی ہے۔

-☆☆☆☆-

ماما اس بلال کے بچے کو بولیں اپنی حد میں رہے کیا بھول گیا بچپن کی مار؟ عقبہ شکایت لیے شاہ

بیگم کے پاس کھڑی تھی

اب کیا ہو گیا؟

ابھی عقبہ اور شاہ بیگم بات ہی کر رہے تھے آبریش بھی لاؤنج میں آ جاتی ہے۔۔ اموں جہان کو

بخار ہے آپ فون کر کے اسے بتادیں سب میڈیسن اسکے بیگ میں ہیں باہر سے کوئی اور

میڈیسن نالے اس پہ اثر نہیں ہونا۔۔

بیٹا بات ہوئی جہان سے تمہاری۔۔ (شاہ دل میں خوش تھی)

جی ابھی ہوئی۔۔ تو کال کٹ گئی آپ بتا دیجئے گا جب کال آئے۔۔

اچھا میں بتا دوں گی۔۔ ابھی اس عقبہ کی بچی کو تو ٹھیک کر دوں۔۔ ناک میں دم کیا ہوا ہے  
اس نے

-☆☆☆☆-

چائے پہ چائے پی رہا ہوں جب سے آیا ہوں کام کیا خاک کروں گا۔ اُف ظالم لڑکی تمہاری  
یادیں بھی تمہاری طرح ظالم ہیں بخار ہی ہو گیا۔۔ پتہ نہیں کب بابا تمہیں بتائیں گے، کب  
رخصتی ہوگی۔ اور کب تم میری دسترس میں ہوگی اک اک منٹ کے لیے صرف میری۔۔  
آبریش تمہیں تو پتہ بھی نہیں مجھے کتنی محبت ہے تم سے۔ بس اب کہہ دوں گا تم سے، پھر تم کو  
میرا ہونا ہی ہوگا۔۔ پر تم تو شاید کسی اور کے لیے وہ جذبہ رکھتی ہو۔۔ شاید یہ میرا وہم ہو  
جہاں خود کلامی میں مصروف تھا جب میٹنگ کے لیے کال آ جاتی ہے تو اپنی بے شمار سوچوں اور  
(خیالی دنیا سے باہر آ جاتا ہے)

-☆☆☆☆-



امی میں آفس میں تھابت آپکی کال اٹھ نہیں کر سکا ابھی گھر آیا ہوں تو سب سے پہلے آپکو ہی فون کیا۔

کوئی بات نہیں میری جان، تمہارے بابا نے مجھے بتا دیا تھا کہ جہان کی ایک اہم میٹنگ ہے شاید اسی میں مصروف ہوگا اسی لیے کال اٹھ نہیں رہا۔

جی امی بہت کام تھا آج (جہان تھک چکا تھا بخار اور مسلسل کام کی وجہ سے آرام کا موقع ہی نہیں ملا اور یہ سب اسکی آواز سے عیاں ہو رہا تھا)

اچھا جہان سنو میری بات،

جی امی بولیں۔۔

بیٹا اب اس وقت آبریش تو وہاں نہیں آسکتی تو میڈیسن خود ہی کھالو کیوں ماں کو تنگ کر رہے ہو؟

شاہ بیگم چوں کہ اپنے لاڈلے بیٹے کی عادت سے واقف تھی تو اس صورتحال سے محفوظ ہوتے (کہتی ہے)

جہان جو بہت دھیمے لہجے میں تھا اپنی ماں کی بات سن کر فوری چونکا جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو  
- (بھوتنی کے پیٹ میں کوئی بات نہیں رہتی)

امی میں ٹھیک ہوں، اب اتنا سا تو عام ہو جاتا ہے اس میں میڈیسن کی کیا ضرورت جہان اب  
ٹال رہا تھا اس موضوع کو۔

شاہ بیگم ہنس پڑی، جہان تم شرم رہے ہو؟

امی کیا ہے کیا ہو گیا ہے؟ وہ کچھ الجھا

اچھا بابا نالو میڈیسن پھر جب یہ پارا 102 پہ چلا گیا تب کرنا امی اور میں ہوں گی بھی نہیں  
اور نا ہی آبریش۔ (شاہ نے آبریش کے نام پہ زور ڈالتے کہا جیسے کچھ یاد دلانا چاہتی ہوں)

اوکے میں لے لوں گا میڈیسن بھوتنی نے میرے بیگ میں رکھ دی تھی۔ (جہان دل میں تو  
اسے اور بہت نام دیتا تھا مگر اپنی ماں اور گھر والوں کے سامنے ہمیشہ بھوتنی ہی کہتا تھا آبریش  
کو)

شاہ بیگم خوب مزہ لے رہی تھی اپنے بیٹے کی بدلتی حالت کا جہاں آبریش کے لیے جذبات پیدا ہو

چکے تھے۔۔۔

تمہیں کیسے پتہ بیگ میں میڈلسن ہے؟ شاہ نے ایک اور سوال کھڑا کر دیا۔  
امی کیا ہے جہان زچ رہا تھا۔ کزن ہے میری اور دوست بھی اور یہ وہ ہمیشہ کرتی ہے جب بھی  
میں کبھی بار جاؤں۔ آبریش جانتی ہے مجھے کوئی اور میڈلسن سوٹ نہیں کرتی۔

اچھا بیٹا مان لیا۔ بتاؤ کب آرہے ہو؟ ایسا کرو آج ہی آ جاو  
(شاہ بیگم نے نئی تجاوز پیش کی)

نہیں امی کچھ دونوں تک تو بلکل بھی وقت نہیں ہے۔  
اچھا امی میں کچھ دیر سو جاؤں۔ سر درد کر رہا ہے رات بھی نیند نہیں آئی۔۔  
ہاں سو جاؤ، اور سنو یاد سے گولی کھالینا جہان ورنہ زیادہ ہو جائے گا بخار میرے بچے۔

جی امی میں لے رہا ہوں آپ خیال رکھیں۔ اللہ حافظ  
فی امان اللہ میری جان۔ شاہ فون بند کر دیتی ہے۔۔ مگر دل ہی دل خوش بھی ہوتی ہے۔  
-☆☆☆☆-

یار آبر کیوں تم لوگ میری قبر بنائے پہ تُو لے ہو  
عقبہ غمگیں چہرہ لیے آبریش کی کتابوں پہ گری اپنا رونا رو رہی تھی عقبہ کے اس اچانک گرنے  
پر آبریش کی کتابوں کے چند صفحے پھٹ گئے تھے جن کی آواز عقبہ کو آئی تو ضرور مگر بناوٹی  
مسکراہٹ لیے۔ جلدی سے ان صفحات کو وہاں سے گم کرنے میں ناکام رہی۔

اب آبریش کی آنکھیں جو مزید بڑی ہو چکی تھی عقبہ کا خون کرنے کو تیار تھی۔

یار میں نئی لادوں گی یہ کتاب تو بس میری بات سن اور مشورہ دے آبر دیکھ اب ایسے خوفناک  
مخلوق نابن اچھا۔۔ (عقبہ بھرپور مکھن بازی کر رہی تھی)

اچھا میری ماں بولو، آبریش کو بھی عقبہ کے اس معصوم چہرے پہ ہنسی آگئی (عقبہ بچپن سے ہی ایسی تھی ناخود پڑھتی نا کسی کو پڑھنے دیتی اپنی بات کے آگے پھر بے شک دوسرے کی کتاب ہی کیوں نا پھاڑنا پڑے وہ ہر گز کوئی گزیز نا کرتی اسی بات پہ شاہ بیگم سے بہت مار کھاتی تھی)

یار آبر اس بلال نے کتنی مار کھائی مجھ سے۔ مانو میرا بچپن بلال کو مارتے مارتے گزر گیا (آبریش سے مشکل ہو رہا تھا عقبہ کی ان مصالحہ دار باتوں پہ ہنسی روکنا) مگر مجال ہے اس بندے میں ابھی بھی عقل آئی ہو۔ انکل قریشی نے جو پیسہ اس بند نما روٹی پہ لگایا ہے وہ مجھے دے دیتے تو ہائے میری موج ہوتی۔

علو کیا ہوا ہے اب کہا ہے بیچارے بلال نے؟

بیچارے؟ عقبہ آنکھیں پھاڑے پوچھ رہی تھی بیچارے؟؟؟

ہاں تو تم اس پہ اتنے ظلم کرتی ہو۔۔ کار تک نہیں چھوڑی تم نے

اچھا لڑکا ہے جواب میں تمہیں کچھ کہتا نہیں ہے۔۔

(آبریش بھی مزہ لے رہی تھی)

ہاں ہاں تم کو اور ماما کو وہ بیچارہ ہی نظر آتا ہے فضول بندہ ہے وہ  
آج پتہ کیا پوچھ رہا تھا؟

کیا؟ (آبریش نے پوچھ لیا جبکہ وہ جانتی تھی عقبہ کے کوئی نا کوئی شوشہ چھوڑا ہی ہوگا جواب  
میں)

پوچھ رہا تھا "عقبہ میڈم آپ میرے ساتھ چائے پہ جاو گی؟  
(عقبہ بلال کی نقل اتر کر بولی)

تم نے کیا کہا؟ آبریش منہ پہ ہاتھ رکھے پوچھتی ہے۔

عقبہ اسی روانی سے کہتی ہے میں نے بھی کہہ دیا "کیوں میرے بنا تمہارا بسکٹ چائے میں گر  
" جائے گا؟

اب کمرے میں نا ختم ہونے والی ہنسی عروج پہ تھی۔

-☆☆☆☆-

چھوٹے خان آپ کی اجازت چاہیے۔

گل خان نے ادب بجالاتے حسن کو مخاطب کیا

بھئی اس میں اجازت کی کیا بات ہے؟ تمہارے والد ابا حضور کے بہت پیارے دوست رہے  
ہیں گل اور تم ہمارے خاندان کا ایک فرد ہو ایک اہم فرد۔ حسن گل کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھے کہہ  
رہا تھا۔ گل خان جو حسن کی کرسی کے پاس بیٹھا پوچھ رہا تھا۔

بھئی تمہاری بیٹی ہماری بیٹی ہے گل خان، اور بیٹوں کی شادیوں پہ اپنے ہی کام نا آئیں تو اپنے  
کس کام کے؟؟

بڑی حویلی میں رنگ روغن کا کام میں نے پہلے ہی شروع کروادیا تھا  
تاکہ بچی کی رخصتی میں کسی قسم کی کوئی اونچ نیچ نا ہو۔ لڑکے والوں کی تصدیق میں نے خود  
کی ہے۔ ماشا اللہ بھلے لوگ ہیں لڑکا پڑھا لکھا ہے کمانے والا ہے باقی خوشی رزق مقدر کا ہوتا  
ہے۔ گل خان؛ ماں باپ تو اپنی پوری طاقت لگا دیتے ہیں، مگر بیٹوں کے نصیب سے کون لڑ سکا

ہے، ظاہری تصدیق تو ہر والدین کرتے ہیں باقی اللہ کے حوالے،

چھوٹے خان بہت دعائیں آپ کے لیے مجھ پہ اللہ کا کرم ہے جو آپ جیسے شفق انسان میرا وسیلہ بنے۔۔ صاحب ہم بس دعا ہی دے سکتا ہے اور ہمارے بس میں کیا ہے جو دوں ہاں وفاداری ہے کہ مرتے دم تک آپکا سچا اور مخلص رہوں گا چھوٹے خان۔ گل کی آنکھوں میں وہی آنسو تھے جو آج کے معاشرے میں ہر بے بس باپ کی آنکھوں میں ہوتے ہیں، "والدین کو بیٹیوں کی پیدائش سے نہیں بلکہ اُن کے نصیب سے ڈر لگتا" ہے،

چھوٹے خان آپ آگے ہمارا بچی کی رخصتی پہ؟

ہاں کیوں نہیں رخصتی نے وقت آؤں گا۔ کل عدالت بھی جانا ہے ناصر چاچا کے کیس کی سنوائی بھی ہے۔۔ ہاں شاہ بیگم ضرور آئیں گی۔

تم فکر نہ کرو بس بیٹی کی شادی میں کسی قسم کی کمی نہ ہو۔ بڑی حویلی میں سب راشن مانگا دیا ہے جو چاہیے بلا جھج استعمال کرنا۔۔ جی چھوٹے خان مہربانی آپکا



-☆☆☆☆-

رات تقریباً ڈیڑھ بجے تھے جب فون کی گھنٹی پہ آبریش کی آنکھ کھل گئی.. اس وقت کس کی کال ہو سکتی ہے منہ پہ ہاتھ رکھے جمائی لیتی جب موبائل دیکھتی ہے تو جہان کا نام دیکھ کر فوری کبیل اتر کر ڈوپٹہ گلے میں ڈالے کمرے کی بالکونی کی طرف پڑھتی ہے تاکہ عقبہ کی نیند خراب نہ ہو

--

جہان کیا ہے؟ یہ وقت ہے کال کرنے کا؟ وہ بنا اسلام دعا کہ الٹا اس سے لڑائی شروع کر دیتی ہے۔

ظالم لڑکی سن تو لیا کرو (جہان کا گلہ بیٹھا ہوا تھا)

تو تم نے نہیں لی میڈیسن؟ (آبریش تھوڑے غصے سے بولی)

ہاں نہیں لی نالینی ہے۔۔ تم نے امی کو بتایا کہ مجھے بخار ہوا ہے کیوں بتایا؟ (جہان اپنی ضد پہ قائم تھا)

تو کیا ہوا؟ امی ہیں تمہاری۔۔ جہان تم نے رات کے اس وقت میری نیند خراب کی اپنی اس ضد اور لڑائی کے لیے؟

ہاں! جب میں نہیں سویا تو تم پہ بھی وجہ ہے جاگنا بھوتنی۔  
جہان کی بیٹھی آواز پہ آبریش کو اسکی باتوں پہ ہنسی آرہی تھی کیوں کہ ادھی بات سمجھ سے (باہر تھی۔)

تمہیں کب سمجھ آئے گی اب تم بچے نہیں رہے کہ میرے ہاتھ سے ہی گولی کھانی ہے، خود لے سکتے ہونا اپنی دوائی۔۔ اموں بھی اتنا پریشان ہو رہی تھی آج۔

ہاں تو تم کو کب سمجھ آئی ہے تمہارے دیے بنا مجھ پہ کسی بھی گولی کا اثر نہیں ہوتا۔ (جہان کے

پاس بھی جواب تھے ہر سوال کے)

اففف اچھا ایسا کرو ویڈیو کال کرو میں بتا دیتی ہوں کونسی والی ابھی لینی ہے اوکے؟ اب تو مان جاو۔ (آبریش کو اسکی فکر تھی کیوں کہ وہ جانتی تھی ایک بار جہان کا بخار بڑھ گیا پھر گھر پہ علاج ممکن نہیں ہوتا اور جتنا وک ضدی ہے وہ ایسے میڈیسن نہیں لے گا)

ہمم اوکے کرتا ہوں، اسکے راضی ہوتے ہی دو منٹ بعد ویڈیو کال آ جاتا ہے۔ آبریش کے لیے جہاں اس سے کال پہ بات کرنا مشکل تھا وہاں اب اسکو دیکھ کر بات کرنا تو اور بھی مشکل ہو گیا۔

مگر ہمت کر کے وہ کال اوکے کرتی ہے مگر آگے کا منظر اسکی سوچ کے بالکل مطابق ہوتا ہے، (جہان صاحب بنا شرٹ کے پنکھا آن کیے اپنے بستر پہ بیٹھا کانپ رہا تھا)

اففف، حد ہوتی، شرٹ پہنو پہلے بہت شوق ہے بیمار ہونے کا؟ وہ اپنی نظریں جھکا کر کہتی ہے

، جہان کو اسکی سمجھ آ جاتی ہے تو تھوڑا سا مسکرا کر پاس پڑی اپنی شرٹ پہن لیتا ہے  
اب سہی ہے؟

ہاں آبریش اسے دیکھ رہی تھی، جہان کی لال ہوتی آنکھیں اور بکھرے بال اس بات کی ضمانت  
تھے کہ بخار 102 پہ ہے۔

اوپر سے اس نے میڈیسن بھی نہیں لی تھی جسکی وجہ سے آبریش کو ناچاہتے بھی جہان پہ بہت  
غصہ آ رہا تھا اور لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔۔۔ نا ختم ہونے والی جنگ

-☆☆☆☆-

جنگ کا اختتام کب ہوا دونوں کو نہیں پتہ چلا کیوں کہ لڑائی کرتے دونوں سو گئے تھے۔۔۔ صبح  
اذان پہ جب عقبہ نے اٹھایا تو آبریش کی آنکھ کھلی۔۔۔ جلدی سے وضو کر کے نماز ادا کرتی وہ  
سجدہ میں تھی جب بے اختیار جہان کا نام اس کے لبوں سے ادا ہوا۔۔۔ اس کے حق میں دعا کی، اور  
کچھ شگہ گو بھی تھی

(عجیب شخص ہے سونے بھی نہیں دیتا) یا اللہ کیا کروں اسکا کچھ کہہ بھی نہیں سکتی مجازی خدا کا درجہ دیا ہے تُو نے میرے مالک۔ میرے دل سے یہ بے چینی نکل دے کیوں تُو مجھے آزما رہا ہے۔ یا اللہ میں اپنا آپ تیرے سوا کسی کے سامنے کمزور نہیں ہونے دی سکتی ۰ جہان کے سامنے تو کبھی بھی نہیں۔ مجھے ہمت دے میں سنبھال لوں خود کو، جب بھی وہ مجھے دیکھتا ہے میں کیوں قابو نہیں رکھ پاتی اپنی گستاخ دھڑکن پہ۔۔

کیا کروں جہان کا اور اپنے اس گستاخ دل کا۔۔ دونوں ہی ضدی ہیں ایک (جہان) میرے ظاہر " کو سکون نہیں آنے دیتا دوسرا (دل) میرے باطن سے الجھتا ہے، یا اللہ تو ہی ظاہر بھی باطن کے لیے فرض رکھا ہے

پر میں کیا کروں! بتادوں اسکو کہ میں ہی نہیں وہ بھی میرے نکاح میں ہے، اسکو بھی ڈر ہو کھونے کا، انکار کا، رونے کا، اور عزت نفس کا۔۔ وہ کیوں سکون میں ہے جب میں روز اسکی !! چاہ میں مرتی ہوں اس پہ بھی فرض ہے، تڑپنا، جلنا اور ترسنا۔۔۔۔۔

-☆☆☆☆-

عقبہ آبریش کہاں ہے؟ شاہ بیگم کے لہجے میں فکر مندی تھی  
ماما ابھی وہ آپ سے پوچھ تو رہی تھی سارہ کہ شادی پہ چلی جاؤں  
آپ نے ہی کہا چلی جاؤ تو وہ گل خان کے ساتھ گاؤں گئی ہے۔۔

یا اللہ خیر! شاہ بیگم لاؤنج میں ہی سر پکڑ کر بیٹھ جاتی ہے، ماما کیا ہوا آپ کی طبیعت ٹھیک ہے نا؟  
عقبہ بھی گھبرا جاتی ہے۔ بیٹا آبریش کو گاؤں نہیں جانا چاہیے گا۔۔ تمہارے بابا کو پتہ چلا زمین  
آسمان ایک دینی انہوں نے میں کیا کروں۔۔ میرا دھیان ہی نہیں تھا اسکی بات پہ۔۔

یا اللہ میری بچی پہ اپنا کرم بنائے رکھنا، یا اللہ تیری حفاظت میں دی اپنی اپنی بچی۔۔ شاہ بیگم کے  
ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔۔  
حویلی کے سب ملازم ایک جگہ جمع ہو گئے تھے۔۔

عقبہ مجھے فون دو جلدی سے۔۔ ایسا کرو جہان کو کال ملا دو۔

عقبہ اس سارے معاملے سے بے خبر تھی مگر اب اسکو بھی شک ہو رہا تھا کچھ تو ہے جو چھاپا گیا  
(ہے ان سب سے)

لگا نہیں فون؟ شاہ بیگم بار بار پوچھ رہی تھی۔۔  
امی۔۔۔۔۔ یہ لیں بات کریں، عقبہ فون شاہ کو تھامادیتی ہے

السلام وعلیکم امی کیسی ہیں آپ؟  
جہان بیٹا؛ جتنا جلدی ہو واپس آ جاؤ۔۔ (شاہ بنا اسلام کا جواب دیے کہتی ہے)

کیا ہوا امی خیر تو ہے نا؟ (جہان شاہ بیگم کی آواز میں فکر اور پریشانی محسوس کرتے پوچھ رہا تھا)

بیٹا آبریش۔۔ (کیا ہوا آبریش کو امی بتائیں جہان اب اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا شاہ کی بات  
ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی)

جہان آبریش گاؤں چلی گئی بیٹا۔۔ تم بس جتنا جلدی ہو او واپس آو  
امی آپ سب جانتی ہیں پھر بھی کیسے جانے دیا اسکو۔۔  
بیٹا گل خان کی بیٹی کی شادی ہے۔۔ مجھ سے پوچھ رہی تھی جانے کا میرا دھیان ہی نہیں تھا میں  
نے ہاں کہہ دیا وہ چلی گئی۔۔  
تم آ جاو۔۔ جہان تمہارے بابا عدالت گئے ہیں ظاہری بات ناصر چاچا اور اسکے آدمی بھی وہاں  
ہوں گے بیٹا انکو وہاں وقت لگ جانا۔۔

حسن نے حویلی آنے سے پہلے مجھے آبریش چائے جہان  
(شاہ بیگم کی آواز میں اب بہت سے آنسو بھی تیر رہے تھے)

امی میں ابھی نکل رہا ہوں، گاؤں جا رہا ہوں آپ فکر نہ کریں۔۔ مجھے بتائیں گل خان ساتھ ہے  
نا؟

ہاں جہان گل ساتھ ہے اور ویسے حویلی سے دو بندوقیں بھی لے کے گیا تھا مجھے شوکت نے بتایا



کہ گل ساتھ دو آدمی بھی لے گیا ہے۔ چلیں امی یہ اچھا کیا گل خان نے۔۔ آپ فکر نہ کریں  
میں نکل رہا ہوں۔ بس وہاں سب سنبھال لیں آپ بابا بھی اگر پوچھیں تو میں بات کر لوں  
گا۔۔

! اللہ حافظ

-☆☆☆☆-

On Mon, 20 May 2019, 11:12 PM Urdu Novels Official

<[samaachaudharyinfo@gmail.com](mailto:samaachaudharyinfo@gmail.com)> wrote:

اسے اپنا آپ بے اختیار ہوتا محسوس ہوا۔

آبریش نے سیاہ رنگ کا سوٹ پہنا تھا۔ ہلکا سا دوپٹہ سر پہ۔۔۔ بال باہر اس کے چہرے کو چھو رہے تھے۔ اس کا گوارنگ اس کتنا چمک رہا تھا وہ خود جانتی ہی نہ تھی۔

انف کوئی اتنا دلکش کیسے ہو سکتا ہے وہ دل ہی دل اس پہ لٹو ہو رہا تھا۔۔۔ ظالم لڑکی! پتہ نہیں اس کو اس سے دور جانا کتنا

مشکل ہے۔ (وہ من ہی من سب کہہ رہا تھا)۔

جہان کے ہاتھ وہیل اسٹیرنگ کو تھامے اور نگاہیں ونڈا سکرین کے پار تھی۔۔۔ مگر ذہن میں وہ پورے استحقاق سمیت براجمان تھی۔۔۔ اک ہی لمحے دغا دیتے دل پہ وہ حیرت زور تھا کہ جھنجھلا بھی نہ پایا۔

جہان۔۔۔۔۔ ہاں وہ باہر دیکھتے بولا (جہان مسلسل خاموش تھا)

عقبہ نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی۔۔۔ تم چپ ہو یا گاڑی ساؤنڈ پروف ہے۔

کوئی آواز ہی نہیں آرہی مجھے۔

تمہاری کان بند ہیں عقبہ۔۔ جہان نے زبردست مسکراتے ہوئے کہا۔ ہا ہا بہت بڑا جوک مارا

ہے۔۔۔ آبریش تمہارے دانت میں درد ہے؟

نہیں تو وہ فوری بولی۔۔۔ تو بول کیوں نہیں رہی۔

عقبہ آج کیا شکایت ڈے ہے؟ ہاں نا تم دونوں بات ہی نہیں کر رہے۔۔۔ مجھے بور سفر سے نفرت ہے۔

جہان عقبہ کی طرف مڑ کر کہتا ہے اب ایسے سفر کی عادت ڈال لو۔

آبریش جہان کو دیکھ رہی تھی۔ کیا واقعی یہ مجھے سے بات نہیں کرے گا؟ وہ خود سے لڑائی لڑ رہی ہو جیسے۔۔۔

چلو وہ سامنے لا بھریری ہے وہاں تک پیدل چلے جانا مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ جہان نے  
سڑک کے ایک کونے پہ گاڑی روک دی۔۔۔۔۔ آبریش جہان سے بات کرنا چاہ رہی تھی  
۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی جہان ناراض ہو کر اسلام آباد جائے۔۔۔۔۔ کب واپس آئے پتہ نہیں

۔۔۔۔۔

اوکے عقبہ نے گاڑی کے روکتے ہی فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا اور

چل پڑی۔۔۔۔۔ جہان۔۔۔۔۔ اس نے ہمت جمع کر کے کہا۔۔۔۔۔

مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ اس نے اتنے تلخ لہجے میں کہا

(جہان کے ایسے بات کرنے پہ اس کا دل کٹ سا گیا)

آبریش بھی گاڑی سے اتر جاتی ہے۔ عقبہ تو لا بھریری پہنچ گئی تھی۔

وہ اکیلے سڑک کے کنارے کھڑی اپنا دوپٹہ درست کرتی اور جانے لگتی ہے۔۔۔ جہان گاڑی کو موڑ رہا ہوتا ہے کہ اس کی نظر سڑک پہ کھڑے اوباش قسم کے لڑکوں پہ پڑتی ہے جو مسلسل آبریش کو دیکھ کر بات کر رہے اور ہاتھ پہ ہاتھ مار کر ہنس رہے ہوتے ہیں۔

وہ ان کا ارادہ جان جاتا ہے اس لیے گاڑی روک دیتا ہے۔۔۔۔ آبریش اپنے دھیان جا رہی ہوتی ہے۔۔ ایک لڑکا سامنے سے آتا ہے اور اس کا ڈوپٹہ پکڑ لیتا ہے وہ پوری طاقت سے کھینچتا ہے۔۔ آبریش پوری مذمت کر رہی تھی۔ اتنے میں ایک زوردار لات اس لڑکے کے پیٹ پہ لگتے وہ گر جاتا ہے۔۔ باقی سب ہوشیار ہو جاتے ہیں۔۔۔

آبریش کے ساتھ ایسا کبھی لہوا نہیں وہ اتنا ڈر جاتی ہے کہ جہان کو سامنے دیکھ کر اس کے سینے سے لگ جاتی ہے۔۔۔ وہ اس کا دوپٹہ صحیح کرتا ہے۔۔ سر پہ ہاتھ پھیرتا ہے میں ہوں یہاں۔۔۔۔۔ جہان وہ۔۔۔ ہاں میں ہوں۔۔

تم جاو گاڑی میں وہ چابی اس کو دیتے وہاں سے جانے کی تلقین کرتا مگر تم۔۔۔ میں آتا ہوں  
جاو۔۔۔ جہان اسے خود سے الگ کرتے بہت پیار سے کہتا ہے۔ وہ پاس کھڑی گاڑی میں بیٹھ کر  
کاراندر سے لاک کر لیتی ہے۔

وہ لڑکے اب باری باری جہان کے ادھر گرد گھوم رہے تھے  
آبریش دیکھ کر پریشان ہو رہی تھی۔۔۔ جہان کو پہلے ہی چوٹ لگی ہے اب میری وجہ سے پھر۔  
بڑے بڑے آنسو اس کی گالوں سے گر رہے ہوتے تھے۔

مگر باہر کا منظر اس کی سوچ اور فکر کے برعکس ہوتا ہے جہان اتنا مارتا ہے ان لڑکوں کو۔ کہ  
سب بھاگ جاتے ہیں سوائے ایک کے۔ جہان اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹا ہوا اس کو سڑک کے  
درمیان لے آتا ہے۔۔۔ اور اتنا مارتا ہے۔۔۔۔۔ اس لڑکے کے منہ سے خون نکل رہا ہوتا ہے  
۔۔۔۔۔ آس پاس لوگوں کا ہجوم جمع ہو گیا۔ سب کہتے ہیں چھوڑ دو وہ مر جائے گا۔۔۔ مگر جہان  
کہاں اس کو چھوڑنے والا۔۔۔ مار مار کے اس کے جسم کا حال کر دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ وہ ساتھ

ساتھ کچھ بول بھی رہا تھا۔۔۔ آبریش یہ سب دیکھ کر گاڑی سے باہر آ جاتی ہے۔۔۔ اگر وہ مر گیا،

جہان اسے چھوڑ دو پلینز۔۔۔ جہان کہاں سننے والا تھا آج کسی کی۔۔۔۔۔ جہان ایک جملہ جو آبریش کی آنکھوں میں آنسو روکنے نہیں دے رہا تھا وہ بار بار کہہ رہا تھا۔ "تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسے ہاتھ لگانے کی؟ ہاں۔ یہ ہاتھ تھانا یہ والا۔۔ چھو بھی کیسے تم نے؟ اور اس کا ہاتھ "توڑ دیتا ہے"

آبریش نے تو کبھی اس جہان کو نہیں دیکھا تھا جو اس کے لیے واقعی کسی کی جان لے سکتا تھا۔۔۔ وہ ڈری سہمی یہ سب دیکھ رہی تھی،

لوگ اب پکڑ کر جہان کو پیچھے کت رہے تھے۔ میں نہیں چھوڑوں گا اس کو اس کی ہمت کیسے ہوئی۔۔۔ جہان کی آگ اگلتی آنکھیں۔۔ اس کے کندھے سے چھلنی چھلنی بہتا خون۔۔

آبریش کا دل بند کر رہا تھا۔۔۔ جہان اسے چھوڑ دو۔۔ آبریش سامنے کھڑی تھی اسے آوازیں دی رہی تھی وہ ذرا ہوش میں آیا۔

وہ لڑکا اپنے ٹوٹے ہاتھ سے اب آبریش سے معافی مانگ رہا تھا۔ باجی مجھے بچالو۔۔۔ رو کو اپنے شوہر کو۔ وہ وہاں سے بھاگ گیا۔۔۔ مگر جہان اور آبریش ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

---

شوہر۔۔۔۔ ہاں وہ میرا شوہر ہی تو ہے۔۔۔ آبریش دل میں سوچتی ہے۔۔۔ اور جہان " بھی زرب کہتا ہے میری بیوی ہی ہے۔۔۔

چلو وہ جہان کا بازو پکڑ لیتی ہے۔۔۔ رونا تو بند کرو۔۔۔ وہ اس کے چہرے پہ بہتے پانی کو دیکھ کر کہتا ہے۔

- تم۔۔۔۔۔ تم پالگل ہو۔ بیوقوف ہو۔۔۔ تم ایک نمبر کے گدھے ہو جہان۔۔۔ آبریش اُسے ڈانٹ رہی تھی۔۔۔ تم میں عقل بھی ہے؟ کیوں الجھے ان سے۔۔۔ ایسے لڑکوں پاس چاقو ہوتے ہیں اگر لگ جاتا؟ تم۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ جہان کو کیا کہے کیا نہیں



اس لڑکے پاس بندوق تھی وہ چل جاتی۔۔ اس کی روتی صورت اور مسلسل ڈانٹ پہ جہان  
اس کو دوبارہ اپنی باہوں کے حصار میں لے لیتا ہے۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ کوئی  
بندوق نہیں ہے۔۔ ناگولی چلی۔۔۔ محسوس کرو میری سانس چل رہی ہے۔۔ آبریش  
میں ٹھیک ہوں۔۔۔ مگر اب آبریش ٹھیک نہیں تھی۔۔ اس کے سینے سے لگی وہ رو رہی  
تھی۔۔ اس نے بچوں کی طرح جہان کی شرٹ کو کالر سے پکڑا ہوا تھا ایک ہاتھ کی انگلیاں  
جہان کے سینے کو چھو رہی تھی وہ اس کی دھڑکن سن بھی رہی تھی اور محسوس بھی کر رہی  
تھی۔

تم واپس ایسے لوگوں سے نہیں الجھنا وعدہ کرو۔۔۔ جہان۔ ہاں۔۔۔ اب آبریش کچھ چپ ہوئی  
تو اپنے آپ کو جہان کی باہوں میں پا کر شرم سے پانی پانی ہو گئی۔۔ کیا وہ ایسے۔۔۔۔۔ وہ  
ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹ جاتی ہے۔۔ جہان اپنا منہ آگے کر کے کہتا اب بائیں گال پہ تھپڑ مارنا  
پہلے کا نشان ابھی باقی ہے۔۔۔۔۔ آبریش بے اختیار ہنس پڑی۔۔۔ وہ بھی اسے  
دیکھ مسکرا دیا۔

ایم سوری۔۔۔ کس بات کے لیے؟ وہ رات۔۔۔ اچھا وہ۔۔۔ ہمم میں سوچ کے بتاؤں گا کہ تم کو معاف کرنا بھی ہے یا نہیں۔۔۔ تمہارے کندھے سے خون نکل رہا ہے۔۔۔۔۔ تھوڑا سا ہے۔۔۔۔۔ تھوڑا نہیں ہے۔۔۔ زخم میں نے دیکھا ہے۔۔۔ وہ جہان کی بات کاٹ کر کہتی ہے۔۔۔

کوئی بات نہیں۔

بات ہے وہ سامنے ہسپتال ہے چلو۔ تم نے رات بھی اپنی من مانی کی تھی۔۔۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑے بڑے حق سے چل رہی ہوتی

ہے۔۔۔۔۔ آبریش وہاں اس وقت کوئی میل ڈاکٹر نہیں ہوگا۔۔۔ ہوگا چلو۔۔۔ وہ اسے پکڑ کر لے جاتی ہے۔۔۔ مگر خود باہر رک جاتی ہے اور جہان اندر کمرے میں چلا جاتا ہے۔

آبریش اپنے خیال میں گم تھی جب ایک نرس اس کو کہتی ہے جو آپ کے ساتھ آئیں ہیں وہ آپ کے شوہر ہیں؟

آبریش چونک کر اس نرس کا منہ دیکھتی رہ جاتی ہے نہ ہاں کر پاتی ہے نا ہی مکمل نا۔ کیا ہوا انکو ؟

پٹی نہیں کروار ہے آپ خود کردوان کے خون بہت نکل رہا ہے ان کو کمزوری ہو جانی ہے۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر کمرے کی طرف بھاگتی ہے۔۔ وہ اندر آتی ہے تو جہان نیم بے ہوشی کے عالم میں ہوتا ہے۔۔۔ کیا ہوا ہے ابھی تو ٹھیک تھا۔ میں ابھی لے کر آئی ہوں۔ قدرے پریشان ہوتی وہ بھاگ کر پوچھتی ہے۔۔

میڈم ان کا خون بہت نکل چکا ہے کمزوری ہو جاتی ہے۔۔۔۔ ان کے کندھے پہ گہرا چاقو کا نشان ہے اور زخم نے زہر کا اثر لے لیا ہے۔۔۔۔ زہر کا نام سن کر آبریش کا رنگ اڑ جاتا ہے۔۔۔ ڈاکٹر۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟

ڈاکٹر طاہر گاؤں کے پرانے اور خان حویلی کے خاندانی ڈاکٹر بھی تھے۔ انہوں نے آتے ہی صورتحال کو سنبھال لیا، جہان کے پورے

ہاتھ پہ پٹی کر دی اور ساتھ انجیکشن بھی لگایا (جو غنودگی کا تھا تا کہ درد کی شدت میں کمی آئے، انجیکشن کی وجہ سے وہ سو گیا تھا)، آبریش اسکا ہاتھ تھامے کافی دیر پاس بیٹھی رہی، (مگر رخصتی کا وقت قریب تھا وہ خاص سارہ کی شادی کے لیے ہی تو گاؤں آئی تھی)

کمرے سے نکلتے ایک آخری نظر جہان پہ ڈالے دروازہ بند کر کے وہ کمرے کی حدود سے نکل تو گئی، مگر دھیان صرف اسی شخص کی طرف تھا جس پہ وہ شرعی حق رکھتی تھی،

"میاں بیوی کے رشتے میں اظہارِ محبت کو ثواب کا درجہ حاصل ہے"

-☆☆☆☆-

سارہ کی رخصتی خیر و برکت سے ہو گئی، گل خان نے اپنی بیٹی کرتے ہی واپس شہر جانے کی خبر  
سُنادی تھی (کیوں کہ حسن اور شاہ بیگم کے فون پہ فون آرہے تھے انہی دنوں ناصر کی پیشی بھی  
تھی یہ اس کیس کی آخری سماعت تھی اور فیصلہ ہو جانا تھا)

آبریش اپنے کمرے میں اپنا سامان سمیٹ رہی تھی جب دروازے پہ  
ہلکی سی دستک پر چونکی مڑ کر دیکھا تو جہان کھڑا تھا،  
(خون کافی بہہ گیا تھا) ہاتھ پہ ابھی بھی خون کے نشان تھے۔  
وہ خاموش کھڑی بس دیکھ رہی تھی،

جہان چند قدم چل کر اب اس کے سامنے بیٹھ گیا، مگر وہ بس اپنا کام کر رہی تھی، بنا اس کو دیکھے بنا  
بات کیے بس خود کو مصروف دیکھا رہی تھی، وہ کافی دیر آبریش کو یہاں وہاں سامان رکھتے پھر  
اٹھاتے دیکھتا رہا، خاموشی کو توڑتے جہان نے بات کرنا چاہی،

تم ناراض ہو؟ جبکہ ناراض ہونا میرا بنتا تھا اور میں ہوں بھی،

(آبریش کو اس سے ایسے ہی سوال کی امید تھی)

ت۔۔۔ تم آخر کیوں؟۔۔ سوالات پھر لبوں میں دب گئے کیوں کہ وہ جانتی تھی اب کی لڑائی میں نقصان صرف اسکا اپنا ہوگا۔

مجھے صرف ایک بات کا جواب دو جہاں وہ صرف پانچ سال ایک بچا ہے تمہیں اس سے مسئلہ ہے؟ (حیرانی اور حیرت دونوں ایک ساتھ لیے آخر وہ پوچھ ہی بیٹھی)

آبریش! وہ دو سال کا ہو یا پانچ سال کا ہے تو لڑکا ہی نا، اور مجھے الجھن ہوتی ہے، تم جانتی تھی یہ بات میں نے کہا بھی تھا،

اچھا مطلب تم اپنے بچوں سے بھی یہ جلن اور الجھن رکھا کرو گے؟

(آبریش تو شاید اسے سمجھانا چاہتی تھی مگر وہ بھی جہان تھا)

ہاں ہوگی تم جو بھی سمجھو، میں تمہیں کسی صورت نہیں بانٹ سکتا آبریش (جہان کی آنکھوں

(میں سچائی تھی بے پناہ پیار تھا جسکو وہ جانتی بھی تھی اور اچھی طرح مانتی بھی مگر چپ تھی

اوہیلو! میں نے تمہارے بچے کہا ہے جہان، (سپاٹ چہرہ لیے وہ دیکھتی رہ گئی)

ہاں تو میرے بچے آسمان سے تھوڑی گرنے ہیں تم میری بیوی ہوگی، اففف تم بس اب چلے جاو

،

ہاں جا رہا ہوں! مسکراہٹ تھی یا وہ خود کو دیکھا رہا تھا،

مگر بہت سی تکلیف اسکی آنکھیں بیاں کر رہی تھی، گل خان دس منٹ تک آ رہا ہے اپنا سارا  
سامان رکھ لینا یاد سے،

تم کب نکل رہے ہو؟ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر آخر پوچھ ہی لیا

ایک لمبی سانس چھوڑتے، گہری نظر آبریش کے سراپے پہ ڈالے  
وہ خاموشی سے کھڑا اسکو دیکھ رہا تھا،

جہان میں نے کچھ پوچھا ہے،

! ہم ابھی بس تمہارے بعد، اوکے۔۔۔



سُنو۔۔ ہاں بولو (یہ خاموشی کی جنگ تھی جو آبریش ہاں رہی تھی بہت مشکل ہوتا جا رہا تھا راز  
چھپانا محبت اگر سچی ہو ہزار راستے نکل ہی آتے ہیں)

تم جیسے پسند کرتی ہو، میں اس سے ملنا چاہتا ہوں تاکہ بابا سے بات کر سکوں اس بارے  
میں، تمہارے لیے میری محبت ہمیشہ رہے گی جو صرف میرے مرنے پہ ختم ہوگی، تمہیں  
بانٹ نہیں سکتا مگر ذبردستی تم سے کوئی بھی تعلق بھی قائم نہیں کر سکتا، (جہان کی باتیں  
تھی یا آگ کے شعلے برس رہے تھے آبریش کو اپنا آپ ختم ہوتا محسوس ہوا وہ اندر تک جل گئی،  
کیا وہ واقعی مجھے چھوڑ دے گا؟؟)

خیال رکھنا اپنا اب ملاقات نہیں ہوگی، وہ دو ٹوک کہہ کر چلا گیا پھر روکا نہیں ادھر آنسوؤں کی نا  
ختم ہونے والی برسات عروج پہ تھی۔

ضروری نہیں ہوتا جو ہر وقت محبت کی لوری دیتے ہوں، لُٹ جانے اور مٹ جانے کی باتیں " کرتے ہوں، صبح، شام آپکے نغمے گاتے ہوں وہی لوگ با وفا ثابت ہوں، باز اوقات خاموشی سے کیا کوئی فعل، کوئی حرف حفاظت بھی آپکے دل میں ایسے شخص کے لیے الفت و احترام " ڈال دیتا ہے جو بظاہر تو آپ سے کوئی اظہار نا کرے مگر آپکی عزت کا پکا محافظ ہو

مگر یہ بھی سچ کہ محبت کا اعتراف کر لینا چاہئے پھر وہ ایک بار ہی کیوں نا ہو دل کھول لینا " چاہیے نا کہ چُپ طاری کیے سب کچھ ہاتھ سے جاتا دیکھیں پھر صرف اک پچھتاوا رہ جاتا ہے جو عمر بھر آپکا تعاقب کرتا، جب اپنا ہی وجود سوال کھڑے کرتا ہے پھر اپنی ذات سے بھی جُھپا نہیں " جاتا، بھلا خود سے آنکھ مچولی کون کھیلتا ہے

وہ شام سفر میں گزر گئی۔ کب منزل آگئی آبریش کو کوئی ہوش نہیں رہا، گل خان کی آواز پہ اس نے اپنی آنکھیں کھولی جو لال تھی بلکل لال جیسے رگوں کا تمام خون آنکھوں میں جمع ہو گیا ہو،

-☆☆☆☆-

حسن نے اسی شام عقبہ کو اپنے کمرے میں بلایا اور ساری صورتحال سے آگاہ کیا رشتے کی بات بڑے پرسکون انداز میں سمجھائی گئی، مگر حسب توقع عقبہ نے پوری حویلی میں اک و بال برپا کر دیا،

(جبکہ شاہ بیگم اور حسن نے بس منگنی کی تقریب کا سوچا تھا،)

حسن مجھے پتہ ہے اسکو کیسے راضی کرنا ہے آپ پریشان نا ہوں  
(شاہین جانتی تھی یہ کام صرف آبریش کر سکتی ہے سو اس سارے معاملے سے مطمئن ہو گئی)

شاہین کیوں نہ ہم جہان اور آبریش کی بھی رخصتی کروادیں؟

حسن کے چہرے سے خوشی ٹپک رہی تھی،

بات تو آپکی درست ہے حسن اب بچوں کو معلوم ہونا چاہیے بچپن سے نکاح میں ہیں اب عمر  
بھی ہو گئی اور میرا تو ناجانے کب کا دل ہے

اپنے بچوں کی خوشیاں دیکھوں، ہائے حسن اب نے میرے دل کی کہی ہے، آبریش آتی ہے تو  
میں خود بات کروں گی،

(شاہین خوشی کے ساتویں آسمان پہ تھی)

چلیں ٹھیک ہے، اللہ پاک خیر کا وقت لے کر آئے،

ویسے بھی ہمارے بر خوردار کو محبت ہو چکی ہے ہماری پری سے، بڑی ہی کوئی جوش و عروج  
والی محبت، (حسن نے باتوں میں اضافہ کرتے ایک اور خوش خبری سنادی شاہ بیگم کو)

یا اللہ تیرا شکر ہے دونوں میں لڑائی تو ختم ہوئی، کیوں نا ہوتی محبت آخر کو نکاح میں تھے اور اس  
رشتے کی تاثیر ہی بڑی الگ ہے،

بلکل شاہین بلکل، چلیں اب کل بات کرتے ہیں بچوں سے، اب سو جاو، رات بہت ہو گئی ہے

آپ سو جائیں میری تو نیند گم ہے خوشی سے،

اچھا لائٹ آف کر دو، پھر جاگتی رہنا۔۔

شاہین نے اٹھ کر لائٹ بند کی اور کمرے سے نکل لاؤنج میں آگئی کافی دیر چہل قدمی کرتی رہی  
سوچتی رہی پلان بناتی رہی۔۔

مگر آبریش کو سامنے دیکھ خیالوں کی دنیا سے باہر آتی ہے، بہت پیار سے گلے لگائے وہ کافی دیر  
یوہی اپنی متناںچھا اور کرتی رہی،

آبریش ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی کہ پورے سفر وہ صرف روتی آئی ہے، صرايک انسان کے " لیے خود کو ملامت کرتی آئی ہے جس سے وہ بے پناہ پیار کرتی ہے اسکی ذات کا مرکز بھی تو وہی شخص ہے،

بیٹا سب اچھے سے ہو گیا؟ جی اموں گاؤں والے تو بہت یاد کرتے ہیں آپکو بہت ذکر کر رہے تھے اور اسلام بھیجا ہے،

وعلیکم السلام، میری پری کی آنکھوں کو کیا ہوا؟ لال کیوں ہیں؟

دونوں ہاتھوں سے چہرہ تھامے وہ سوال کر رہی تھی۔۔

اموں سوئی نہیں نا، دوسری جگہ جا کر مجھے نیند نہیں آتی اس لیے ایسا ہو گیا، (وہ اٹکے ہوئے ایک سانس میں سب کہہ گئی)

اچھا مجھے لگا اس بے شرم جہان نے کوئی نیا کارنامہ کیا ہے  
شاہین ہنستے ہوئے جسکا ذکر کر رہی تھی وہ آبریش کی دکھتی رگ تھی جہان کے نام پہ اب ضبط  
( کرنا ناممکن ہو گیا تھا،

اموں مجھے نیند آرہی ہے صبح بات کرتے ہیں، ہاں بچہ سو جاو  
مجھے بھی تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے جاو شاہاش سو جاو،  
عقبہ؟ وہ سو گئی کب سے تمہارا راہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

اچھا چلیں شب بخیر اموں، شب بخیر میری گڑیا ماتھے پہ بوسہ دیتے شاہ بیگم آبریش کو اطلاع  
کرتی ہے،

-☆☆☆☆-

عقبہ صبح کی سیر اور ورزش کے لیے حویلی کے پاس والے پارک میں اکثر جایا کرتی تھی، مگر بلال کو وہاں دیکھ کر صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور اس کا قتل وجہ، عقبہ مٹھی بنائے جو مکا کی شکل اختیار کر گئی بلال پہ دونوں ہاتھوں سے لپکی،

تمہاری ہمت کیسے ہوئی رشتہ بھجوانے کی؟ مٹر جیسے لمبے اور  
بھنڈی جیسے لیس دار، چپچپے انسان۔۔ تم میں شرم نام کی کوئی چیز نہیں پائی جاتی ہے؟ عقبہ  
ہاتھ میں جوتا پکڑے بلال کے پیچھے پڑی ہوئی تھی۔

بھاگتے بھاگتے دونوں تھک کر ایک ہی ٹیبل پہ بیٹھ گئے، بلال اتنی کہ کوئی مار کھائی ہے تم نے  
مجھ سے تمہارا پورا بچپن میری چپل کھاتے گزر گیا۔ پھر بھی تمہیں پیار ہو گیا وہ بھی مجھ سے؟  
قدرے شرم کا مقام ہے تمہارے لیے بے، ڈوب مرو کو بے فرنگی،



عقبہ میں بچپن سے تمہیں پسند کرتا ہوں یار، اسی لیے تمہاری مار بھی کھالتا تھا پیار میں،  
میری تو خوب توڑ پھوڑ کی تم نے میرے دل کا کچھ خیال کرو، روہانسی ہوتے بیچارہ اظہار بھی اس  
طرح کر رہا تھا جیسے بیھک مانگ رہا ہو،

او میرے اللہ! بلال تم بچپن سے مجھ پہ نظر رکھے بیٹھے ہو؟ لو فر انسان میں تو سمجھی یہ تازہ تازہ  
بخار ہے تم تو مطلب، گھوڑے نما انسان، تب سے تاڑ تاڑی میں لگے ہو (اپنے الفاظ پہ غور  
کرتے وہ گھوڑے کو گدھے میں بدل دیتی ہے کیوں کہ گھوڑے اسے ذاتی طور پہ بہت پسند  
تھے)

سنو گھوڑا غلطی سے میرے منہ سے نکل گیا تم گدھے ہو۔۔ اوکے؟

ہمم۔ عقبہ مان جاو نا (بلال قریشی بچوں کی طرح اس کے مانا رہا تھا)

کس خوشی میں مان جاؤں؟ شیرنی کی طرح غراتے وہ پھر کاٹنے والے انداز میں آنکھیں نکل رہی تھی،

میں۔۔۔ میں (گویا بلال اب سوچ رہا تھا کیسے اس لڑکی کی ہاں سنے سو موقعے پہ چوکا مارتے وہ فوری کہہ دیتا ہے) عقبہ میں تمہیں فام ہاوس منہ دیکھائی میں دوں گا اب مان جاو یا۔۔۔

بلال۔۔۔ مطلب قسم سے تم جیسا گدھا میں نے آج تک نہیں دیکھا

کون اپنی بیوی کو منہ دیکھائی میں فام ہاوس دیتا ہے؟ اب تو مر ہی جاؤ تم۔۔۔ وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتی پارک سے نکل گئی،

بلال کھڑا اس کو دیکھتا رہ گیا، یار مجھے گھوڑا تحفے میں دینا چاہیے تھا شاید مان جاتی آخر کو اسکا پہلا  
! پیار گھوڑے ہی ہیں

\_\_\_\_\_ چل بلال تیرا کچھ نہیں ہو سکتا

۔☆☆☆☆۔

کمرہ عدالت میں گہما گہمی چھائی ہوئی تھی، بے شمار آوازوں کا یکجا ہو کر الگ ہی شور مچا ہوا تھا،

حسن احمد خان اپنے وکیلوں، اور دوستوں کے ساتھ کمرہ عدالت میں داخل ہو اسب اپنی جگہ پہ بیٹھ گئے جج نے کیس کی سناوٹی کا اعلان کیا،

ناصر کا وکیل جو ملک چھوڑ کر بھاگ گیا تھا، اور جھوٹے گواہ بھی گواہی سے انکاری تھے اب ناصر

صرف اپنی سزا کا منتظر تھا

ناصر کا کیس کھولا تھا صرف جھوٹ تھا اس میں ناصر کے پالے آدمی، وکیل، سب بھاگ گئے (تھے)

یہ عدالت تمام ثبوتوں اور گواہوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ناصر احمد خان والد بشر احمد خان کو دھوکہ دینے، ناجائز طریقے سے زمین ضبط کرنے اور حسین احمد خان کے قتل میں مجرم مانتے ہوئے

ناصر کو تاحق عمر قید بامشقت، پچاس لاکھ روپے سزا کے طور پر فوری ادائیگی اور سزائے موت کی سزا سناتی ہے،

کیس کی سماعت ہوئی چیف آف جسٹس قاضی ساجد نے کارروائی شروع کی، گواہ اور ثبوت کی بنا پر فیصلہ دس منٹ میں ہو گیا

کیوں کہ یہ قتل کیس تھا دفعہ ۳۰۲ کے تحت ناصر کو سزائے موت سنائی گئی، گاؤں کی زمین، آدم پر خار حویلی (ناصر کی حویلی)

اور تمام سامان جس پہ ناصر قبضہ کیے ہوئے تھا باعزت طریقے سے حسن احمد خان والد زمان احمد خان کے نام کی گئی،

حسین کی زمینوں کو فروخت کر دیا تھا ناصر اس لیے حویلی بھی حسن کو مل گئی تاکہ وہ اپنی (رقم واپس لے سکے

حسن کی آنکھوں میں آنسو تھے خوشی کے تھے یا اپنے پیاروں کی یاد کے مگر آنسو تھے، باری باری سب نے حسن کو گلے لگاتے مبارک باد دی،

موسم ایک دم بدل گیا ابر رحمت برس رہی تھی آج انصاف کا دن تھا اور "بے شک میرا رب صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

حسن گاڑی میں بیٹھ کر حویلی کے لیے روانہ ہو گیا، کل احمر بھی آ رہا تھا یہ بات اسنے فون پہ پھر حسن کو بتائی تھی،۔

-☆☆☆☆-

اے ریا۔ امی، بابا کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے تمہیں پتہ ہے وہ کیا بات کر رہے ہیں؟ اس لمبے  
انسان کے لیے میں ہی رہ گئی تھی قربانی کا بکرا بننے کے لیے؟؟

عقبہ کب سے بولی جا رہی ہو بتاؤ گی ہوا کیا ہے؟؟

اے۔۔ اواچھا سوری تم تو کل آئی۔۔ یار قریشی انکل اپنے گدھے کے لیے میرا ہاتھ مانگ رہے،  
میں کیوں دوں ہاتھ؟ وہ بھی اس بندر کو

آبریش آبریش بہت خوش تھی یہ سب جان کر مگر عقبہ کے وہی بچپنے پہ ہنس رہی تھی عقبہ  
ہاتھ مانگنے کا مطلب پتہ ہے؟

اسکی حالت سے محفوظ ہوتے اور اپنے اندر کے درد سے نکلے وہ عقبہ کی خوشی میں بہت خوش (تھی)

ہاں ہاتھ مطلب ہاتھ ہی نا؟؟ وہ کاندھے اچکائے بولی

پاگل ہاتھ مطلب رشتہ، قریشی انکل بدال کی شادی کرنا چاہتے ہیں تم سے اب سمجھ آئی؟؟

کیا؟؟ شادی وہ بھی میری؟ وہ بھی اس گدھے سے؟ ہا ہا ہا

جوک آف دی ڈے، (وہ لوٹ پوٹ ہو رہی تھی)

اچھا اچھا (عقبہ فوری سیدھی ہو کر بیٹھ گئی) اسی لیے وہ گدھا مجھے آج پارک میں کہہ رہا تھا

عقبہ میں تمہیں منہ دیکھائی میں فام ہاوس دوں گا (اسکی نقل اتراتے وہ کہہ رہی تھی)

آبریش کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا، تم سے یہ کہا بلال نے؟

وہ حیرانی سے پوچھ رہی تھی۔ ہاں یار دیکھو اس کو۔۔

پھر تم نے کیا جواب دیا؟

ابر جانی وہ اگر مجھے یہ کہتا کہ "عقبہ میں تمہیں اصطبال منہ دیکھائی میں دوں گا تو قسم سے یار  
میں بنا اس بندے کو دیکھے ہاتھ تو کیا پورا بازو دی دیتی، مگر کارٹون نے کہا بھی کیا فام ہاوس  
ہو نہ، (گھوڑوں کے رہنے کی جگہ، جہاں بے شمار گھوڑے رکھے جائیں اس کمرے یا جگہ  
اصطبال کو کہتے ہیں)

افف عقبہ تم پاگل ہو، ذرا سوچو فام ہاوس ہوگا تو ہی تم وہاں اصطبال بنا سکو گی؟ سوچو سوچو۔۔  
ویسے بھی مذاق کے علاوہ بلال اچھا لڑکا ہے پھر وہ تمہیں پسند کرتا ہے، میرا نہیں خیال تمہیں  
اس بیچارے کو انکار کرنا چاہیے۔۔۔



ہسم۔۔ مگر مجھے شادی نہیں کرنی ابر،

عکس نہیں کرو یا مگر مان جاؤ کم سے کم اس کے پیار کو قبول کرو منگنی کا کہہ رہے ہیں ویسے بھی شادی کا نہیں،

تو کیا کہوں؟ (وہ آبریش سے پوچھ رہی تھی)

تمہارا دل کیا کہتا ہے عقبہ،؟؟

یہ ہی کہ آبریش میرے لیے کبھی غلط فیصلہ نہیں کرے گی وہ دانت نکل کر کہہ رہی تھی،

مطلب تمہاں کر رہی ہو؟ آبریش حیران ہو کر پوچھ رہی تھی ہاں مطلب ہاں یا اب بار بار مت پوچھنا میں نے انکار کر دینا۔۔

اوکے بابا دونوں ہنس پڑی،

—☆☆☆☆—

مائی آبریش کو کہنا میری بات سن کر جائے،

جی شاہ بیگم، کہتی ہوں۔۔۔

آبریش شاہین کے کمرے میں بیٹھی مسلسل اسکا چہرہ دیکھ رہی تھی، اموں اب آپ مجھے پریشان  
کر رہی ہیں، بتائیں بھی کیا بات ہے؟؟

شاہ بیگم الماری بند کیے ایک تصویر ہاتھ میں پکڑے اب اسکو دیکھا رہی تھی بتاؤ تو یہ کون ہیں؟  
(وہ تصویر جہان اور آبریش کے نکاح کی تھی جہاں دونوں بہت پیارے لگ رہے تھے)

یہ تو میں اور۔۔! ہاں تم اور جہان ہو یہ تصویر ابا کے کہنے پہ بنائی تھی حسن نے جب تمہارا اور  
جہان کا نکاح ہوا تھا،

آبریش اب بھاری پلکوں سے سے صرف شاہ کا چہرہ دیکھ رہی تھی،  
میری چاند سی پری ہو تم، یہ بات تمہیں حسن نے بتائی تھی۔۔  
میں اس لیے نابتا سکی کہ ابھی میری جان بہت چھوٹی ہے مگر اب وقت ہے جب تم دونوں کو  
پتہ ہے کہ تم دونوں کا نکاح ہو چکا ہے

دونوں سے مراد؟ آبریش شاہ کی بات کاٹ کر بولی۔۔ جس پہ شاہ حیران تھی کیا وہ جانتی نہیں؟  
آبریش بیٹا تم اور جہان تم دونوں۔

یا اللہ، آبریش منہ پہ ہاتھ رکھے! آنسو نارو ک پائی

کیا ہوا؟ پیٹا؟ شاہ بیگم بہت فکر مند تھی اسکے یوں رونے پہ۔

تب آبریش ساری کہانی سناتی ہے، اس سے روتے ہوئے ہر لفظ سے محسوس ہو رہا تھا وہ جہان سے کتنی محبت کرتی ہے،

شاہین کی بانہوں میں لیٹے آبریش کافی دیر روتی ہی رہی۔۔ اموں اس نے مجھے بتایا تک نہیں، اسکو لگتا میں شاید کسی اور سے۔۔

پیٹا "جب ہم کسی سے بہت محبت کرتے ہیں تو اسکی خوشی ہمارے لیے بے حد ضروری ہوتی ہے " اتنی ضروری کہ ہم جواب میں محبت نہیں بس اسکی خوشی مانگتے ہیں

تم دونوں آپس میں اگر محبت کرتے تھے تو بتانا چاہیے تھا نا دونوں کو، تب آبریش یہ کہانی بھی سنائی ہے وہ کیوں چپ تھی۔۔

شاہین ساری صورتحال جان کر ناصرف خوش تھی بلکہ اپنے دونوں بچوں کی بیوقوفی پہ ہنس رہی تھی،

اچھا تو یہ وجہ ہے کہ جہان صاحب نے انکار کر دیا یہاں آنے سے  
تمہارے بڑے بابا اور میں نے بہت کال کی بتایا بھی کہ عقبہ کا رشتہ پکا کرنا ہے مگر وہ تو آنے پہ  
راضی ہی نہیں،

کیا؟ آبریش اب جو گلے لگی رو رہی تھی فوری اٹھی پھر رونے لگ گئی اموں اب میں کیا کروں  
اسکو خود نہیں تھا،،

اچھا چلو تم مانا لینا تمہاری ہی سنتا ہے بچپن سے یاد ہے جب چھوٹے ہوتے ناراض ہو کر چھت  
پہ چلا جاتا تھا اور ساری رات بنا شرٹ کے روتا تھا (ابھی بھی تو ایسے ہی کرتا ہے آبریش کو گاؤں  
کے سارے منظر یاد آ گئے)

تم سے راضی ہوتا تھا اب بھی تم کرو بھی آخر کو تمہارا شوہر ہے  
ویسے بھی میں اور حسن تم دونوں کی رخصتی کرنے کا سوچ رہے ہیں  
آبریش کی آنکھوں میں جو آنسو تھے اب شرم کے پردے میں چھپ گئے شاہ کی بات مکمل  
ہوئے بنا ہی وہ بھاگ کر کمرے سے نکل گئی، اور شاہ بیگم بس ہنستی رہ گئی۔۔۔ پاگل ہیں دونوں

-☆☆☆☆-

احمر کی خاموشی سے آمد پہ حویلی میں چار چاند لگ گئے عقبہ کی منگنی جس پہ وہ بڑی مشکل سے راضی ہوئی تھی۔۔

ادھر حسن اور شاہ بیگم کا آبریش اور جہان کے نکاح پہ حتمی فیصلہ لینا، حسین کے قاتل کو سزائے موت، حویلی کا بچ جانا۔

سب خوشیاں ایک ساتھ کھڑی ان سب کی منتظر تھی،

شاہین نے اپنے بچوں کا صدقہ دیا، شکرانے کے نقل ادا کیے،

حسن نے اب احمر کو بھی ساری باتیں بتادی تھی (زمینوں اور حویلی کے بارے میں)

-☆☆☆☆-

آبریش نے کافی بار جہان کو کال کی مگر کوئی جواب نہ ملا،

وہ جب سے گاؤں سے آئی تھی اور وہ اسلام آباد گیا تھا آپس میں ایک منٹ کے لیے بھی بات نہیں ہوئی تھی،

اب آبریش کو اظہار کرنا تھا بتانا تھا اپنی بے پناہ محبت کا جو صرف جہان کے لیے تھی، جس کے خواب اس نے ہمیشہ اپنی خالی آنکھوں میں سجائے، جس کے ملنے پہ وہ ہر دعا میں اپنے رب کا شکر ادا کرتی تھی، آج وہ برملا کہنا چاہتی تھی مگر جہان تھا کہ کال ہی اوکے نہیں کرتا تھا،

پوری رات مسلسل وہ جہان کو کال کر رہی تھی، پھر تھک کر اسلام آباد کال کرتی ہے تو پتہ چلتا ہے وہ وہاں تھا ہی نہیں،

جہان گاؤں میں؟ کیوں؟۔۔۔ میڈم ہمیں نہیں بتایا بس کل کال آئی وہ نکل گئے،، اوکے بہت شکریہ آپکا۔

آبریش کو کچھ سوچہ نہیں رہا تھا کیا کرے۔۔۔ "موسم بدل گیا تھا



" باہر برف تھی مگر دلوں میں آگ جو چل رہی تھی بہک رہی تھی

اپنی شال اٹھائے گاڑی کی چابی لیے وہ تیز رفتاری سے اپنے کمرے سے نکلی، سیڑھیاں ابھی اتر ہی رہی تھی سامنے سے احمر کو دیکھ کر جہاں حیران تھی وہاں بہت خوش تھی، احمر میں بس آئی پھر باتیں کریں گے، عقبہ کو کہنا میرا جوڑا بھی نکل دے،

اموں بابا کہاں ہیں؟ کیا ہوا آبریش۔۔۔؟؟ سب خیر ہے؟

جی اموں آپ بتائیں بابا کہاں ہیں؟ بیٹا وہ کمرے میں ہیں۔۔

حسن فون پہ قریشی سے کل کی رسم کے بارے میں بات کر رہا تھا آبریش نے دستک دی اور دوسرے ہی منٹ وہ کمرے میں تھی۔

بابا مجھے بات کرنی ہے ابھی، وہ اپنے لفظوں پہ زور ڈالے کہہ رہی تھی،

قریشی میں پھر فون کرتا ہوں، حسن نے کہہ کر کال کاٹ دی

کیا ہوا میری پری کو؟ اتنا جلدی میں کیوں ہو؟

بابا جہان گاؤں میں کیا کر رہا ہے؟؟ وہاں ناصر دادا کے آدمی

آپ کچھ کریں اسکو کال کریں واپس آئے۔۔ آپریش ساری بات کہہ گئی۔۔ تب حسن نے ناصر کی جیل اور سزائے موت کی خبر سنائی جس پہ وہ ناصر ف جذباتی تھی بلکہ خوش بھی تھی بہت زیادہ

بابا ہم گاؤں آجاسکتے ہیں؟ اب وہاں کوئی مسئلہ نہیں مطلب جب دل کرے ہم اپنے گاؤں۔۔ میں ماما پاپا کی قبر پہ جاسکتی ہوں۔۔

حسن پاس آکر آپ اسکے سر پہ ہاتھ پھیر محبت سے کہتا ہے ہاں میری بچی اب کوئی خطرہ نہیں اور میں تو عقبہ کی منگنی بھی گاؤں کر رہا ہوں، اس لیے جہان گاؤں میں ہے وہاں سب انتظامات دیکھ رہا ہے، کہہ رہا تھا پرسوں واپس لندن چلا جائے گا وہاں سے کام شروع کرنا ہے تم سے کوئی بات ہوئی اسکی؟ (حسن اب اندر کی بات دریافت کرنا چاہتا تھا۔)

ہممم بابا وہ ناراض ہے مجھ سے اس لیے۔۔۔

حسن بھی دونوں کی حرکت پہ ہنس رہا تھا تم اب گاؤں جا رہی ہو؟

آپکو کیسے پتہ؟ بھی ہاتھ میں چابی کا ندھے پہ شال

یہ نشانی باہر جانے کی ہے اور گاؤں سے اچھی جگہ کہاں ہوگئی وہ بھی اب؟؟ (حسن گویا مزاح کر رہے تھے)

بابا آپ بھی؟۔۔ ہاں جی میں بھی جاواب ورنہ اس نواب کا کوئی پتہ نہیں کب نکل جائے اور  
سنو مل کر کوئی تاریخ اوکے کرو تا کہ ہم تم دونوں کو ایک ساتھ لندن بھیجیں،

آبریش اب نظریں بھی ناملا سکی حسن سے فوری بس کمرے سے نکل گئی، حسن واپس قریشی  
سے بات کرنے میں مصروف ہو گیا،

-☆☆☆☆-

بہت شوق ہے اس شرٹ لیس بندے کو باہر جانے کا ابھی اسکے شوق پورے کرتی ہوں، کل  
سے میں کال پہ کال کر رہی ہوں مجال ہے ایک بھی میسج کال کا جواب دیا ہو۔،

(سارے راستے وہ خود سے باتیں کرتی آئی تھی اور ہر بات جہان سے شروع جہان پہ ختم) گاڑی  
اب گاؤں کی حدود میں داخل ہو گئی تھی،

آبریش کو سارے راستے یاد تھے اس لیے جلدی پہنچ گئی تھی، حویلی میں داخل ہوتے ہی اسکی  
نظریں صرف جہان کو تلاش رہی تھی کبھی یہ مراحلہ تھا کہ یہ سب جہان کر رہا تھا اب صرف  
آبریش کی باری تھی،۔۔

حسب امید گل خان مائی اور حویلی کے باقی ملازم وہاں موجود تھے کیوں کہ کل یہاں ہی منگنی  
ہونی تھی بلال اور عقبہ کی،

آبریش کا پہلا سوال گل خان سے یہ ہی تھا کہ جہان کہاں ہے؟؟  
تب گل خان نے بتایا وہ اندر کام کر رہا ہے۔۔۔

کھلے بال، کانوں میں پہنے جھمکے، ہاتھوں پہ لگی مہندی جو ابھی بھی باقی تھی۔۔ بازوؤں میں  
جہان کی دی ہوئی چوڑیاں۔۔ آنکھ میں لگایا ہلکا سا جل اور شال جو کاندھے سے ہوتی کمر کے  
گرد تھی۔۔

چاند کی روشنی میں اس کے سہری بال چمک رہے تھے،

جہان کا تعاقب کرتی اس کی نگاہیں اب بالکل بے اختیار ہو چکی تھی،  
کب وہ نظر آئے کب دل کو کچھ سکون ہو جو بے حد رفتار سے بھاگ رہا تھا ہر دھڑکن مسلسل  
خارج ہوتے سانس پہ بھاری ہو رہی تھی۔

وہ ہال سے ہوتی ہوئی پیچھلے لان میں گئی تو سامنے جہان کو کام کرتے پایا تب کچھ مطمئن ہوئی،  
وہ شلوار قمیض پہنے ہوئے تھا،

جہاں حالانکہ شلوار قمیض بہت کم پہنتا تھا، ایک وجہ اسکو بٹن بند کرنے سے الجھن تھی، دوسرا (وہ جب پہنتا تھا اسے نظر لگ جاتی تھی،) گریبان کھلا رکھنے سے

وہ کچھ دیر تو کھڑی بس اسکو کام کرتا دیکھتی رہی، کالے رنگ کی شلوار قمیض میں اسکی سحر انگیز شخصیت، اور بھی چمک رہی تھی کسرتی بدن جو اسکی تنگ قمیض سے ظاہر ہو رہا تھا، وجاہت کا شاہکار تھا وہ شخص جو صرف اسکا تھا، لال چہرہ جس پہ نیلی آنکھیں اکثر آبریش کو بے چین رکھتی تھی، جب غصے میں اسکے گلے اور بازو رگ پھیل جاتی تھی تو اور دلکش لگتا تھا وہ بندہ جو اسکا شوہر تھا،

آبریش کے چہرے پہ ایک گہری سی مسکراہٹ چھائی، (کیوں کہ جہاں کی قمیض کے بٹن آج بھی کھلے تھے) وہ آہستہ آہستہ چلتے اب بالکل اسکے پیچھے تھی،

میری کال، اور میرے میسج کا جواب کیوں نہیں دیتے؟ اتنا بھی تمکو کیا غصہ؟ اور غصہ بھی وہ جو بے وجہ ہو (جہان مجسمہ بنا ہوا بس اسکو دیکھتا رہ گیا اسکو دماغ بالکل بند تھا اس پل)

آبریش اس سے شکایات کرتے اپنے ہاتھوں سے جہان کے بٹن بند کر رہی تھی تمہیں کیوں شوق ہے بیمار ہونے کا؟؟ یوں کھلے گریبان اس سردی میں لگے ہو کام کرنے، اسکا کالر درست وہ اب بالکل اسکے مقابل تھی،

جہان کچھ کہے اس سے پہلے ہی آبریش نے خاموش کر دیا،  
اپنی انگلی اسکے ہونٹوں پہ رکھے وہ صرف اپنی بتا رہی تھی۔

بٹن بند کرنے تمہیں الجھن ہے کہ کوئی کر دے، بخار ہو جائے تو کسی سے میڈیسن نہیں لیتے، کسی باہر والے سے پٹی نہیں کرواتے، کسی کو ہاتھ نہیں لگانے دیتے۔۔۔ (جہان آبریش کے اس انداز پہ صرف حیرت زد تھا) اور تمہیں شوق ہے مجھ سے دور جانے جہان احمد خان؟ لندن جارہے ہونا؟؟۔



اسکی آنکھوں میں بے شمار آنسو تھے جو جہان کا گریبان تھامے اس کے دامن پہ گر رہے تھے، ہر چیز کی تمہیں خبر ہے نا؟ پھر کیوں یہ نا سمجھ سکیں جہان کہ میری جان تم میں بستی ہے۔۔۔  
میری ذات کا مرکز تم ہو صرف تم، میرے ہو تم، تم پہ میرا حق ہے تو اپنی مرضی کیسے کر سکتے ہو؟ بتاؤ؟؟

جہان کو امید ہی نہیں تھی آبریش سے اس طرح اظہار محبت کی،  
وہ صرف مسکرا رہا تھا، اسکی کمر کے گرد پڑی اس شال کو اٹھائے اسکے کاندھے پہ ڈالے وہ ہاتھ  
پکڑے اسکو وہاں سے لے گیا،

آبریش بھی قدم سے قدم ملائی اسکے ساتھ چل رہی تھی جہان حویلی نہیں بلکہ حویلی کی چھت  
پہ لے گیا، تمہیں تو مجھ سے محبت نہیں تھی؟ یہاں ہی میں اپنا دل کھول کر تمہیں بتایا تھا نا،  
اور تم نے کہا تم کسی اور۔۔۔ (جہان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اسے سینے پہ لگوں کی  
برسات شروع ہو گئی)

بے شرم انسان تمہیں اندازہ بھی ہے تم نے مجھے کتنا تڑپایا ہے؟

تمہارے علاوہ میں نے کسی کا سوچا تک نہیں، تصور بھی گناہ تھا اور تمہیں لگا میں کسی اور سے؟ جہان تم جانتے تھے ہمارے نکاح والی بات؟ اور تم نے مجھ سے ذکر بھی نہیں کیا، وہ خفا ہوتے کہہ رہی تھی،

جہان اپنی انگلیوں کی پوریوں سے آبریش کا چہرہ صاف کر رہا تھا، وہ بالکل بچوں کی طرح نفاست سے بہت پیار سے نرمی بھرے ہاتھ لیے اسکا چہرہ صاف کرتا ہے، بابا نے میرا قتل کر دینا ہے روایت کرو، تو کیوں رولاتے ہو؟

اوہیلو، بھوتنی! تم خود کام ایسے کرتی ہو بعد میں رونا پڑے،

اوہیلو میرا نام بھوتنی نہیں مسز جہان احمد خان ہے،

( وہ شرمائے بنا اپنا پورا نام بتاتی ہے )

تمہیں میں قبول ہوں؟ وہ خاموش پرسکون کھڑا ہاتھ تھامے پوچھ رہا تھا آنکھوں میں وہ چمک  
تھی جو پہلی بار تھی،

اب آبریش کی باری تھی سب کہنے کی آخر کو وہ اسکا شوہر تھا

جہان مجھے تم دل و جان سے قبول ہو ہمیشہ سے تھے، اپنے بازوؤں اسکے گلے کے گرد ڈالے وہ اُسی  
محبت سے جواب دیتی ہے، اپنی شال کا ایک حصہ جہان کے گرد کیے وہ مکمل اس میں قید ہو چکی  
تھی،

تم نے مجھے تب کیوں نہیں بتایا؟ تب جہان ناصر دادا کے آدمی تمہارے پیچھے تھے اگر انکو یا کسی  
کو یہ معلوم ہوتا ہم میاں بیوی ہیں وہ تمہیں کچھ بھی کر دیتے (واپس آنکھوں میں آنسو لیے وہ  
سب بتا رہی تھی جہان حیران تھا کہ وہ ناصر کو جانتی ہے)

جہان ہمارے نکاح کے بعد میرے حصے کی تمام تر جائیداد تمہارے نام ہو گئی ناصر اسی زمین کے لیے تم پہ حملہ کروا چکا تھا مجھے ڈر تھا کہ اگر میں تمہیں بتا دوں گی گاؤں میں پتہ چل جانا۔ اس رات جب میں تمکو بتانے لگی تھی ناصر کے آدمی تمہیں ڈھونڈ رہے تھے مجبوراً مجھے چپ رہنا پڑا اور تم۔۔ (دوبارہ مٹا مارتے وہ جہان سے مخاطب تھی) کچھ اور سمجھ رہے تھے، مگر آب ریش گاؤں میں تو پتہ تھا؟ نہیں جہان کسی کو نہیں پتہ تھا بس چند ایک کے علاوہ،

رات جہاں دن میں بدل رہی تھی وہاں دودلوں میں آئے فاصلے بھی سمیٹ رہے تھے دونوں نے ایک دوسرے کو سچ بتایا،

تم گاؤں میرے لیے آئی؟ اس کے بال درست کیے کانوں میں پہنے جمھکے کو دیکھے وہ ذومعنی انداز میں پوچھ رہا تھا،

ہاں! صرف تمہارے لیے آبریش نے بنا خوف اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا، جانتے ہو مجھے ہمیشہ سے تمہاری آنکھیں بہت پسند ہیں جہاں (اپنے ہونٹ اسکی آنکھوں پہ رکھے وہ بتا رہی تھی)،

مجھے اچھا لگتا تھا تمہارا میرے آس پاس گھومنا، مجھے دیکھنا،

اسکے ہاتھ اوپر کیا تو جہاں کی نظر بازو پہ پڑی، چوڑیاں نہیں اتری تم نے؟ (فوری جواب ملتا ہے) تم نے جو پہنائی تھی کیسے اتر دیتی؟ ویسے بھی میرا بچپن کا حساب پورا ہوا۔ وہ مسکراتی ہوئی بتا رہی تھی، جہاں اس قدر پیار سے دیکھ رہا تھا جیسے اس کے علاوہ کچھ دنیا میں کچھ اور ہے ہی نہیں،

مجھے تم پہ ٹوٹ کر پیار آیا تھا مسٹر جہاں احمد خان جب تم ایک بچے سے جل گئے (وہ قہقہہ لگائے ہنس پڑی) اففف۔۔

ہاں ہنس لو! وہ دوبارہ ناراض ہو گیا مگر اب ناراض رہ نہیں سکتا تھا،

کیوں کہ آبریش نے اپنا سر اس کے کاندھے پہ رکھ دیا تھا، اور آنکھیں موند لی، خبردار جواب ناراض،

جی بیوی صاحبہ جیسا آپکا حکم، آبریش کے بالوں پہ بوسہ دے کر وہ شال مزید اپنے آپ میں سمیٹ لیتا ہے، اور نا ختم ہونے والی نوک جھونک جاری رہتی ہے،

-☆☆☆☆-

بڑی حویلی میں صبح سے ہی چہل قدمی لگی ہوئی تھی، کوئی آ رہا تھا کوئی جا رہا تھا گاؤں کی فضا پر سکون ہو گئی تھی،

پُر خار حویلی کو گاؤں کے لوگوں کے نام کر دیا تھا کوئی بھی عید شب رات ہو گاؤں کے لوگ استعمال کر سکتے تھے حویلی، ناصر کے جاتے ہی اسکا ڈر بھی ختم ہو گیا تھا،

حسن اپنے بچوں اور شاہ کے ساتھ بڑی حویلی آگیا تھا، سب انتظامات بہت اچھے طریقے سے کیے گئے تھے، جہان جو کل رات سے یہاں ہی تھا پھر آبریش بھی آگئی تھی، اس لیے کافی کچھ دونوں نے سمجھال لیا تھا،

-☆☆☆☆-

صبح کی کرن اپنی آمد کا اعلان کرتی ہر طرف چھا رہی تھی، اذان کی آواز پہ آبریش کی آنکھ کھل گئی، جہان کے کاندھے سے سر اٹھا کر اسنے اپنے بال درست کیے، اپنے چہرے پہ جمی ان دو نظروں کو دیکھا جو مسلسل اسکو طواف کر رہی تھی،

تم سوئے نہیں؟ مطلب میں ایسے ہی سو گئی تھی؟ جہان تم اٹھا دیتے، (اسکا کالر درست کرتے وہ بڑے پیار سے مخاطب تھی)

کیوں اٹھا دیتا؟ اچھی لگ رہی تھی تم، اور پہلی بار اپنی بیوی کو اس قدر پاس سے دیکھ رہا ہوں یہ  
شرف کونسا بار بار حاصل ہونا ہے،  
وہ مسکراتے ہوئے کہتا ہے،

کیوں؟ تم اب بھی مجھے چھوڑ کے جاو گے؟  
اب تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بیوی صاحبہ، چلو اب نماز پڑھ کے میں بھی تھوڑی کمر سیدھی کر  
لوں، وہ کھڑا ہوا جمائی لیتے کہتا ہے،

اتنا شوہر رہا ہے مجھے لگتا ہے اموں لوگ آگئے ہیں، میں بھی جاتی ہوں عقبہ کو تیار کرنا ہے،  
بڑی مشکل سے مانی ہے،

آبریش جاتے جاتے پلٹی ایک نظر جہان پہ ڈالے وہ اسے کہتی ہے،



اب یہاں مت سو جانا، اس دفعہ اگر بخار ہوا تو قتل ہو جاو گے میرے ہاتھوں، (بہت سی باتیں  
آنکھوں سے کہہ کر وہ چلی گئی)

-☆☆☆☆-

سب سے ملنے کے بعد وہ عقبہ کو کمرے میں لے آئی، اچھا سا تیار کیا، اور خود بھی پہلی بار اچھے  
سے تیار ہوئی، عقبہ یہ سب دیکھ کر حیران تھی، ابر جانی تجھے کیا ہو گیا؟ مطلب اتنی خوشی؟

ہاں خوشی تو ہے مگر دو تین باتوں کی، آبریش یار مجھے تمہاری شادی پہلے دیکھنا ہے مگر یہاں تو  
کام ہی الٹا ہو گیا،

ہا ہا تو میری پہلے ہی ہو گئی، شاید ہو چکی ہو؟ وہ عقبہ کو آنکھ مارتے اسے تجسس میں ڈال رہی تھی،

نا کر ابریا ر سچی؟ مطلب لڑکا؟ آبریش کہیں وہ تو۔۔ سن

تو یہاں رات سے ہے اور جہان سڑا ہوا پان بھی یہاں پہ تھارات سے

تم جتنی جلدی میں حویلی سے نکلی اور مجھ سے بنا ملے۔۔۔

مطلب؟ عقبہ الجھی الجھی سی نظروں سے آبریش کو دیکھ رہی تھی جس کے چہرے کی رونق کی  
الگ تھی آج،

کیا مطلب؟ وہ پھر اسی انداز میں عقبہ کو تنگ کر رہی تھی،

دونوں اپنی باتوں میں مصروف تھی جب دروازے پہ دستک ہوئی، شاہ بیگم تھی اور ہاتھ میں ایک پیار سا ڈبہ تھا، آبریش یہاں آو۔۔۔

بیٹا یہ تمہارے لیے جہان نے بہت پہلے لیا تھا مگر مجھے رات کال کی اس نے تو میں لے آئی آج یہ پہنا تم، بہت اچھا لگے گا،

وہ تھوڑی جھجک سی لیے شاہ سے ڈبہ پکڑ لیتی ہے، (اب جہان کے نام سے وہ زچتی نہیں شرماتی تھی)،

عقبہ کے تو چڑیا طوطے سب اڑ گئے تھے وہ بالکل گم صم ہو گئی،

یار یہ ہو کیا رہا ہے؟؟؟۔ احمر بھی کمرے میں آتے اپنا رونا شروع کر دیتا ہے۔۔ عقبہ فورن

احمر کو دیکھ کر پاس آتی ہے یار تو بھی حیران ہے نا؟ میں بھی ہوں مجھے بھی نہیں پتہ،

بلال بھائی گھوڑے سے گر گئے عقبہ باجی، ہیں؟ ابر اور عقبہ دونوں ہنس پڑی، یہ گدھا " گھوڑے پہ کیا کر رہا تھا؟ عقبہ پورے جوش میں بولی، آبریش نے آنکھیں دیکھائی تو چپ ہو گئی۔۔۔

یار مطلب حد ہے، احمر بلال کو چھوڑ تو بتا گھوڑا بچ گیا؟؟  
اللہ اللہ، عقبہ باجی وہ گھوڑا آپ کے لیے کے کر آئیں تھی بیچارے،  
احمر کی اطلاع پہ تینوں کے قہقہے پھر بلند تھے،

-☆☆☆☆-

گھر کی تھوڑی سی تقریب تھی، اس لیے باہر سے کسی کو بلایا نہیں گیا تھا، بس قریشی صاحب اور انکی بیٹی، باقی حسن کی پوری فیملی۔۔

عقبہ کو جتنی مشکل سے منگنی کے لیے راضی کیا تھا اس سے زیادہ مشکل سے اسکو تیار کیا گیا تھا،  
پھر بھی وہ زیادہ تیار نہیں ہوئی،

لان میں چھوٹا سا سٹیج بنایا گیا تھا جس پہ خوبصورت طرز کا صوفہ رکھا گیا تھا آس پاس بہت سے  
گلاب تھے جو منظر کو اور بھی پیارا بنا رہے تھے،

عقبہ کو لا کر صوفہ پہ بیٹھا دیا گیا تھا، جہان کی نظریں اپنی بیوی کے تعاقب میں بے قرار تھی،

اوائے جن بات سن، کیا ہے شیطانی عورت؟ (جہان بھی عقبہ کا بھائی تھا آخر اس سے پیچھے کیسے  
رہ سکتا تھا)

یہ کیا چل رہا ہے؟؟ کچھ بھی نہیں تو منگنی کروالے چپ چاپ تیرا گھر والا پہلے ہی میدان میں  
گر گیا بیچارہ کہیں یہ گھوڑے والا مشورہ تیرا تو نہیں تھا؟؟ (جہان شکی نظروں سے دیکھ رہا تھا)

اللہ توبہ میں نے اس کارٹون سے بات بھی نہیں کی، ویسے بیچارہ گر کیسے گیا؟؟ (عقبہ نے پہلی بار ہمدردی دیکھائی تھی)

اتنا لمبا ہے میں تو خود حیران ہوں، (اس بات پہ دونوں کی پھر ہی ہی ہی شروع ہو گئی) عقبہ آبریش کہاں ہے؟؟

کمرے میں تیار ہو رہی ہے میڈم، تم کیوں پوچھ رہے ہو؟؟

ایسے ہی۔۔ چل میں آیا، احمر یہاں آؤ۔۔ احمر بھاگ کر پاس آیا یا اس عورت پہ نظر رکھ یہ بندی سٹیج سے اتر گئی تو سمجھو ہاتھ سے گئی، اوکے باس جو آپ کہوں۔۔ (ہاہاہا عقبہ پہ سبکو شک تھا)

-☆☆☆☆-

جہان سب سے نظر بچا کر ہال سے ہوتا ہوا آبریش کے کمرے باہر کھڑا دستک دے رہا تھا،  
(چوں کہ شاہ بیگم کافی بار آئی تھی اسکو لینے تو آبریش کو لگا شاید شاہ بیگم ہے) اموں اچھا ہوا آپ  
آگئی بس ڈوپٹہ رہ گیا مجھ سے ہو نہیں رہا کیسے لوں بھاری ہے۔۔

تب جہان گلہ صاف کرتے (ہلکا سا کھانستے) اپنی آمد کی خبر دیتا ہے، جہان تم یہاں؟؟۔۔ وہ  
فورن پلٹی تھی۔۔ بنا ڈوپٹہ (شاید اب اُسے اس بات کی فکر نہیں تھی سامنے کوئی نامحرم نہیں  
بلکہ اسکا شوہر کھڑا تھا)

مگر جہان نظریں جھکا لیتا ہے، تم کچھ بھول رہی آبریش۔۔ (یاد دلانے والا انداز تھا)  
جہان میں کیا بھول رہی ہوں (وہ سمجھ گئی اسکی جھکی نظروں سے وہ اور بھی محبت سے جہان  
سے پوچھتی ہے)

"جب دل میں محبت ہو تو لفظوں سے بھی پھول چھڑاتے ہیں"

تمہارا ڈوپٹہ۔۔ ہاں بھاری ہے اب آگئے ہو تو مدد کر دو۔

اوکے تم کچھ اور پہن لو، کیوں؟ ایک گھنٹہ لگا کر میں نے یہ پہنا ہے اور تم کہہ رہے ہو بدل لوں؟ اچھا نہیں لگ رہا؟ تمہیں پسند نہیں تو بدل لیتی ہوں۔۔ وہ اب پلٹ کر دوسرا جوڑا تلاش رہی تھی،

ارے تم۔۔ یہاں بیٹھو میرے پاس آبریش۔۔ یہ بہت اچھا ہے، تم پہ بالکل ویسا بلکہ اس سے بھی اچھا لگ رہا ہے جتنا میں نے خواب میں دیکھا تھا، بالکل پری کے جیسے، جہان بات کرتا اس کے پاس آچکا تھا، سنو

جب تم تیار ہوتی تو میرا بس نہیں چلتا میں تمہیں باہر جانے ہی نادوں، تمہیں کوئی نادیکھے میرے علاوہ، مجھے لوگوں کی نظروں سے بھی جلن ہوتی ہے، آبریش کا ہاتھ پکڑ کر وہ گھمبیر



لہجے میں کہہ رہا تھا، (وہ اپنے شوہر کی بے لوث محبت پہ توجہ پہ صرف رشک کر رہی تھی اس نے اتنا تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا جتنا ملا)

پتہ ہے میں ہر سال تمہارے لیے ایک تحفہ لیتا ہوں، یہ سوٹ بھی اسی میں نے ایک تھا، مگر ابھی جو دوں گا وہ سب سے خاص ہے،

جہاں اپنے کوٹ کی جیب سے ایک خوبصورت سی ڈبی نکلتا ہے۔۔

آبریش کی آنکھوں میں صرف آنسو تھے جو خوشی کے تھے،

یار میں بھی تم سے منگنی کرنا چاہتا ہوں ہمارا نکاح ہو اشرفی طور پہ تم میری ہو، مگر میں

تمہارے طور پہ وہ سب رسم کرنا چاہتا ہوں،

آبریش یہ تمہارے لیے وہ ڈبی آگے کیے کہتا ہے،

آبریش پکڑ کر جب کھولتی ہے تو وہ ڈائمنڈ کالا کٹ تھا، وہ واپس اس کے تھام دیتی ہے۔ کیا ہوا پسند نہیں آیا؟

جہان کے سوال پہ وہ رخ بدلتی ہے گردن سے اپنے سارے بال ایک طرف کیے کہتی ہے پہنا دو،

جہان کچھ منٹ اسکا چمکتا سراپا دیکھتا رہا، جو آگ کی مانند جل بھی رہا تھا اور جلا بھی رہا تھا، پھر اسے اپنے قریب کیے لاکٹ کو گردن کے گرد ڈالے بند کر دیتا ہے، جہان کا لمس اتنا بے رحم تھا کہ آبریش کے بالوں سے ہوتا اس کے پورے وجود میں سرایت کر رہا تھا،

اس نے اپنی پشت جہان کے سینے سے لگائے آنکھیں موند لی،

بیوی صاحبہ ہمارا باہر انتظار ہو رہا ہے،

ہاں تو پھر کیوں آئے تھے کمرے میں، تمہیں دیکھ کر ہی میں سب بھول جاتی ہوں، جانتے ہونا  
؟ یوں پاس آو گے سزا تو ملے گی،

اچھا دوسرا، ویسے تم مجھے تھپڑ مار چکی ہو

(پرانی بات یاد دلاتے وہ کہتا ہے)

آنکھیں بند کرو، (آبریش کی ہمیشہ والی فرمائش)

مطلب یار اب بھی؟ وہ بالکل آمنے سامنے تھے اور پھر نوک جھونک شروع ہو گئی،

جہان مان جاو نہ، اوکے میں جا رہا ہوں۔۔ وہ اٹھ کر کمرے سے جانے لگتا ہے (کیوں کہ دوبار

انکو بلانے بچے آئے تھے، باہر مہمان آگئے تھے،) مگر ہاتھ اسکی گرفت میں تھا، کیا مسئلہ ہے

جب میں کہہ رہی ہوں آنکھیں بند کرو تو لڑائی ضروری ہے،

اوکے کر لی بند ٹھیک ہے؟ وہ آنکھیں بند کر کے دروازے کے پاس کھڑا ہو گیا، آبریش نے اپنا سب سامان لیالائٹ آف کی اور دروازے کے پاس کرایک قدم باہر رکھتے، جہان کے دونوں گال پہ پیار کیا، یہ اس غلطی کے لیے جو مجھے سے انجانے میں ہوئی سود سمت واپس ابھی آنکھیں مت کھولنا کہہ کر بھاگ گئی،

جہان اب گالوں سے ثبوت مٹا رہا تھا کیوں کہ عقبہ نے اسکا قتل کر دینا تھا اور رہتی کسرا حمر نے پوری کرنی تھی، ٹشو پہ ٹشو لیے وہ لگا ہوا تھا، آبریش شاہین کے پاس کھڑی اسکا تماشہ دیکھ رہی تھی،

عقبہ اور بلال کی رسم شروع ہوئی دونوں نے ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنائی، بلال نے ایسے ڈالی جیسے صدیوں کا منتظر تھا، اور عقبہ کو کہہ کہہ کر کام کروایا گیا،

خیر دونوں کی رسم ہو گئی مگر حسن نے ایک علان کیا جس پہ بلال، عقبہ اور احمر تو کیا، وہ دونوں بھی ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ گئے، حسن نے بڑی خوشی سے جہان اور آبریش کی منگنی کا علان کیا اور اگلے مہینے رخصتی کی اطلاع سب کو دی،

شاہ بیگم آبریش کو گلے لگائے ہوئے تھی جب حسن نے ایک انگوٹھی اسکو دی، اور محبت سے سر پہ شفقت بھرا ہاتھ پھیرا،

اوائے کمبختوں اب ہاتھ ٹوٹ گئے گیا بجا و تالیاں (جہان۔۔ بلال، عقبہ اور احمر کے اڑے رنگ دیکھ کر کہتا ہے) مگر سب پہ سکتہ طاری تھا،

جہان نے سب کے سامنے آبریش کو انگوٹھی پہنادی (یہ تمہارا دوسرا تحفہ تھا) آبریش نے بھی جہان کو پہنادی، وہ اسکا ہاتھ چھوڑ نہیں رہا تھا مگر وہ بضد تھی کہ سب ہیں، اسی بحث میں وہ آبریش کے ماتھے پہ اپنی محبت کی مہر ثبت کر دیتا ہے، اور کان میں سرگوشی کرتا ہے، "ادائے حسن کی معصومیت کو کم کر دے گناہ گار نظر کو حجاب آتا ہے"

حسن کو اپنے بیٹے سے یہ امید تھی کیوں کہ وہ جانتا تھا محبت کی شدت اس لیے ہستے ہوئے شاہ بیگم اور قریشی کو وہاں سے لے جاتا ہے آئیں کھانا کھاتے ہیں،

آبریش شرم سے نظریں بھی نہیں ملا پائی سب سے، مگر اب جنگ ہونے والی تھی عقبہ، بلال، احمر عالم حیرت میں غرق تھے۔۔ یہ کیا ہو گیا؟؟ جن، بھوتنی تم دونوں روک جاؤ۔۔ کب سے یہ چل رہا ہے وہ دونوں اب صوفیہ بیٹھے ان تینوں کو جواب دے رہے تھے، ایک مکمل جنگ کا آغاز کا ہو چکا تھا،

جب محبت کی منزل نکاح ہو، تو سفر بڑے سکون، عزت اور مان سے کٹ جاتا ہے، حلال " رشتے ہی زندگی کا اصل سرمایہ ہوتے ہیں

#ختم شد